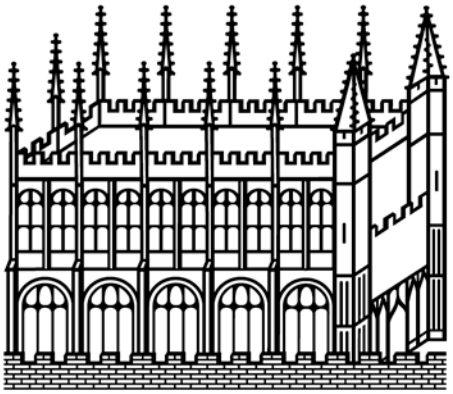


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



INDIAN INSTITUTE

پیلخانہ وغیرہ فیل کو زنجیر کے نقطہ کساتھ لکھتے ہین اور اسپ اور گاو اور شتر اور خچر کو اس کے نقطہ کساتھ لکھتے ہین دستہ کو پالکی خانہ پالکی اور نالکی اور ڈولی اور رتھ اور بہل کو سواری کے نقطہ کساتھ لکھتے ہین بیان اکائی اور دہائی اور سیکڑے اور ہزارون کا ایک بن ہین بن بن سو سو دہ بن لکھن دہ لکھن کروران دہ کروران اربن دہ اربن کھربن دہ کھربن نیلن دہ نیلن پدمن دہ پدمن سنکھن دہ سنکھن مہاسنکھن **وزنون کا بیان** چار رائی کا ایک جو اور آٹھ جو کا ایک خ اور آٹھ خ کا ایک ماشہ اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ اور چار ماشہ کا ایک ٹانک اور پانچ ٹانک کا ایک دام اور چالیس دام کا ایک سیر اور چالیس سیر کا ایک من **پارچہ وغیرہ کے ناپنے کے گز کا بیان** سولہ بجرین کا ایک بجر اور سولہ بجر کی ایک گرہ اور سولہ گرہ کا ایک درعہ ہوتا ہے اور یہ گز شاہجہانی ہے **بیان کروہ** جاننا چاہیے کہ آٹھ جو کا ایک انگشت اور چوبیس انگشت کا ایک دست اور چار دست کا ایک دنڈ اور دو ہزار دنڈ کا ایک کروہ اور چار کروہ کا ایک جوجن فقط

خاتمۃ الطبع

مطبع نول کشور مقام لکھنؤ مین کتاب معلومات آلافاق جسمین تمام موجودات کی کوائف وحالات مندرج ہین سنہ ۱۸۷۳ء مین طبع ہوئی تھی قدر دانان علم دوست کی شوق خریداری سے ہاتھون ہاتھ فروخت ہوئی جو کہ زبان اوسکی فارسی تھی اسواسطے عام لوگ اوسکے مطالعہ سے محروم رہے۔ فی الحال اکثر احباب اور شائقین کی تحریک سے اس کتاب لاجواب کے اردو زبان مین ترجمہ کرانے کی تجویز ہوئی۔ چنانچہ صاحب فہم و ذکا مولانا اولانا مولوی مہدی علیخان صاحب نے جو عہدہ افسری تصحیح مطبع نولکشور واقع کانپور مین مامور تھے نہایت سلیس اور عام فہم اور بامحاورہ زبان دیسی مین بازدیاد چند فوائد کے ترجمہ فرمایا جو جناب منشی صاحب کارفرمای مطبع دام اقبالہ اور اور اہل زبانون کو پسند آیا۔ فی الفور حکم طبع ملا چنانچہ مطبع نولکشور لکھنؤ مین بفضل الٰہی سے بکمال آب وتاب منطبع ہوا ہفتم ماہ جون سنہ ۱۸۷۴ء کو یہ نسخہ نادرہ اختتام کو پہونچا امید ہے کہ خاص وعام ہرگاہ اسکے عجائب غرائب تصاویر اور نقشے اور ہفت اقلیم کے حالات وکوائف ملاحظہ فرمائین گے تو بڑی بڑی تواریخون کو بھول جائینگے ۔

اطلاع

بموجب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء کے حق تصنیف اس کتاب کا مطبع ہذا کی ملک ہے پس کوئی صاحب بدون اجازت ومنظوری مالک مطبع کے قصد طبع واشاعت نفرمائین ۔

اسّی ہزار دام ہے اور یک سو سوار کی آٹھ لاکھ دام تنخواہ اور ایک ہزار کی اسّی لاکھ دام تنخواہ ہے ضابطہ سہ اسپہ اور دو اسپہ اور یک اسپہ کا اور سہ اسپہ کے فی نفر کی تنخواہ چوبیس ہزار دام ہوتی ہے اور تین نفر کی تنخواہ بارہ مہینے کی بہتر ہزار دام ہوتی ہے اور دو نفر کی تنخواہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار دام ہوتی ہے اور ہزار سوار کی تنخواہ ایک کرور ساٹھ ہزار دام ہوتی ہے اور دو اسپہ کی فی نفر سولہ ہزار دام تنخواہ مقرر ہے کہ ہر چار نفر کی چونسٹھ ہزار دام تنخواہ ہوتی ہے اور یک اسپہ کی تنخواہ فی نفر آٹھ ہزار دام ہوتی ہے اور تین نفر کی چوبیس ہزار دام تنخواہ ہوتی ہے اور ہزار سوار کی تنخواہ اسّی لاکھ دام ہوتی ہے اور اضافہ دو اسپہ اور سہ اسپہ کا اسّی ہزار دام ہوتا ہے ضابطہ سہ اسپہ اور دو اسپہ اور یک اسپہ کے داغ ہونیکا جاننا چاہیے کہ سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ دس ہے لگا کے دو سو نفر تک موافق تیسرے حصہ صوبہ کو داغ ہوتی ہیں اور یہی ضابطہ پانچ صدی اور ہزاری اور پانچ ہزاری کا ہے حساب ماہواری بارہ مہینے سے ایک مہینے تک کا بارہ مہینے کی فی لاکھ دو ہزار پانسو روپیہ تنخواہ کی ہوتی ہیں اور گیارہ مہینے کی فی لاکھ دو ہزار دو سو اکانوے روپیہ تنخواہ کی ہوتی ہیں اور دو مہینے کی فی لاکھ دو ہزار تراسی روپیہ پونے چھ آنے تنخواہ کے ہوتی ہیں اور نو مہینے کی فی لاکھ ایکہزار چار سو پچہتر روپیہ تنخواہ کی ہوتی ہیں اور آٹھ مہینے کی فی لاکھ ایک ہزار چھ سو پینسٹھ روپیہ تنخواہ کی ہوتی ہیں اور سات مہینے کی فی لاکھ ایک ہزار چار سو اٹھاون روپیہ تنخواہ کی ہوتی ہیں اور چھ مہینے کی فی لاکھ ایک ہزار دو سو پچاس روپیہ تنخواہ کی ہوتی ہیں اور پانچ مہینے کی فی لاکھ ایک ہزار چالیس تنخواہ کی ہوتی ہیں اور چار مہینے کی فی لاکھ چھ سو پچیس روپیہ تنخواہ کی ہوتی ہیں اور تین مہینے کی فی لاکھ چار سو سولہ روپیہ تنخواہ کی ہوتی ہیں اور دو مہینے کی فی لاکھ دو سو آٹھ روپیہ پونے چھ آنے تنخواہ کی ہوتی ہیں دستور توشخانہ انگرکھہ اور پائجامہ کو زوج کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں ارپگڑی اور کمربند اور پٹکے کو تھان کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور زربفت اور مخمل کو طاق کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں دستور فرشخانہ قنات اور سراپردہ اور درپردہ کو شقہ کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور شامیانہ اور سائبان کو نطع کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور لاغوری اور تنبوں کو منزل کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور تکیہ گاہ اور تکیہ کو عدد کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور قالین اور شطرنجی کو اگر ایک ہو فرد کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور اگر جوڑا ہو زوج کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور سوزنی اور چاندنی اور چادر کو تھان کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور پاپوش اور موزہ اور پایتابہ کو زوج کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں دستور سلحہ خاصہ شمشیر و خنجر اور کٹار کو قبضہ کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور کمان کو حلقہ کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور سپر اور نیزہ اور کارد اور ترکش کو عدد کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں دستور آبوخانہ و شکرخانہ آبو کو ڈور کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں اور چیتا اور سگ کو قلادہ کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں دستور خشخانہ باز اور بحری اور جرّہ اور شاہین وغیرہ کو دست کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں دستور

درجہ کا چودہ لاکھ پچاس ہزار تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا چودہ لاکھ تنخواہ پاتا ہی **آٹھ صدی اول** درجہ کا بارہ لاکھ پچاس ہزار تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا بارہ لاکھ تنخواہ پاتا ہے اور تیسرے درجہ کا گیارہ لاکھ پچاس ہزار تنخواہ پاتا ہی **سات صدی اول** درجہ کا گیارہ لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا دس لاکھ پچاس ہزار تنخواہ پاتا ہے اور تیسرے درجہ کا دس لاکھ تنخواہ پاتا ہی **چھ صدی اول** درجہ کا نو لاکھ پچاس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا نو لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا آٹھ لاکھ پچاس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **پانچ صدی اول** درجہ کا آٹھ لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسری درجہ کا سات لاکھ پچاس ہزار تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا سات لاکھ تنخواہ پاتا ہی **چار صدی اول** درجہ کا پانچ لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا چار لاکھ اسی ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسری درجہ کا چار لاکھ ساٹھ ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **تین صدی اول** چار لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا تین لاکھ اسی ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا تین لاکھ ساٹھ ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **دو صدی پچاس اول** درجہ کا تین لاکھ پچاس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا تین لاکھ تیس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا تین لاکھ دس ہزار دام تنخواہ پاتا ہے **دو صدی اول** درجہ کا تین لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا دو لاکھ اسی ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا دو لاکھ ساٹھ ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **ایکسو پچاس منصب کا اول** درجہ کا دو لاکھ پچاس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا دو لاکھ تیس ہزار دام تنخواہ پاتا ہے اور تیسرے درجہ کا دو لاکھ تنخواہ پاتا ہی **ایکصدی اول** درجہ کا دو لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا ایک لاکھ اسی ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسری درجہ کا ایک لاکھ ساٹھ ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **چار بیسی اول** درجہ کا ایک لاکھ چالیس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور دوسری درجہ کا ایک لاکھ تیس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسری درجہ کا ایک لاکھ بیس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **تین بیسی اول** درجہ کا ایک لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا نوے ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسری درجہ کا اسی ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **پچاس منصب الا اول** درجہ کا پچاسی ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور دوسری درجہ کا اسی ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا پچھتر ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **دو بیسی اول** درجہ کا ستر ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا پینسٹھ ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسری درجہ کا ساٹھ ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **ایک و نصف بیسی اول** درجہ کا پچپن ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا پچاس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا پینتالیس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **ایک بیسی اول** درجہ کا چالیس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا پینتیس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا تیس ہزار دام تنخواہ پاتا ہی **دستور تابینان** دس سواروں کے سردار کی آٹھ ہزار دام یعنی ہر سوار کے درماہہ بیس آٹھ ہزار دام بابت تنخواہ کے دیتے ہیں چنانچہ دس سواروں کی کل تنخواہ

دو ہزار

جمع ہی۔ صوبۂ اونگ آباد صوبۂ خاندیس صوبۂ برار صوبۂ محمد آباد عرف بدر۔ اور سوا قدیم صوبونکے دو صوبے نئے ہین
صوبۂ دار الظفر عرف بیجاپور کہ اسکی جمع غیر دامی ہے اور چھہ کرور روپیہ نقد جاگیرداونکی تنخواہ کا ہی اور صوبۂ
دار الجہاد عرف حیدرآباد غیر دامی ہے اور چار کرور روپیہ نقدی جاگیرداونکی تنخواہ اسمین سے ملتی ہے
دستور العمل منصب ذات وغیرہ بیس ہزاری سے پنجہزاری تک کی تنخواہ کا اول اعتبار کرین اور دوسری تو سری ہون
سوار جسقدر ہون خواہ برابر ذات خواہ کم یا زیادہ بیس ہزاری چار کرور تنخواہ ہے اور پندرہ ہزاری تین کرور تنخواہ ہی اور
بارہ ہزاری دو کرور اور چالیس لاکھ دام تنخواہ ہے اور دس ہزاری دو کرور تنخواہ ہی اور نو ہزاری
ایک کرور اسی لاکھ تنخواہ ہے اور آٹھہ ہزاری ایک کرور ساٹھہ لاکھ تنخواہ ہے اور سات ہزاری
ایک کرور چالیس لاکھ تنخواہ ہے اور چھہ ہزاری کی ایک کرور بیس لاکھ تنخواہ ہی اور پانچ ہزاری کی تنخواہ
ایک کرور اور بیس لاکھ تک ہوتی ہے ۔۔ اول ذات اور سوار برابر ہوتے ہین دوسری مین نصف سوار
ہوتے ہین اور تیسری مین نصف سے کم سوار ہوتے ہین اور پانچہزاری سے ایکہزاری اور پانسو تک
پہلے درجہ اور دوسرے درجہ اور تیسرے درجہ تک تین لاکھ دام کا تفاوت اعتبار کیا جاتا ہے پانچہزاری اول
درجہ کا ایک کرور دام تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا ستانوے لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا
چورانوے لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور چار ہزاری سے پانصدی تک اول درجہ کا نوے لاکھ تنخواہ پاتا ہے اور
دوسری درجہ کا ستاسی لاکھ تنخواہ پاتا ہے اور تیسرے درجہ کا چوراسی لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور چار ہزاری
اول درجہ کا اسی لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا ستتر لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا چوہتر
لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور تین ہزاری پانصدی اول درجہ کا ستر لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے
درجہ کا سرسٹھہ لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا چونسٹھہ لاکھ تنخواہ پاتا ہی دو ہزاری اول درجہ کا چالیس لاکھ
تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا ستاون لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا چون لاکھ تنخواہ پاتا ہے
ایکہزاری پانصدی اول درجہ کا تیس لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے درجہ کا ستائیس لاکھ تنخواہ پاتا ہے اور
تیسرے درجہ کا چوبیس لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور ایک ہزاری اول درجہ کا بیس لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور دوسرے
درجہ کا اونیس لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور تیسرے درجہ کا اٹھارہ لاکھ تنخواہ پاتا ہی اور ہزاریمین اول اور دوسرے
اور تیسرے درجہ مین ایک لاکھ کا فرق ہے اور نوصدی سے پانچ صدی تک اول اور دوسرے اور تیسرے
درجہ مین تفاوت پچاس ہزار دام کا ہی نوصدی اول درجہ کا پندرہ لاکھ تنخواہ پاتا ہے اور دوسرے

اکبرآباد تک اور اکبرآباد سے دارالسرور برہانپور تک ایک سو اٹھتر کوس ہی اور برہانپور سے اورنگ آباد خجستہ بنیاد تک بیالیس کوس ہی اور اورنگ آباد سے شولاپور تک اٹھتر کوس ہے اور اس حساب سے ہے کہ بارہ کوس کی منزل ہے اور اٹھانوے منزلین ہین جو تین مہینے بارہ روز کی راہ ہے اور بندگان خدیو خدا آگاہ کی ہمت سی جو جہان کے خرابہ کی تعمیر مین مصروف رہتی ہے چار دانگ ہندوستان تمام معمور اور آباد ہے اور اوسمین صوبہ اور چار ہزار چار سو پرگنہ ہین جسکی جمع نوارب چوبیس کرور ستره لاکھ سو لاہزار بیاسی دام ہے منجملہ اوسکے خالصہ شریفہ ایک ارب بہتر کرور اونہتر لاکھ اکیاسی ہزار دوسو اکیاون دام کا ہے اور تنخواہ جاگیرداروں اور باقی کی سات ارب اکیاون کرور ستہتر لاکھ چونتیس ہزار سات سو اکتیس دام اس تفصیل سے ہے صوبۂ شاہجہان آباد مین آٹھ سرکارین اور دوسو پچاسی پرگنہ ہین اور اوسکی جمع دامی ایک ارب سولہ کرور تراسی لاکھ اٹھانوے ہزار دوسو ترسٹھ دام ہے صوبۂ اکبرآباد مین چودہ سرکارین اور ایک سو تینتالیس پرگنہ ہین اور جمع دامی اوسکی ایک ارب پانچ کرور ستره لاکھ نوہزار دوسو تراسی دام ہے صوبۂ لاہور مین پانچ سرکارین اور تین سو پینتیس پرگنہ ہین اور جمع دامی ترسٹھ کرور اڑسٹھ لاکھ چورانوے ہزار آٹھ سو تین دام ہے صوبۂ احمدآباد مین نو سرکارین اور دوسو پرگنہ ہین اور جمع دامی چوالیس کرور تراسی لاکھ تراسی ہزار چھانوے دام ہے صوبۂ الہ آباد مین چھبیس سرکارین اور دوسو ارسٹھ پرگنہ ہین اور جمع دامی اوسکی تین کرور سائٹھ لاکھ اٹھاسی ہزار بہتر دام ہے صوبۂ اودہ مین پانچ سرکارین اور ایکسو پچاس پرگنہ ہین اور جمع دامی اوسکی بتیس کرور بہتر ہزار ایکسو ترانوے دام ہے صوبۂ بنگالہ مین ستائیس سرکارین اور ایک ہزار دوسو اونیس پرگنہ ہین اور جمع دامی اوسکی کیس کرور تیس لاکھ چوہتر ہزار آٹھسو چھبیس دام ہے صوبۂ مالوہ مین دوسو ستاون پرگنہ ہین اور جمع دامی اوسکی بیالیس کرور چون لاکھ چہتر ہزار چھسو بہتر دام ہے صوبۂ ملتان مین سات سرکارین اور اٹھانوے پرگنہ ہین اور جمع دامی اوسکی چوبیس کرور ترپن لاکھ اٹھارہ ہزار پانسو چہتر دام ہے صوبۂ کابل مین چالیس پرگنہ ہین اور جمع دامی اوسکی پندرہ کرور چہتر لاکھ پچیس ہزار تین سو اسی دام ہے صوبۂ ٹھٹھہ مین چار سرکارین اور ستاون پرگنہ ہین اور جمع دامی اوسکی نو کرور اونچاس لاکھ چیاسی ہزار نوسو دام ہے صوبجات دکن اسمین پانسو باون پرگنہ ہین اور دو ارب چیانوے کرور ستہتر لاکھ سوای دو صوبون کی چار صوبو

خواجہ سراؤن کے خطابون کا ذکر اکثر انہین سے نظارت کی خدمت پر مقرر ہوتے ہین اور کبھی داروغہ خواصان بھی ہوتے ہین سربارخان نجاوٴرخان خدمتگارخان محرم خان عنبرخان مسعودخان یاقوت خان معتبرخان اعتبارخان درباری **لوگون کا ذکر** جو دربار خلائق پناہ مین نہایت اعتماد کی وجہ سے اعتبار تمام رکھتے ہین اور جملہ فرقہ کلال مین سے جو معزز اور ممتاز ہین الہ مان اور اوسکا بیٹا خالق مان وغیرہ ہین اور دوسرا فرقہ خدمتیون کا اونمین سے ذی عزت زیادہ معل چند اور ہیرا چند اور اوسکا باپ جو خدمتگذارخان کے خطاب سے مشرف ہی اور داروغگی دواب شتر خانہ اور گاوخانہ کی خدمت سے سرفراز ہے **ممالک محروسہ کی مساحت اور حال حاصل اور جمع دامی کا بیان اور صوبجات اور جو چیز اوس سے متعلق ہے اور مملکت کا طول** جاننا چاہیے کہ لاہوری بندر سے جو متعلقہ صوبہ ٹھٹھہ ہے تہانہ بندا سال متعلقہ بنگالہ تک نوسو چورانوے کوس بادشاہی اور ایکہزار سات سو چالیس کوس رسمی ہے جو اکثر ولایت ہندوستان مین مشہور اور معروف ہی اور بادشاہی ہر کوس پانچ ہزار گز کا اور ہر گز بیالیس انگل کا مقرر ہے اور دو کوس شاہی ساڑہے تین کوس رسمی کے مطابق ہے **اور دارالخلافہ شاہجہان آباد سے لاہوری بندر تک** چارسو سینتیس کوس بادشاہی اور سات سو چوالیس کوس رسمی بنا ہوا ہے اور دارالخلافہ سے تہانہ بندا سال تک پانسو ستاون کوس بادشاہی اور نوسو پچہتر کوس رسمی اسی طریق سے ہے کہ لاہوری بندر سے بلدہ ٹھٹھہ تک پچیس کوس بادشاہی ہے اور ٹھٹھہ سے بھکر تک ایک سو تیس ہی اور بھکر سے ملتان تک کچھ کم ننانوے کوس ہے اور ملتان سے دارالسلطنہ لاہور تک پچہتر کوس ہے اور **عرض** ممالک محروسہ کا سرحد ولایت تبت اقصاے صوبہ دلپذیر کشمیر سے قلعہ شالاپور تک ہی جو عہد دولت روزافزون اور زمانہ سعادت مقرون مین عادل خانہ سے اولیاء دولت قاہرہ کے تصرف مین آیا ہی اور وہ سات سو بہتر کوس بادشاہی اور ایکہزار ایک سو چھہتر کوس رسمی ہوتا ہے اور دارالخلافت شاہجہان آباد سے سرحد تبت تک تین سو تیس کوس بادشاہی اور پانسو ستتر کوس رسمی ہوتا ہے اور دارالخلافت مذکور سے شالاپور تک تین سو بیالیس کوس بادشاہی اور پانسو اٹھانوے کوس رسمی ہی اور سرحد تبت سے تبت خورد تک ساٹھ کوس بادشاہی ہے اور تبت خورد سے کشمیر تک پچاسی کوس بادشاہی ہے اور کشمیر سے لاہور تک ایک سو ایک کوس بادشاہی ہے اور لاہور سے شاہجہان آباد تک ایکسو پانچ کوس ہے اور شاہجہان آباد سے

بھیجتے ہین **داروغۂ ڈاک** تمام ملک محروسہ کے خطوط چوکی بچوکی بذریعۂ ہرکارون کے پہونچاتے ہین
اور وقائع اور سوانح نگار اوس سے تعلق رکھتا ہے **واقعہ خوان** یہ شخص امرائے عالیشان مین سے
اس خدمت جلیل القدر سے سرفراز ہوتا ہے اور جو واقعہ صوبجات مین اوسکے سُنے مین آتا ہے حضور
اقدس واعلی مین عرض کرتا ہے **داروغۂ ہرکارہا** جو واقعہ اور سانحہ اطراف وجوانب مین واقع
ہوتا ہے ہرکارے اوسکی خبر داروغہ کو پہونچاتے ہین اور وہ اوسی وقت حضور اقدس مین اوسکی خبر
دیتا ہے **داروغۂ چوترہ کوتوالی** اوسکو کوتوال کہتے ہین اور بند وبست اور انتظام دارالخلافہ
اور بازار اور فوجداری کا اوسی سے متعلق ہوتا ہے اور مشرف اور امین اوسکے ہمراہ رہتے ہین
داروغہا داروغۂ دواب داروغۂ جرمانہ داروغۂ گونہ پارچہ داروغۂ دارالشفا داروغۂ خالصہ داروغۂ
خلعتخانہ داروغۂ جواہرخانہ داروغۂ کتاب خانہ داروغۂ عرائض خانہ داروغۂ کرکراخانہ داروغۂ میوہ خانہ
داروغۂ سوکھج خانہ داروغۂ خوشبوخانہ داروغۂ گلابخانہ وغیرہ جس اہل خدمت کو جو خدمت اور کام سپرد ہے
مشرف اور امین اور تحویلدار بھی اوسکے ہمراہ ہوتا ہے اور ہر ایک اپنی خدمت اور کام مین مشغول رہتا ہے
نسخۂ اکسیر کل نسخہ مین سولہ دام اجزا ہوتے ہین اگر دونیم دام صندل دونیم دام بہارنارنج دونیم دام
پوست نارنج سوا دام بیخ بنفشہ سوا دام عنبر لادن دونیمدام منبل دونیمدام مشک دونیم تولہ گلاب دو نیم شیشہ
نسخۂ کشتہ اگر غرقی یک سیر صندل بورہ پاؤ سیر اکسیر چھ دام لبان چھ دام نبات سہ سیر
عنبر لادن چار دام گلاب یزدی تین شیشہ **کلانتر شہر کوچودہری** کہتے ہین جاننا چاہیے کہ پتیل کو
ہندوستان فصحت نشان مین چودہری کہتے ہین اور ولایت دکن مین دیس مکہ کہتے ہین اور سرکار
اور پرگنہ مدینہ جات اور چکلہ جات سے اوسکو کام سپرد ہوتے ہین **قانونگوے** ممالک ہند مین
قانونگوے اور ممالک دکن مین دیس پانڈہی کہتے ہین اور وہ قوانین دیوانی سے واقف دستور
رسوم اور جمع بندی اور ضوابط سے ماہر ہوتا ہے **خطابون کا ذکر** کہ متصدیان عمدہ اور سپہسالاران
جانسپار فیروزی شعار اور امرائے عظام اون خطابون سے اختصاص رکھتے ہین آصف جاہی آصفخان
آصف الدولہ معتمد الدولہ اعتماد الدولہ نظام الملک خانخانان امیر الامرا ذوالفقار خان خان جہان
خان دوران میر جملہ میر میران حمایت خان امیر خان خان زمان علی مردان خان غازی الدین خان
ظفر جنگ فتح جنگ فیروز جنگ اور دوسرے خانین بھی ایسی ہی خطابون سے صاحب عزت وتوقیر ہین

خانسامان سے تعلق رکھتے ہین **صدر الصدور** راسکو دیوان صدارت علیہ العالیہ کہتے ہین اور وہ صاحب رسالہ ہے اور اس القاب کی ساتھ ملقب ہی برسالہ سیادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سپہ سالار عنایت بادشاہی قابل مرحمت ظل سبحانی صدر رفیع القدر اور تمام لوازم سور غال اور آمد داران اہل مدد معاش اور تصدق خوران اور روزینہ داران اور خدمۂ مساجد اور طلبۂ اہل علم کی پرداخت مین مشغول رہتا ہے اور ارباب شریعت کی خدمات شریف اوس سے تعلق رکھتے ہین **جلیل القدر منصب مین سی قضاہے** اور اوسکے حاکم کو قاضی القضات کہتے ہین اور جسوقت مین قاضی نافذ الامر ہوتا ہے اور تمام مہمات شرعی مین کوئی دوسرا اوسکا شریک نہین ہوتا ہے اور تمام لوازم بڑے بڑے امورات قضا کے جیسے جھگڑونکا فیصلہ اور دعوؤن کی پیشی اور عقود اور نکاحون کی سجل کی کتابت مع ولی اور بغیر ولی اور منع اور زجر مناہی اور منکرات اور ضبط و ربط اموال کا جسکا کوئی وارث نہین اوسکی راسے کے موافق ہوتا ہے ✣ **منصب افتا** یہ بہی قضا سے تعلق رکھتا ہے اور لوازم اسکے محارت علم اور فرائض اور مناسخہ اور استخراج روایات کا ہے **منصب احتساب** کہ رتق و فتق اور قبض و بسط اور حل و عقد امر معروف اور نہی منکر اوسکے قبضہ مین ہوتا ہے تاکہ وہی شخص نہایت امانت اور دینداری اور کمال دیانت اور پرہیزگاری سے شرائع اسلام خلق مین جاری کرے اور اہل معاصی کو شہوات نفسانی سے محفوظ رکھے اور خلائق کو نماز روزہ ذکوٰۃ اور نماز جمعہ اور جماعت کی ترغیب دی اور حدود تعزیرات اور منشا کی چیزونکی ممانعت اور پورا تولنے کی ہدایت اور فسق اور فجور کے روکنے اور امر معروف اور نہی منکر کے اجرا مین کوئی دقیقہ فروگذشت نکرے **داروغۂ مکرر** یہ خدمت بہت عمدہ ہے کہ ایک شخص کو مقربان درگاہ والا مین سے سپرد ہوتی ہے **آختہ بیگی** یہ داروغۂ اصطبل ہے اور مشرف اور امین اوس سے تعلق رکھتا ہے **داروغۂ توپخانہ** اسکو میر آتش کہتے ہین اور وہ صاحب رسالہ ہے توپخانہ کی نقد اور جنس اوس سے متعلق رہتی ہے اور وہ درگاہ فلک رتبہ کے معتمد فدویون سے ہوتا ہے اور ہمیشہ قلعہ مبارک مین رہتا ہے **صحبت یساولان** یساول جمع ورہت والا بارگاہ کے دیوان خاص اور عام مین کھڑے رہتے ہین اور سواری کے وقت تخت روان کے آگے اہتمام کرتے ہین **داروغۂ عدالت** یہ دیوان عدالت مین مثلین مستغیثون کی گذرانتے ہین اور اوسمین انتخاب کرکے حضور مین عرض کرتے ہین **داروغۂ عدالت دوم** یہ عاجزون کی حقیقت حال کے عرضے حضور اعلی مین

سپرد ہے اپنے اپنے مقام پر بخشی ہے چنانچہ مستوفی ایلہ اور مستوفی نقد اور مستوفی وام اور مستوفی تعیم
مع ضمیمہ خدمت مہر اور نگ وغیرہ اور اہل خدمات خالصۂ شریفہ کو **ارباب التحاصیل** کہتے ہین اور داروغہ
کچہری دیوانی اور واقعہ نگار کچہری ان ہر ایک کا ایک مرتبہ ہے اور ایک کار سپرد ہے **بخشیان عظام**
انکو بخشی اول اور میر بخشی اور بخشی الممالک کہتے ہین اور یہ سب اس القاب کے ساتھ ملقب ہین - امارت و
ایالت پناہ بسالت و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر
بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط اعطاف بیکران خان ذی شان شجاعت نشان صمصام الدولہ
بافرہنگ بخشی الملک لکھتے ہین اور دوسرے کو دوم بخشی و تین بخشی و بخشی الملک کہتے ہین اور کبھی بخشی سوم
اور بخشی چہارم بھی کہتے ہین اور بخشی یا داروغہ وحدیان و شاگرد پیشہ **داروغہ داغ و تصحیحہ** مع امین اور
مشرف بخشی سے تعلق رکھتا ہے **داروغہ گرزداران** یہ سزاولی لوگون پر بذریعۂ فرامین مطاعہ اور
احکام قضا شیم کی کیا کرتا ہے اوسکو بھی صاحب رسالہ لکھا ہے **سپہ سالار** کو بھی صاحب رسالہ
اس عنوان سے لکھتے ہین - برسالۂ اعتماد خلافت و فرمانروائی اعتقاد سلطنت و کشور کشائی رکن السلطنۃ
القاہرہ عضد الدولۃ الباہرہ مستشار دولت الخاقانیہ مؤتمن الحشمۃ الرفیعۃ السلطانیہ عقدہ کشائے معاقد
دین و دولت سپاہ آرائے معرکۂ فتح و نصرت سیف مساعل بازوے شاہنشاہی رمح مصقول معرکۂ دشمن کاہی
افتخار پہ دلان جانسپار خلاصۂ یکجہتان وفادار گنجور اسرار شاہی دانائے ضمیر خلیفۂ الٰہی زبدۂ پیشقدمان
بزم یکتائی صاحب الشوکۃ والاحترام شاہنشائی دانائے رموز سلطنت نگاہبان قوانین معدلت قدوۂ خواجگان
بلند مکان عالیمقدار عمدۂ امرائے سعادت نشان فیروزی آثار یار وفادار مبارز الدین **سپہ سالار خانسامان**
دیوان خانسامان کہتے ہین اور وہ اس القاب کے ساتھ ملقب ہے - برسالۂ وزارت پناہ عوالی و معالی دستگاہ
سزاوار عواطف و احسان مورد مراحم بیکران **بیوتات** کو دیوان بیوتات بھی کہتے ہین اور تمام کارخانجات
اور مشرف صاحب اعتبار اور داروغہ گنج مہرامین اور مشرف اور متصدیان شتر خانہ و گاؤ خانہ وغیرہ اور عملہ
و فعلہ کارخانجات جنکو **ارباب التحاویل** کہتے ہین سب اوس سے متعلق ہوتے ہین اور ہر ایک خزانۂ
شاہی کا داروغہ اور خزانچی اور تحویلدار اور مشرف دارمین اور خزانۂ عامرہ اور خزانۂ کل اور خزانۂ خرچ اور
خزانۂ جمع اور خزانۂ بھیلہ اور خزانۂ جیب اور خزانۂ خرید اور خزانۂ بیت المال اور خزانۂ پایباقی اور خزانۂ اموال
اور خزانۂ راس المال اور خزانۂ شاگرد پیشہ اور خزانۂ توپخانہ اور نذر اور پیشکش اور خزانۂ محل اندرون یہ سب

خانسامان

اور سرمنڈل اور کنیرا اور سارنگی اور تال اور ڈھولک کی اور نہتکار کتھک اور لولیون وغیرہ مین سے حسین اور جمیل صاحب کمال عرش آشیان حضرت جنت مکان فردوس منزل کے عہد سلطنت مین دیوان عام مین اپنی اپنی چوکی کے وقت حضور مین حاضر ہوکے اپنی ادائے دلفریب سے ایک لمحہ اور ایک آن غافل نہین رہتی تھی اور جو انمین سے نام برآوردہ تھی وہ لائق منصب سے سرفراز اور کلانوتون کی ناظر کہی جاتی تھی اور حضرت خلد مکانی کے عہد دولت مین یہ سب گروہ بیکار تھے مگر انمین بعضون کا روزینہ تھا اور منصب بھی اونکو میسر تھا اور اکثر خاصون مین داخل تھے

متصدیان کرام درگاہ والا اور نظام الملک دیوان اعلی اور بخشیان عظام اور خانسامان اور صدر الصدور اور امرائے والا مرتبت انمین سے ہر ایک صاحب سالہ اور ملقب ایک القاب کے ساتھ ہین چنانچہ **نظام الملک** کو اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی ممہد قواعد معدلت منتظم امور سلطنت عقدہ کشائے معاقد دین و دولت سپہ آرای معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر ظل الہی انجمن پیرائے خلیفہ سبحانی منتخب نسخہ دانش و بینائی صاحب رای دستور وزرای ممالک مدبر برہان وکلائے ذوی الاقتدار صاحب الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان رکن السلطنۃ العلیہ نظام الملک آصف الدولہ لکھتے ہین **دیوان اعلی** جو مخصوص بنجابت اور دیانت اور راستی اور دانش اور بینش کے ساتھ ہین اور تجربہ کار صاحب وقوف تمام صفات حسنہ کے ساتھ موصوف اخلاق کریمہ سے پیراستہ فضائل حکمت اور عدالت شجاعت اور عفت اور کامروائی جہان اور جہانیان سے آراستہ ہین اونکو جملۃ الملک اور مدار المہام اور دیوان اعلی اور وزیر اعظم لکھتے ہین چنانچہ **جملۃ الملک** کی شان مین یہ القاب لکھتے ہین مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ امرائے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال صاحب سیف والقلم رافع اللواے العلم وزیر صاحب تدبیر یکرنگ و وفادار اور جو وہ شخص منصب وزارت پر سرفراز ہوتا ہے سب کام اوسکو سپرد ہوجاتے ہین اور انمین امتیاز کے لیے مسند اور قلمدان عطا ہوتا ہے اور دیوان کی کچہری کے گرد چاندی کا کٹہرا اور سائبان اور شامیانہ ترتیب دیا جاتا ہے تاکہ تمام بندگان درگاہ سے ممتاز ہو اور اوسکے اور جملۃ الملک کی دہنے طرف ایک شخص جسے دیوان خالصہ شریفہ کہتے ہین بیٹھتا ہے اور بائین جانب کو دیوان متین جسے کہتے ہین وہ بیٹھتا ہے اور دیوانی کی کچہری کے گرداگرد ہر ایک اہل دفتر کا مقام علیحدہ ہے اور ایک جماعت مستوفیون کی کہ جسمین ہر ایک کو ایک کام اور ایک حصہ

اے عزیز جاننا چاہیے کہ ہر ایک امرای بلند مکان اور راجگان صاحب اقتدار بکثرت نشان ایک خطاب لائق
اور فائق موافق اپنی اپنی قدر اور منزلت کی رکھتے ہین **حضرت شاہزادہ ان القاب سی ملقب ہین**
خدیو خدایگان ظل سبحانی خلیفۃ الرحمان جہان پناہ عالم پناہ گیتی پناہ پادشاہ جہان وجہانیان پیر مرشد
حقیقی و مجازی **بادشاہی کے لقب** بارگاہ ملک جاگاہ بارگاہ فلک درگاہ درگاہ فلک رتبت
بارگاہ سلیمان مرتبت درگاہ آسمان جاہ درگاہ عرش اشتباہ بارگاہ خلائق سجدہ گاہ **القاب پادشاہزادہ**
کے جو صاحب رسلہ ہین اے عزیز جاننا چاہیے کہ شاہزادون مین سی جو ولیعہد اور صاحب رسالہ تھے
اونکی نسبت فرمانون مین اس طور پر لکھتے تھے نواب قدسی القاب پادشاہزادۂ کامگار نامدار گرامی
عالی تبار فرحدۂ خلافت واہبت گل حدیقۂ سلطنت ودولت فروغ دودمان عز واقبال چراغ خاندان
جاہ وجلال والاگوہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم بادشاہزادۂ عالم وعالمیان
بیگمون کے لقب جاننا چاہیے کہ جو بیگمین ذی مرتبہ ہین اونکے یہ لقب ہین پادشاہ بیگم اور نواب
قدسی القاب اور نواب ملکہ **محلسرا کی ہر خادمہ کو خواص پردہ کہتے ہین** جاننا چاہیے کہ اوس
حرم حریم مین ہر مطربہ اور نغمہ سرا اور ترنگار اور گائن اور کلانوت بچہ اور خاص خواصون کا ایک مکان
علیحدہ ہے اور ہر ایک اپنی اپنی باری کے وقت حضور مقدس معلی کی خدمت عالی مین سعادت اندوز
ہوتی ہین اور ہر ایک کا ایک خطاب اور نام ہے چنانچہ رنگ راے نرت راے سوگھر راے ترل رنگ
روپ رنگ پرم رنگ ترت کوندہا سور سرمن پرم ترنگ نرت ساجنی راگ سنگار سوگیان چندر کارہنا
ارتبسی کام کندلا کوندہا چوندہا پرم روپ اتم روپ سرس روپ درسن روپ سودرسن درسن درسی
سرسی کام سرس چنچل چیتون اوتم درسن گیان متی روپ متی اونکے نام ہین **اور اہل طرب اور**
سرود کے گروہ کا بیان جاننا چاہیے کہ یہ سب فن موسیقی کے ہنرمند نغمون کی اوقات
اور اونکے مقامات اور آہنگ سے واقف اور گیت اور سنگیت کی تالون سے ماہر تھے اہل ہند کے
نزدیک راگ چھ ہین اور اونکے نام یہ ہین اول بہیرون دوسرے مالکوس تیسرے ہنڈول چوتھے
سری راگ پانچوین میگھ ملار چھٹے دیپک اور انہین راگون کے ہر وقت مناسب پر مطرب اور قوال
اور گویندے اور کلانوت اور نائک اور ترمادیان اور گندرفان اور نتوہار اور رقاص اور سازندے
اور نوازندے موسیقار اور ارغنو اور عود اور چنگ اور رباب اور طنبور اور پکھاوج اور مردنگ اور

اور تشبیہ اوسکی اسطرح سے ہے کہ طبیعت بادشاہ ہے اور مرض دشمن باغی ہے اور بدن مملکت ہے اور روز بحران قتال کا دن ہے پس اگر بادشاہ کہ وہی طبیعت ہے اور دشمن باغی پر کہ وہی مرض ہے غالب آئے اور مملکت سے کہ وہی بدن ہے نکالدے اوسکو **بحران تام جید** کہتے ہین اور یہ بحران صحت کا باعث بہت جلد ہوتا ہے اور اگر سلطان غالب ہو مگر ایسا غلبہ دشمن پر نپائے کہ اوسکو بالکلیہ دفع کردے بلکہ دوسرے بار پھر مقابلہ کا محتاج ہو اوسکو **بحران ناقص جید** کہتے ہین اور وہ دلیل مرض کے طول ہونے پر ہے اور اگر دشمن غالب ہوجائے نعوذ باللہ منہا اور سلطان کو شکست دے اور مملکت سے نکالکر اوسکو اپنے قبضہ مین کرلے اوسکو **بحران تام ردی** کہتے ہین اور یہ نہایت برا ہے اور اگر اسی طرح دشمن غلبہ نپائے بلکہ اس بات کا محتاج ہو کہ پھر دوسری بار مقابلہ کرے تاکہ مملکت کو اپنے قبضہ مین کرلے اوسکو **بحران ناقص ردی** کہتے ہین **زہر اور زہر کے انواع کا بیان**

زہر معدنیات اور زہر نباتات اور زہر حیوانات اور حشرات الارض اور آدمی اور چارپایون کے جو کاٹنے مین زہر ہوتا ہے **بیان دواؤن کا جو کھانے پینے وغیرہ مین آتی ہین**

مسہلات صفرا مسہلات سودا مقویات مفتحات ملطفات مدرات مفتتات مذورات قابضات محللات ملینات منضجات غشیات مفرحات اور دوائین درد کی تسکین دینے والین اور دوائین شکم اور گوش کے کیڑون کو ہلاک کرنیوالین اور دوائین جو نکسیر پھوٹنے کو روکتی ہین اور نفث دم اور اسہال دم کو منع کرتی ہین اور دوائین جو قرح کو بھرلاتی ہین اور دوائین جو شرمگاہ کو آلایش سے پاک کرتی ہین اور خشک کردیتی ہین اور دوائین جو قلب کے لیے کام آتی ہین اور دوائین جو معدے کو قوی کرتی ہین اور دوائین جو باہ کی زیادتی کرتی ہین اور گولیان اور لحوم اور البان اور فواکہ اور حلوے اور بقولات اور گرم مصالح اور ریاحین اور حبوب **تریاق کے بیان مین** تریاقات اور مفرحات اور معاجین اور اطریفلات اور شربت اور لعوقات اور مربیات اور ربوب اور سکنجبینات اور جارشات اور قرص مسہلہ وغیرہ اور حبوبات اور یابسات اور سفوفات اور مطبوخات اور محفوسات اور غرغرے اور سنونات اور طلی اور ضماد اور قطولات اور چشم کی دوائین اور مرہم اور ذرورات اور سمنات اللہم صل علی محمد وعلی آلہ بعدد کل داء ودواء وشفاء وبارک وسلم **القاب مستطاب بادشاہی اور بادشاہزادون اور بیگمون اور متصدیون اور خوانین ذوی الاحترام کے ضابطون کا بیان**

اسکو **حداثت** کہتے ہین اور ابتدا اس سن کی طفولیت ہی اور وہ ایسا زمانہ ہی کہ مولود کو استعداد حرکت کی
نہین ہوتی ہے اور بعد اسکے سن **صبی** ہے اور یہ حرکت کرنے کے بعد ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ اعضا کے سخت ہونیکے بعد ہوتا ہے اور اسکے بعد سن **ترعرع** ہے اور اسکے بعد سن **غلامیہ** ہے
اور اسکو **ہاق** کہتے ہین اور یہ بلوغ کا وقت ہوتا ہے اور اسکے بعد سن **فتی** ہی اور یہ تیس برس کے
قریب تک ہوتا ہے جسکو سن **شباب** کہتے ہین دوسرے سن **وقوف** ہی اور اسکو سن **شباب** بھی
کہتے ہین اور یہ سن نو کے بعد چالیس برس کے قریب تک ہوتا ہے تیسرے سن **کہولت** ہی اور وہ سن
وقوف کی گذرنے کے بعد قریب ساٹھ برس تک کی ہوتا ہے چوتھے سن **شیخوخت** ہی اور یہ سن کہولت کے
گذرنے کے بعد آخر عمر تک ہوتا ہے **ستہ ضروریہ کے بیان مین** ای عزیز جاننا چاہیے کہ اسکو
ضروری اس وجہ سے کہتے ہین کہ جبتک انسان زندہ رہتا ہے اوسکو بغیر اسکے کوئی چارہ نہین ہے اور
اسباب اوسکے چھہ ہین **ایک** اعراض نفسانیہ ہی **دوسرے** ہوا **تیسرے** کھانا پینا
چوتھے استفراغ اور احتباس **پانچوین** سونا جاگنا **چھٹی** حرکت اور سکون **حرکات نفسانی**
کے بیان مین جاننا چاہیے کہ اسکو اعراض نفسانی کہتے ہین اور وہ روح کی حرکت دینے کا باعث ہی
اور یہ حرکت بوجہ خارج کے ہے یا بوجہ داخل کے ہے اگر بوجہ خارج کے ہو دفعۃً حرکت کرے وہ غضب ہے
اور اگر بتدریج ہو لذت اور فرحت ہی اور اگر بوجہ داخل کے ہو دفعۃً حرکت کرے خوف اور فزع ہے اور
اگر بتدریج ہو غم اور حزن ہے اور دونون وجہ سے ہو اگر پہلے داخل حرکت کرے پھر خارج کی طرف وہ
مخالفت ہی اور اسکے عکس کے ساتھ ہو ہم ہے **نبض کے بیان مین** ای عزیز جاننا چاہیے کہ نبض ایک
حرکت اوعیہ روح کی ہے کہ وہ قلب اور جملہ رگون سے مراد ہے اور ہر نبض مرکب انبساط اور سکون
سے ہے اور انقباض اور سکون اور قبض اور بسط اوسی نبض نسیم کے جذب اور دخان کی دفع کے
وجہ سے ہے **تنبیہ کلیۂ یونان کی معالجون مین** ای عزیز جاننا چاہیے کہ سوء المزاج دو قسم پر ہے
ایک مادی اور اوسکی تدبیر یہ ہے کہ چار خلطون کے مادہ کو نکالے دوسری سادج اور اوسکی تدبیر
مزاج کا تبدیل کرنا ہے اور علاج اوسکا مند کے ساتھ کرنا ہے چنانچہ برودت کی لیے حرارت اور حرارت
کے لیے برودت اور رطوبت کی واسطے یبوست اور یبوست کی واسطے رطوبت **بحران کی بیان مین**
جاننا چاہیے کہ بحران عبارت ایک تغیر عظیم سے ہے جو دفعۃً مرض کی ساتھ طبیعت کی مقابلہ سے واقع ہوتا ہے

کہ کیلوس پہلے اوسکے ساتھ مستحیل ہوتا ہے اور وہ چار ہین صفرا سودا خون بلغم اور اونمین سے ہر ایک کا مزاج ہے **مزاج کا بیان** جاننا چاہیے کہ ایک کیفیت ملوسہ ہے جو ارکان کے امتزاج سے بواسطہ فعل اور انفعال کے حاصل ہوتا ہے کہ وہ ہی درمیان صور اور مواد ارکان کے جو باہمین ضدر کھتے ہین اس حیثیت پر واقع ہوتا ہے کہ تیزی اور صولت ہر ایک کی باہمین مل کے ٹوٹتی ہے اور ایک کیفیت متوسط حاصل ہوتی ہے اور اسکو **مزاج** کہتے ہین اور وہ کیفیت یا کمال توسط مین ہوتی ہے کہ کیفیتون مین سے کسی کیفیت کی طرف مائل نہین ہوتی اوسکو **معتدل حقیقی** کہتے ہین اور معتدل فرضی ہے کیونکہ وجود اوسکا خارج مین محال ہے یا کیفیات مین سے کسی کیفیت کی جانب مائل ہوتی ہے اور یہ قسم اس بات سے خالی نہین ہے کہ ایک ہی کیفیت کی طرف مائل ہو اور دوسرے کی طرف نہو جیسے سرد خشک تر اور اگر ایک کیفیت کی جانب مائل نہو یہی چار قسم پر ہے گرم خشک گرم تر سرد تر سرد خشک اور ان چارون قسمون کو **غیر معتدل** کہتے ہین کیونکہ یہ اعتدال حقیقی سے خارج ہین اور کیفیت ملوسہ بحسب اعتدال اور عدم اعتدال اور باعتبار قسمت عقلی کے نو قسمون پر حاصل ہوتی ہے مگر وہ اعتدال کہ جس سے اطبا کو بحث ہے اونکے نزدیک معتبر وہ ہے کہ ہر مرکب ارکان کا ایک پار کیفیت ان کیفیتون مین سے جو بہ نسبت اس مرکب کے بہتر اور لائق تر ہو وافر عدل قسمت اور نسبت پر ہووے اور یہ اعتدال تعادل مشتق ہے جیسا کہ قسمت عقلی مین عدل سے مشتق ہے اور یہ اعتدال یا بحسب نوع کے ہوتا ہے جیسے اعتدال انسان کا یا بحسب صنف کی ہوتا ہے جیسے ترکی اور ہندی یا بحسب عضو کی ہوتا ہے جیسے اعتدال جلد کا اور ہر ایک اسمین سے موافق قیاس کے یا داخل ہے یا خارج ہے پس باعتبار نو قسمون کا متصور ہوتا ہے مگر علما کو اسمین اختلاف ہے کہ معتدل زیادہ اصناف مین کون سی صنف ہے شیخ الرئیس اس بات کی قائل ہین کہ خط استوا کے باشندے سب صنفون مین معتدل زیادہ ہین کیونکہ شب و روز وہان کا یکسان ہے اور صورت اور کیفیت ہر ایک کی اوسمین سے اسمین ملکے منکسر ہو جاتی ہے پس وہ بقعہ معتدل تر اور بقعون سے ہے اور معتدل النہار کے محازی بھی ہے اور امام رازی اس بات کی قائل ہین کہ اقلیم رابع کے باشندون مین اعتدال زیادہ ہے کیونکہ وہ اقلیم اور اقلیمون کے وسط مین ہے اور توالد اور تناسل وہان سہل ہے اور اعتدال بحسب شخصی کے جو ہے وہ اسطرح سے ہے کہ اعتدال شخصی اعتدال صنفی سے بڑہ کر ہے اور اوسی کے موافق بیان کیا جاتا ہے **سنون کا بیان** اے عزیز جاننا چاہیے کہ سن کے درجے چار ہین اول سن نمو

اوس چیز کو کہتے ہین کہ جس سے دوسرے امر کے حصول کے لیے توسل کرے اور عرف خاص مین جو حکما کی اصطلاح ہے وہ چیز ہے جسپر دوسری شی موقوف ہو اور یہ بات عام ہے کہ اوسکا توقف ماہیت کے لیے ہو یا وجود کے لیے ہو اور یہ سبب چار قسم پر ہین کیونکہ سبب مسبب مین یا داخل ہوتا ہی یا خارج اور اگر داخل بالقوہ ہو اوسکو **سبب مادی** کہتے ہین جیسے چوب کو نسبت تخت کی ساتھ ہے اور اگر داخل بالفعل ہو اوسکو صوری کہتے ہین جیسے صورت تخت کی کہ چوکھونا ہو یا چھ پہل کا ہو اور اگر مسبب سے خارج ہو اور موجد اوس مسبب کا ہو اوسکو **سبب فاعلی** کہتے ہین اور اگر ایجاد اوسکے لیے ہو اوسکو **سبب غائی** کہتے ہین جیسے جلوس تخت پر اور جاننا چاہیے کہ صحت کی اسباب مادی وہ ہین کہ جنپر صحت مقرر ہے اور یہ مرکب ہین یا بسیط ہین اگر بسیط ہے ارکان ہین اور اگر مرکب ہی تین حال سے خالی نہین یا غلیظ ہے اور وہ اعضا ہین یا لطیف ہی وہ روح ہے یا متوسط ہے وہ اخلاط ہین اور اسباب صوری صحت کی اعتدال مزاج ہے **ارکان کا بیان** جاننا چاہیے کہ انہین ارکان کو اصول اور عناصر اور اسطقسات کہتے ہین اور یہ ایک جسم بسیط ہے کہ جس سے بدن انسان اور سوا انسان کے سب کے اجزا اوس سے مرکب ہین اور وہ چار ہین **پہلی** آگ ہے اور اوسکی طبیعت گرم اور خشک ہے **دوسری** ہوا ہے اوسکی طبیعت گرم اور تر ہے **تیسری** پانی ہے اوسکی طبیعت سرد اور تر ہے **چوتھی** خاک ہے اوسکی طبیعت سرد اور خشک ہی **ارواح کے بیان مین** جاننا چاہیے کہ عرف اطبا مین روح ایک جسم لطیف بخاری ہے جو دل کے اخلاط لطیف کی بخارات سے بسبب امتزاج مخصوص پیدا ہوتی ہے اور شرائین کے واسطے سے اعضا مین منتشر ہوتی ہی اور ہر عضو کی اوس سے حیات اور حس و حرکت کی قبول کی استعداد اور تولید اور تعدید حاصل ہو اور اوسکو **روح حیوانی** کہتے ہین اور قوت حیوانی اوس سے قائم ہے اور اسی روح مین سے جو تھوڑی سی دماغ مین جاتی ہے وہ دوسری کیفیت پیدا کرتی ہے اور بواسطہ محل کے اوسکو مزاج دوسرا حاصل ہوتا ہے اور اوسکو **روح نفسانی** کہتے ہین اور قوت نفسانی اوس سے قائم ہے اور اس روح سے مراد نفس ناطقہ ہے اور یہ روح حس و حرکت پہونچاتی ہے اور جو اوسمین سے کبد مین پہونچتی ہے اوسکو دوسری کیفیت حاصل ہوتی ہے اور اوسکو **روح طبعی** کہتے ہین اور قوت طبعی اوس سے قائم ہے اور اوس سے تغذیہ اور تولید حاصل ہوتی ہے **اخلاط کا بیان** ای عزیز جاننا چاہیے کہ خلط ایک جسم رطب اور سیال ہے

درد اوسکا جاتا رہے اور اگر جسکو درد مفاصل ہو اور وہ اپنے پاس رکھی فائدہ دے اور اگر چیونٹیون کے
سوراخ مقناطیس سے بند کردین سب چیونٹیان بھاگ جائین اور اگر دختر کے نیچے اوسکا دھوان کرین
اور دھوان اوسکے گریبان سے نکلے وہ دوشیزہ ہوگی اور اگر دامن سے نکلے دوشیزہ نہوگی اور اسکو
حجر الحدید بھی کہتے ہین **دہنہ کی قیمت کا بیان** اے عزیز جاننا چاہیے کہ دہنہ دو قسم پر ہے ایک
ترش اور ایک شیرین اور شیرین زر کے معدن مین پیدا ہوتا ہے اور ترش تانبے کی کان مین پیدا ہوتا ہے
اور دونون کا رنگ مثل فولاد کے رنگ کے ہوتا ہے اور بعضے دہنہ کا رنگ طاؤسی ہوتا ہے اور دہنۂ
ترش کا معدن ترکستان کے ایک شہر مین ہے جسکو اوا سیماب نے بنایا تھا اور آباد کیا تھا اور اسکی
خاصیت یہ ہے اگر کسی شخص کی آنکھ مین رگ مثل رگ ناخنہ کے ہو یا غبار ایسا ہو کہ دواون سے نجاتا ہو دہنہ
شیرین تجیر گیس کے آنکھ مین لگانے فائدہ دے اور دہنہ ترش زہر ہے اگر اوسکو منہ مین رکھین
ضرر کرے اور اگر کسی شخص کے بچھو نے ڈنک مارا ہو دہنہ ترش سرکہ مین گھسکے ملین شفا دے ✣
عقیق کی قیمت کا بیان اے عزیز جاننا چاہیے کہ عقیق کی بہت قسمین ہین سب سے بہتر زرد رنگ
صاف اور شفاف ہوتا ہے اور بہت سی قسمین جو ہین کوئی اوسکی طرف التفات نہین کرتا ہے اور عقیق کا
پاس رکھنا نہایت مبارک ہے اور اگلے حکیمون نے اسکو بہت عزیز رکھا ہے **علم طب کا بیان**
اے عزیز جاننا چاہیے کہ علم طب دو قسم پر ہے نظری اور عملی اور طب عملی وہ ہے کہ جسکی وجہ سے بدن
انسان کا احوال باعتبار صحت اور مرض معلوم کرین تاکہ اوس علم سے صحت کی وقت حفاظت صحت کی
اور مرض کے وقت مین اوس مرض کے دفع کا علاج کرین اور یہ علم اس وجہ سے دو قسم پر ہے کہ اگر
مفید اعتقاد ایسے امورات کے ساتھ ہے جو کیفیت عمل کے بیان سے مجرد ہین اوسکو **نظری**
کہتے ہین جیسا کہ علم ارکان کا کہ چار ہین اور مزاجون کا کہ نو ہین اور اگر مفید اعتقاد چند امور کے ساتھ ہے
جو اوسکے عکس ہے اوسکو **عملی** کہتے ہین جیسا کہ تصرف اوام مین مثلاً بوجہ رد اور تحلیل کی زمان
اور وقت کا اعتبار اور چونکہ عمل کا حاصل ہونا علم کے ساتھ ہے اور بے علم مثل بے عمل کے ہے اور مقصود
بالذات اس علم سے یہ بات ہے کہ جو صحت حاصل ہے اوسکی محافظت کرے اور جب وہ ہی صحت زائل ہو جائے
اوسکے پھیر لانے مین تدبیر کرے اور حفاظت شی اوس شی کے علم کے بعد میسر ہوتی ہے جاننا چاہیے
ہر شے کے اسباب مین پہچان اوس شی کی تحقیق وجود کا باعث ہوتی ہے اور سبب عرف عام مین

فیروزہ کئی مقام مین ہوتا ہے نیشاپور کرمان خجند یزد اور سب جگہ سے بہتر فیروزہ نیشاپور کا ہوتا ہے اور وہ ابو اسحاقی مشہور ہے کیونکہ ابو اسحاق نے اوسکی کان نکالی تھی اور اوسکا رنگ اور فیروزون کے رنگ سے اچھا ہوتا ہے اور کبھی متغیر نہین ہوتا اور اوسکے بعد سلیمانی اور بعد اوسکے ازہری ہے اور یہ تینون فیروزے اورون سے قیمت مین زیادہ ہوتے ہین اگر نیشاپوری فیروزہ صاف سرخ نیم مثقال کا ہو دس دینار اوسکا مول ہے اور ایک مثقال کا جو فیروزہ ہے اوسکی تیس دینار قیمت ہی اور جو تین مثقال کا فیروزہ ہے اوسکی پچیسو پچاس دینار قیمت ہی اور فیروزے کی خاصیت یہ ہی کہ اوسکا دیکھنا آنکھ کو فائدہ دیتا ہے اور اگر آنکھ کی دوا مین ملاوے روشنی بڑہاتا ہے اور جو شخص اوسکو اپنے پاس رکھے دشمن پر فتح پاتا ہے اور جو شخص سمیرے اوٹھکے فیروزہ دیکھے اوسکا تمام دن خوشی مین گذرتا ہے **بجادہ کی قیمت کا بیان** اگر بجادہ یاقوت کی رنگ کا ہو لعل کے مول بکتا ہے اور بجادہ اکثر یاقوت کے مشابہ ہوتا ہے اوسکو آگ مین ڈال کے دیکھین اور فرق کرلین اور بعض ایسا ہوتا ہے کہ آگ مین بھی متغیر نہین ہوتا **مرجان کی قیمت کا بیان** اے عزیز جاننا چاہیے کہ مرجان کی کان دریاے روم مین ہے اور دریا کے درمیان مین پہاڑ ہے کہ اوس پہاڑ مین مرجان نباتات کی طرح سے پیدا ہوتا ہے اور جب اوسکو لیکے پانی سے نکالو ہوا لگ کے سخت ہوجاتا ہے اور مفرحات مین اگر ڈالو دل کا خون صاف کرتا ہے اور روح حیوانی کو مدد دیتا ہے اور جو گھسکے دانتون پر ملو اوسکی زردی اور میل کو خوب صاف کردیتا ہے اور دانت کی جڑ مضبوط کرتا ہے اور جسنے زہر کھایا ہو یا زہردار جانور کا کاٹا ہوا کیدرم گھسکے اوسکو دو زہر کو رگون سے نکالدیتا ہے اور مثانہ کو قوت دیتا ہے اور عسر البول کو فائدہ کرتا ہے اور لون سب مین بہتر سرخ ہوتا ہے اگر اوسمین سختی نہو اور سفید اور سرخ اور خاکی رنگ کا بھی ہوتا ہے اور اسکا معدن خراسان کی پہاڑ مین ہے اگر اوسی گھس کے اوس شخص کو دو جسنے زہر کھایا ہو زہر کو دفع کرتا ہے اور اگر جلاکے زخم کو بھرد و فائدہ دیتا ہے **سنگ مقناطیس** اے عزیز جاننا چاہیے کہ مقناطیس ایک پتھر ہے اور آہن ربا ہوتا ہے اور جتنا بڑا ہو اوتنے ہی لوہے کے بڑے ٹکڑے کو اوٹھا لیتا ہے اور اوسکا معدن دریاے قلزم مین ہی اسی وجہ سے اوس دریا مین جو کشتیان جاتی ہین اوسمین لوہا نہین لگاتے ہین اور خاصیت مقناطیس کی یہ ہے کہ اگر شخص مجروح کو دو سب آہن کو ایک جگہ اکٹھا کرکے باہر نکالدیتا ہے اور اگر جس شخص کو درد نقرس کا عارضہ ہو اور اوسکو باندہ دین

ضرر سے بچاتا ہے اور خون کو صاف کرتا ہے **زمرد کی قیمت کا بیان** اے عزیز جاننا چاہیے کہ
زمرد کی قسمین بہت سی ہین اور سب سے بہتر اور خوب وہ زمرد ہے جسکی سبزی زیادہ سبز ہو اور آبدار اور شفاف
اور ممزوج ہو اور جلد ٹوٹ جاتا ہو اور سوہان سے ریتا جاوے اور آگ مین رہنے کی طاقت نرکھتا ہو اور جو زمرد
رمانی کے سوا ہے اوسکی قیمت رمانی سے کم ہے کہا ہے جو ایکدام کا ہے اوسکی قیمت پچاس دینار ہین اور
جو دو تین درم کا ہے اوسکی قیمت دو سو دینار ہین اور جو پانچ درم کا ہے اوسکی قیمت ہزار دینار ہے اور
زمرد رمانی مین اگر تیرگی نہو وہ بے قیمت ہے اور اوسکی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص زمرد اپنے پاس رکھے عارضۂ
صرع سے محفوظ رہے اور اگر معجون مین پڑے دلکو فرحت دے اور جو شخص زمرد کھائے اوسکو زہر کچھ ضرر
نکرے اور بال اوسکے نگرین اور عورتون کے حمل رہنے کے حق مین نہایت خوب ہے اور زمرد کی قسمون سے
ایک ایسا زمرد ہے کہ اگر سانپ کے سامنے رکھدین آنکھین اوسکی پھوٹ جائین **الماس کی قیمت کا**
بیان اے عزیز جاننا چاہیے کہ ایک قسم کا الماس سفید اور شفاف آبگینۂ فرنگی کی طرح ہوتا ہے اور
دوسری قسم کا الماس زردی مائل ہوتا ہے اور اوسکو تبتی کہتے ہین اور ایک قسم کا الماس سبزی مائل
ہوتا ہے اور کہا ہے کہ سرخی مائل بھی ہوتا ہے اور اسکا بڑا ٹکڑا نہین ہوتا ہے اور الماس پہلودار ہوتا ہے
اور اوسکو سوا سیسے کے اور کسی چیز سے توڑنا نچاہیے اور جب الماس کو آگ مین ڈالین اور گرم ہو جائے
رائی کے پانی مین جلدی سے ڈالدین اگر اوسمین سے سفید نکلے بہت اچھا ہے اور الماس کی بہت
بڑی خاصیت یہ ہے کہ اوسکو جو شخص اپنے پاس رکھے صاعقہ سے محفوظ رہے اور نظر بد اوسمین اثر نکرے
اور لوگون کی نظر مین مکرم اور عزیز ہوگا اور آگ سے محفوظ رہیگا اور سنگ مثانہ کے دفع مین بہت بڑی
خاصیت رکھتا ہے **لعل کی قیمت کا بیان** اے عزیز جاننا چاہیے کہ اگلے زمانہ مین لعل نتھا اور
اوسکا معدن بدخشان مین ہے ناگاہ اوس نواح مین ایک سخت زلزلہ آیا اور ایک پہاڑ کا ٹکڑا ایکجانب
گر گیا اوسمین سے لعل ظاہر ہوا اگر لعل رمانی اور آتشی اور آبدار اور صاف اور شفاف اور ممزوج ہو اوسکی
قیمت اوتنی ہے جو زمرد رمانی کی قیمت ہے اور لعل کی بہت سی قسمین ہین قمری اور عنابی اور زرد اور
حمیری اور لعل کی خاصیت یہ ہے کہ اوسکو جو شخص اپنے پاس رکھے وہ خوشحو ہو جائے اور احتلام
اور خواب پریشان نہ دیکھے اور اگر مفرحات مین اوسکو شامل کرین چہرے کو نہایت سرخ کردے
اور آنکھون مین روشنی زیادہ کرے **فیروزہ کی قیمت کا بیان** اے عزیز جاننا چاہیے کہ

تو اوس موتی کی قیمت اوسکی شکل اور رنگ اور مہنت پر پانسو روپیہ تک ہوگی **مرواریدکی صفت کا بیان** اے عزیز جاننا چاہیے کہ مرواریدکی کئی قسمین اس تفصیل سے ہین خوشاب تیزاب شکرگون آسمان گون شاہوار نخجی شلغمی عذبی بضیی شعری تتی عمانی زجاجی حصبی اور سب سے بہتر اور خوب نخجی ہوتا ہے کیونکہ اوسمین آبداری اور چمک کمال کے ساتھ ہوتی ہے اور مروارید آدمی کے بدن کی گرمی سے خراب ہوجاتا ہے اور آبداری جاتی رہتی ہے اور مشک اور کافور مین رکھو تو بو اوسکی سرایت کرجاتی ہے اور سلین کی جگہ مین موتی بھی سیل جاتا ہے اور موتی کو جواہر مین ملانا نچاہیے اور سرگین گاو اور نوشادر مین اوسکو رکھنا چاہیے **مرواریدکی خاصیت** اے عزیز جاننا چاہیے کہ موتی مفرحات اور معجون مین دلکو قوت دیتا ہے اور غم دل سے دفع کرتا ہے اور خون اگر گلے سے آتا ہو اوسکو روک دیتا ہے اور آنکھ کی دوا مین بینائی بڑہاتا ہے اور آنکھ کو دکھنے سے محفوظ رکھتا ہے اور دل کے خون کو صاف کرتا ہے اور مالیخولیا کو زائل کردیتا ہے **یاقوت کی قیمت جاننے کے بیان مین** اے عزیز جاننا چاہیے کہ یاقوت سرخ مثل کسم کے رنگ کے ہوتا ہے اور بہرمانی اور رمانی ہوتا ہے اور ان سب کی قیمت برابر ہے اسکے بعد اب ہے جسکے رنگ مین سبزی مثل پر طاوس کے ہوتی ہے اور آسمان گون اور نیلگون اور زرد ہوتا ہے اور ان سب مین بہتر عسجدی ہے اور بعد اوسکے نارنجی اور اوسکے بعد تتی ہے اور بہرمانی یاقوت جو بے عیب اور ایک طسوج بھر ہو جوہر شناسون اور مبصرون کے قول پر جو دنیا بھر مین معتبر ہین تین دینار کا ہوتا ہے اور اگر مموج ہو چھ دینار قیمت لگاتے ہین اور اگر دو دانگ کا ہو سو دینار اور اگر نیم مثقال کا ہو ایکہزار دو سو دینار اور اگر چار دانگ کا ہو چھ دینار اور اگر پانچ دانگ کا ہو سات سو دینار اور اگر ایک مثقال ہو ہزار دینار کا ہوگا اور بطلیموس اور ابوریحان کے نزدیک اگر ایک مثقال کا سرخ مموج بے عیب چوکھونٹا یا بلمثل ہو اوسکی قیمت پانچہزار دینار ہے اور جو وزن مین اس سے زیادہ ہو اوسکی قیمت بائع اور مشتری کی رغبت پر موقوف ہے اور جوہر شناسون کے نزدیک اوسکی خاصیت یہ ہے کہ یاقوت کو لے اور تمام جواہرات اوسکے مقابل مین رکھے جو وہ عکس دیتا ہے اور جیسی اوسمین شعاع ہوتی ہے وہ کسی جواہر مین نہین ہوتی اور جواہر سے بہت قیمتی ہوتا ہے اور آگ مین پائدار زیادہ رہتا ہے اور جو شخص اوسکو اپنے پاس رکھے مرض طاعون سے محفوظ رہے اور اگر مونہہ مین رکھے دلکو قوت اور فرحت دے اور اندوہ وغم کو دور کرے اور پیاس بجھادے اور خلائق کی آنکھ مین ایک شکوہ کے ساتھ رہے اور اگر معجون مین پڑے زہر اور زہریلے

چوتھے دن کا بخار آتا ہو اوسکی تپ جاتی رہیگی اور درد سر کو نافع ہوگا ✣ اور سانپ درخت انار کی گرد نہین اتار کے اگر انار کے درخت کی لکڑی کا دھوان کرین وہ بھی یہی خاصیت رکھتی ہے ✣ اور اگر بچھو پکڑ کے آگ مین جلائین اوس گرد و نواح مین جتنے بچھو ہون گے بھاگ جائین گے ✣ اور نیز یان سرگین گاو کی دھونی سے بھاگتی ہین اور سب مرجاتی ہین ✣ اور بھیڑیا پیاز دشتی کی بو سے بھاگتا ہے ✣ اور اگر گھوڑے کے سُم کے ٹکڑے جو نعل بندی مین ترشتے ہین اوس عورت کی نیچے جسکے وضع حمل کے بعد شیمہ مدفع ہوا ہو سلگائین اوسکے شکم سے مشیمہ دفع ہوجائیگا **اون چیزون کا بیان جنکی کہانی مین عجب خواص ہے** اگر مردار سنگ چوہا کھانے مرجائے ✣ اور اگر بلوط کی سیاہ دانے کوٹ کے شراب عتیق مین گوندہین اور عورت شافہ لے ہرگز حیض سے نہوگی ✣ اور اگر کسی شخص کو ہاتھی کی کان کا میل کھلاوین سات شبانہ روز اوسکو نیند نہ آئے گی ✣ اور اگر بادام تلخ کتے کو کھلاوین آواز اوسکی بند ہوجائیگی ✣ اور اگر لومڑی کی دانت بچہ کے گلے مین باندہین شب کو خواب مین نہ ڈرے گا اور اگر کفتار کے کھال کی چھلنی بنائین اور جس تخم کا بونا منظور ہو اوسکو اوسمین چھانین تیڑی پھر اوس زراعت کو کبھی ضرر نہ پہونچائیگی ✣ اور اگر نیلوفر کو پیسکے خشک کرین اور پھر آگ مین ڈالین ہرگز نہ جلے گا اور اگر اپنے بدن مین مل لین آگ بدن پر کچھ اثر نکریگی ✣ اور جس کشتی مین روغن زیت ہو موج دریا کی جب اوس کشتی کے نزدیک پہونچے گی پلٹ جائیگی ✣ اور اگر ایک دانہ فندق کا دست اور بی عیب مین باندہین جبتک وہ فندق بندہا رہیگا بچھو نہ آئے گا ✣ اور اگر ناکتر میثہ کی پانی مین جوش دیکے اور ایک پارچہ پر طلا کرکے کمسن عورت کی سینہ پر دو تین روز بندہا رہنے دین بعد اوسکے کھولڈالین پستان اوسکی پھر نہین بڑہین گی **جواہر کی قیمت جاننے کی بیان مین** اے عزیز جاننا چاہیے کہ تمام جوہری اور مبصر متفق ہین کہ جو دانہ نصف دانگ کا ہوگا اور اوسمین کوئی عیب نہو قیمت اوسکی چار دینار ہوگی اور اگر تین طسوج کا ہو قیمت آٹھ دینار ہوگی اور جس جوہر سنگ کا وزن اس سے زیادہ ہو قیمت اوسکی دونی ہوگی اور دو دانگ تک ایسی ہی ہوگا اور اگر دو دانگ ہوگا قیمت اوسکی دو سو دینار ہوگی اور اگر قیمت مین زیادتی اور کمی ہو یہ بایع اور مشتری کے ارادی پر موقوف ہے - اور اگر دانہ مروارید پاکیزہ اور بی عیب ہو اور تمام اوصاف موتی کی اوسمین موجود ہون اور ایک مثقال بھر کا ہو ہزار دینار اول اس سے زائد ہی قیمت اوسکی ہوگی اور اگر گول اور درست نہو اور اوسمین یہ صفت جو ذکر ہوئی نہ موجود ہو

اور اگر آدمی کی نظر بھیڑیے پر پہلے پڑے بھیڑیا سست اور بے قوت ہوجائے اور اگر بھیڑیے کی نظر آدمی پر پہلے پڑے آدمی اوسکو للکار سکے اور اگر ایک کی نظر دوسرے پر برابر پڑے اس خاصیت کا ظہور نہو ✤ اور اگر روز جنگ بھیڑیے کے استخوان کعب نیزے پر لٹکائین جس گھوڑے کی نظر اوسپر پڑے صف جنگ مین سے بھاگ جائے ہرچند سوار روکنے کا قصد کرے ہرگز نرکے ✤ اور اگر کوئی شخص شیر کے بال کا ایک ٹکڑا حجرے کے دونون دروازون پر لٹکائے کوئی مچھر اوس حجرے مین بجا سکے جب دیکھے فوراً بھاگ جائے ✤ اور اگر دیکھے کہ چیٹیان دانۂ غلہ کے رینے منہ مین دبائے ہوئے سوراخ سے نکلتی ہین اور دھوپ دیکھ کے جلدی جلدی اپنے سوراخ مین چلی جاتی ہین جان لے کہ مینہ بہت شدت سی برسے گا کیونکہ چیٹیان جو دانہ ذخیرہ کرنے کے لیے سوراخ مین لیجاتی ہین ہر دانے کے دو تین ٹکڑے کرتی ہین جسوقت نم ہوجاتا ہے دھوپ مین لاکے خشک کرتی ہین اور انمین حضتعالی جلشانہ نے ایسی قوت مدرکہ عطا فرمائی ہے کہ مینہ کے برسنے کا وقت جان لیتی ہین اور اوس سے دو گھڑی پیشتر دانۂ غلہ اپنے سوراخ مین لیجانا شروع کرتی ہین ✤ اور اگر عورت حائضہ کی نظر کسی صیقل کی ہوئی چیز پر پڑے آئینہ کی طرح سے مکدر اور تیرہ ہوجائے **اون چیزون کے بیان مین جنکے سونگھنے مین تاثیر غریب ہے** جسوقت خربق کو کوٹ کے پانی مین بھگوئین اور وہ پانی گھر مین چھڑکدین اوسکی بو سے چوہے بھاگ جائین ✤ اور بچھو فندق تر سے بھاگتے ہین اور اگر بچھو کے گرد فندق تر سے دائرہ کھینچدین بچھو اوس جگہ رہجاتا ہے اور کہین نہین جا سکتا ہے اور وہین پڑے رہجاتا ہے ✤ اور اگر شتر کے بالون کی دھونی دین سب چوہے اور بچھو اوسکی بو سے بھاگ جاتے ہین ✤ اور اگر پوست کفتار گھر مین رکھدین جو کتا اوس گھر کے دروازے پر آئے گا اوسکی بو سے ٹھٹک جائیگا اور ہرگز اوس گھر کے اندر نجائیگا ✤ اور اگر کوئی شخص پہلے مولی کھائے بعد اوسکے لہسن اور پھر مولی کھائے ہرگز ڈکار مین لہسن کی بو نہ آئیگی ✤ اور اگر سداب کی دھونی حاملہ عورت کو دین بچہ اوسکے شکم مین مرجاتا ہے ✤ اور جو شخص بنفشہ سونگھے خواب اوسپر غالب ہوتا ہے اور جہان پر شیر کی چربی رکھدین چوہے اور کھیان اوسکے گرد نہ پھٹکین ✤ اور اگر کوئی شخص چاہے کہ بسیو گھر مین سے جاتے رہین بکری کا خون پانی مین ملاکے ایک جگہ رکھدین سب بسیو وہین جمع ہوجائین گے ✤ اور اگر کوئی شخص شیر کی چربی اپنے بدن مین مل لے کوئی درندہ اوسکی بو سے قریب نہ پھٹکے گا ✤ اور اگر بکری کی داڑھی کے بال اوس شخص کے دامن کے نیچے سلگائین جسکو

نشتر حضرت دانیال پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام کی قبر مین ہے ٭ اوسکی تصویر یہ ہے ٭



اون چیزونکا بیان ہے جنکے سننے مین غریب تاثیر عیان ہے

اگر کسی عورت کو وضع حمل کے وقت طفل کی تولد مین دشواری واقع ہو کوئی ذخر باکرہ جو اوس عورت کی ہمنام ہو اوسکو پکارے اور کہے کہ فلان مین ذخر باکرہ ہون اور اُنکا جن چکی ہوتے ابہی تک نہین جنا اوسیوقت بچہ آواز سنیگا اور خدائے عزوجل کے حکم سے ہوپڑیگا ٭ اور اگر کسی شخص کو بچھو کاٹے اوسیوقت خچر پر سوار ہو بیٹھے اور تہوڑی دیر تحمل کرے اگر خچر بول اوٹھے گا ورنہ جاتا رہیگا ورنہ اوسکی کان مین کہے کہ تجکو بچھو نے کاٹا ہے اوسی دم اچھا ہو جائیگا ٭ اور اگر مینہ برسنے مین کہل ہونے لگے مینہ تھم جائیگا ٭ اور اگر شیر آتا ہوا دیکھے اور مرغ کی سنے اوسمین اتنا تہوڑا باقی رہیگا کہ توقف کرے فوراً پلٹ جائیگا

اون چیزونکا ذکر جنکے دیکھنے کی غریب تاثیر ہے

ایک پتھر جسے حجر الجنین کہتے ہین اگر جنے کے وقت عورت کی نظر اوس پتھر پر پڑے فوراً بچہ پیدا ہو پڑے ٭ اور شیر باوصف تہور اور شجاعت کے سپید مرغ سے بہاگتا ہے امکان نہین کہ ایسی مرغ پر اوسکی نظر پڑے اور پھر کبھی توقف کر سکے ٭ اور اگر اولے پڑتے ہون اور زرعت کو نقصان ہو عورت حائضہ برہنہ ہو کر سر کے بال کھولے اور ابر کی طرف لیٹ رہے جو ابر کہ اوسکے سر پر ہوگا اوسمین سے اولا نہ برسیگا اور پھر اولا برسنا موقوف ہو جائیگا ٭ اور دریاے نیل مصر مین ایک قسم کی مچھلی ہے جسے عاد کہتے ہین جو اوس مچھلی کو اپنے پاس رکھے جس سے ملاقات کرے وہ اوسقدر شفقت اور مہربانی کریگا جسقدر اوس مچھلی کو دیکھیگا عورت اور مرد اوسکی تاثیر مین برابر ہین اثر اوسکا نقش حب سے زیادہ اور بڑہ کر ہے ٭ اوسکی تصویر یہ ہے ٭





رہتا ہی مینہ برستا ہی اور جب اون لوگون کی مرضی کے موافق مینہ برس چکتا ہے فوراً اوس گھوڑے کو غدیر سے نکال لیتے ہین اور جس سال یہ عمل نہین کرتے ہین مینہ نہین برستا ہی اوسکی تصویر یہ ہے ✣

عدن یمن کی بلاد مین ہے اور بحر ہند کے کنارے پر واقع ہی اور یہ شہر بہت پرفضا ہی اور اسکے گرد پہاڑ ہین اور ایک پہاڑ مین سے راہ کاٹی ہے کہ اوس راہ سے اوس مقام پر آتے ہین اور جبل نار وہین ہے اور کہتے ہین کہ قیامت کے جو شرائط ہین وہ وہین سے نمودار ہونگے دبیر معطلہ جو قرآن شریف مین آیا ہے اوسی جگہ ہے اور اوس چاہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیاطین قید کیے ہین اونکی تصویر یہ ہے ✣



جواب صاف دیا بعد کئے دن کے صانع حقیقی کی حکمت سے اوس عورت کی ران مین ایک آبلہ نمودار ہوا اور وہ خود بخود پھوٹا اور ایک دختر پیدا ہوئی اور اوسکو دردزہ سے نجات ملی اوس زخم پر مرہم کا استعمال کیا بہت جلد اچھا ہوگیا تمام عالم کو اس بات سے ایک حیرت ہوئی اور قدرت الہی کے آگے سر سے قائل ہوئے اور وہ دختر دس برس کی ہوکر دنیا سے سدھاری تصویر اوسکی یہ ہے



شہرون کے بعضے عجائب و غرائب کے بیان مین

منقول ہے کہ بلاد روم مین ابروق ایک مقام ہے وہان مقتولون کی ایک جماعت ہے اور اونکے اعضا پر تلوار اور برچھی کے زخم لگے ہین اور اونمین سے کسی کے لباس پر کوئی تغیر نہین ہوا ہے اور ہر ایک دیوار سے پشت لگائے کھڑے ہین کہتے ہین کہ یہ صحابہ اور تابعین کی جماعت ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمان خلافت مین شہید ہوئے تھے - اونکی تصویر یہ ہے

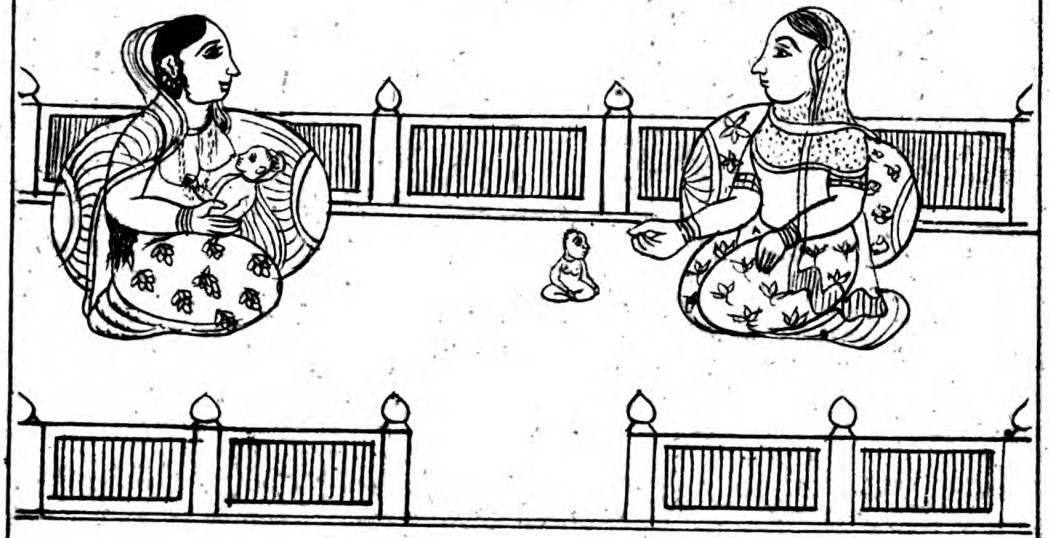
تصاویر شہدا



چین ولایت وسیع ہے یہان کے ایک شہر مین غدیر ہے ہر سال وہان پر ایک مرتبہ لوگ جمع ہوتے اور گھوڑا اوس غدیر مین ڈال دیتے ہین اور اوسکو اوس غدیر سے نکلنے نہین دیتے جبتک وہ گھوڑا اوس غدیر مین

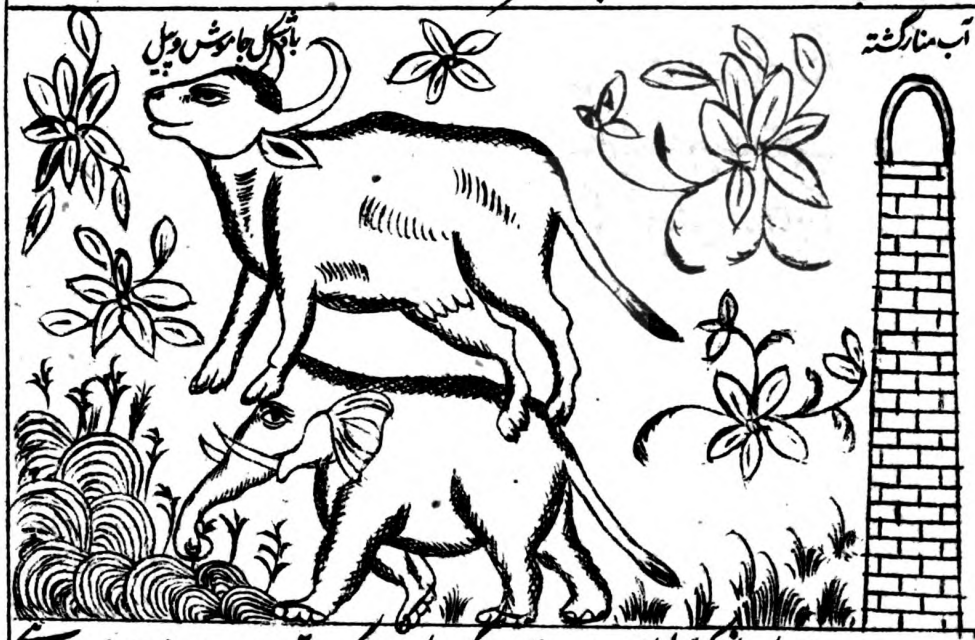
سماواتی سے ہی اور اوس جگہ اکثر برہمن اور جاجکی اور مہابھت رہتے ہین ایک جاجکی کی عورت کے یہان گوشت کا لوتھڑا جسمین آدمی کے کسی اعضا کا نشان تک نہا پیدا ہوا اور وہ گوشت کا لوتھڑا متحرک تہا ہر چند اہل لوگون نے اوسکے دفن کو کہا مگر یان باپ کی شفقت اور محبت نے اس بات کو گوارا نکیا سچ ہے ؎ زادہ اگر تودہ خاکستر ست ٭ سرمۂ چشم پدر و مادر ست ٭ اور اوسکی محافظت اور نگہبانی مین مشغول ہوئی جب چند روز گذرے اوس گوشت کے لوتھڑے مین علامات اعضاے انسانی اور حیات جسمانی کے نمودار ہوئی چنانچہ نشان سر اور آنکھ اور ناک اور دہن اور ہاتھ پاون کی اونگلیون کے آثار ہر روز ظاہر ہونے لگے اور دو مہینے کی مدت مین ایک کودک پورا ہو گیا اور ہاتھ پیر مارنے لگا اور بچون کی طرح سے غون غان بہی شروع کی اور مان کی چھاتیون سے دودہ پینا شروع کیا اور وہان کے لوگ اور واردین کو اس بات سے نہایت حیرت اور تعجب ہوا مان باپ نے اوس لڑکے کو موافق اپنی قوت اور مقدار کے کوشش کر کے پرورش کی اور وہ گویا اور دانا ہو کے پندرہ برس کی عمر مین مر گیا۔ تصویر اوسکی یہ ہے

تصویر زن و طفل جاجکی



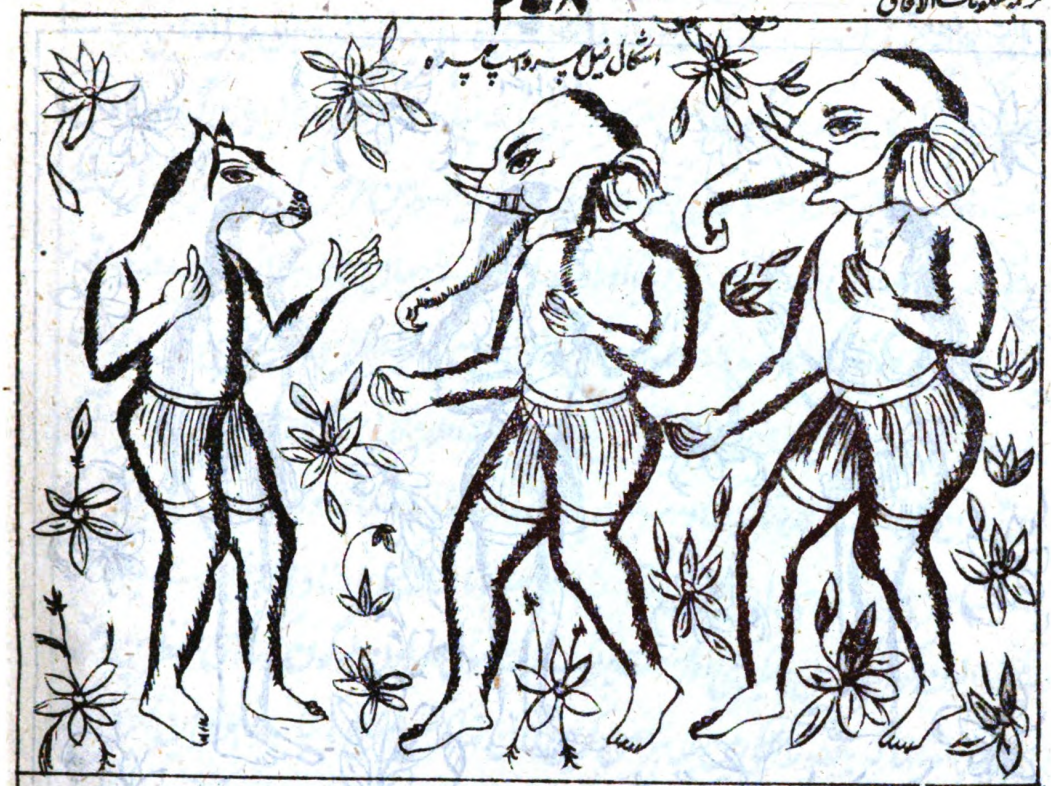
امر غریب حضرت خلد مکانی کے عہد سلطنت کے آخر مین بلدۂ ٹھٹھہ مین ایک عورت حاملہ کے درد زہ شروع ہوا اور تین روز وہ ہی حالت رہی اور ہر چند قابلہ نے وضع حمل کی تدبیرین اور علاج کیا لیکن کارگر نہوئی آخر اوسکی رائے یہ ہوئی کہ بغیر قطع رحم کے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوگا اوسکے مان باپ سے اس امر کی اجازت چاہی اوسکی مان باپ نے ہلاک کے خوف سے یہ بات گوارا نکی اور اوسکو خداے عزاسمہ کے سپرد کیا اور قابلہ کو

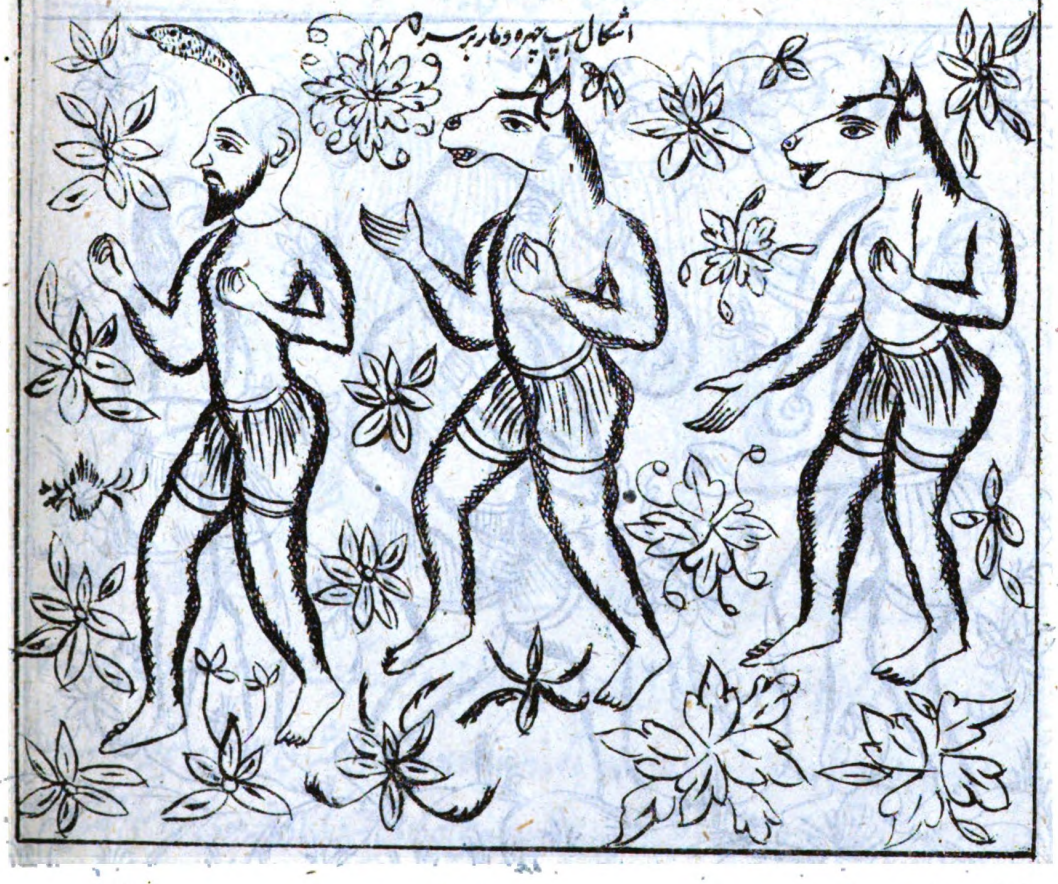
امر غریب جمادی الثانی کی چودھوین تاریخ حضرت خلد مکانی کی تخت نشینی کے بارھوین سال مقام مسگون سرکار مانگپور صوبۂ الہ آباد مین ایک ہوای تند چلی اور بگولہ کی صورت آسمان تک بلند ہو متحرک ہوئی اور تھوڑی دیر مین بڑی بھینس کی صورت پر ہو گئی پھر گھڑی بھر کے بعد فیل کی شکل پر نمودار ہو گئی اور وہ فیل ایک بڑے تالاب کی طرف جو اوس جوار مین تھا متوجہ ہوا اور ایک دم بھر مین تمام تالاب کا پانی پی گیا اور چودھریون کا ایک باغ وہان پر تھا بالکل برباد اور خراب کر دیا اور درخت جڑ سی اوکھیڑ اوکھیڑ کے پھینک دیے پھر ایک منارے کی صورت بنگیا اور پھر لمحہ بھر کے بعد بگولہ کی صورت پر ہو کے نظرون سے غائب ہو گیا ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣



امر غریب حضرت خلد مکانی کے عہد سلطنت مین ملتان کے حوالی مین ایک قوم ناہر جو عمدہ زمینداروں سے ہے ایک کنوان گہرا کھودتی تھی اتفاق سے اوس کنوین کی گڑہی مین کدال کی ضرب سے کچھ تھوڑی سی مٹی خون آلود بیلدار کو دکھائی دی وہ متحیر ہو کے اس حال کی کھوج مین پڑا اور اوسکو زیادہ کھودا ناگاہ ایک طفل اوس مٹی مین سے تازہ تازہ خون زخم سے ٹپکتا ہوا نکلا ہر چند کئی دانشورون نے اس حال کی دریافت مین بہت فکر کی مگر کچھ دریافت نہوا اور سب نے یہی بات عاجز ہو کے کہی حقتعالی جلشانہ جو تمام پوشیدہ اور کھلی چیزون کا جاننے والا ہے اور خود فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ خوب اسکی کیفیت سے آگاہ ہے پر اون لوگون نے اوس بچہ پر ترس کھا کے دودھ پلا پلا کے پالا جب حد بلوغ کو پہونچا قرآن مجید اور کلمۂ طیبہ کے ساتھ گویا ہوا اور موافق عادت اسلام کے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کی زیارت سے مشرف اور سعادتمند ہوا

امر غریب حضرت خلد مکانی کے آخر عہد سلطنت مین مضافات صوبۂ ٹھٹھہ کے ایک مقام مین جو پرگنہ


اشکال فیل پیکر و اسپ چہرہ


اشکال اسپ چہرہ و مار بر سر

اشکال نادر



اشکال فیل چہرہ



جعفر خان واقع نگار کو بلی اوسنے بادشاہ کی حضور مین اوسکی اطلاع دی حکم ہوا کہ چیلہ محمد آصف وہان جاوے اور اپنی آنکھ سے گیہون اور چانول کا برسنا دیکھہ آئے اور ہمکو اس واقعہ سے خبر دی چنانچہ چیلہ مذکور بمجرد حکم والا کے وہان گیا اور اوسکی حقیقت خوب دریافت کرکے اور جو کچھہ اپنی آنکھہ سے دیکھا سب آکے حضور مین عرض کی بادشاہ جمجاہ فی سنکے بہت تعجب کیا اور اوس سید کی حال پر رحم فرمایا اور اوسدن سی اپنے یہان سی اوسکا ازوقہ اور روزینہ مقرر فرمایا مگر اس سی بڑہ کی ایک اور غریب بات ظہور مین آئی کہ جس روز سی روزینہ مقرر ہوا وظیفہ غیبی بالکل موقوف ہوگیا **امر غریب** والی عدن نی بطریق پیشکیش بارگاہ حضرت خلد مکانی مین اوس سرزمین کی تحفے بھیجے اون تحفون مین ایک گورخر تہا جسکے اوپر سر سے پاؤن تک خطوط سیاہ اور سفید برابر کھچے ہوے تھے اور ایک مین دوسرے سی بال برابر فرق نہا ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کسی استاد نی قلم پرکار سے ہر خط کو بنجا ہے دیکھنے والون کو دیکھکر ایسی چابکدستی اور صنعت پر ایک حیرت ہوئی اور اون لوگون کو بادی النظر مین اعتماد اس بات پر نہوتا تہا کہ یہ خطوط اصلی ہین بلکہ ہر شخص کو یہی گمان تہا کہ کسی صناع کی بنائے ہوئے ہین آخر وہ گورخر ایک مدت تک رہا اور اوسکے خطوط مین کسی طرح کا فرق نہ پڑا اوس وقت سبکو یقین ہوا کہ قدرتی ہین تصویر اوسکی یہ ہے



امر غریب جلوس والا کی نوین سال بارہ آدمی جنکی چودہ پودہ اور پندرہ پندرہ گز کے قد تہے اور بعضون کی صورت کچھہ انسان کی کچھہ فیل کی اور بعضون کی گردن اور چہرہ گھوڑے کا اور ایک کی پیشانی پر اون مین سی ایک سانپ بڑا نکلا ہوا تہا قلعہ کالنجر سی نکلکے صحرا کیطرف چلے گئے جو رغایا کھیت جوتتی تہی اوسنی بچشم دیکہا اور تحیر ہوئی - اوسکی تصویر یہ ہے

بھائی ہوئی رہتی ہے ہاوسکی تصویر یہ ہے

درخت انبہ



اور چین کے بندر کی قریب ایک پہاڑ ہی جب جہاز اوسکی نزدیک پہونچتا ہی ایک آواز ہشتنا کی مثل صدائے توپ کی آتی ہی اور باشندے وہان کی آب وہوا کی اعتدال سے بیمار نہین ہوتے اور طبیب کے علاج اور دوا پینے کی احتیاج اونکو نہین پڑتی اور اگر کبھی کوئی علیل ہوجاتا ہی تو اوس شہر کی حوالی مین ایک نہر ہی اوسمین غسل کرتا ہے اچھا ہوجاتا ہی اور ہر سال اوس پانی سے سونا نکلتا ہے اور وہان مکھی اور مکھا اور کوپال اور بخشک نام کوہی نہین ہے **امر غریب** ایک سید پریشان حال کثیر العیال پانی پت کی ایک مقام مین توفیق الٰہی سے گوشہ نشین ہوا اور تردد و سعی کو یکلخت چھوڑ توکل اختیار کیا اہل وعیال کی ساتھ کنج قناعت مین بسر اوقات کرتا تھا ایکبار چار روز تک کچھ کھانے پینے کا سامان نہوا اپنے عیال اور اطفال کے ساتھ فاقہ کشی سے بسر کی جب بھوک کی شدت سے بیچین ہوا قرآن شریف کی تلاوت مین مشغول ہوا دختر اوسکی فاقہ کی شدت سے گھبرا روتی دہوتی اپنے باپ کی پاس آئی ناگاہ کیا دیکھتی ہے کہ جو چادر باپ کے کندھے پر پڑی ہی اوسمین سے کھانے کی بو اور بھاپ نکل رہی ہی اوس دختر نے اپنے باپ سے یہ بات کہی وہ بہت متعجب ہوا اور کھول کر دا کو دیکھا کہ چار رکابیان گرما گرم پلاؤ کی بھری ہوئی رکھی ہین سیدنے درگاہ کارساز مین سجدۂ شکر کیا اور اپنے بال بچون کے ساتھ وہ طعام غیبی خوب کھایا اور اوس روز سے سات ہی پانچ سیر چاولون اور پانچ سیر گیہون جو فت ہوا سے اوسکے گھر مین ہر روزہ برسنے لگے جب یہ خبر

امر غریب حضرت خلد مکانی کی تخت نشینی کے نوین سال پرگنہ ملکی صوبۂ بہار کے تعلقہ مین ایک آگ کا شعلہ طول اور عرض مین بادشاہی چھ گز کا نمودار ہوا اور گردباد کی طرح چکر کھاتا ہوا چھ کوس تک پھرا اور اسقدر مسافت مین جتنے درخت وغیرہ تھے سب جلادیے **زلزلہ کی شدت اور زمین کی شق ہونیکی کیفیت کا بیان** محرم کی چودھوین اور حضرت خلد مکانی کے جلوس کی بارھوین سال مندران کے نواح مین زلزلہ کی شدت سے زمین ایک مقام مین پچاس گز طول اور دو گز عرض مین شق ہوگئی ہر چند وہان کے باشندون نے پانسو گز کی لمبی رسی مین ایک پتھر باندہ کر اوسمین ڈالی پتھر اوسکے تہ پر نہ پہونچا اور اوسکا گہراؤ نہ معلوم ہوا چارون کے بعد خود بخود وہ شگاف ملگیا اور بالکل زمین برابر ہوگئی

امر غریب تسنہ ایکہزار اسی ہجری کو موضع اولی پور متعلقۂ سرکار جونپور مین شب کو بغیر بدلی اور گھٹا کی آواز پیدا ہوئی اور بجلی چمکی اور ہوا کی خوف سے ایک شور اور غل کی صدا کانون مین آنے لگی پھر ایک گھڑی کے بعد گل راہیل بفصیل اوس موضع مین مینہ کی طرح برسے اور اون پھولون کا ڈھیر زمین پر ہوگیا دوسرے روز لوگون نے وہ پھول دیکھے اور گل راہیل سے رنگ اور صورت اور بو مین کچھ فرق نرکھتے تھے اوسکی تصویر یہ ہے



امر غریب حضرت خلد مکانی کی حضور مین دارالسلطنت لاہور کے واقعون سے ایک واقعہ کی خبر پہونچی کہ محمد شفیع ساکن موضع شفیع پور پرگنہ پٹیالہ کے یہان فضل الہی سے ایک لڑکا جسکا نام یار محمد ہے پیدا ہوا اور پیدا ہوتے ہی کے ساتھ کلمہ طیبہ زبان پر لایا اور چار مہینے تک اوسکی یہی صورت رہی بعد اوسکے حق اللہ ورد زبان ہوا اور اب اوسکی عمر چھ مہینے کی ہے اور اسم اللہ اوسکا ذکر ہے **امر غریب** حضرت خلد مکانی کے حضور مین تخت نشینی کے ساتوین برس یہ خبر آئی کہ ولایت چین مین ایک عورت ملقب تاج العالم حاکم ہے اور اوسکا حکم و احکام خوب جاری ہین اور اوس ملک مین تمام سال مینہ برستا ہے اور ہمیشہ آم کے درخت پھلتے ہین اور ہر درخت پر ایک شاخ پختہ آمون کی اور ایک شاخ کیریونکی اور ایک شاخ

ماری اور شہر کو ویران کردیا جب اہل فرنگ اوسکی ہاتھ سے عاجز آئے جادوگری کو کام فرمایا اور ایک خندق کھودی اور اوسکو جادو کی زور سے
خندق مین ڈالدیا بڑی دقت سے مقید کیا ہزارہا حیلون سے اوسکو قتل کیا فرنگ کے حاکم نے اوس دیو صورت کی شبیہ حضور کی خدمت مین
بھیجی جو لوگ ثقات سے تھے اونہون نے اوسکی حق مین بہت گفتگو کی بعضون نے کہا عفریت راکس کی قسم مین سے ہے جو بلنکا اور پاتالگاہ
مین سکونت کرتے ہین بعضون نے اوسکو جن کی قوم مین قصور کیا اور ایک جماعت نے نقل کیا کہ جزیرون مین سے ایک جزیرے مین
آدمی اس ہیت اور ترکیب اور مقدار اور فربہ ہوتے ہین اور اونمین حیوانی صفات نہایت ہوتی ہین اور یہ بہائم صفت
درندہ خصلت اونہین مین سے تھا ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣ ✣

شبیہ آدم عجیب الخلقت



امر غریب اورنگ آباد کی نواح مین ایک عورت قوم برہمن سے مسلمان ہوئی اور ایک سید کے ساتھ اوسنے اپنا عقد کیا چند دنون کے بعد حمل رہا اور وضع حمل کے وقت ایک پہر مین ایک دختر اور چار پسر جنی مگر دختر جی اور چار ون پسر مر گئے **امر غریب** کشمیر کی نواح مین ایک مقام نادر اور حیرت افزا ہی اور وہان ایک پہاڑ مین ڈلان دلدلچپ بنا ہی گرمی کی فصل اور حرارت کی شدت مین اوس ڈلان کی جہت سی پانی کی قطرے مثل عرق کے ٹپکتے ہین اور گرنے کے ساتھ ہی وہ قطرہ برف کی طرح جمجاتا ہے اور انسان کی اعضا مین سی ایک عضو کی صورت بنجاتی ہے اور سترہ روز مین انسان کی پوری اور کامل صورت مرتب ہوجاتی ہی اور ہاتھ پاؤن آنکھ ناک کان سر بال اور انگلیان ناخن اوس صورت آبی مین نمودار ہوتے ہین اور وہ شکل جب پوری بنجاتی ہے تھوڑی تھوڑی گھلتی ہی اور سترہ اٹھارہ دن کے عرصے مین اوس صورت کا بالکل نشان نہین رہتا ہی **امر غریب** ماہ رمضان مبارک مین حضرت خاقانی ظل سبحانی خلد مکانی کی تخت نشینی کی آٹھوین برس ایک ستارہ بڑا سا مثل شعلے کے اوس تالاب مین گرا جو قلعۂ کلایانی واقع صوبۂ دکن سے متصل ہے اور اوس ستارے کے گرنیکے ساتھ ہی تالاب کا پانی اوبل پڑا اور دو پہر تک جوش و خروش اوس پانی مین رہا

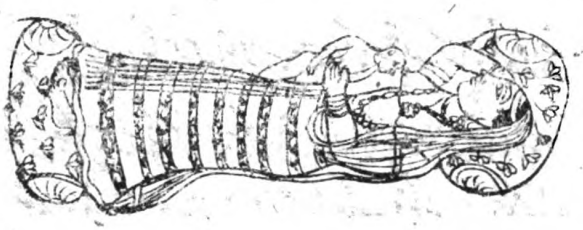
امر غریب حضرت خلد مکانی کی حضور مین خبر ہونچی کہ ملک فرنگ مین پرتگال کے قریب ایک ستارہ دم دار کئی روز تک برابر نکلا ہر روز مین پرگدا اور وہان بالکل تاریکی چھا گئی اور رات دن مین کچھ فرق باقی نرہا تین روز تک یہی کیفیت طاری رہی تمام خلائق تاریکی سی گھبرا گئی اور شہر مین ایک شور و غل مچ گیا تین روز کے بعد آفتاب طلوع ہوا اور پردہ تاریکی کا درمیان سے اوٹھ گیا اوسکی تصویر یہ ہے



امر غریب ایک شخص غریب خلقت عجیب صورت جسکی ہاتھ پاؤن منہ آدمی کا اور گردن اور بال اور کان گھوڑی کی نمودار ہوا قد اوسکا چھ ہاتھ بلند اور چوڑائی تین ہاتھ کا تھا ایک زرہ ہزار میخ کی پہنے ایک ترکش ہاتھ مین اور ایک ترکش سینہ پر لگا ہوا اور کمان ہاتھ مین لیے تھا جو تیر اوسکی شست سی نکلتا تھا تین چار آدمی توڑتا تھا دن کو لوگون کو قتل کرتا شب پہاڑ مین جاکے چھپ رہتا تیر اور تفنگ اور تمام ہتیار اوسپر کارگر ہوتے تھے اور پندرہ روز مین تین ہزار بہتر آدمی فرنگ کے جانے

امر غریب سنہ جلوس نہم مین کہ جسوقت فردوس آشیان دولت آباد سے دار الخلافت کی طرف آئے تھے معتمد خان نے جو اقبال نامۂ جہانگیری کا مصنف تھا اور اوس عہد مین بعہدہ بخشیگری سرفراز تھا نوبرس کی دختر زیبا منظر اور ایک طفل عجیب و غریب صورت کا حضور کی خدمت مین پیش کیا اور ایک کیفیت عجیب و غریب بیان کی کہ اس دختر کی ڈہائی برس کی عمر مین چھاتیان اوبھرین اور سات برس کی عمر مین بغیر مردی صحبت کے حاملہ ہوئی اور آٹھ برس کے بعد لڑکا جنی حاضرین کو یہ خبر نادر سنکے قدرت الہی کا زیادہ اعتقاد ہوا تصویر اوسکی یہ ہے

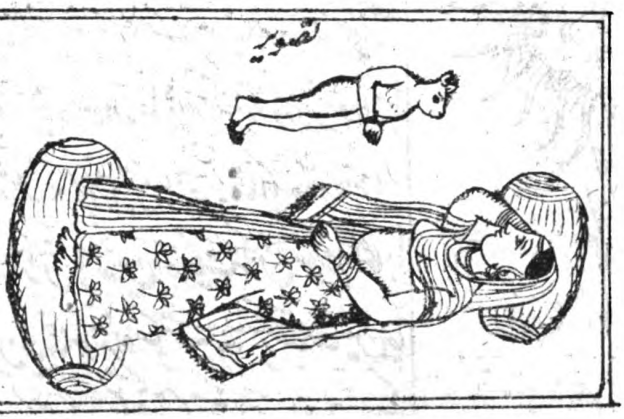
تصویر دختر



امر غریب چوبیسوین جلوس کے سنہ مین اعلی حضرت بہار کے ایک مقام مین تشریف رکھتے تھے کہ چار گھڑی دن رہے تند ہوا چلنا شروع ہوئی اور غبار اسقدر اوٹھا کہ پردہ سا پڑگیا اور دن کی رات ہوگئی اور اوسی کیفیت مین بجلی کڑکی اور مینہ شدت سے برسنا شروع ہوا اور قطعہ زمین مین جسکا طول آٹھ بیگہ کا تھا اور عرض دو بیگہ کا گوشت کے ٹکڑے چارچار ماشہ اور ڈیڑھ ماشہ کے برسے اور وہان کے بعض باشندون نے اوس گوشت مین سے تھوڑا سا چکھا تھا

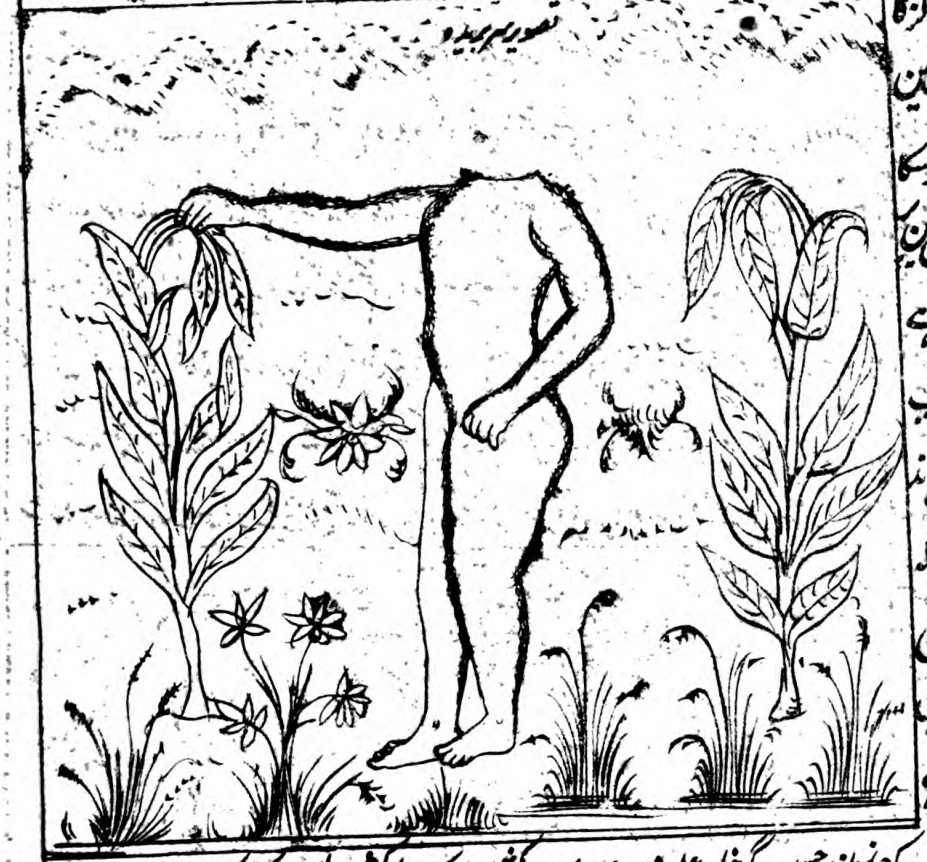
امر غریب فردوس آشیانی کے عہد مین دار الخیر اجمیر مین ایک غوربان کی عورت کے یہان لڑکا پیدا ہوا کہ اوسکی آنکھہ اور ناک اور چہرہ شیر کا تھا اور سب اعضا آدمی کے تھے تصویر اوسکی یہ ہے

تصویر

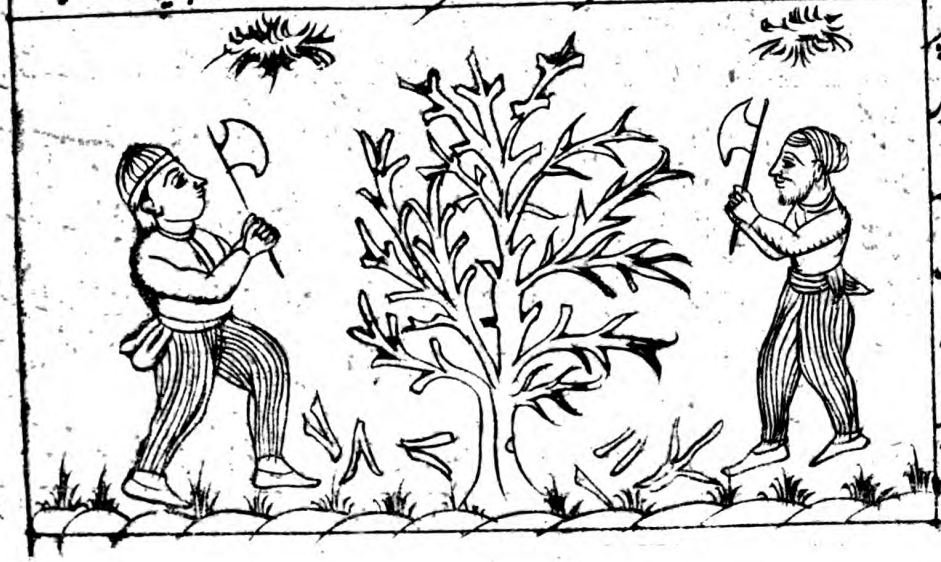


پہونچائے فرستادہ دیکھہ آیا اور اوسنے بادشاہ کی حضور مین یہ خبر پہونچائی کہ ایک شخص بادشاہی تین گز کا
لمبا اور ڈیڑہ گز کا
چوڑا ایک کھیت مین
سویا ہے اور اوسکا
سر کہانسی اور جس زمین پر
وسکی لاش ہے
بیگھہ قریب
زمین ایسی ہوئی
ہے گویا کہ
ہان دو ہاتھی
ست لڑی ہین
اوسکی تصویر یہ ہے

تصویر سر بریدہ



امر غریب نقل ہی کہ جس زمانہ مین حسین بیگ خان علی مردان خان کا داماد کشمیر کا حاکم تہا حوالی کشمیر مین ایک پیڑ دیکہا کی جس کا طول اور عرض برابر
تہا کا اور بلندی چار گز کی تہی ہوا سی گری تہی امر غریب پگنہ اناوہ مین نیم کا ایک خشک درخت تہا جیندا وس درخت کو
لوگون نے تبر اور کولہاڑی اور آلون سی کاٹا مگر نہین کٹا اور کثرت سی لوگ اوسکا تماشا دیکہنے آتے تھے اور ہر روز ایک نیا ہجوم ہوتا تہا
چنانچہ کچھہ لوگون نے جہالت کی وجہ سی اوسکی پرستش شروع کی جب یہ خبر اقدس اعلی کی خدمت مین پہونچی ایک نگہبان
اوسپر
مقرر
کیا اور
اوسمین آگ
لگادی
اوسکی تصویر
یہ ہے



برستی تھی چنانچہ اس حکایت کو بعضے حکیمون نے تحت ذکر کائنات کی حکمت کی کتابون مین بیان کیا ہے *

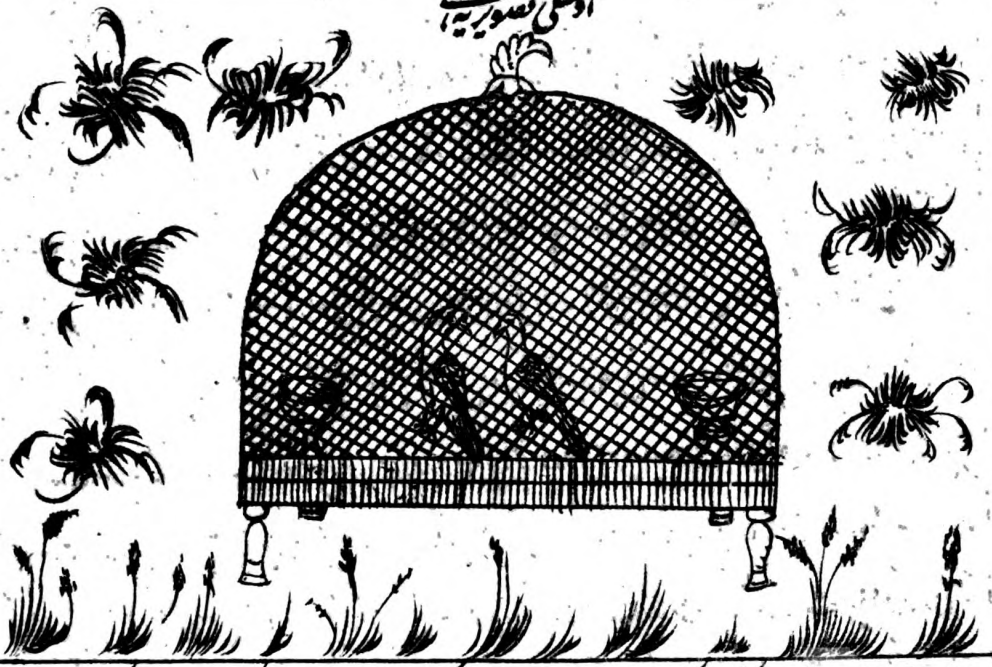
امر ناد رسلیمان نے جعفر سے پوچھا کہ تو نے کوئی طرفہ بات دیکھی ہے جعفر نے کہا ہان مین نے شہر بخشب کی ایک بات عجیب و غریب اپنی آنکھون سے دیکھی ہے کہ ایک روز بخشب کا حاکم جیحون کے کنارے پر بیٹھا تھا اور اوسکے ہاتھہ مین یاقوت آبدار کی انگوٹھی تھی اور وہ انگوٹھی ہاتھہ سے چھوٹ پانی مین جا پڑی حاضرین کو اس بات پر تاسف ہوا حاکم نے کہا کچھہ دہشت کا مقام رنج کی جگہ نہین ہے انگوٹھی ابھی ملجائیگی ہاتھہ آجائیگی یہ کہہ خزانچی کو بلایا اور کہا فلانہ صندوقچے سے آخزانچی اوسیوقت گیا اور صندوقچہ لایا حاکم بخشب نے اوس صندوقچہ کو کھول ایک مچھلی نکالی اور دریا مین ڈالدی تھوڑی دیر کے بعد انگوٹھی منہ مین دبائے نکل آئی سلیمان نے جب یہ غریب حکایت سنی متعجب ہوا جعفر نے اس کلام کی تصدیق کے لیے ایک قاصد حاکم بخشب کے پاس بھیج وہ مچھلی منگائی جب قاصد ہمراہ لیکے مچھلی آیا اوسی بات کو سچکر دیکھا یا اور صداقت کلام کی اوسکی تصویر یہ ہے *



نقل ہے کہ خسرو پرویز کی یاقوت کی انگوٹھی دجلہ مین گر پڑی اوسنے بھی اسی تدبیر سے وہ انگوٹھی منگوائی تھی واللہ اعلم اعلی حضرت اور حضرت خلد مکانی کے عہد مین جو واقعی عجیب و غریب گذرے اونکا بیان — **امر غریب** سن ایکہزار ساٹھہ دوم جلوس مین اعلی حضرت کو مخبر نے خبر دی کہ مقام ہلاکون پرگنہ گوالیار کی ایک کھیت مین ایک شخص دراز قد قوی و جسیم سر کٹا ہوا پڑا ہے بادشاہ نے یہ خبر سن ایک معتمد کو وہان روانہ کیا اور حکم دیا کہ خوب غور اور احتیاط سے اوس لاش کو دیکھہ آئے اور ہمکو خبر

ایسی خوشی اور نشاط ہے اگر تم کہو تو اور بھی کئی کتابین پڑہون اوسکو مسلمان لوگون پر کوفہ مین تم نے حاکم کیا اور حکم بن عاص اور اوسکا بیٹا مروان حضرت رسول مقبول صلعم کی بارگاہ سے مردود تہا اوسکو اچھا اور بہتر جان کے تم لوگون نے سرفراز کیا القصہ مصراع ای سراپا ہمہ خوبی زکدامت گویم + **امرناد** رصاحب حبیب السیر کہتے ہین کہ بعض تاریخون مین لکہا ہے کہ ہند کے کسی بادشاہ نے سلطان محمود غزنوی کے لیے ایک جانور قمری کی صورت کا بھیجا تہا اور اوس جانور کا ایک عجیب خاصہ تہا کہ جب کوئی چیز زہردار مجلس مین آتی اوس جانور کی آنکھون سے آنسو نکلنا شروع ہوتے اور اوسکے قطرے مثل سنگ کے منعقد ہوجاتے اور اوس پتھر مین یہ خاصیت تہی کہ اوسکو اگر تراش کے زخم پر رکھدیتے فوراً زخم ملجاتا +

اوسکی تصویر یہ ہے



امرناد رتاریخ طبری مین لکہا ہے کہ عہد مہدی مین ذیحجہ کے مہینے ۱۶۴ھ مین ایک بدلی تاریک اسقدر آسمان پر گھر گئی کہ بالکل سورج چہپ گیا اوسکی تاریکی شب دیجور سے بہی فوق رکہتی تہی اور دن کی رات ہوگئی تہی اور یہ حالت ظہر تک رہی اور یہ کیفیت ایسی تہی کہ کسی نے ایسی کبھی ہوگی اور نہ سنی ہوگی **امرناد** رنقل ہے کہ برطنائس جسکو قیصر سوم شمار کرتے تھے اوسکی تخت نشینی کے دوسری برس جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال ولادت کثیر السعادت کے موافق تہا قطب شمالی کی حوالی مین آسمان پر ایک شعلہ آگ کا نمودار ہوا تہا اور سال آخر تک باقی رہا اور اون دنون مین جب گہڑی بہر دن رہجاتا تہا شب تک ایسی تاریکی چہائی رہتی تہی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجہتا تہا اور ہوا کے خوف سے ریزے ریزے کسی چیز کے اور کانپتے

حکایت غریب آمد عشم کوفی کی تاریخ مین لکھا ہی کہ ایک روز ہشام عبد الملک کا بیٹا شکار کو لیے گیا
جنگل مین یکایک اوسکی نظر ایک غبار پر پڑی اور وہ مقام ایسا تھا کہ جدہر سے لوگون کا گذر ہوا کرتا تھا
ہشام نے اپنے نوکر چاکرون کو وہین ٹھہرایا اور آپ ایک غلام رفیع نام کو ہمراہ لیکر اوسطرف گیا کیا دیکھتا ہے
کہ ایک قافلہ شام کی ولایت سی کوفہ کو جاتا ہے جب اوسکے قریب پہونچا دیکھا کہ اوسمین ایک شخص ضعیف
و نحیف صورت ہی ہشام اوسکی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو کون شخص ہی اور کس قبیلہ سی ہے اور کہان سے
آتا ہے اور کہان رہنے والا ہی اوس پیر نے کہا کہ مین رہنے والا کوفہ کا ہون مگر میرے حسب اور نسب دریافت
کرنے سے تجکو کیا فائدہ ہی ہشام نے کہا کہ چھپانے کا سبب معلوم ہوا اور تیرے نسب مین کیا کوئی فرق
ہے کہ اوسکے بتانے مین شرماتا ہی اوسوقت اوس ضعیف نے کہا کہ قبیلہ حکم سے ہون اور قبیلۂ عک سی ایک
قرابت اور نسبت بھی رکھتا ہون ہشام نے کہا خدا کا شکر ہے کہ تو کسی قسم کی نسبت درست نہین رکھتا ہے
پیر نے کہا جو میرے نسب کو تو نے برا جانا تو جانا اب تو بتا کہ تیرا نسب عالی کیا ہی ہشام نے کہا مین قریش
مین سے ہون پیر نے کہا کہ قریش قبیلہ بہت سے ہین چنانچہ حقتعالی جلشانہ نے خود ارشاد فرمایا ہے
وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا * اور اون قبیلون مین ادنی اور اعلی قبیلے ہین اور اوسمین جاہل اور عالم
ہین تو کس قبیلہ سی ہے ہشام نے کہا مین معاز بنی امیہ کے قبیلہ مین سے ہون پیر یہ سنکے بہت ہنسا
اور کہا ہے شراب عشق عجب شورشی بجان آورد * کہ آنچہ در دل من بود بر زبان آورد * اور اس شعر کے
پڑھنے سے کہا مرحبا ای بنی امیہ تو نے بہت اچھا کیا کہ اپنے حال سے مجکو خبر دی اور اپنے حسب و نسب کی
بزرگی مجھپر ظاہر کی افسوس کی بات ہی کہ تو حسن اور خوبی اور لطافت زبان اور فصاحت بیان رکھتا ہے
اور لوگون پر طعن کرتا ہے اس سی کیا فائدہ ہی اے جوان جان کہ خلائق مین رزیل تر تم ہو اور شجر ملعون
جو کلام الہی مین واقع ہوا ہے * افمن کان مومنا کمن کان فاسقا * تم سے عبارت ہی تم مین لوگ بہت بد
اور خراب ہوتے ہین اور عورتین خبث طینت اور غلبۂ شہوت سی ازار بند کی ڈھیلی ہوتی ہین اور تم مین سے
سخرین جرب ہی جسپر تم فخر کرتے ہو اور وہ جاہلیت مین مثل حمار کے تھا اور جب ظاہر ہین اسلام لایا
تو اوسمین نہایت منافقی تھا اور بڑا غدار اور مکار تھا اور عقبہ بن ابی معیط ہی جسکو قریش کے نسب سے
مخبر صادق نے نفی کیا ہی اور تم اوسکو قریش مین شمار کرکے اپنی طرف منسوب کرتے ہو اور اوسکا باپ
ولید پلید ہے جسنے عین مستی کی شدت مین صبح کے نماز کی چار رکعتین پڑہین اور لوگون سے کہا کہ مجھی اسوقت

جس شہر کا آدمی نمرود سے مخالفت کرتا اوسکو معلوم ہوجاتا اور نمرود اوسکے لیے وہان سے ایک نہر روان کرتا اور اوسی سال مین وہ شہر غرق ہوجاتا + اور ساتوین شہر مین جو دارالملک نمرود کا تہا ایک درخت نمرود کی بارگاہ کے دروازے پر بویا ہوا تہا جتنے لوگ اوسکے نیچے کہڑے ہوتے سب پر سایہ کرتا۔ اور نمرود باوصف ان سب نعمتون کے مردود تہا اور اسی طرح کے بہت سے عجائب اور غرائب اگر لکہے جائین تو پڑہنے والون کا دم گہبرائے یہ کتاب مختصر ایک دفتر مطول ہوجائے اسی وجہ سے اتنے پر اکتفا کیا زیادہ نہین لکہا

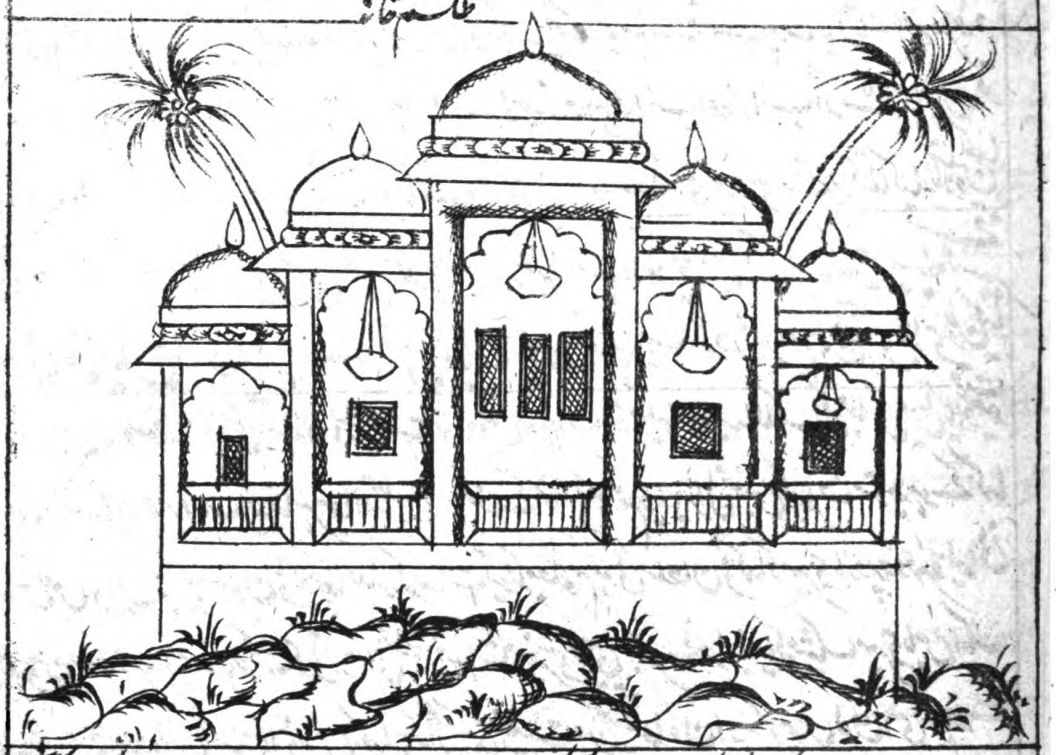
نگارستان احمد غفاری مین بعض نوادر اور غرائب کو یون لکہا ہے کہ حبیب السیر فی جلالی کی جامع التواریخ سے نقل کیا ہے کہ جب جعفر برمکی نے گردش ایام سے بلخ سے جلاے وطن کیا اور شام مین کہ اوسوقت وہ بنی امیہ کا دارالسلطنت تہا داخل ہوا ایک روز سلیمان عبدالملک کی مجلس مین تہا اوسیوقت سلطان کے چہرے پر ایک تغیر ظاہر ہوا اور مجلس سے جعفر کے نکالنے کا حکم دیا پہر اہل مجلس کیطرف متوجہ ہوکے کہا کہ اس شخص کے پاس زہر ہے سبہون نے پوچہا حضور کو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی سلطان نے کہا کہ میری بازو پر دو مہرہ سلیمانی بندہے ہین جب زہر سامنے آتا ہے حرکت کرتے ہین اہل مجلس نے یہ بات جعفر سے پوچہی جعفر نے جواب دیا کہ بیشک میرے پاس ایک نمک مہرہ دار ہے اور وہ اس قصد سے اپنے پاس رکہا ہے کہ اگر کسی مصیبت مین پہنسجاؤن اوسکو چوس لون اسی وجہ سے وہ اور اوسکی اولاد ملقب برمک کے ساتہہ ہوگئی اور برمک مشتق برمکیدن سے ہے اور وہ یعنی چوسنے کے ہے اور جب سلطان نے اون دونون مہرونکو کہولکے سامنے رکہا اور تہوڑا زہر لائے وہ مہرے اسمین اتنے لڑے کہ ہر شخص کو گمان ہوتا تہا کہ یہ ٹوٹ جائینگے اور سب لوگون کو اسکے دیکہنے سے ایک تعجب ہوا + اوسکی تصویر یہ ہے + +



مجلس سلیمان عبدالملک +

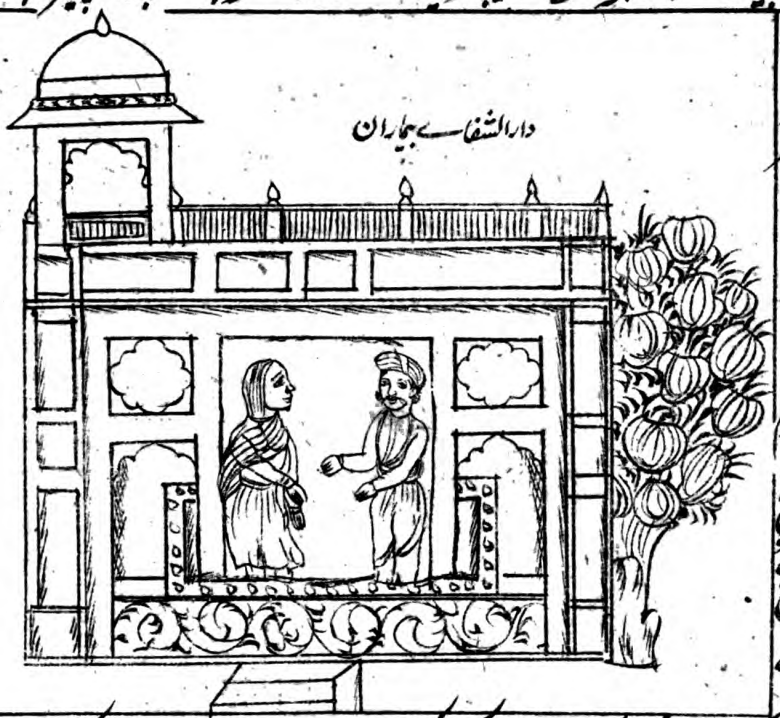
باہر جانیکا راستہ بالکل بند ہوجاتا ہے اور کسی طرح وہ راستہ نہین پاتا ہی اور جب وہ چوراہی چیز اوسکے مقام پر رکھدیتا ہے
نکلنے کا راستہ ملجاتا ہی اوسکی تصویر یہ ہے

طلسم خانہ

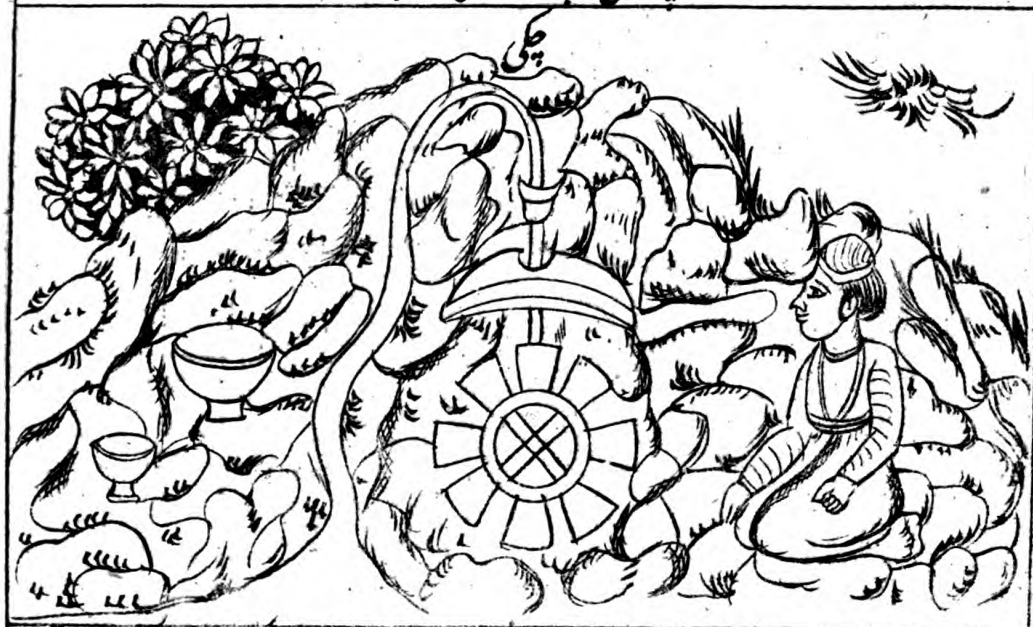


اور جامع الحکایت مین لکھا ہی کہ حکما نے نمرود کی ملک مین سی سات شہرون مین سات طلسم بنائی ہین ایک
شہر مین ایک بط بنائی ہی کہ جو مسافر اوس شہر مین آتا ہی وہ بط آواز دیتی ہی اور لوگ آگاہ ہوکے اوسکی تلاش
کرتے ہین ۔ اور دوسرے شہر مین ایک طبل بنا ہی کہ جسکی کوئی چیز چوری جاتی ہی وہ اپنا ہاتھ اوس طبل پر مارتا ہی
اور اوس سے ایسی ایک آواز نکلتی ہی کہ چورا ینوالے کا پتا لگجاتا ہی ۔ اور تیسرے شہر مین ایک آئینہ بنا ہی
جسکا عزیز سفر مین جاتا ہی اور ایک مدت تک اوسکی خبر نہین پاتا ہی ہر سال روز معین مین اوس آئینہ مین جاکے
دیکھتا ہی اوسکی زندگی اور موت اور خوشی اور مصیبت سی خبر پاتا ہی ۔ اور چوتھے شہر مین ایک حوض بنا ہی
ہر سال روز نمود مین نمرود اوسکے کنارے پر جشن کرتا تھا اور اوس حوض مین مثل شراب اور گلاب وغیرہ کے
ڈالتا تھا ساقی اوس حوض سی بھر کے جسے جام دیتا تھا وہ وہی چیز اوسمین سی پیتا تھا جسکا جی چاہتا تھا ۔
اور پانچوین شہر مین ایک غدیر پانی سی بھرا ہوا تھا کہ حاکم عدالت کرنیکے وقت اوسکے کنارے پر بیٹھتا تھا اور
مدعی اور مدعا علیہ کو اوسمین پاؤن ڈالنے کا حکم کرتا تھا جو پاؤن ڈالتا اگر سچا ہوتا محفوظ رہتا اور جھوٹا ہوتا ڈوب جاتا
اور چھٹے شہر مین بھی ایک غدیر تھا اور جو شہر نمرود کی تحت تصرف مین تھے اوسکی صورتین اوسمین منقش تھین

اور کشمیر مین ایک بگو کہ مقام ہے اور وہان ایک مکان بنا ہے اور اوس مکان مین ایک تصویر عورت کی
کسی چیز کی ہے جسکو بیماری کہنہ ہوتی ہے اوسی وہان لیجاتی ہین اور وہ شخص جب اوسکی پستان پر ہاتھ پھیرتا ہے دو تین
قطرے دودھ کے اوس سے
نکلتے ہین اون قطروں کو
پانی مین حل کرکے
وہ مریض پی جاتا ہے خدا کے
فضل سے اوسکی
بیماری بالکل معدوم
ہوجاتی ہے اور پھر کبھی وہ
بیماری نہین ہوتی ہے
اوسکی تصویر یہ ہے



اور تحفۃ الغرائب کے مصنف نے لکھا ہے کہ نینوی مین ایک چکی ہے اور نہایت بڑی ہے اور اوسکا مالک جب چاہتا ہے
کہ یہ چکی ٹھہر جاے کہتا ہے لیکن یونس علیہ السلام وہ ٹھہر جاتی ہے اور جب کہتا ہے حرک یونس علیہ السلام
وہ چلنے لگتی ہے ٭ اوسکی تصویر یہ ہے ٭



اور ایک مقام مین ایک مسافر خانہ ہے کہ وہان مسافر شب کو سوتے ہین اور اگر کوئی مسافر کسی مسافر کی چیز چوراتا ہے

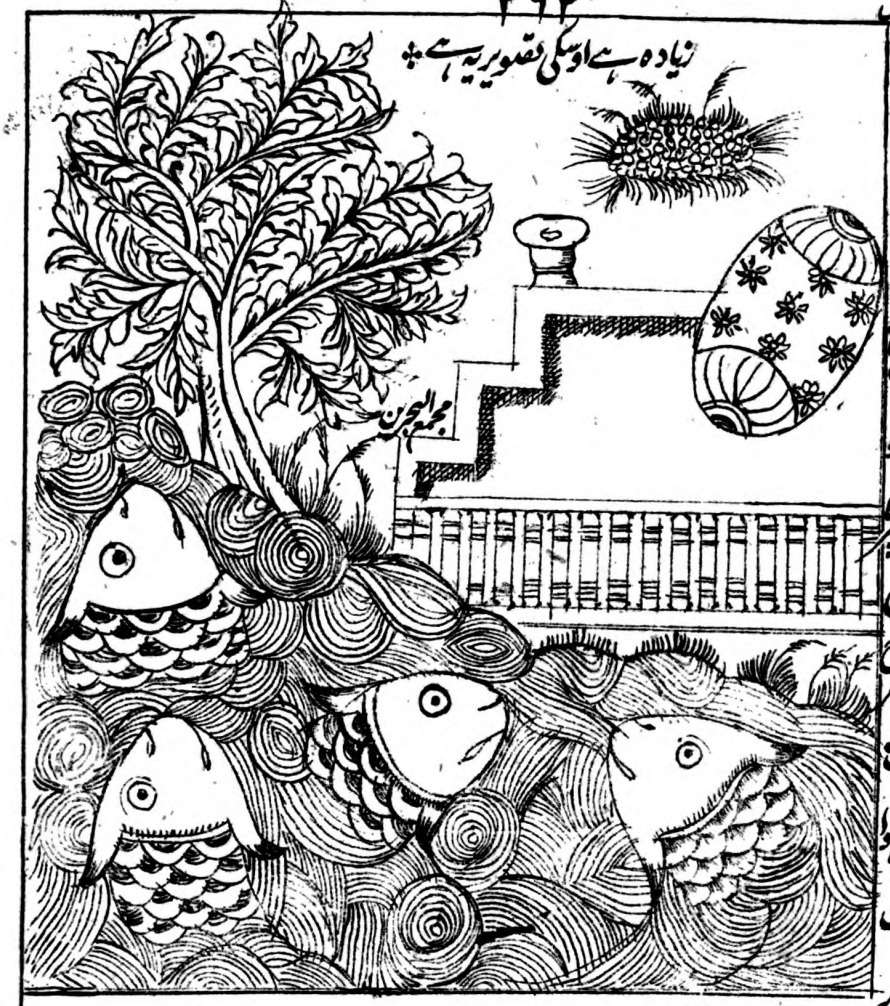
اور ریاق مین ایک قریہ ہی کہ اوسمین ایک معبد ہی جو بیمار شب کو وہان سوتا ہی خواب مین دیکھتا ہی کہ کوئی شخص کہتا ہی کہ تیری شفا فلانی دوا پر موقوف ہی ٭ اور حمص کی ایک مقام مین پانی ہی کہ اوسکی سبب سے بچھو اور سانپ کچھہ ضرر نہین پہونچاتے ہین اور اکثر کپڑے اوس پانی سی دہوئی جاتے ہین سانپ بچھو اوسکی گرد نہین آتی ہین اور وہان ایک مسجد ہی کہ اوسکی دروازے پر ایک صورت نصف آدمی اور نصف بچھو کی ہی اگر کچہ گندہی مٹی اوس صورت پر رکھکر پانی مین ڈالین اور اوس پانی کو جسی بچھو نے کاٹا ہو پلاوے فوراً شفا پاجاتا ہی ٭ اوسکی تصویر یہ ہی ٭



اور قریب تبریز کی ایک نامعمور قریہ ہی کہ وہان کے لوگون نے حضرت مریمؑ پر تہمت لگائی تہی اوسکی شامت سی جو لڑکی وہان پیدا ہوتی ہی دوسرے دن تک نہین جیتی ہی ٭ اور ولایت اصفہان مین ایک مسجد ہی اگر کوئی اوس مسجد مین جاکے جہوٹی قسم کہاتا ہی اوسکا کوئی نکوئی عضو بگڑ جاتا ہی ٭ اوسکی تصویر یہ ہی ٭



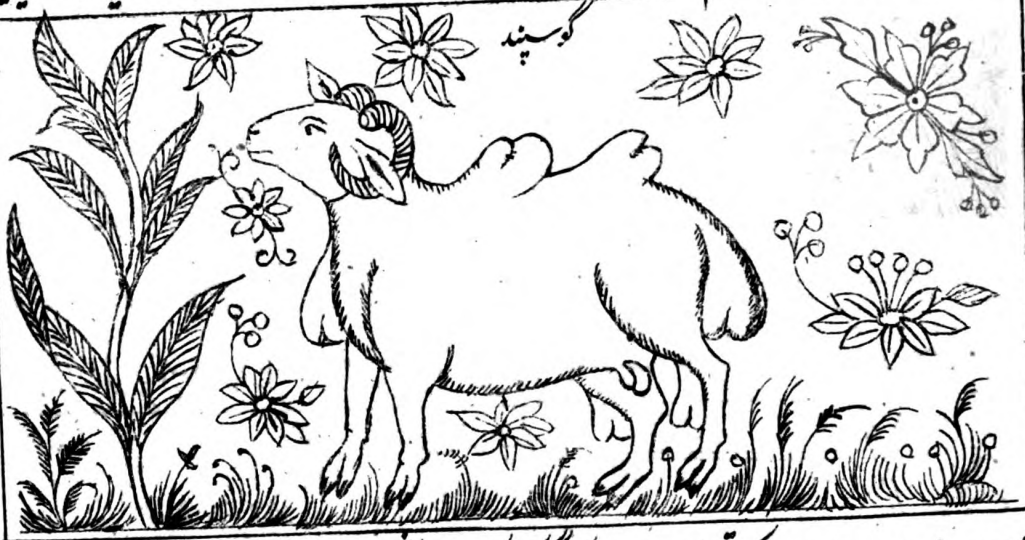
زیادہ ہے اوسکی تصویر یہ ہے ✣



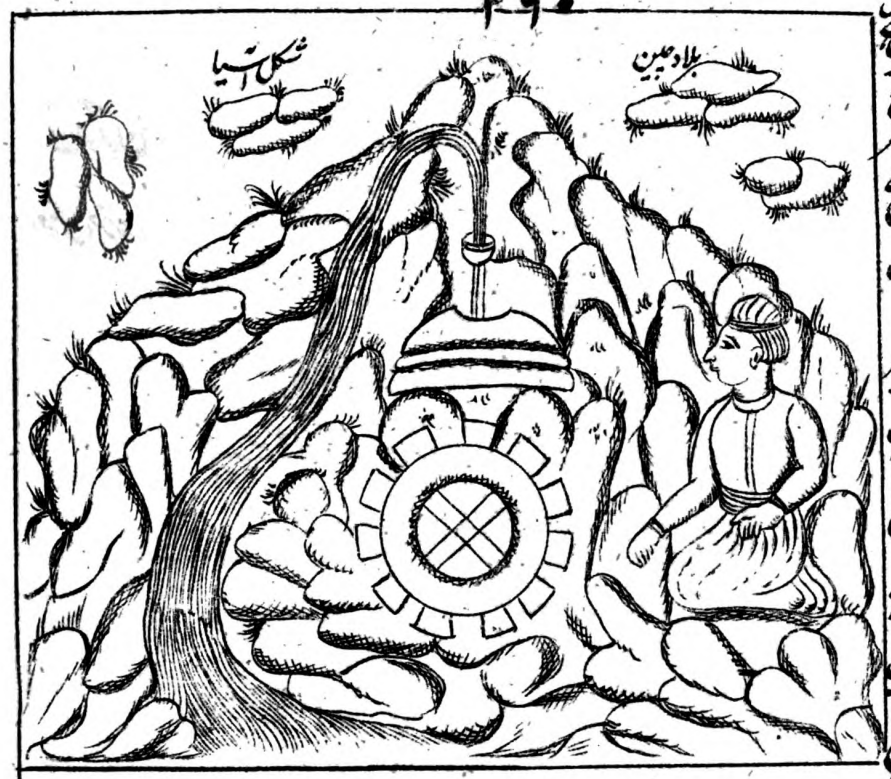
اور بلاد مصر مین
ایک شہر قدیم نیل کے
شرق کی جانب ہے جسکے
نو یہان کے باشندون کو
بسبب کرداری کے پتھر کا
کر دیا ہے اور جو جس
کام مین تہا اوسیطرح
رہا یعنی مرد عورت کے
پاس کھڑا ہوا
اور قصاب گوشت
کاٹتا ہوا اور
نانبائی روٹی پکاتا ہوا اور لڑکا گہواری مین سوتا ہوا اسی طرح پر سب پتھر کے ہو گئے ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣



اور بلاد یمن مین ایک تصویر سوار کی بنی ہی جب مہینے ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم کے آتے ہین ہر سال اوس تصویر مین سے میٹھا پانی جاری ہوتا ہی اور لوگ اوس سے اسقدر اپنے حوض بھر لیتے ہین کہ دوسرے سال تک پانی کفایت کرتا ہے ٭ اور درمیان حضرموت اور عمان کے ایک دریا ہی جب تاجر اوس مقام پر سے گذرتے ہین ایک آواز سنتے ہین کہ ای فلان شخص بیٹے فلان شخص کے تیرے پاس جو مال ہی اوسکی قیمت اتنے درہم ہین اور جب وہ تاجر عمان مین آتے تو کوئی شخص اوس مال کو اوس قیمت سے زیادہ اور کم پر نہین خریدتا ہے ٭ اور بلاد ہند مین ایک قریہ ہی اور وہان ایک کمہار تانبے کا ہے اور اوسپر ایک مرغ کی تصویر تانبے کی بنی ہوئی ہی اور اوس مرغ کے سامنے ایک چشمہ ہی جب روز عاشورہ ہوتا ہے وہ مرغ حکم الہی سے پر کھولتا ہے اور اپنی چونچ اوس چشمہ مین ڈالتا ہی اور پانی پیتا ہی اوسکے بعد کبھی سے اتنا پانی نکلتا ہے کہ سال بھر کو کفایت کرتا ہے ٭ اور ہندوستان کے بعض بلاد مین ایک مقام ہی کہ اوسمین ایک قسم کی بکری ہوتی ہے اوسکے چھ دُمین ہین ایک مقام معین پر اور ایک سینہ پر اور دو مونڈھون مین اور دو زانو مین ہوتی ہین اوسکی تصویر یہ ہے

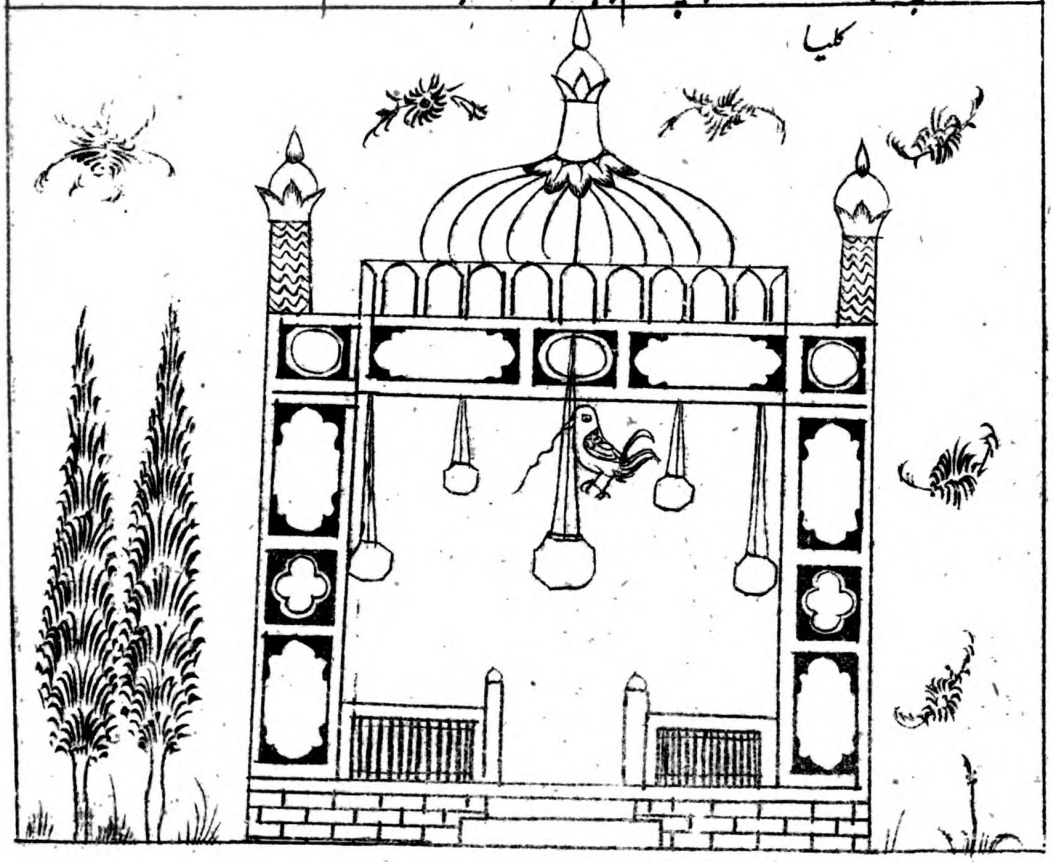


اور مواضع ہندوستان مین ایک قسم کا سانپ ہی کہ اگر کسیکو کاٹے تو وہ شخص بیہوش ہوجائے اور جب اوسکو تختہ پر باندہکر پانی مین ڈالین وہ پانی اوسکو دار الشفا مین لیجائے اور علاج کرے تھوڑی مدت مین اچھا ہوکر اپنے گھر کو پھر آوے اور اوسی زمین مین ایک قسم کی ریگ ہی کہ اوسمین ریزے سونے کے ملے ہین اور وہان ایک قسم کی چیونٹیان ہین جب ہوا گرم چلتی ہے سوراخون کے اندر چلی جاتی ہین اوسوقت وہان آدمی جاتے ہین اور وہ ریگ جلدی سے بخوف اون چیونٹیون کے جتنی چاہتے ہین اوٹھا لیجاتے ہین ٭ اور کنارے دریا کے حضرت موسی و یوشع علیہما السلام نے جسجگہ مچھلی بھنی ہوئی آدھی کھائی تھی اور آدھی چھوڑدی تھی وہ آدھی مچھلی زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی اب اوسکی نسل کی مچھلیان بہت اوس دریا مین پیدا ہوئی ہین کہ آدھا بدن اونکا حالت اصلی پر ہی اور طول اونکا ایک ذرع سے



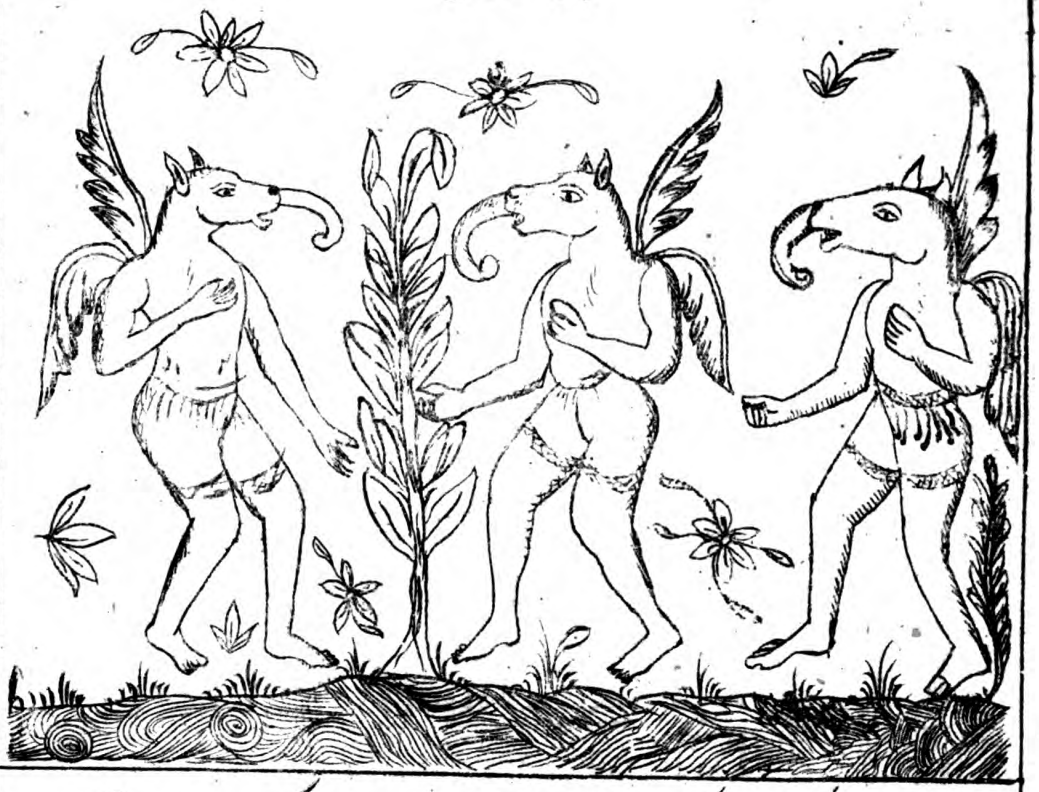
پاٹ اوس چکی کا گھومتا ہے
اور اوپر کا پاٹ اوسیطرح
قائم رہتا ہے اور اوسمین سے
بھوسی الگ اور آٹا الگ
نکلتا ہے کہ پیر
چھانے کی حاجت
نہین پڑتی
اوسکی تصویر یہ ہے
اور بلاد مصر مین ایک
کلیسا ہے اوسمین قندیلین

لٹکی ہوئی ہین اور ایک مرغ زرین قندیلون پر لکھا ہوا ہے اور اوسکی چونچ مین ایک بتی کھی ہوئی ہے اور مرغ کے پیٹ مین تیل بھرا ہوا ہے جسوقت کوئی قندیل بجھ جاتی ہے
وہ مرغ اوپر سے نیچے اوترتا ہے اور اوس قندیل کو جلا دیتا ہے پھر اپنے مقام پر چلا جاتا ہے اور اوسکی کچھ حکمت نہین معلوم ہوتی ہے اور تصویر اوسکی یہ ہے ✣



اگر کوئی اوسکو جوانی مین کہائے تمام عمر اوسکے بال سپید نہین ہوتے اور کبھی بڈہا نہین ہوتا اور تجار وہان جاتے ہین
اون لوگون سے اس طرح پر خرید و فروخت کا معاملہ کرتے ہین کہ اپنا مال دریا کے کنارے رکھکے چلے آتے ہین اور
اوس جزیرے کے لوگ لونگ کی بوجھ آکر رکھ جاتے ہین اور تجار وہان جاتے ہین اگر اونکے مدعا کے موافق ہوتا ہے
تو اپنا مال چھوڑ وہ بوجھ لونگون کے اوٹھا لاتے ہین نہین تو پھر پلٹ آتے ہین اور وہ چوڑی منہ والی لونگون کے
بوجھ اوسپر اضافہ کرتے ہین یہانتک کہ وہ تجار راضی ہوجاتے ہین ✣ اور ایک جزیرہ مین ایک قوم ہے کہ صورت
اونکی مثل انسان کی ہے مگر اونکی بازؤن پر پر ہین کہ اوسکے ذریعہ سے اوڑتے ہین اور چہرہ اونکا گھوڑے کا ہے
اور ناک اونکی ہاتھی کی سونڈ کی سی ہے ✣ اونکی تصویر یہ ہے ✣

مردان مختلف الشکل ✣



اور اسی نواح مین ایک جزیرہ ہے کہ وہان تمام عورتین رہتی ہین اور وہ وہان کی ہوا سے حاملہ ہوتی ہین ✣
اور ایک جزیرہ ہے کہ وہان کا دریا اسقدر غلیظ اور پانی اوسکا نہایت گاڑہا ہے کہ کشتی اوس پانی مین نہین
چل سکتی ہے اور اوس پانی کی غلظت کے سبب سے کوئی جانور دریائی اوسمین نہین ہے **عجائب و غرائب**
متفرقہ کے بیان مین اے عزیز جاننا چاہیے کہ عجائب و غرائب دنیا مین بہت ہین مگر جو
نہایت غریب اور عجیب ہین اور مشہور ہین وہ لکہے جاتے ہین — بلاد چین مین ایک چکی ہے کہ نیچے کا

آواز اور بجانے کی صدا سنتے ہین کہ بیہوش ہوجاتے ہین اور اسکی حقیقت کسیکو معلوم نہین ✣ اور ہمدان کی نواح مین
ایک کنوان ہے جسکی تھاہ نہین معلوم ہے بادشاہ ہمدان نے چاہا تھا کہ اس کنوین کی عمق کو دریافت کرے اور اوس نے
ملک ہمدان کی تمام درخت اور گھاس اوسکو ڈاکر کٹوا کر اوس کنوین مین ڈالا مگر کچھ تھاہ اوسکی نہلی سال بہر بعد ایک قافلہ
ولایت خطا سے ہمدان مین پہونچا بادشاہ کی نظر جو اوس قافلہ کے لوگون پر پڑی تو کیا دیکھتا ہے کہ اونکے چہرے کا
رنگ زرد ہے پوچھا کہ تمارے چہرون کی رنگت جو زرد ہے کیا وہان کی آب و ہوا کی یہی تاثیر ہے قافلہ والون نے جواب دیا
کہ ابکی سال ولایت خطا مین ایک عجیب و غریب امر حادث ہوا تھا کہ تمام دریاؤن کے پانی مین گھاس ہی گھاس تھی
ہمنے وہان کا پانی جو پیا تو ہم سبہون کے چہرے کاہی ہوگئے اور اسکی حقیقت کسی پر ظاہر نہین ہے بادشاہ نے جب
یہ بات سنی اوسکو یقین ہوگیا کہ اس کنوین کا مخرج ولایت خطا مین واقع ہے ✣ اور مراغہ کے بعضے توابع مین
ایک کنوان ہے کہ اوسمین کبوتر رہتے ہین اور لوگ اوسپر جال بچھا کر کبوتر پکڑتے ہین اور عمق اوسکا پانسو گز سے
زیادہ ہے ✣ اور اسی مقام مین ایک کنوان اور ہے کہ اوسمین پچاس گز کی رسی پانی تک نہین پہونچتی ہے

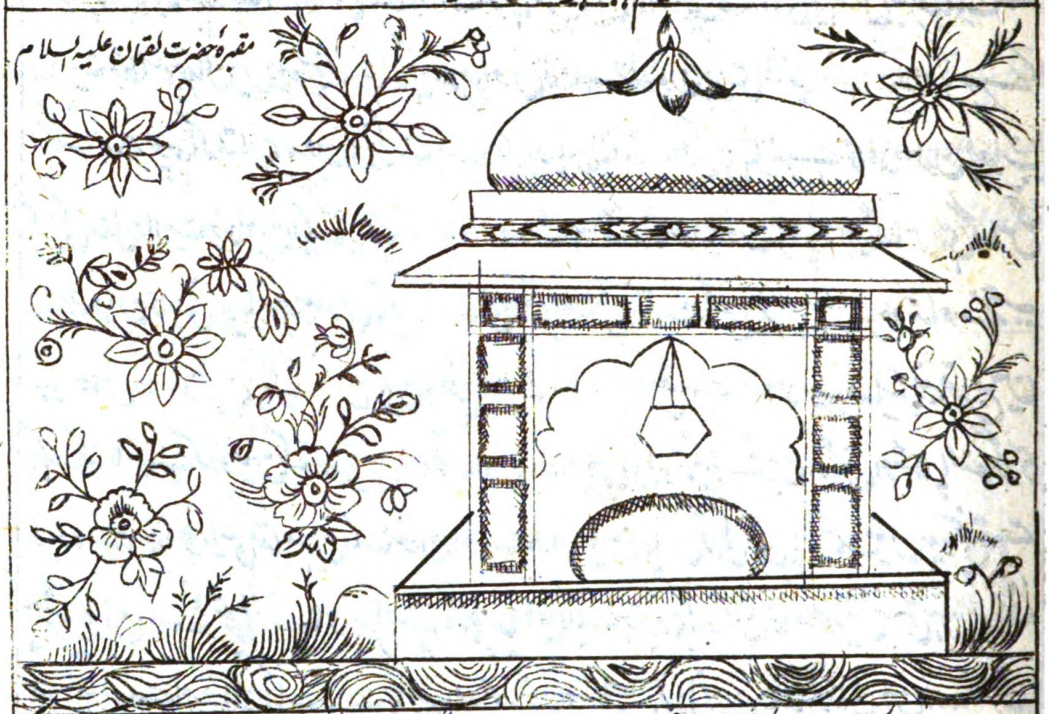
جزیرون کے عجائب و غرائب کا بیان ایک جزیرہ ہے کہ وہان تمام عورتین بستی ہین اور کوئی
مرد نہین ہے اور وہان ایک درخت ہے جب وہ عورتین اوسکا پھل کہاتی ہین حاملہ ہوجاتی ہین اور دختر ہی
پیدا ہوتی ہے ✣ اور ایک جزیرہ ہے کہ وہان ایک قسم کا انگور ہوتا ہے کہ تین برس مین ایک بار پھلتا ہے
اور اوسی نواح مین ایک جزیرہ ہے کہ وہان کے دریا سے رات کو مچھلی نکلتی ہے اور اوسکی ناک سے آگ روشن
نکلتی ہے اور اوس روشنی سے چراگاہ مین مچھلی گھاس چرتی ہے ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣

ماہی علف خوار



اور ایک جزیرہ ہے کہ اوسکو سطائیل کہتے ہین وہان کی تمام باشندون کی چوڑے چوڑے منہ ہوتے ہین اور وہ باتین
نہین کرتے ہین اور لونگ سپید رنگ کی وہان کثرت سے ہوتی ہے اور اس لونگ کی خاصیت یہ ہے کہ

نکلتی ہے پہر وہان سی روان ہوتا ہی اور اسکی حکمت کوئی نہین جانتا ٭ اور تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ بلبیس مین
ایک نہر ہے جسکے کنارے پر لقمان حکیم علیہ السلام کی قبر ہے جو شخص چالیس روز برابر زیارت کرتا ہے
حکیم ہوجاتا ہی اوسکی تصویر یہ ہے


مقبرۂ حضرت لقمان علیہ السلام

او رآذربائجان کی نواح مین ایک نہر ہی جو شخص اوس نہر پر سی پیادہ گذرے اور دونون پاؤن حاملہ عورت کے
پیٹ پر رکھی لڑکا بہت آسانی سی پیدا ہوتا ہی ٭ **او** رہمدان مین فرہان ایک مقام ہی اور وہان ایک نہر ہی جو چھہ
وہان کی زرعیت سی حاصل ہوتا ہی نمک ہوجاتا ہے اور اگر لوگون کو وہ نمک نہ لینے دین اوس نہر کا پانی زمین مین
جاتا رہتا ہی اور سب نمک ہوجاتا ہے ٭ **او** راوسی مقام مین ایک نہر ہی جسکا عرض بیس ہاتھ کا اور گہراؤ آٹھ ہاتھ کا
ہے اور ایک مقام مین جسے مزید کہتے ہین اسکا پانی زمین مین جاتا رہتا ہی کہ کچھ اثر اوسکا باقی نہین رہتا ہی اور جب
اوس مقام سی چار فرسنگ آگی نکل کی پہر زمین پر ظاہر ہوتا ہے **کنوؤن کی عجائب و غرائب کا بیان**
ولایت راہ جان مین ایک کنوان ہی کہ اوسکے عمق کا رسیان ڈالکی امتحان کیا ہی مگر گہراؤ اوسکا معلوم نہین
ہوا ہی اور اوس کنوین سی اسقدر پانی نکلتا ہی کہ وہان تمام کھیتیان اوس سی سینچی جاتی ہین اور خوب سیراب ہوتی ہین
اور اوس مقام پر ایک آتشخانہ ہی جسکی سیر دیکھنے کو لوگ جاتے ہین ٭ **او** رتحفۃ المشارق مین لکھا ہی کہ عراق کے
پہاڑون مین سی ایک پہاڑ مین ایک کنوان ہی اور اوسکا گہراؤ سی کوئی واقف نہین ہی اور کبھی کبھی وہان کی باشندے
دف و چنگ لیکر اوس کنوین پر جمع ہوتی اور گاتے بجاتے ہین پہر اوس کنوین سی ایسی خوش آوازی کی ساتھ گانے کی

اور عجائب المخلوقات مین لکھا ہی کہ ایک روز ایک شخص ملک بابالابواب کے دریا مین مچھلی کا شکار کھیلنے گیا اور ایک مچھلی نہایت بزرگ شکار کی جب اوسکا پیٹ چاک کیا ایک عورت جمیلہ اور شکیلہ پیراہن پہنی اور پائجامہ پوست کا زانوتک پہنے نکلی دونون ہاتھون سے سر پیٹتی تھی اور روتی دہوتی بعد تھوڑی دیر کے مرگئی تاریخ مغرب کے مصنف نے اس روایت کی تصدیق کی ہے اوسکی تصویر یہ ہے

تصویر عورت کی جو ماہی کے شکم سے برامد ہوئی



نہرون کے عجائب و غرائب کا بیان طبریہ مین ایک نہر نہایت بڑی جاری ہی اوسکا نصف پانی سرد ہی اور نصف پانی گرم ہی اور دونون آپسمین نہین ملتے ہین اور اوس حد وہی پانی باہر آتا ہی سب سرد ہوجاتا ہے اور تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ مکران کی سرزمین پر ایک نہر ہے اوسپر پل بندہا ہی جو شخص اوس پل پر سے گذرتا ہے قے کرتا ہی ۔ اور درمیان بصرہ اور اہواز کے ایک بہت بڑی نہر ہی اوسمین ایک منارہ نہایت بلند ہی جسوقت پانی اوسکے قریب جاتا ہی ٹھہر جاتا ہی اور منارہ کے اندازکے موافق بلند ہوتا ہی اور ایک آواز مثل دہل اور نقارہ کے

اور بعض دریاؤ مین مچھلی ہوتی ہی کہ اوسکو سوار کہتے ہین اور آدمی کی ساتھ محبت کہتی ہی چنانچہ کشتی کی ساتھہ ہوتی ہی اور اگر کوئی دریائی جانور ضرر دینے کا قصد کرتا ہی وہ مچھلی اوسکو دفع کردیتی ہی اور اگر کشتی ڈوبجاوے تو اپنی پشت پر لوگون کو سوار کرکے پار اوتار دیتی ہے ❊ تصویر اوسکی یہ ہے ❊

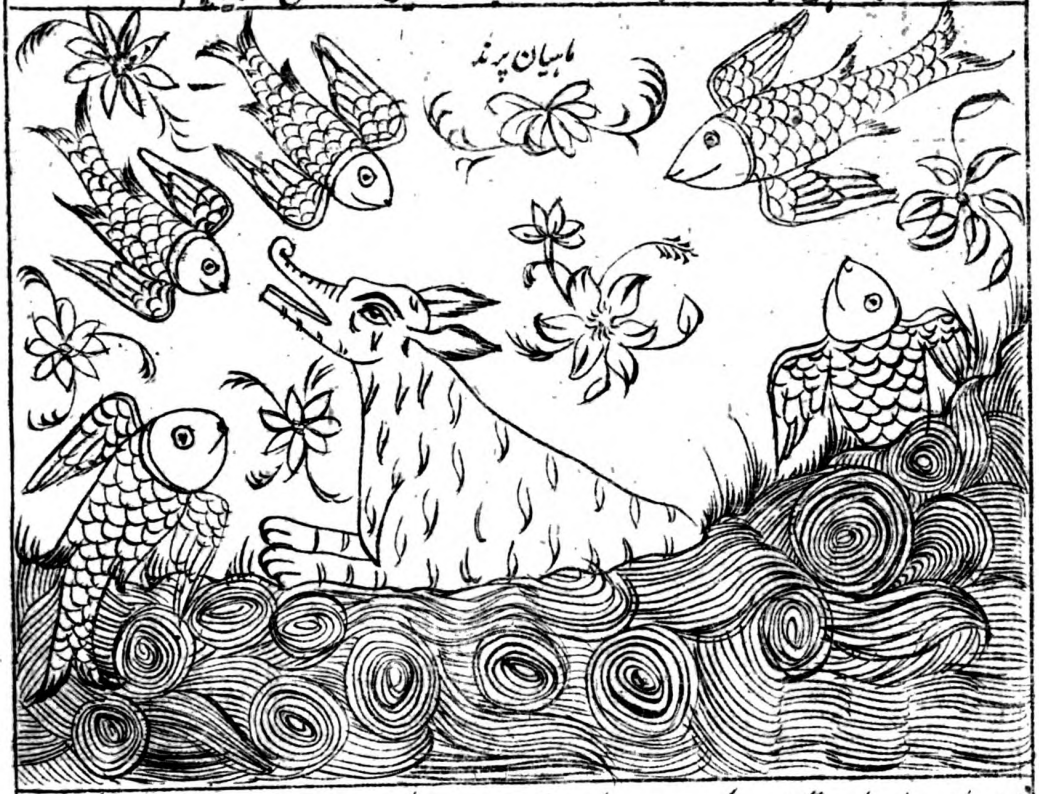


اور بعضی دریاؤ مین ایک جانور قوی شکل ہوتا ہی اور عجائب المخلوقات مین لکھا ہی کہ اوسکا جثہ اسقدر بڑا ہی کہ کبھی کبھی کنارے آکر تیتا ہی طول اور عرض اوسکا دو فرسنگ تک ہوتا ہے رنگ اوسکا پلنگ کا سا رنگ ہی اور دو سینگ ہوتے ہین اور اوسکے کان ہاتی کے کان سے اور اوسکے سر مین دو نیلے تین ہوتی ہین اور ایک نیلا آنکھہ مانند ایک وسیع مکان کے اور اوسکی گردن پر چھ پانچ مثل سناری کے ہوتی ہین اور اوس جانور کا نام تنین ہی عجب تنین جس دریا مین آتا ہے عجب تلاطم پیدا ہوتا ہے اوسکی تصویر یہ ہے



جاتی رہتی ہے اور وہ جانور اوسکو نگلجاتے ہین ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣

ماہیان پرند

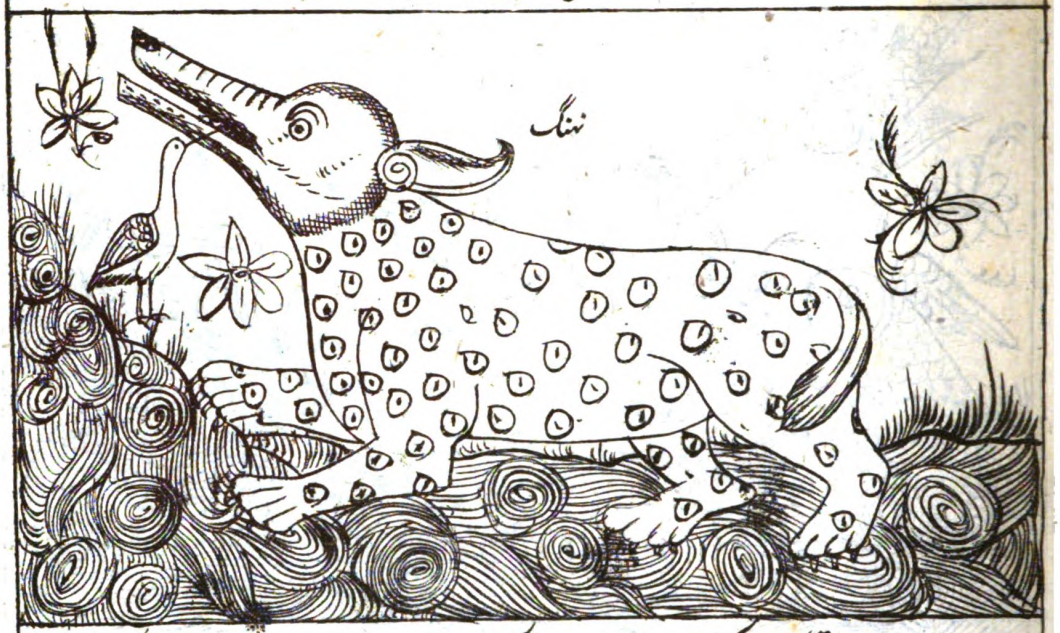


اور نقل کرتے ہین کہ سگ آبی گل آلود دریا کے کنارے پر جہان گھڑیال آکر سوتا ہے انڈے دیتا ہے اور جب گھڑیال آتا ہے اور موافق معمول کے اپنا منہ کھولتا ہے تاکہ مرغ اوسکی منہ سے کیڑے پاک کرے سگ آبی فرصت پاکے گھڑیال کے منہ مین در آتا ہے اور پل بھر مین اوسکے شکم کو پارہ پارہ کرکے کہا جاتا ہے اور نکل آتا ہے اور گھڑیال مرجاتا ہے ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣

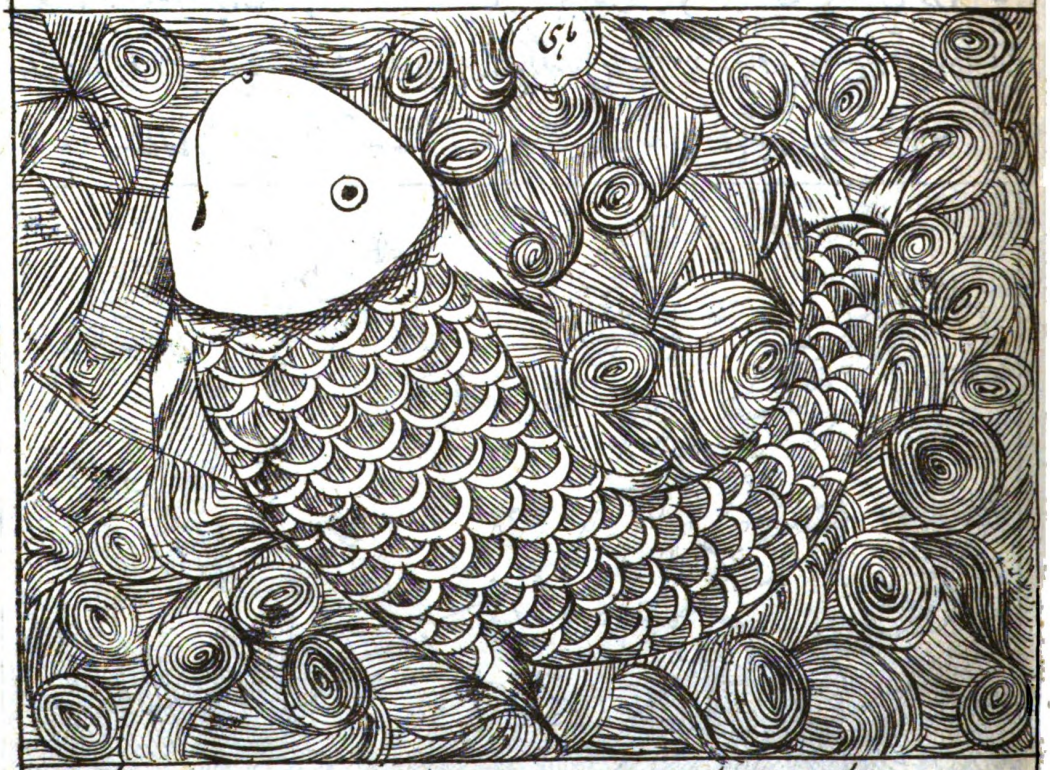
سگ آبی



جن جن کے کھاتا ہی اس اثنا مین جب نہنگ منہ بند کرنیکا قصد کرتا ہی وہ پرندایک کانٹا جو اوسکی سر پر ہوتا ہے
ایسا اوسکی تالو مین مارتا ہی کہ دوسری طرف سی نکلجاتا ہی نہنگ پھر منہ کھولدیتا ہے اور وہ پرند نکل کی اوڑ جاتا ہے
اوسکی تصویر یہ ہے



اور بعضی دریاؤنمین مچھلی ہوتی ہی کہ اوسکا کھیوہیں ہاتھہ کا طول اور اوسکی منہ کا عرض بارہ ہاتھہ کا ہوتا ہے تصویر اوسکی یہ ہے



اور انہین دریاؤنمین ایک مچھلی ہوتی ہی کہ وہ اوڑتی ہی اور جو دریائی جانور منہ کھولے ہوے پانی مین آتے ہین اونکے منہ مین

بحر چین



اور نقل ہے کہ ایک روز کسی دریا مین ایک غوطہ خور نے غوطہ لگایا اور کام مین مشغول ہوا اتنی مین ایک دریائی آدمی اوسکو ملگیا اوسکو گرفتار کیے دریا سی نکل آیا ایک خلائق دریا پر اوسی دیکھنی کو جمع ہو گئی مگر وہ کسیکی زبان نہین سمجھتا تہا اون لوگون نی آخر کو سوچ کے ایک عورت کی شادی کر دی جب اوسنی ایک بچہ پیدا ہوا وہ بچہ بعد بلوغ کے مان باپ دونون کی بات چیت سی آگاہ اور دونون کی زبان بولنی لگا اور سمجھنی لگا اوسوقت لوگون نی مردم آبی کی کیفیت پوچہی اور اوسنی اپنے باپ سی دریافت کر کے سب سے یہ بات کہی کہ اوس شخص کا باپ بیان کرتا ہے کہ مردم آبی مثل مردم تری کے ہی مگر مردم آبی کی مثل حیوانات ایک دم عقب مین ہوتی ہی مگر عجب کی بات ہی کہ مردم تری کی دم چہرے پر ہوتی ہی یعنی ڈاڑہی کو اوس نی کہا ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣

مردم آبی



اور کہتی ہین کہ تمساح ایک جانور دریا مین ہوتا ہی اور رود نیل اور سند مین بہی ہی اور فارسی نہنگ اور ہندی مین گہڑیال کہتی ہین اوسپر کوئی ہتیار کارگر نہین ہوتا ہی اور ہمیشہ شکار کی گہات مین لگا رہتا ہی اور جب شکار پکڑتا ہے اور کہاتا ہی گوشت اوسکا جو اوسکی دانتون مین رہجاتا ہی اوسمین کیڑے پڑجاتی ہین اوسوقت وہ گہڑیا کی دریا کے کنارے آجاتا ہی اور لیٹ کی اپنا منہ کہولدیتا ہی قدرت الہی سی ایک پرندا تا ہی اور وہ نہنگ کی منہ مین چلا جاتا ہی اور کیڑے

درخت آکرودم



او ریا دشاہ اندیس کا ایک باغ ہی اور اوس باغ مین یہ عجیب درخت ہی جسکے بعض پھلونکی صورت مردون کی سی ہی اور بعض عورتون کی سی ہی اگر بہیا عورت جوایا مون سی ہوتی ہو یا کوئی بوڑہا مرد اوسکا پھل کہائے مثل جوانون کے تازہ رو ہو جائے اور پھر اوسکو قوت و طاقت جوانی کی نئے سرے سی ہو جائے ✤ اوسکی تصویر یہ ہے ✤

میوہ ہا صورت مرد و زن



دریاؤن اور حیوانون کے عجائب و غرائب کا بیان

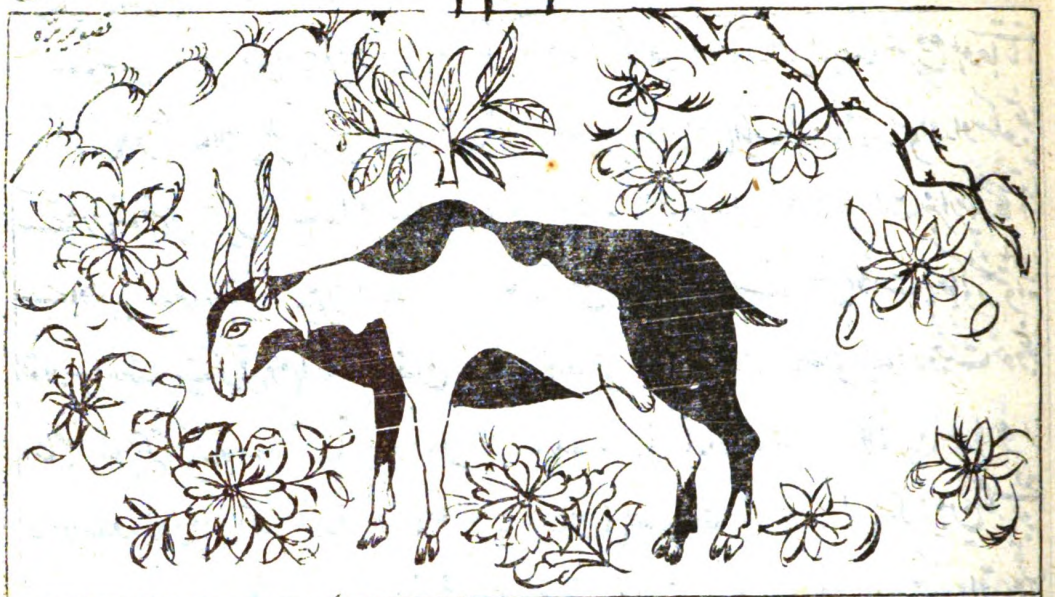
ای عزیز جاننا چاہیے کہ بحر چین جسکو بحر پیرکند بھی کہتے ہین اوسکا عمق اتنا ہی کہ سوای باری تعالی کے کوئی تہاہ نہین جانتا ہی **نقل** ہے کہ حضرت نبی علیہ السلام کے جی مین آیا کہ اوسکے عمق کی تہاہ لینا چاہیے آپ اوس دریا مین اوترے اس اثنا مین آپ نے ایک فرشتہ کو دیکہا اور اوسسے کہا کہ ای خواجہ تو کہان جاتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ مین اس دریا کی تہاہ لینے جاتا ہون فرشتے نے کہا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ طوفان مین ایک پہاڑ اس دریا مین گرا تہا اور اوسکو اس زمانہ تک چار ہزار سال کا عرصہ گذرا ہے اور ابہی تک اس دریا کے عمق کا چوتہا حصہ بہی نہین ملی کیا ہی جب حضرت خضر کو یہ بات معلوم ہوئی آپ وہانسی پھر آئے

درخت کے نیچے سو رہے سردی اوسکی دور کرتی ہے اور اگر اوسکے نیچے آگ جلاؤ اوسیوقت مینہ برسنا شروع ہوجاتا ہے
اور اگر دس دن تک اوسی طرح آگ جلا کرے مینہ تھم جاتا ہے ✣ اور بلاد مغون مین ایک درخت بڑا سا ہے اور اوسکو بنجوا
کہتے ہین شاخین اوسمین قریب سات سو کے ہین اور ہر شاخ نہایت بڑی ہے اور اوس درخت پر سات ہزار پرند کا آشیانہ
ہے اور جب وہ طائر بچے نکالتے ہین اور اونکو اوڑانا سکھاتے ہین اور وہ اوڑ اوڑ کے اوس درخت پر جاکے بیٹھتے ہین
تو اوسپر اسقدر بیٹ کرتے ہین کہ تمام شاخون پر ایک انم کا انم جمع ہوجاتا ہے اور بغیر ہوا کے چلے وہ درخت خود بخود
اتنا جنبش کرتا ہے کہ تمام بیٹ گر پڑتی ہے اور وہان کے باشندے لکڑی کی جگہ اوسکو کام مین لاتے ہین ✣ اور
حدود ہندوستان مین ایک درخت ہے جسکا پھل بعینہ انسان کی صورت کا ہوتا ہے اور حرکت کرتے ہین مگر بولتے
نہین ہین ہان اوس درخت کے تنون کی جنبش سے آواز واق واق سنائی دیتی ہے اور اوس درخت کو واق واق
کہتے ہین اوسکی صورت یہ ہے



✣ اور حدود غور مین ایک درخت ہے کہ ہر سال اوسمین بعینہ بچھو کی صورت کے پھل آتے ہین اور اگر کوئی اون
بچھوون پر ہاتھ رکھتا ہے وہ بچھوؤن کی طرح سے
ڈنک مارتے ہین اوسکی تصویر
یہ ہے

تصویر برّہ



اور حوالی غور مین ایک درخت ہی کہ جسوقت آفتاب بیت الشرف مین جاتا ہی اوسشخص وہان کی رہنے والون مین سے ایک طاس ہاتھہ مین لیکر آتا ہی اور اوس درخت پر چڑہ جاتا ہی اور باشندے وہان کی اوسکے آگے آکے جمع ہوتے ہین بعد اوسکے وہ شخص اپنا ہاتھہ طاس پر مارتا ہی اور کان لگا کر سنتا ہی جو کچھہ کہ ہونیوالا ہوتا ہی اوسکی خبر دیتا ہے اور سب اوسکی موافق پڑتا ہی ٭ اور قریہ بنی اسرائیل مین دو درخت ہین کہ اونکے پتے طائر ہوتے ہین اور

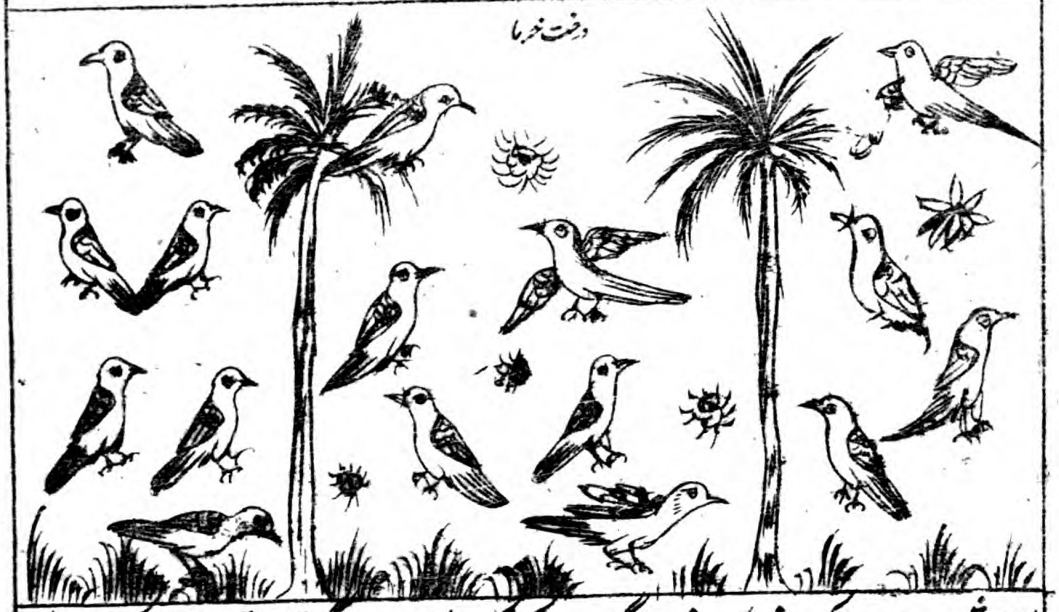


درخت طیور

یہ حال چالیس روز تک رہتا ہے اور بعد اوسکے جاتا رہتا ہے اوسکی تصویر یہ ہے

اور حدود بربر مین ایک درخت ہی کہ اوسکی پتّی مشابہ سنگریزی کے ہوتی ہین اگر اونکو کہانی کی چیز مین ملا کر کسیکو کہلا دو ایک مہینے تک بہرا رہتا ہی اور اوس مہینے مین کوئی علاج مفید نہین ہوتا اور جب مدت معین گذر جاتی طبیب کا احسان نہین اوٹھانا پڑتا کہ بہرا پن اوسکا خود بخود جاتا رہتا ہی ٭ اور بعضے شہرون مین ایک درخت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص شدید جاڑون مین اوسکے نیچے سوئے سردی اوسکی کچھہ ضرر نہین کرتی اور اگر گرمی کی فصل مین اوس

اور جبوقت خرمے توڑ لیے جاتے ہین نزاع درخت کی نیچے زمین مین چونچ سی کھودتی ہین اور جو خرمے گرے پڑے کچے پکے اوسمین نکلتی ہین کہاتے ہین اوسکی تصویر یہ ہے



اور شہر روزمین ایک نوع کا درخت انگور ہے کہ ایکسال اوسمین انگور آتے ہین اور ایک سال دوسرا میوہ اوسمین پھلتا ہے جسکو وداغ کہتے ہین + اور بلاد اندلس مین ایک قسم کا انگور ہوتا ہے جسکا خوشہ پچاس رطل کا وزن مین ہوتا ہے + اور اسی ولایت مین ایک درخت زیتون کا ہے کہ ہرسال اوسمین پھول لگتے ہین اور ایک روز مین پھل آتا ہے اور دوسرے روز وہ پھل پکجاتا ہے + اور ولایت خوارزم مین خربزہ بے پانی کے سیچے پیدا ہوتا ہے کیونکہ ابتدائے بہار مین بیخ ترانگبین کو چاک کرے اوسمین خربزہ کی بیخ رکھتے ہین اور خاک سے چھپا دیتے ہین اور اوس بیخ سے کونپل پھوٹتی ہے اور درخت خار اسکے پانی سے سیچتے ہین یہان تک کہ خربزے پیدا ہوتے ہین اور وہ نہایت شیرین ہوتے ہین + اور صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ معتبر تاجرون سے سنا ہے کہ بلاد ترک مین ایک مقام ہے جہان ایک قسم کے تخم بوئے جاتے ہین اور اوسکے گرد ایک نوع کی گھاس نازک لگائی جاتی ہے اور جب اوسمین میوہ لگتا ہے اور پکتا ہے اوسکا پوست جدا ہوکے اوسمین سے ایک بکری کا بچہ پیدا ہوتا ہے اور وہ ہی گھاس چرتا ہے اور جب گھاس ختم ہوجاتی ہے اور اوسمین قوت و طاقت آجاتی ہے اوس مقام سے نکل آتا ہے اور اوسکے سب اعضا ہوتے ہین مگر دم نہین ہوتی ہے + اوسکی تصویر یہ ہے +



اور بلاد اصطخر مین ایک قسم کا سیب ہوتا ہے جسکا نصف شیرین اور نصف ترش ہوتا ہے ٭ اور قریۂ بصنا مین ایک نوع کا سیب ہوتا ہے جسکا دور دو ہاتھ کا ہوتا ہے ٭ اور قریۂ ناصرہ مین ایک ترنج کا درخت ہے کہ اوسکا ثمر عورت کی صورت کا ہوتا ہے اور اوسکے دو ہاتھ اور دو پیر اور چھاتیان اور مقام شرمگاہ کھلا ہوا ہوتا ہے اوسکی تصویر یہ ہے ٭



اور ہرات مین مغرب کی جانب ایک درخت امرود کا ہے ہر سال جب وہ پھلتا ہے وہان کی عورتون کو شہوت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہے کہ خود مردون کو صحبت کے لیے بلا لیتی ہین ٭ اور ولایت بصرہ مین خرمے کی فصل مین کثرت سے زاغ درختون پر جمع ہوتے ہین اور جب وہ پکتے ہین ایک خرما بھی نہین چھوڑتے

چمٹ جاتی ہی اور جب چھوٹتی ہی اوسکی اس قصدسے ہاتھ لیجاوے کہ اوسکو پکڑلین سیدہی کھڑی ہوجاتی ہی اور اوسکو
گیاہ مردم گزیدہ کہتے ہین ✤ اور ہندوستان مین ایک درخت ہوتا ہی کہ اوسپر طوطیون کا آشیانہ ہی اگر کوئی شخص
اوسپر تلوار لگاتا ہے فوراً اوسمین سے خون جاری ہوجاتا ہے ✤ اوسکی تصویر یہ ہے ✤

تصویر



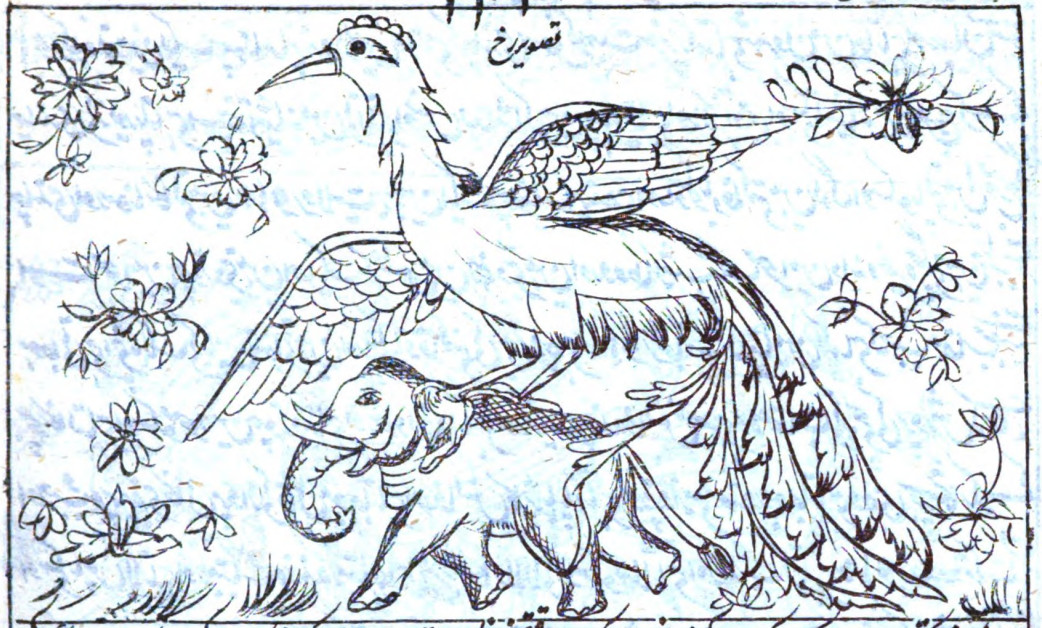
اور ہندوستان کی حدود مین ایک درخت ہی کہ اگر کوئی شخص اوسکا پتا توڑتا ہے دماغ سے خون جاری
ہوجاتا ہے اور اگر اوسکی لکڑی آگ مین ڈالدو نہین جلتی ہے ✤ اور بلاد ہند مین ایک درخت ہی
کہ اوسکو انار عواکش کہتے ہین جو انار اوس درخت کی جانب شرق نکلتا ہے وہ نہایت شیرین ہوتا ہے
اور جو انار اوسکے جانب غرب سے نکلتا ہے ترش ہوتا ہے ✤ اور حدود مصر مین ایک
گھاس ہے کہ اوسکو بطریق فتیلہ کے چراغ کی طرح روشن کرتے ہین اور وہ شمع کی طرح جلتی ہے
اور ولایت حضرموت مین اگلے زمانہ مین ایک مٹی کا ظرف زمین مین سے ہاتھ لگا تھا
اوسمین گیہون کی بالیان من من بھر کی تھین اور ہر گیہون مرغ کے کئی بیضہ کے برابر تھا ✤
اور سراندیپ مین ایک قسم کا گیہون ہوتا ہے کہ ایک بالی مین دو دو گیہون ہوتے ہین ✤
اور بلاد یمن مین ایک درخت ہے کہ ماہ محرم مین اوس سے اسقدر پانی جاری ہوتا ہے
کہ تمام حوض پانی سے بھر جاتے ہین اور جب وہ مہینا ختم ہوجاتا ہے پانی بند ہوجاتا ہے
اور بلاد مصر مین خربزہ نہایت شیرین اور اسقدر بڑا ہوتا ہے کہ دو خربزے
ایک شتر قوی اوٹھا کے چل سکتا ہے
اوسکی تصویر یہ ہے

اور تاریخ وغانی مین منقول ہی کہ صفد یہ مین ایک طائر ہوتا ہی اور اوسکا چہرہ آدمی کا سا اور غضب وردار ہی بی
آدمی کی سی ہوتی ہی اور جثہ اوسکا نہایت بڑا ہوتا ہی اور اوسکے پر کئی رنگ کے ہوتے ہین اور اوس طائر کو عنقا
کہتے ہین اور سکر شطائرون کی صورت اوسکی اعضا مین ہوتی ہی عزیز باللہ معز اسمعیلی کے بیٹے کے پاس کہین سے
آیا تہا اوسکی تصویر یہ ہے



درختون کے عجائب و غرائب کا بیان ملک شام کے نزدیک جنگل مین ایک درخت بلند اور
بزرگ مثل تودری کی درخت کے ہے جب رات ہوتی ہی اوسکی پتی شاخون پر چراغ کی طرح سی روشن ہوجاتی ہے
اور روشنی اوسکی پہیلجاتی ہی اگر اون پتون پر ہاتھہ ملو جلتا نہین اور اگر پتا درخت سی توڑلو تو پہر اوسمین روشنی نہین
رہتی ہی + اور طبرستان مین ایک لکڑی ہوتی ہی جسکو طبری زبان مین ممیز کہتے ہین اندہیری رات مین اوسی بجاے
چراغ کی جلاتے ہین + اور ہندوستان مین ایک گہاس ہی جب کوئی آدمی اوسکے قریب ہاتھہ لیجاتا ہی زمین سے

تصویر رخ



اور بعضی کتابون مین لکھا ہی کہ ہند کی جزیرہ نمین ایک پرندہ ققنس نام ہوتا ہی اور عمر اوسکی ہزار برس کی ہوتی ہی اور جب عمر کی مدت گذر جاتی ہی ایک کسی جنگل مین لکڑیان جمع کرتا ہی اور اپنی عمر قلیل پر حسرت بہت کرتا ہی اور اوسکی سوگواری مین نوحہ وزاری کرتا ہی اور جنگل مین تمام پرندے اوسکی نالہ وزاری کی تاثیر سے پروانہ کیطرح اوسپر قربان ہوتے ہین اور وہ اسی حالت مین بیقرار ہوکے اپنی پھپھاڑتا ہی اور اوسکی بلبلون سے آگ نکل کر اون لکڑیون مین لگجاتی ہی وہ اوسکی آگ مین جلکر خاک ہوجاتا ہی اور اوس خاکستر سے بیضہ پیدا ہوتا ہی اور ایک مدت کے بعد اوسمین سے بچہ ققنس کا پیدا ہوتا ہی اور وہ بھی اتنی ہی مدت کے بعد موافق اپنی جنس کے محل مین لاتا ہی



اوسکی تصویر یہ ہی

اور کوہ نور مین ایک چھوٹا سا پرندہ حریص ہوتا ہی کہ چاندی سونے کو بہت عزیز رکھتا ہی شہرون مین جاتا ہی اور جہان سونے چاندی کے زیور پاتا ہی اپنے آشیانہ مین لاتا ہی اور خس وخاشاک مین چھپا دیتا ہی اور اکثر آدمی اوسکے آشیانہ مین کوچ کرکے چاندی اور سونا نکالتے ہین ✣ اور ولایت بربر مین ایک چھوٹا سا پرندہ ہی اور اوسکو باوفا کہتے ہین لوگ اوسکو پالتے ہین اور صبح کو اوسے صحرا مین چھوڑدیتے ہین اور ایک کو قفس مین رہنے دیتے ہین اور وہ طائر شب تک صحرا مین دانہ وغیرہ چگتی ہین جب رات ہوجاتی ہی اپنے مالک کی پاس آجاتی ہین اور انکی باوفا کہنے کی یہی وجہ ہی ✣ اور عجائب الدنیا مین لکھا ہی کہ جب عقاب بچہ سے بچہ نکالتا ہی اوسکو صحرا مین چھوڑدیتا ہی اور خود اوڑجاتا ہی اور ایک پرندہ فالس نام ہی وہ عقاب کی بچہ کی پرورش کرتا ہی اور جب وہ پر پنے نکال پرواز کی قابل ہوجاتا ہی اور فالس کا بڑھاپا آتا ہی اور پرواز سے معذور ہوجاتا ہی وہ ہی بچہ شکار کرکے اوسکی پاس لاتا ہی اور جبتک وہ زندہ رہتا ہی اسی طرح شکار لالاکر اوسکو کھلاتا ہی اور خدمت کرتا ہی ✣ اور حدود ترکستان مین ایک پرندہ ہی اوسکو ابوہارون کہتے ہین اور وہ خوش آوازی مین مشہور ہی اور رات بھر سوتا ہی اور صبح کو خوش آہنگی مین مشغول ہوتا ہی لوگ اوسکی گرد آکر جمع ہوتے ہین اور اوسکی آواز سنتے سنتے بیخود ہوجاتے ہین اور روتے روتے دریا بہادیتے ہین اور کپڑے پرزے پرزے کرڈالتے ہین ✣ اور ولایت بربر مین ایک پرندہ ہی جس سال غلہ کی گرانی کا سامان ہوتا ہی وہ آواز دیتا ہی لوگ جان جاتے ہین کہ اسکی غلہ گران ہوگا اور جس سال غلہ سستا ہونے کو ہوتا ہے وہ اور طرح سے آواز دیتا ہے لوگ سمجھ جاتے ہین کہ اسکی سال غلہ سستا ہوگا ✣ اور ہند اور چین کی بعض جزیرون مین ظاہر ہوتا ہے اوسکو رخ کہتے ہین اور وہ قوی جثہ اسقدر ہوتا ہی کہ ہاتھی کو پنجے مین اوٹھا لیجاتا ہی اور لیے ہوئے اوڑتا پھرتا ہی کہتے ہین کہ اسکا بچہ چین کی جزیرون مین سے ایک جزیرہ پر کشتی جا لگی اہل کشتی پانی کی تلاش مین کشتی سے اوترے پانی کی تلاش مین تھے کہ اونھون نے ایک بڑا گنبد دور سے دیکھا کہ چمکتا ہوا ہے سب اوسی طرف دوڑے کیا دیکھتے ہین کہ بیضۂ رخ کا ہے اور اوسکا طول اور عرض سو گز سے زائد تھا اوسوقت لوگون نے تبر اوٹھا اوٹھاکے اسقدر مارے کہ وہ انڈا ٹوٹ گیا اور اوسمین سے بچہ مثل ایک پہاڑ کے نکل پڑا وہ لوگ بھاگ کر کشتی مین سوار ہوگئے ناگاہ اوپر کی جانب جو پڑی تو کیا دیکھتے ہین کہ رخ کے پنجے مین ایک کوہ کا ٹکڑا ہے اور وہ اس قصد مین ہی کہ جب اونکی سر کے مقابل ہوجائے تو وہ ٹکڑا پہاڑ کا پھینکدے یہ لوگ گھبرا گئے اور حضرت عالی جلشانہ کی بارگاہ مین رو رو کر اپنی خلاصی کی دعا مانگنے لگے اتنے مین وہ اہل کشتی کی مقابل مین آگیا اور اوسنے وہ پہاڑ کا ٹکڑا چھوڑدیا اس اثنا مین ہوا تند ہوا چلی کہ کشتی ایک مینہ کی اوپر پہونچ گئی اور وہ پہاڑ کا ٹکڑا جہان پر پھینکا تھا وہین پر گرا کہتے ہین کہ اوس کوہ کے ٹکڑے کی گرنے سے دریا مین جو تلاطم برپا ہوا وہ اوس مقام مین جہان پہونچ گئی تھی معلوم ہوتا تھا ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣

اچھالتا ہے اور خوراک اوسکی یہ ہی کہ کسی مقام پر گھات مین تاک لگائی بیٹھا رہتا ہی اگر کوئی آدمی یا جانور چھوٹے چھوٹے یا بڑے بڑے قابو پر چڑھ گئے اوسکا شکار کرتا ہے ✤ تصویر اوسکی یہ ہے ✤

مرغ آدم خور



اور ولایت زنج مین ایک پرندہ ہی کہ کافور کی قسم پر انڈا دیتا ہی اور جب بچہ نکلتا ہی اوسکا انڈا کھانیکا قصد کرتا ہی وہ اپنے انڈے کو اس زور سے اوسکی آنکھون پر مارتا ہی کہ اوسکی آنکھ کی دونون ڈھیلے نکل پڑتے ہین اور انڈا انہین ٹوٹتا ہی اور جب انڈے سے بچہ نکلتا ہے

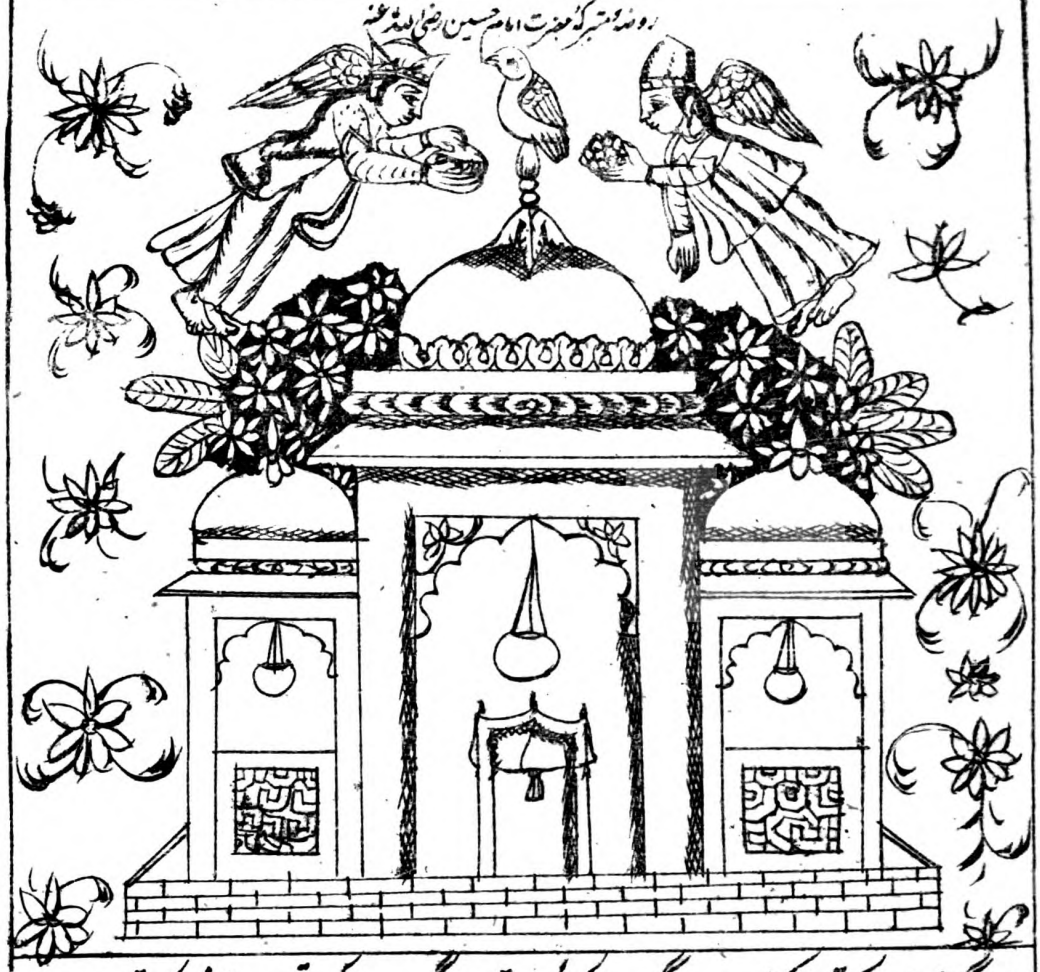


اوس بچہ کو ورغلا کر کہتا ہی اور سانپ بھیجکر خوف سی اوسکی بچہ کے کھانیکا قصد نہین کرتا ہے تصویر اوسکی یہ ہے

اور نقل کیا ہے کہ شتر مرغ اپنی مادہ سے جفتی کھاتا ہے اوسکی مادہ منی کان کی طرف سی لیلیتی ہے اور انڈے منہ سے دیتی ہے اوسکی تصویر یہ ہے



روضۂ متبرکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ



اور یہ گونگا بیان ہی کہ قمری کی جوڑی مین ہی اگر ایک یا زکوئی مرجاتا ہی زندگی بھر دوسرا کسی قمری سی جوڑا نہین کہاتا ہی ✣ اور بعضے شہرونمین ایک پرندہ ہوتا ہی جسکو خوزان کہتے ہین اور جثہ اوسکا ہاتی کے برابر ہوتا ہی اور کبھی کبھی دریاؤن کے کنارے پاتا ہے اور آدمی یا جانور جو ملگیا اوسکا شکار کرکے اوڑھا جاتا ہے ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣

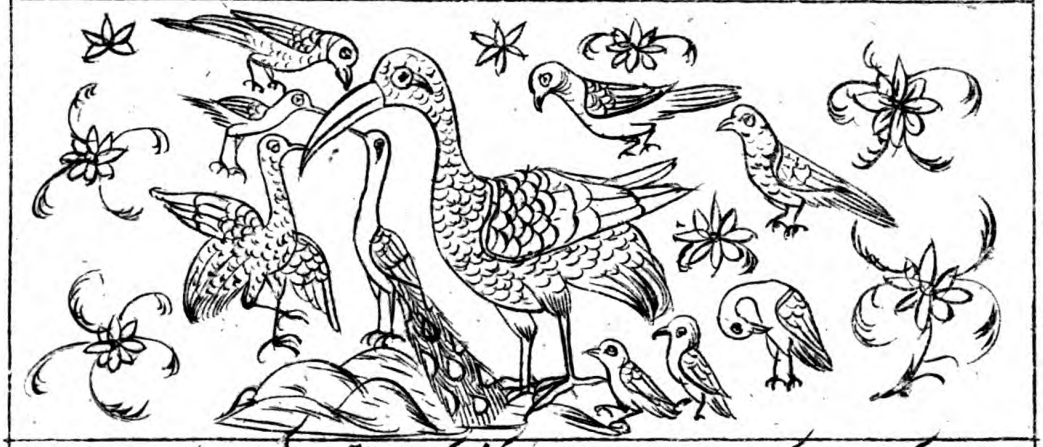
خوزان



اور حدود مصر کے بیابان مین ایک پرندہ ہی جسکو بابلیس کہتے ہین اور اوسکی تین دمین ہین اور ہر سال تین بچے نکالتا ہے


تصویر کشتی

اور ہندوستان مین ایک پرندہ ہی اور نہایت شمیم ہی اپنی چونچ مین پانی بہر کی پہاڑ کی چوٹی پر جا بیٹھتا ہی دوسرے پرندے اوسکے پاس آکی جمع ہوتی ہین اور اوسکی منہ سی پانی پیتے ہین پہر اوڑ جاتے ہین ٭ تصویر اوسکی یہ ہے ٭



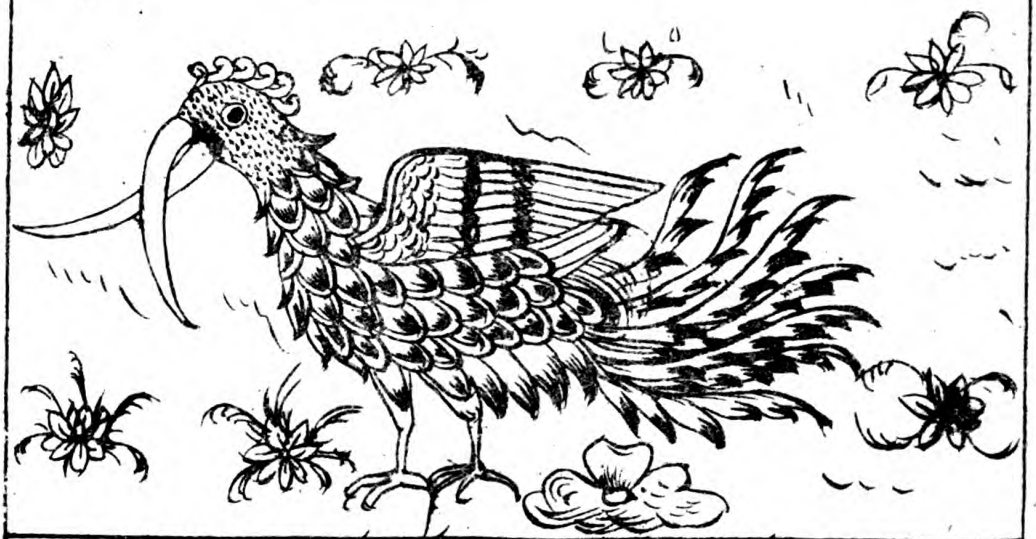
اور مغرب کی حدود مین ایک پرندہ قارون نام ہوتا ہی اور کشتی کی ہمراہ اوڑتا ہی جب کہین خوف کا مقام ہوتا ہے یا وہ مقام ہوتا ہی جہان کہ جانور کشتی کو ضرر پہونچاتی ہین وہ پرندہ ایک چنگھاڑ مارتا ہی ملاح سمجھ کہ کشتی کی لنگر کو گراوتے ہین اور اوس امر کے دفع مین مشغول ہوتی ہین ٭ اور حدود حرم اور منا مین ایک پرندہ ہوتا ہی کہ نوروز کے دن بستی مین آتا ہی اور وہان کی لوگ اوسکی آنے سے اوس سال قحط کا ہونا یقین جانتی ہین اور بابل کی ولایت مین بی ایک اسی جنس کا پرندہ ہی ٭ اور عربی کی عجائب المخلوقات مین لکھا ہی کہ ایک پرندہ ہر سال عاشور کے تڑکے مشہد مقدس امام حسینؓ پر آتا ہے اور غروب آفتاب تک نوحہ کرتا ہی بعد اوسکی اوڑ جاتا ہی ٭ اوسکی تصویر یہ ہے

تصویر ہیس



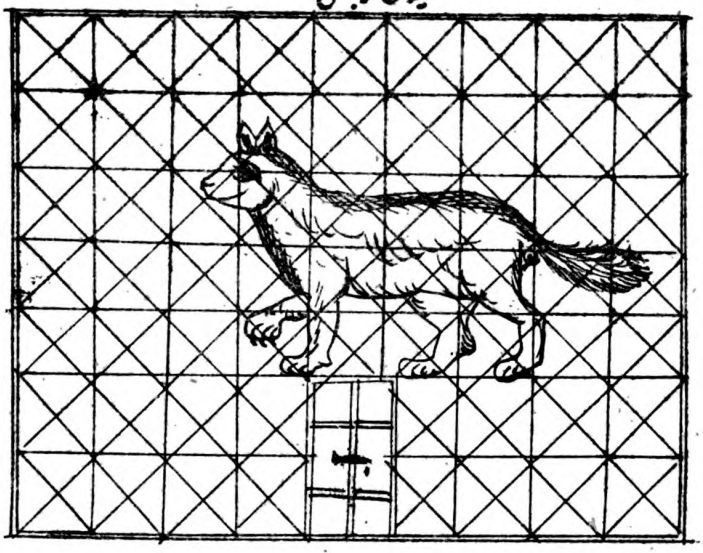
اور بلاد بلغار مین ایک پرندہ ہے جسکی آدہی چونچ داہنی جانب مائل ہوتی ہے اور آدہی چونچ بائین طرف مائل ہوتی ہے اور اوسکے چونچ کی صورت لام الف کی ہوتی ہے اور کہانے کے وقت برابر ہوجاتی ہے اور اوسکے بیضہ کو اگر برف پر رکھو پگھلجاتا ہے

اوسکی تصویر یہ ہے



اور جزیرۂ سقلاط مین ایک پرندہ ہوتا ہے جب اہل کشتی کو راہ کا شبہہ ہوتا ہے وہ پرندہ آتا ہے اور کشتی کے آگے آگے اوڑتا جاتا ہے اور ملاح کشتی کو اوسکے پیچھے روان کرتے ہین اور راہ پاجاتے ہین اوسکی تصویر یہ ہے

حیوان گربہ شکل



پرندون کے عجائب و غرائب کا بیان

طیفر کے حوالی مین جو بلاد ہندسی ہے ایک قسم کا پرندہ وہان ہوتا ہی جس گھر مین وہ مرغ ہو اگر زہر دار کہانا کسی برتن مین رکھوا وسکی آنکھون سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ پانی جمکے پتھر ہو جاتا ہے اور اگر اوس پتھر کو گھسکے زخم پر لگاو اچھا ہو جاتا ہے اور یہ مرغ سوا اس مقام کے اور کہین نہین ہوتا ہے اور بلاد ہند کے بعضے مقامون مین ایک پرندہ ہے جسکو مروقین کہتے ہین جب وہ کسی جزیرے مین مرجاتا ہے اوسکے نصف منقار کی کشتی بناکے لوگ اوسپر سوار ہوکے دریا مین آتے ہین اور راستر آباد مین ایک قسم کا مرغ مثل فاختہ کے ہوتا ہے اور بہار کی رت مین ظاہر ہوتا ہے اور ایک قسم کی کنجشک اوسکی تابع ہے ایک کنجشک اوسکے لیے روز دانہ لاتی ہی جب دن تمام ہوتا ہے وہ اوس کنجشک کو کہا جاتا ہے دوسرے دن دوسری کنجشک اوسکے واسطے دانہ لاتی ہے اوسکے ساتھ ہی اوسی امر سے پیش آتا ہے بعد اوسکے سال بھر تک غائب رہتا ہے ✣ اور ولایت غور مین ایک پرندہ سمندر نام مشابہ چوہے کے ہوتا ہے اگر آگ مین جلایا جائے جلتا نہین اور جب آگ مین سے نکلتا ہے خوب پاک اور صاف ہو جاتا ہے کہتے ہین کہ ایک دستار سمندر کے پرون کی کہین سے حضرت جہانگیر بادشاہ کے لیے بطریق تحفہ کے آئی تھی جب میلی ہو جاتی تھی آگ مین ڈالدیتے تھے پاک اور صاف ہو جاتی تھی ✣ اوسکی تصویر یہ ہے ✣

اور یہ بات قدرت باری تعالی عز اسمہ سی کچھہ بعید نہین ہی ٭ اور کتاب طبایع الحیوان مین لکھا ہی کہ ایک بازہی جو بغیر بیضہ کے پیدا ہوتا ہی ٭ اور بادشاہ سنجاب نی نوح سامانی کی لیے ایک گھوڑا دو پاؤن اور دو پر کا بھیجا تھا اور وہ دونون پرون سی اوڑتا تھا ٭ اوسکی تصویر یہ ہے



اور بلاد بکر کے حدود مین ایک لومڑی ہے جو ایک درخت سی دوسرے درخت پر اوڑکے چلی جاتی ہے اور جو مریض اوسکا گوشت کھاتا ہے قدرت الہی سی شفا پاتا ہے ٭ اوسکی تصویر یہ ہے ٭



اور حدود مغرب مین ایک جانور ہے مشابہ بلی کے کہ اوسکی ناف سی مشک کی بو آتی ہی ٭ اوسکی تصویر یہ ہے

اور بعض بیابان مین ایک جانور دشق نام ہوتا ہی لیکن اوسکی صورت انسان کی ہی راہون مین گھات سی تاکی مین بیٹھتا ہے اگر کوئی آدمی کو پا جاتا ہی اوسکو ہلاک کرتا ہی ❊ اور سراج خادم نے نقل کی ہی کہ مصر مین ایک روز ایک شخص کے یہان مہمان ہونیکا اتفاق ہوا میزبان کسی کام کے لیے گھر سی باہر گیا ناگاہ مین نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص کہتا ہی کہ مین تیرا دینی بھائی ہون مجھے اس قید سی رہائی دی غور کرکے کیا دیکھتا ہون کہ ایک آدمی پاؤن کے بل لٹکا ہوا ہی مجکو اوسپر ترس آیا مین نے کھولدیا جب صاحب خانہ گھر مین آیا اوسنے اوس شخص کو نپایا باورچی سے پوچھا شکار میرا کہان گیا اوسنے جواب دیا کہ مہمان نے اوسکو چھوڑ دیا میزبان نے جب یہ بات سنی مجھسے کہا کہ تو نے اوسکو ناحق چھوڑ دیا یہ نسناس تھا ہم اسکا شکار کیلتے اور کہاتے ہین اور وہ گروہ نہایت فصیح ہی اور کہین کا آدمی ہوا اوسکی زبان جانتے ہین میرے ساتھ اونکا شکار کیلنے چلو چنانچہ ایک روز مین اوس میزبان کے ساتھ وہان گیا جہان وہ نسناس رہتے تھے میزبان نے دو کتے چھوڑے اونہون نے ایک نسناس شکار کیا اور کباب لگاکر اوسکے کہائے گوشت اوسکا نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ تھا ❊ اور عجائب الدنیا مین لکھا ہے کہ حدود چین مین ایک جانور ہی کہ اوسکے اور آدمی کے کچھ تفاوت نہین ہی اور وہ جنگل مین رہتا ہے اور ایک درخت سی دوسرے درخت پر کودتے پھرتے ہین اور میوہ کہاتے ہین ❊ اوسکی تصویر یہ ہے ❊

حیوان آدمی صورت



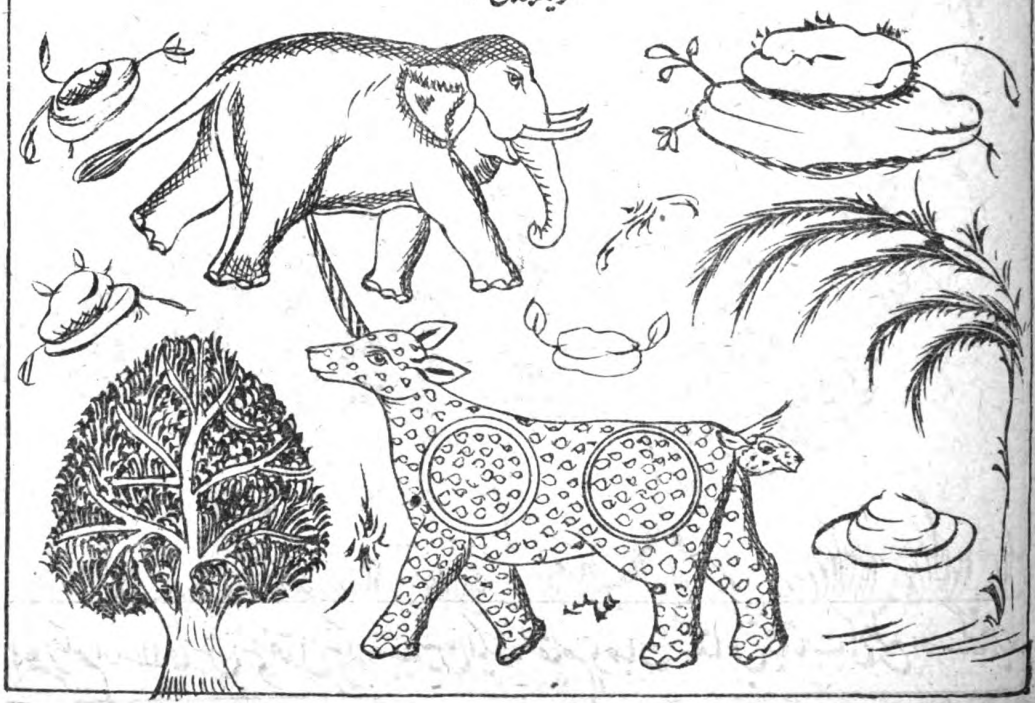
اور حکیم ارسطاطالیس سے منقول ہی کہ مغرب مین ایک مقام ہی جہان نسناس نباتات کی طرح اوگتے ہین

زرافہ



اور ولایت مغرب مین ایک حیوان ہی کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہی اوس سی ایک بچہ پیدا ہوتا ہی اور غروب تک اوسکی مان زندہ رہتی ہے بعد غروب کی مرجاتی ہی پھر دوسرے روز اوسی معین وقت پر اوس بچہ سی ایک بچہ اور پیدا ہوتا ہی اور اوسکی مان غروب آفتاب کی بعد مٹتی جاتی رہتی ہی اور ان حیوانات کی زندگی اور موت ہمیشہ اس دستور پر رہتی ہی ✣ اور بعض ولایتون مین ایک جانور کرگون نام ہی اور اوسکی قوت اسقدر ہے کہ فیل کو اپنی سینگ پر اوٹھا لیتا ہی اور ہلاک کر ڈالتا ہی اور جب اوسکی مادہ کو حمل رہتا ہی چار برس کی بعد محل ولادت سی بچہ سر نکالتا ہی اور گھاس چرتا ہی اور کئی وقت تک اسی کیفیت پر رہتا ہی اور جب اوسکی بدن مین قوت آجاتی ہے اوس مقام سی بخل کی حکم الہی سی اپنی مان سی بھاگتا ہی کیونکہ مان اوسکی اوس سی بہت محبت رکھتی ہی اگر نہ بھاگے تو مان اوسکی اپنی زبان سی جو نہایت کھردری اور سخت ہی اسقدر چاٹتی ہی کہ کھال اوسکی گر پڑتی ہی اور کہتے ہین جب اوسکی سینگ کو کاٹو تو حیوانات کی صورتین مثل گھوڑے اور گاے اور سوا اوسکی سینگ سی نمودار ہوتی ہین ✣ تصویر اوسکی یہ ہے ✣

تصویر کرگدن ✣



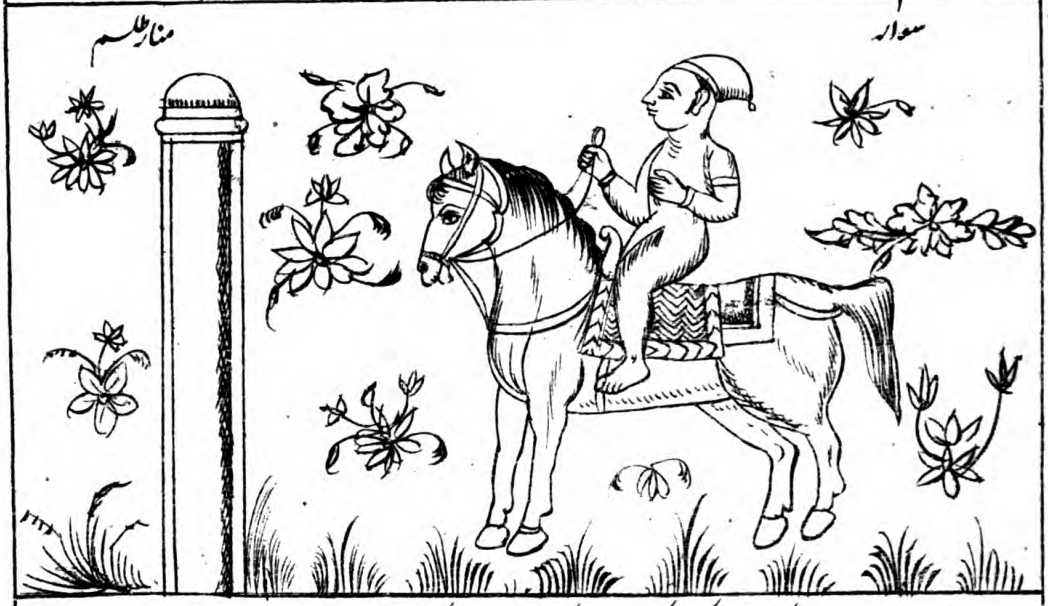


خشکی کے جانورون کے عجائب وغرائب کا بیان

ولایت بت مین ایک جانور ہے کہ اوسکو واز احہ کہتے ہین اور بزرگی جثہ اسقدر ہے کہ اوسکے چشم کا حلقہ قریب ایک فرسنگ کے ہے اور اسی طرح سے اوسکے اور اعضا اور جثہ پر قیاس کرنا چاہیے جہان مین اس سے بڑا کوئی جانور نہین ہے جس حیوان کی آنکھ اوسپر پڑتی ہے اوسی وقت ہلاک ہوجاتا ہے اور عجیب تر یہ بات ہے کہ اگر اوسکی نظر اور حیوان پر پڑجاتی ہے اوسکے عکس سے خود مرجاتا ہے اور اسکی حقیقت سوا عالم الغیب کے کوئی نہین جانتا ہے ✤ اور بلاد حبشہ مین ایک جانور ہے جسکو زرافہ کہتے ہین سر اوسکا مثل شتر کے ہے اور سینگ اوسکے مثل شاخ گاؤ کے ہین اور پوست اوسکا مانند پوست شیر کے ہے اور سم ہرن کے سے ہین اور دونون پاؤن آگے دراز اور پیچھے کوتاہ ہین کہتے ہین کہ کفتار مادۂ شتر سے جفتی کرتا ہے اور اوس سے ایک حیوان پیدا ہوتا ہے جسکے بعض اعضا مشابہ کفتار سے اور بعض اعضا مشابہ شتر سے ہوتے ہین اور جب بھیڑیا حیوان گاؤدشتی سے جفتی کھاتا ہے ایک حیوان پیدا ہوتا ہے جسکو زرافہ کہتے ہین اوسکی تصویر یہ ہے

زرافہ

لوگ شی مقررہ دیتے ہین اوس نہر مین سے پانی جاری رہتا ہے ورنہ بند ہو جاتا ہے ٭ اور سرزمین قوم عاد مین طلسم کا
ایک مسی منار اور ایک سوار بنایا ہے جب محرم الحرام کا مہینا آتا ہے پانی اوسمین بہنا شروع ہو جاتا ہے اور جب
وہ مہینا ختم ہو جاتا ہے پانی کا بہنا موقوف ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت ہمیشہ رہتی ہے ٭ اوسکی تصویر یہ ہے



اور ولایت بابل مین ایک حاکم تہا کہ ہر روز ایک چشمہ کے کنارے دیوان عدالت ترتیب دیتا تہا
جب کوئی جھگڑے کی بات پیش کرتا اور آپمین اونکے نزاع ہوتی تو وہ حکم کرتا کہ تم دونون اس
پانی مین اپنا اپنا پاؤن ڈالو جو شخص حق پر ہوتا اوسکا پاؤن پانی مین ڈوبتا تہا اور دوسرے کی
کیفیت اوسکے مخالف ہوتی تہی ٭ اور تحفۃ الغرائب مین لکہا ہے کہ باش کی راہ مین ایک چشمہ
ہے کہ جسدن آسمان پر بدلی نہین ہوتی اوس چشمہ مین ایک بوند پانی کی نہین رہتی اور جب ابر
ہوتا ہے وہ چشمہ پانی سے لبریز ہو جاتا ہے ٭ اور انطاکیہ کے بعض پرگنون مین چشمہ ہے کہ
جہان بچھو ہوتے ہین لوگ اوسکا پانی زمین پر ڈالدیتے ہین
بچھو اپنے اپنے سوراخ سے نکل وہان پر آکر جمع ہو جاتے ہین
اور لوگ اون سب کو مار کر بے خوف و
خطر ہو جاتے ہین ٭
اوسکی تصویر
یہ ہے

عشق مین ہر شب پانی سی نکلتی اور عاشقانہ گیت گاتی اور اندازہ رفتی آخر کار اوس پسر کے واسطے ایک تھیلی لا
لائی اور اوسکو دی یہ بات رفتہ رفتہ بادشاہ کے کان تک پہونچی بادشاہ نے آدمیون سے اوس تھیلی کو چھین لیا وہ پسر
اوس شہر سے باہر چلا گیا اور دوسرے شہر مین رہنا اختیار کیا اور وہ دختر اوس پسر کے عشق مین اوسی
صورت سی ہر شب پانی سی نکلتی تھی اور اوسکے مقام پر بیٹھکر روتی تھی اور جوانون کا دل اوسکی طرف
مائل ہوا اور اونھون نے اوسپر عشق اپنا جتایا اور اوس سے محبت کی خواہش کی مگر اوس دختر ماہ پیکر نے کسی
جوان کی طرف آنکھ اوٹھاکر بھی نہ دیکھا ✤ اوسکی تصویر یہ ہے ✤



اور رقہ مین سی تین کوس پر ایک چشمہ ہی کہ گرمی کے ایام مین برف جماتی ہی اور سردی کی فصل مین برف بہت
کم ہوجاتی ہی اور جب شہر مین برف نہین رہتی ہی وہین سی لوگ لاتی ہین ✤ اور بابل کی حدود مین ایک شہر ہی
کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے وہان کی باشندون پر کچھ مقرر فرمایا تہا کہ ہر سال دیا کرین اگر وہ

اور دیار بکر مین ایک چشمہ ہی اور اوس چشمے پر ایک سنگی تصویر مرد کی کھڑی ہوئی ہی جبتک وہ تصویر کھڑی رہتی ہے چشمے سے پانی جاری رہتا ہی اور جب اوس تصویر کو گرا دیتے ہین چشمہ پانی کا بند ہو جاتا ہی اور نیچے جب اوس تصویر کو برپا کرتے ہین اوس چشمے سے پانی پھر بہنے لگتا ہی ✦ اور رنشیا پور کے پہاڑ مین ایک چشمہ ہے جسکا دور ایک فرسنگ کا ہی نقل ہے کہ ایک روز شیخ ابو القاسم کرہ کانی گھوڑی پر سوار اوس چشمے پر پہونچا اور گھوڑی کو اوس نے ایک درخت من باندھ آپ نماز اور مناجات مین مشغول ہوا اس اثنا مین ایک گھوڑا اوس چشمے سے نکلا اور اوس گھوڑی پر چھوٹا ایک سال کے بعد اوس گھوڑی سے ایک بچہ نہایت خوبصورت بیظیر پیدا ہوا جب شیخ نے اوس بچہ کو دیکھا نہایت محظوظ ہوا اور اوسکو لالچ نے لیا پھر اوس چشمے پر گھوڑی پر سوار ہوکے آیا اور اوسکو اوسی مقام پر باندھ دیا اور آپ چشمۂ مذکور پر منتظر بیٹھا پھر وہ ہی گھوڑا اوس چشمے سے نکلا اور گھوڑی کو اپنے آگے رکھ چشمے کے اندر لیگیا جب شیخ نے یہ بات دیکھی بیتاب ہوکے اوسی چشمے کے کنارے گیا اور اوسکو آواز دینا شروع کیا اسی سے شیخ مذکور کا نام کرہ کانی مشہور ہو گیا اوسکی تصویر یہ ہے



اور طالقیہ کی حدود مین ایک چشمہ ہی جسکے دور کی وسعت دو فرسنگ کی ہی اور وہان مردم آبی پانی سے کھیلتے ہین اور جب کسی شخص کو دیکھ لیتے ہین بھاگ جاتے ہین اور پانی مین در آتے ہین کہتے ہین کہ ایک دختر پری پیکر ماہ رو دریائی آدمیون مین کی ایک پسر پر جو شہر طالقیہ کا باشندہ تھا عاشق ہوئی اور اوسکے

اگر اوس تک پہونچتا ہی ہلاک کرتا ہے ✣ اور غرنین کی نواح مین ایک چشمہ شیرین اور ایک کھاری ہے
اور ایک مقام مین جمع ہوجاتی ہین اور جب وہان سی آگے نکلجاتی ہین پھر دو چشمے ایک شیرین اور ایک کھاری
ہوجاتے ہین اور اسکی حکمت کچھ معلوم نہین ہوتی ہے ✣ اور ولایت عندمان مین ایک چشمہ ہی جب اوسکا
پانی سبو مین لو اوسی وقت پتھر ہوجاتا ہے اور اگر پھر اوس چشمہ مین ڈالدو صاف پانی ہوجاتا ہی ✣ اور
بدخشان کی حدود مین ایک چشمہ ہی کہ اگر کوئی شخص اوس چشمہ مین اوتری وہ چشمہ اوسکو ایک قوت سی باہر
پھینکدیتا ہے چنانچہ ایک شخص نی ایک بورا پانچ سو من گندم کا اوسمین آزمایش کی لیے ڈالا چشمہ نے
اوس بوری کو باہر اوچھالدیا ✣ اور ترکستان کی حدود مین ایک پتھر آدمی کی صورت کا ہی اور اپنے
منہ پر ہاتھ رکھی رہتا ہے جب دو تین برس پانی نہین برستا ہی خشکسالی اور قحط پیدا ہوجاتا ہی اوس
دیار کے لوگ جمع ہوکے اوس صورت کی پاس آتے ہین بعضے اوسکے سامنے جھکتے ہین اور بعضے نماز
پڑھتی ہین اور دعا مانگتے ہین اور اپنے سردار کی ہاتھ پاؤن ایک ذلت و خواری کی ساتھ باندھکے اوس
صورت کی آگے ڈالتی ہین اور کہتے ہین کہ ای صورت ہم جسکو تیری پاس لائے ہین یہ ہمارا سردار ہے
اسکو تجھپر سے اس لیے قربان کرتے ہین کہ ہمکو آب روان دی جب یہ لوگ گریہ وزاری کرتی ہین وہ صورت
منہ پرسی ہاتھ ہٹالیتی ہی اور حقتعالی کی قدرت کاملہ سی اوس صورت کی منہ سی ایک نہر جاری ہوتی ہے



اور کھیتیان سیراب ہوجاتی ہین بعد اوسکے وہی صورت منہ پر ہاتھ رکھ لیتی ہے پانی بند ہوجاتا ہے اوسکی تصویر یہ ہے ✣

تصویر سنگ



اور مصر کی حدود مین ایک پتھر ہے جب اوسکو سرکے مین ڈالو مضطرب ہوجاتا ہی اور سرکے سے باہر نکل پڑتا ہے اور اوسکا نام منفض الحمل ہے ۔ چشمون کے عجائب و غرائب کا بیان آذربیجان کی نواح مین ایک چشمہ ہی پانی اوسکا نہایت صاف اور شفاف بہتا ہی اور جب کسی شخص کو سنگی خشت درکار ہوتی ہی تو اوسکا قالب وہان لیجاتا ہی اور اوسمین اوس چشمہ کا پانی بھر دیتا ہی سنگی خشت تیار ہوجاتی ہے ۔ اور حدود چین مین ایک پہاڑ کی مابین ایک مقام ہی جب کہ پانی آبدان مین کم ہوجاتا ہے ایک گھوڑا اوسمین اوتارتے ہین اور آپ اوسکی چارون طرف بیٹھتے ہین اور اوس گھوڑی کو اوسمین سے نکلنے نہین دیتے ہین اوسی وقت خوب بدلی گھر آتی ہی اور اسقدر مینہ برستا ہی کہ وہ آبدان لبریز ہوجاتا ہے اسکے بعد اوس گھوڑے کو نکال کر وہین ذبح کرتے ہین اور گوشت اوسکا ٹکڑے ٹکڑے کرکے پہاڑ کی چوٹی پر رکھدیتے ہین وہان کی طائر کھالیتے ہین اور ہر سال اسی طریق کو برتتے ہین چنانچہ اگر کسی سال گھوڑا اوس آبدان مین نہین ڈالتے اوس سال ایک بوند بھی پانی کی نہین پڑتی ۔ اور رامغان کی نواح مین ایک چشمہ ہی کہ اگر اوسمین سے پانی لین اور اوس چشمہ سے تھوڑی دور لیجائین پتھر ہوجاتا ہے ۔ اور ولایت حضرموت مین ایک چشمہ ہی کہ اوسکو ماء الحنوث کہتے ہین جو اوسکا پانی پیتا ہے محنث ہوجاتا ہے ۔ اور ولایت مصر مین ایک حوض پتھر کا ترشا ہوا ہی اور اوسکی قریب ایک چشمہ ہے کہ اوسکا پانی اوس حوض مین آتا ہی اگر کوئی حائضہ یا جنب اوسمین ہاتھ ڈالتا ہی چشمہ ٹھہر جاتا ہی اور حوض کا پانی بہا کرتا ہوجاتا ہی اور جب حوض کا پانی نکال ڈالتے ہین اور خوب پاک و صاف کردیتے ہین پھر پانی اوسمین سے بہا کرتا ہے ۔ اور بیت المقدس کے حوالی مین ایک چشمہ ہی اگر اوسمین کوئی نجاست ڈالدی پانی اوسکا جوش مارتا ہی اور بہت بڑھ جاتا ہی اور اوس شخص کی طرف مین جاری ہوتا ہے

نکل آتے ہین اوسکی تصویر یہ ہے



اور ترمذ کے حوالی مین ایک پتھر ہے کہ جب کوئی شخص اوسپر سوتا ہی اور پھر جاگتا ہی اوسکو پیاس معلوم ہوتی ہی جب پانی پیتا ہے نامرد ہو جاتا ہے + اور مصر کے حوالی مین ایک پتھر ہے کہ جبتک اوسکو ہاتھ مین لیے رہوتے برابر چلی آتی ہے + اور بلخ کے میدان مین ایک پتھر ہے اور وہ قد آدم سے کچھ طولانی ہے اور جب لوگ آگے اوس پتھر کے دونون جانب بیٹھتے ہین اوس پتھر مین سے ایسی آواز آتی ہے جیسے کہ ایک گروہ لوگون کا باہم شور و فغان کرتے ہین بلکہ اسقدر اوسکی آواز بلند ہوتی ہی کہ اگر نقارہ بھی بجایئے تو دوسری جانب کے لوگون کو اوسکی آواز نسنائی دی + اور ہندوستان مین ایک پتھر ہے جسکی آواز مثل جرس کی آواز کے ہی اور اوسکو سنگ عقاب کہتے ہین اوس پتھر کی خاصیت یہ ہی کہ اگر کوئی شخص اوسکو منہ مین رکھے دشمن پر گفتگو مین غالب آجاتا ہی + اور چین کی حدود مین ایک مقام ہے کہ کبھی وہان مین بہر اور ڈیڑھ من کی پتھر برستی ہین اور اوس دیے کے لوگ زمین مین اوس پتھر سے مکان بناتے ہین اور جب پتھر برسنے کا وقت آتا ہی اوسمین جاکے چھپ رہتے ہین + اور رہناوند مین ایک بڑا پتھر ہے جب کسی شخص کی کوئی چیز غائب ہو جاتی ہی یا چوری جاتی ہی یا کوئی مرض اوسکو ہوتا ہے وہ اوس پتھر کے پاس جاکے سو رہتا ہی اور اوسکی جو کچھ کیفیت ہوتی ہی خواب مین معلوم ہو جاتی ہی اوسکی تصویر یہ ہے

پہاڑون کی تعداد کا ذکر ہوا ہے تحریر ہو چکے ہین اب مکرر بیان کی ضرورت نہین ہے ✤ ✤

پہاڑون کے عجائب و غرائب کا بیان

حقتعالی نے حدود مغرب مین ایک پتھر پیدا کیا ہے مسکی ہو بہو صورت اور ہیات موش کی ہی اور اوس نواح مین بلی نہین ہی لوگ اوس پتھر کو بجاے گربہ کے اپنے اپنے گھر مین لیجاتے ہین اور موش اوسکے گرد جمع ہو جاتی ہین اوس سے ہرگز نہین بھاگتی ہین اور وہ لوگ اون چوہون کو پکڑتے ہین اور مار ڈالتی ہین اور کہتے ہین وہ پتھر چوہون کا جاذب ہی ✤ اوسکی تصویر یہ ہے ✤

تصویر سنگ موش نما



اور ولایت تبت مین ایک پتھر ہی مسافرون مین جو شخص اوسکو دیکھتا ہی ہنستے ہنستے مر جاتا ہے اور وہان کے رہنے والون کو کچھ اثر نہین ہوتا ✤ اور ایک مقام ہی جسکو عین جارہ کہتے ہین اور اوسکے قرب ایک پتھر قائم ہے جب اوسکو گرواد و وہان کی عورتون کو اسقدر شدت شہوت کی ہوتی ہے کہ دیوانی ہو جاتی ہین اور گھر سے باہر نکل آتی ہین اور مردون کو طلب کرتی پھرتی ہین اور یہ بات اوسوقت رہتی ہے کہ جبتک پتھر قائم نہین کیا جاتا ہی ✤ اور اوسکے قرب مین ایک پتھر طولانی شکل کا ہے جسوقت مینہ کی احتیاج ہوتی ہی اوس پتھر کو لٹا دیتے ہین مینہ برسنا شروع ہو جاتا ہی اور جب پھر سیدھا کرتے ہین مینہ تھم جاتا ہے ✤ اور ولایت یکساس مین ایک قسم کا پتھر ہی جب اوسکو پانی مین ڈالدو مینہ برستا ہے ✤ اور عجائب الدنیا مین لکھا ہی کہ ایک پتھر جو دو گز کے فاصلہ سے چاندی کو جذب کرتا ہے جسطرح سے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے ✤ اور ایک گوہر ہے کہ اوسکو شاہ گوہران کہتے ہین اگر کوئی شخص اوسکو کسی پتلی رسی مین باندہ کر دریا مین ڈالدے جتنے موتی دریا مین جس مقام پر ہوتے ہین اوسکو جذب کرتا ہی اور وہ شخص اوس شاہ گوہران کو ایک ساعت کے بعد نکالتا ہی اور اوس مین گوہر چمٹے ہوئے

جاوے سکے سامنے نکلتا ہی مرتا ہے ٭ اور ایک پہاڑ ترکستان مین ہی جسکو جبل الزنگ کہتے ہین اور سونے چاندی کے ٹکڑے پاتھ آتے ہین اگر چھوٹے ٹکڑے اوٹھاوے فائدہ ہوتا ہی اور بڑے اوٹھاوے تو گھر مین لاوے عارضہ طاعون پیدا ہوجاتا ہی اور جو پھر جاکر وہی ٹکڑے مکان مین لاوے عارضہ طاعون جاتا رہتا ہی آدمی صحت پاتا ہی اور اگر کوئی مسافر وہ بڑے بڑے ٹکڑے اوٹھاوے کچھ ضرر نہین ہوتا ٭ اور ایک پہاڑ ہی جو جاوے اوسکے اوڑتے جاتا ہی فوراً مرجاتا ہے ٭ اور اوسی جگہ ایک اور بھی پہاڑ ہی کہ جب پتھرون کو باہم گھسین مینہ برستا ہی ٭ اوسکی تصویر یہ ہے



اور ولایت فرغانہ مین ایک پہاڑ ہے کہ اوسکے پتھر لکڑی کی طرح جلتے ہین ٭ اور بصرہ کے ایک پہاڑ مین ایک غار ہی جسمین سے ایک شعلہ آگ کا نکلتا ہی اور آدمی کی ہڈیان پوست نکال کے باہر ڈالدیتا ہی اور یہ بات ہمیشہ رہتی ہی اور کوئی شخص اوسکی حقیقت سے واقف نہین ہے ٭ اور الذباب کے پہاڑ مین سے ایک پہاڑ مین ایک درۂ تنگ ہی کہ ادہر سے لوگ آتے جاتے ہین اور اگر کوئی اودہر سے گذرنے کے وقت آواز دیتا ہے یا بات کرتا ہی اوسی وقت ایک ہوای تند چلتی ہے اور اون لوگون کو اوٹھاکے پھینک دیتی ہی اور اوس پہاڑ کے درختون کو اوکھاڑ کے لیجاتی ہے اوسی وجہ سے لوگ اوس پہاڑ مین چپ چاپ جاتے ہین اور زبان سے کوئی بات نہین نکالتے ہین اور بعضی پہاڑون کے عجائب اور غرائب کہان تک

پہاڑون

اور وہان مخلوق کثرت سے رہتی ہی لیکن کوئی کام اور صنعت نہین جانتی ہے اور اسی کی تجارت کرتی ہے اور معیشت اونکی اسی پر موقوف ہی اور گھراونکے نہایت تکلف کے ساتھہ آراستہ اور مال اور نعمت سے پر ہین ✤ اور ایک گھاس خراسان کے پہاڑون مین ہے اور ایک عجیب و غریب خاصیت اوسمین ہی کہ اوسکے توڑتے وقت جو حرکت توڑنیوالے سے سرزد ہوتی ہی کہانیوالا اوسکا بھی وہی حرکت کرتا ہی مثلاً اگر توڑنیوالا ہنستا ہی یا روتا ہے یا اوچلاکر داہی کہانے والا بھی ایسی ہی باتین کرے گا ✤ اور رمیت المقدس کے حدود مین ایک پہاڑ ہی وہان ایک پتھر کا مکان بنایا ہی لوگ وہان جاتے ہین اور عبادت کرتے ہین دعا مانگتے ہین اور جب شب ہوتی ہی وہ مکان ایسا روشن ہو جاتا ہے گویا کہ شمعین روشن ہین ✤ اور ایک پہاڑ رے اور قزوین کے درمیان مین ہی اور اوس پہاڑ مین پتھر کے ریزے ہین اگر کوئی شخص اون ریزون کو آگ مین ڈالے اور کہے ہمکو آگ نیلی چاہیے نیلی ہی آگ ہو جائیگی اور اگر کہے ہمکو سرخ چاہیے سرخ ہی آگ ہو جائیگی غرض کہ جو رنگ جس شخص کو پسند ہوگا ویسا ہی رنگ اوس سے ظاہر ہوگا ✤ اور ایک پہاڑ سراندیپ مین واقع ہی جہان حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کا گذر واقع ہوا ہی اور آپکے قدم کا نشان اوسکے پتھرون مین ہے جب مینہ برستا ہی قدم کا نشان مٹجاتا ہی اور پھر دوسرے روز ظاہر ہوتا ہے اوسکی تصویر یہ ہے ✤


نقش قدم حضرت آدم علیہ السلام

اور ایک پہاڑ ولایت تبت مین ہے کہ جو اوس پہاڑ پر جاتا ہی عارضۂ ضیق النفس مین مبتلا ہو جاتا ہے ✤ اور وہ ہلاک ہوتا ہی یا گونگا ہو جاتا ہے ✤ اور ایک پہاڑ مصر کی جانب شرق مین واقع ہی اور وہان سے ایک آواز ہمیشہ مثل آدمی کی آواز کے آتی ہی اور کسیکو اسکی حقیقت دریافت نہین ہوئی ✤ اور قنطوسہ کے پہاڑ مین ایک غار ہی اور اوس غار مین ایک میت ہے جسمین کسی طرح کا تغیر نہین ہوا ہی اور معلوم نہین کب سے ہی اور کسکی ہے ✤ اور ترکستان مین ہی ایک پہاڑ ہے جسمین ایک غار ہی جو اوسمین جاتا ہے جان سے جاتا ہے ✤ اور اوسی مقام مین ایک اور غار ہے

اور سخت پاک اور صاف ہوجاتا ہے ✤ اور ایک پہاڑ یمن کی حدود مین واقع ہی جسکی چوٹی پر ہر طرف سے پانی جاری ہے مگر زمین تک پہونچنے سے پہلے پتھر ہوجاتا ہی اور شب یمانی سپید اوسی سے ہے ✤ اور ایک پہاڑ طبرستان مین ہی جسکو ہر مزکوہ کہتے ہین اوسپر سے پانی نیچے آتا ہی جسوقت ایک آواز دوہ پانی ٹھہر جاتا ہے اور جب دوسری آواز دو جاری ہوجاتا ہی اور ہمیشہ یہی بات رہتی ہے ✤ اور اندلس کے پہاڑ مین ایک غار ہے اگر کوئی بتی لکڑی مین باندھ کے اوس غار مین ڈالین اوسیوقت روشن نکلتا ہی اور کچھ حرارت اور آگ اوس غار مین معلوم نہین ہوتی ہے ✤ اور کوہ اندلس کے قریب دو چشمے جاری ہین اور دونون چشمون مین بالشت بھر کا فرق بھی نہین ہی مگر ایک چشمے سے ایسا پانی بہتا ہی کہ اگر کوئی چیز اوسمین ڈالی جاتی ہے فوراً پکجاتی ہے اور دوسرے چشمے سے اسقدر سرد پانی نکلتا ہی کہ اگر اوسکا گھونٹ پیو تو نہین بچا جاتا ہے

اور ہند کے بلاد مین ایک پہاڑ ہی جہان طلسم کے دو شتر بنے ہین اور ہر شتر کے منہ سے پانی جاری اور دو تو دو نہرین نکلی ہین اور دو مقام ہین اوسکے پانی سے لوگ کھیتی کرتے ہین چنانچہ ایک مقام کے لوگون نے یہ تصور کیا کہ اون شترون کے منہ توڑنے سے پانی کثرت سے ہاتھ آئیگا جب اون لوگون نے اوسکا منہ توڑا پانی بالکل بند ہوگیا پھر اون شترون کے منہ کو آپسمین سی دیا مگر کوئی فائدہ نہوا ✤ اوسکی صورت یہ ہے ✤



اور ایک پہاڑ حدود غور مین واقع ہی اوسی کوہ سے گرم پانی کھاری نکلتا ہی اور بہتا ہی اور جتنی دور جاتا ہے اوتنی ہی زیادہ ہوجاتا ہی یہان تک کہ ایک بڑی نہر ہوجاتا ہی اور جب اوس حدود سے آگے نکلجاتا ہے سرد اور شیرین ہوجاتا ہے ✤ اور ایک پہاڑ حدود بصرہ مین ہی کہ وہان کے لوگ اوس پہاڑ کی مٹی کھود کے رکھدیتے ہین اور جب بادسموم چلتی ہی وہ سب مٹی گندہ بک ہوجاتی ہی اور اوسکو عراق اور خراسان مین لیجاتے ہین اور فروخت کرتے ہین اور اوسکو گوگرد فارسی مین کہتے ہین اور اوس پہاڑ کے قریب ایک آباد مقام ہے

اور اونکو کھلایا اور جب اونکو کھانا کھانے سے فرصت ہوئی بام خانہ پر لے گئے جہان سب ضرورت کی چیزین
مثل ماکولات اور ملبوس اور فرش و فروش مہیا تھا اور ذیحجہ کی نوین کو ایک جشن تھا ایلچیون کے لیے گھوڑے
لائے اور وہ سوار ہوکے بادشاہ کے دولتخانہ پر حاضر ہوئے مگر اوسوقت کچھ رات باقی تھی اور تیس لاکھ آدمی
وہان جمع ہوچکا تھا جب دن ہوا وہ تینون دروازے کھولے گئے اور ایلچیون کو بارگاہ مین لے گئے اونہون نے
پانچ بار زمین بوسی کی اور بادشاہ تخت پر سے اوترا اور ایلچیون کو اپنے ہمراہ باہر لیگیا اور اوس جشن مین عجائبات
اور غرائبات کثرت سے تھے چنانچہ اونمین سے ایک غریب امر یہ تھا کہ ایک شخص آستانہ پر سو رہا تھا اور دونون
پاؤن اوسکے اوٹھے ہوے تھے چند نے اوسکے ہاتھہ پر کہین اور دوسرے شخص نے اون سب نیون کو
اپنے ہاتھہ سے پکڑا پھر ایک دس برس کا لڑکا آیا اور اون نیون کے اوپر گیا اور انکی بلندی سات گز کی تھی
وہ لڑکا اوسپر انواع اور اقسام کی بازی گری کرنے لگا پھر ایک ایک نے کو اوس نے پھینک دیا آخر کو
ایک نے رہ گئی پھر اوسپر قلعہ بازی کھانے لگا بعد انہین عجیب و غریب حرکتون کے قلعہ بازی کھانے مین
چوک گیا اور ہر شخص کو یہ گمان ہوا کہ گر پڑا اور اسنے یہ عمداً کیا تھا جب زمین پر سے جدا ہوا تو اوس شخص نے جو سو رہا تھا
دفعۃً بہت سرعت سے جست کی اور اوس لڑکے کو اپنی گود مین لیلیا القصہ سب ایلچی جمادی الاول کی پندرھوین
۹۲۵ سنہ مین بادشاہ سے رخصت ہوا اور خان بالیق سے نکل کے اور اپنے دستور کے ساتھہ منازل طے کرتے ہوئے
رمضان کی دسوین سنہ الیہ کو ہرات مین داخل ہوئے **پہاڑون کے عجائب و غرائب کے**
بیان مین ہرچند وہم و خیال امورات عجیب و غریب کے دریافت سے معذور ہوا ہے لیکن عقل دور بین
دانشمندون کی ادنی تامل سے اون امورات کو قادر مطلق کی قدرت کاملہ کا ایک نمونہ جانتی ہے اور اوسکے
ظہور کو بعید حکیم برحق کی صنعت سے خیال نہین کرتی ہے اور ایسے امرون سے اوسکی کمال قدرت کا اعتقاد
ہوتا ہے اور اوسکی وحدانیت کا اثبات اور شبہہ اور دغدغہ سے دل آزردہ ہوتا ہے اسی وجہ سے اون واقعون کا
ثمہ جنکے دیکھنے سے عقل کو اوس خالق برحق کی قدرت بے انتہا کا غیب یقین ہوجائے اور مقام صدق
حکمت باری تعالی کا راستہ پائے تحریر کرنا ضرور ہوا ہے اور اس صفحہ کاغذ پر مذکور ہوا ہے اے عزیز جاننا چاہیے
کہ کرمان کی حدود مین ایک پہاڑ ہے اگر اوسکی پتھر کو توڑین اوسمین آدمی کی صورت بعضی بیٹی اور بعضی
سوتی اور بعضی کھڑی دیکھنے مین آتی ہے **اور** ایک پہاڑ بسطام کی شرق کی جانب ہے اور وہان ایک تخت
ایسا ہے کہ اگر اوسپر نجاست پڑجاتی ہے اسقدر مینہ برستا ہے کہ وہ نجاست دور ہوجاتی ہے

کوشک پہلی کوشک سے زیادہ بڑا تھا اور وہان پر ایک تخت اطلس سے منڈھا ہوا اور پرزرہی کا کام کیا ہوا اور نقش و نگار سے منقش اور سیمرغ اور دوسرے جانورون کی صورتین اوسپر بنی ہوئی لائے اور اوس تخت پر ایک کرسی زرد رکھی ہوئی اور چپ و راست اوسکے خطا کے لوگ صف باندہے کھڑے ہوئے اول امراے تومان آگے آئے اونکے بعد ہزاری اور صدی منصب والے اور یہ نہایت کثرت سے تھے اور اونکے پیچھے جبّہ پوش اور نیزہ دار بیحد اور بشمار اور بعضون کے ہاتھون مین شمشیر برہنہ داخل ہوئے اور سب خلائق اسی طرح سے خاموش تھی کہ گویا ایک متنفس بھی وہان نہین ہی اور جب بادشاہ حرم سراسے باہر تشریف لائے تو ایک سیڑھی چاندی کی جسکے پانچ پایے تھے اوس تخت کے پہلو مین لگائی اور اوس تخت پر آکر زرین کرسی پر رونق افروز ہوے بادشاہ کا میانہ قد تھا اور اوسکے ڈاڑھی کے بال قریب دو سو تیس ہزار ذرع کے دراز تھے کہ اوسکے گود مین تین چار حلقے رکھتے تھے اور دو خرد ماہ پیکر خوش منظر بالون کا جوڑا باندہے گردن اور چہرہ کھولے ہوئے چپ و راست کھڑی تھین اور کانون مین بڑے بڑے موتی پہنے اور کاغذ و قلم ہاتھ مین لیے منتظر تھین کہ جو کچھ بادشاہ ارشاد کرین اوسکو اوسی وقت لکھ لین اور جب حرم مین تشریف لیجائین وہ ہی نوشتہ اوسکی خدمت مین پہونچائین کہ اگر حکم کو بدلنا منظور ہو اپنی ہاتھ سے لکھ کے باہر بھیجے کہ اہل دیوان اوسکے موافق عمل مین لائین الحاصل جب بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا صفین بادشاہ کے روبرو کھڑی ہوئین اور ایلچیون کو بادشاہ کی حضور مین قریب بارہ گز کے فاصلہ پر نزدیک تخت کے حاضر کیا اور ایک امیر نے اونکا احوال خطائی خط مین لکھ کے بادشاہ کی سامنے پڑہا اوسکا مضمون یہ تہا کہ دور دراز راہ سے شاہرخ کے پاس سے آئے ہین اور بادشاہ کی طرف سے تبرکات اور قسم قسم کی عمدہ عمدہ چیزین بطریق تحفہ کے لائے ہین اور بہت جلدی یہان آئے ہین بعد اسکے قاضی حاجی یوسف نام جو امراے تومان اور مقربین بادشاہ سے تھے چند مسلمانون کو ہمراہ لیے آگے بڑہے اور ایلچیون کی پاس آئے اور اون سے کہا جھکو اور بعد اوسکے سجدہ کرو چنانچہ تین بار ایلچیون نے اونکے کہنے کی موافق کیا پھر حضرت شاہرخ کے مکاتیب طلا اس کی برچہ مین لپیٹے دونون ہاتھون مین لیے اور مولانا سی قاضی مذکور نے وہ مکاتیب اون سے لیکے اوس خواجہ سرا کو جو تخت کے سامنے کھڑا تھا دیے خواجہ سرا نے بادشاہ کی حضور مین پیش کیے بادشاہ نے اونکو کھول کے دیکھا پھر خواجہ سرا کو دیدیا بعد اوسکے سات ایلچی اون ایلچیون مین سے بادشاہ کی قریب گئے بادشاہ نے شاہرخ میرزا اور باقی اوسکے فرزندون کا احوال پوچھا پھر ایلچیون کو اونکی فرودگاہ مین لیگئے اور دسترخوان بچھایا اور عمدہ عمدہ کھانا

ڈہالا ہے اور وہ پچاس گز بلند ہی اور اوسکے ہر ضلع مین ایک باتھ اور ہر ہاتھ پر ایک بت بنایا ہی اور
وہ بت باوصف اس بڑائی کے ایک کرسی پر رکھا ہے اور ذیقعدہ کی آٹھوین تاریخ قریب صبح صادق کے
شہر خان بالیق کے دروازی پر پہونچے یہ شہر نہایت بزرگ ہی اور اسمین چار حصار ہین اور ہر حصار ہی دوسرے
حصار تک ایک فرسنگ کا فاصلہ ہی اور سواد اعظم ممالک چین ہی اور اوسکو خطا بھی کہتے ہین اور وہ بلاد ایک
طولانی مقام مین واقع ہے دور اوسکا چوبیس فرسنگ کا ہی اور اوسکی بازار کا طول تین فرسنگ کا ہے
اور اہل حرفہ مین سے فقط تین ہزار دکان رنگریزون کی ہی باقی اور حرفہ کے لوگ اسی قیاس پر ہین اور یہان
چہاؤنی ہفتاد تومان کے لشکریون کی ہی اور ہفتاد تومان سے مراد سات لاکھ آدمی ہی اور سوا مسافرون
اور تجارون اور آنے جانے والون اور بت پرستون ترسائیون کے جو داخل دفتر نہین ہین سات لاکھ رعیت
ہے اور ہر شب کو چالیس ہزار کوتوال حفاظت اور نگہبانی کے لیے شہر مین روند پھرتے ہین اور اس
شہر مین بہت نہرین بڑی بڑی جاری ہین ادنی سی بات یہ ہی کہ تین ہزار ساٹھ پل چوبی بندی ہین اور
بیشمار اور بیحد کشتیان ان نہرون مین آتی جاتی ہین اور باوصف اسکے کہ یہ شہر بہت بڑا ہی کوچون اور
محلون اور راستون مین کھرنجہ اینٹ اور پتھر کا بنا ہی القصہ الچیون کو ایک برج کے پہلو سے جو تعمیر ہوتا تھا
شہر خان بالیق کے اندر لائی اور بادشاہ کی بارگاہ مین اوتارا اور وہ میدان سات سو قدم کا ہی اور تمام
سنگ مرمر کا فرش ہی اور اوسکے دو جانب دریا ہی الچی وہان ہی اوس بارگاہ کے اندر آئے اور وہان پر
ابھی روز روشن نہوا تھا کہ قریب ایک لاکھ آدمی کے حاضر تھے اور اوسکے اندر بھی ایک میدان نہایت وسیع
تھا اور ایک تخت تیس گز کا بلند اور رفیع تھا اور اوسپر عمارت عالی جسکے ستونون کی بلندی پچاس
گز کی تھی بنی تھی اور ستونون کے آگے تین دروازی بنائے ہوے تھے اور وہ مقام بادشاہ کی نشستگاہ تھی
اور اوسکے دہنے بائین نفیری اور نقارچی اور ناقوس نواز بادشاہ کی آمد کے منتظر کھڑے تھے کہ بادشاہ
برامد ہون تو اس سے وردی لین اور بجائین اور اوسوقت تیس لاکھ آدمی بارگاہ مین جمع ہوگئے تھے
اور دو ہزار مغنی اور سازندے کھڑے ہوے اپنے اپنے ساز ملا رہے تھے اور دو ہزار ستیار بند اور کھڑے ہوے تھے
جب صبح ہوئی بادشاہ برامد ہوے اور جو لوگ منتظر کھڑے تھے وہ ایکبارگی ناقوس اور نفیری اور نقارہ بجانے لگے
کہ زلزلہ سا گنبد گردون مین پڑگیا اور وہ تینون دروازے کھولے گئے اور خلائق اوسکے اندر داخل ہوئی
جب اس میدان سے دوسرے میدان مین گئے تو وہ بھی نہایت وسیع اور دلکشا پایا اور وہان بھی ایک

وہان پہان سبھون کے نام لکہے گئے پہر کجوا کی طرف آئے اور سب اسباب اور مال انکا لیکے دفتر مین لکہہ لیا
اور پادشاہ کی خزانچیون کو سپرد کیا اور ہر شب کو ہر ایک کے لیے ایک جوڑا بہت تحفہ ریشمی لباس کا اور
ایک خدمتگار مہیا رہتا تہا اور یہان سے خان بالیق تک جو انکے بادشاہ کی تختگاہ ہے ننانوے بام خانہ ہین اور
سب آباد اور معمور ہین اور بام خانون مین چند قرغو کیدی قو ہین اور قرغو خانہ بلند سے مراد ہے جسکی بلندی
ساٹھہ گز کی ہوتی ہے اور اس مقام مین ہمیشہ دس آدمی رہتے ہین اگر کوئی جہگڑا یا فساد پیش آتا ہے تو یہ لوگ
آگ جلاتے ہین اور وہان کی آگ دوسری قرغو کے لوگ دیکہہ کے اپنے مقام مین آگ روشن کر دیتے ہین اور
اسی طرح ایک دوسرے کو دیکہکے برابر آگ جلاتا ہے حتی کہ ایک رات دن مین تین مہینے کی راہ تک قضیہ اور
فساد کی واقع ہونے کی خبر ہو جاتی ہے بعد اوسکے ایک کتابت جسمین اوس قضیہ کی کیفیت تفصیل سے لکہی ہوتی
ہے ایک کیدی قو دوسرے کیدی قو کو ہاتہون ہاتہ پہونچا دیتا ہے اور کیدی قو ایک مکان ہے جسمین
چند آدمی رہا کرتے ہین اور اونکو یہی خدمت سپرد ہے کہ ایک دوسری کیدی قو کو مکتوب پہونچاتا ہے اور دو
کیدی قو کی مسافت چار فرسنگ کی ہے اور سوکجو سے قمچو تک جو ایک شہر بزرگ ہے نو بام خانہ ہین اور
ہر بام خانہ مین چار سو پچاس گہوڑے اور دراز گوش ایلچیون کے لانیکے لیے مقرر ہین اور قمچو مین ایک مکان ہے
جسے چرخ فلک کہتے ہین اور وہ ایک مکان ہشت پہل ہے اور نیچے سے اوپر تک اوسکی پندرہ طبقہ بنائے ہین
اور ہر طبقہ مین بلند عمارتین اور دریچہ خوش وضع اور ایوان ہین اور اون طبقون مین عجیب اور غریب صورتین
منقش ہین اور دیوؤن کی صورتین بنائی ہین جو اوس مکان کو اپنے دوش پر اوٹہا لیتے ہین اور وہ محل بیس گز
بلند اور بارہ گز چوڑا ہے اور سب ترشی لکڑی کا بنا ہے اور اوسپر سونا پہرا ہے گویا کہ ایک سوئی کا ڈلا معلوم
ہوتا ہے اور ایک بڑا تبخانہ اوسکے نیچے تیار کیا ہے لوہے کی سلاخین اوپر سے نیچے تک اوسمین نصب کی ہین
اور ایک سلاخ آہنی کرسی پر رکہی ہے اور تین سلاخین اوس محل کی چھت پر استوار کی ہین چنانچہ تبخانے کے
اندر کی سلاخ کو ذرا سی حرکت دو تو وہ تمام مکان حرکت اور گردش مین آتا ہے القصہ وہ ایلچی ہر روز ایک
بام مین اور ہر ہفتہ مین ایک مقام پر پہونچتے تہے حتی کہ شوال کی چوتہی کو ایک شہر مین جو آب فرامون کے
کنارے پر واقع ہے پہونچے اور اس مقام کا پانی کثرت مین جیحون کی برابر ہے اور اوس شہر مین دختر حسین
اوغلی سکیل بہت ہین اور وہ حسن آباد مشہور ہے اور وہان سے گذر کر اور کئی شہر طے کیے اور ۲۷ ستائیسوین شوال کو
شہر صیدین مین پہونچے یہ شہر بہت بڑا ہے اور یہان تبخانے کثرت سے ہین اور ایک تبخانہ مین ایک بت جسیم رنجی

بادشاہ اور حاکمون کے وہان مکانات ہین مثل دجلۂ بغداد کے اوسمین ایک نہر ہمیشہ جاری رہتی ہی اور دونون
اوس شہر کے عمارات ہین اور منجملہ عجائب اور غرائب کے یہ امر ہے کہ ایسی ہی ایک نہر نایبداکنار ایک چشمہ سے
جسکو دیر کہتے ہین نکلی ہی اور سر چشمہ اوسکا وہین پر واقع ہی اور اوسپر تیس ہزار پل کشتیون کی زنجیرون سے
جکڑے ہوئے بندہی ہین اور اونمین سات پل شہر کے اندر واقع ہین اور عمارات تکلف کی نہایت زیب و
زینت کے ساتھہ ہین اور اکثر عمارتین ہین بعضون پر کندہ کاری ہی اور بعض نگین اور منقش ہین اور اس
دیار جنت آثار کے دشت اور کوہ مین قسم قسم میوے کے درخت بیحد اور بیشمار ہین اور ہوا وہان کی مائل
بسردی ہی اور برف بہت گرتی ہی اور میوے گرم اور سرد جیسے خرما اور نارنج اور لیمون وغیرہ نہین پیدا ہوتے ہین
مگر اور مقامون سے وہان آتے ہین اور بعضے مورخون نے کہا ہے کہ ولایت کشمیر سات باغون سے ایک باغ
ہے جسکو حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے حکم سے جنون نے لگایا تہا اور وہان کی آب و ہوا
کی لطافت سے اہل کشمیر خوش رنگ اور شکل اور صورت مین زیبا اور حسن اور خوبی مین یکتا ہوتے ہین ✤

ولایت خطا کے عجائب و غرائب کے بیان مین

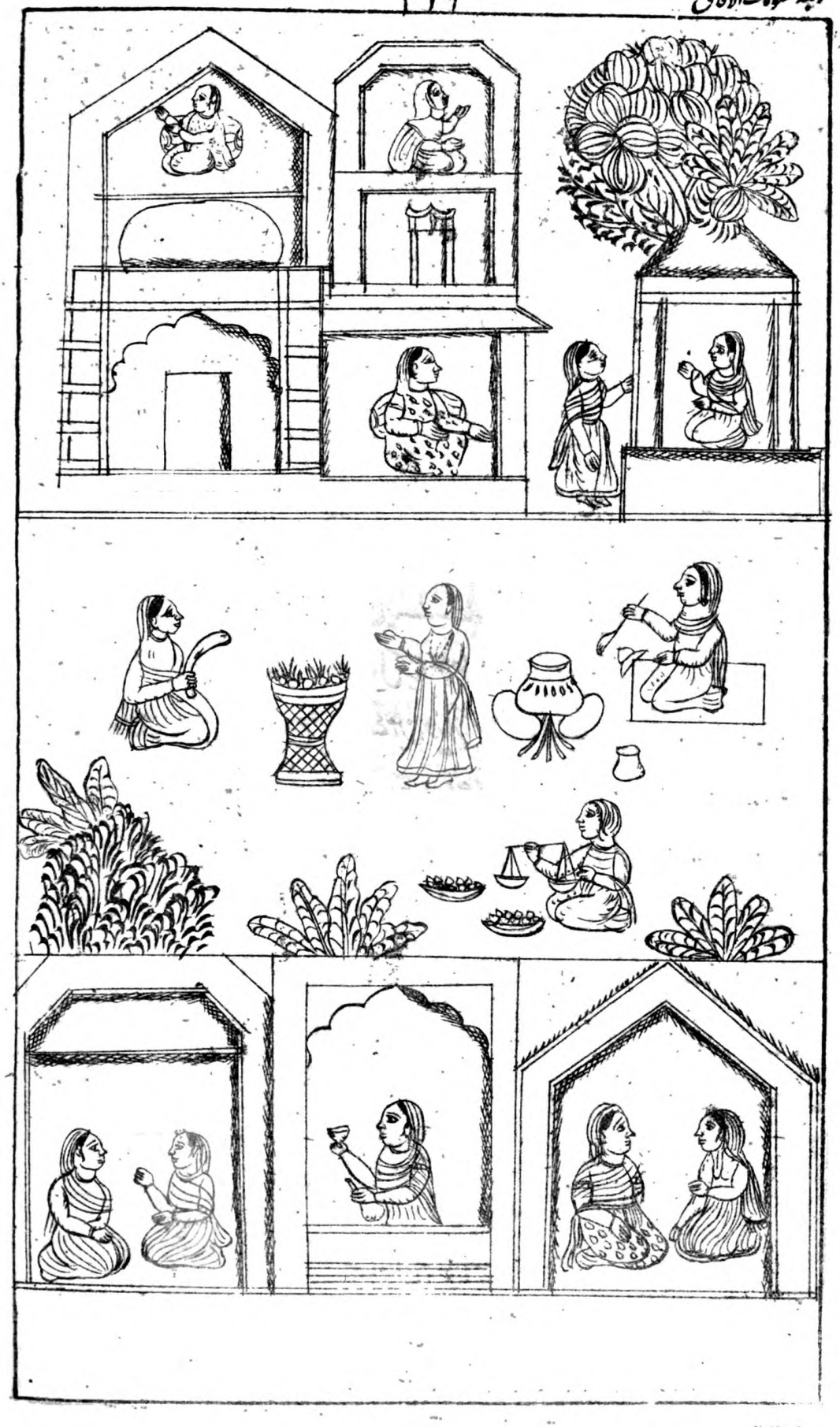
سالکان مسالک بدائع رہ نوردان بادیۂ
وقائع کی رائے عالم آرا پر جبکہ دل حکایات غریبہ اور روایات عجیبہ کے سننے سے ایک عجب لطف اوٹہاتا ہے
ہر دم ایسی ہی داستان ندرت نشان کا مشتاق سراپا ہی پوشیدہ نرہے کہ صاحب مطلع السعدین نے میرزا
شاہرخ بہادر خان پسر امیر تیمور صاحب قران کے احوال مین ایک قصۂ حیرت افزا شہر خطاے دلکشا کے
راویان معتبر سے نقل کیا ہی بڑی تحقیق کے ساتھہ لکھا ہی چونکہ اس مختصر مین گنجایش رکہتا تہا اور اسکے
امور اسے مناسبت شایقین کے لیے تحریر ہوا صاحب مطلع السعدین کا بیان ہی سچی داستان ہی کہ جب میرزا
شاہرخ نے ایلچی خطا کی جانب بیچ سولہوین ذیقعدہ ۱۲ سنہ کو ہرات سے نکل راہی ہوئے اور سولہوین شعبان
۲۳ سنہ کو خطا کی سرحد پر پہونچے سرحد خطا کے حاکم نے ایلچیون کو ایک مدت تک ٹہہرایا اور انواع اور
اقسام کے تکلفات سے پیش آیا اور سب طرح سے خدمت اونکی بجا لایا اور وہان ایک لکلک کی شکل
بنائی تہی ایک لڑکا اوس جانور کے اندر گہسکے اوسی کے طور پر آواز دیتا تہا اور سر ہلاتا تہا اور اوسکی
آواز اور حرکات مین اوس جانور سے کچھہ فرق نتہا ہو بہو وہی معلوم ہوتا تہا دیکہنے والون کو حیرت
ہوتی تہی اور ستردین کو چول مین آئے اور چند روز کے بعد قراقول مین پہونچے اور یہی قراول ایک مضبوط
اور مستحکم قلعہ ہی اور اوسکے اطراف مین بڑی بڑی پہاڑہین اور اوس قلعہ کے اندر سے راستہ واقع ہوا ہے

جاری ہین اور اوسکے اطراف مین پتھر تراش کے پل باندہے ہین اور ایوان شاہی کو دہنے جانب دیوانخانہ نہایت وسیع آسمان سے باتین کرتا جسمین چالیس ستون بنائے ہین اور وہ پتھر اور چونے کے ہین اور ایوان کے نیچے ایک کرسی طیار کی ہے جسکی بلندی قد آدم سے زیادہ ہے اور اوسکا طول تیس گز کا اور عرض چھ گز کا ہے اور دفترخانہ اور اہل قلم وہین بیٹھتے ہین اور اون چالیس ستون کے درمیان مین ایک خواجہ سرا ملقب بہ قایم کمال استقلال سے دیوانخانہ مین بیٹھتا ہے اور اوسکے پاس مین چوبدار صف باندہے ہوے کہڑے رہتے ہین جسکو کوئی کام درپیش ہوتا ہے وہ چوبدارون کے پاس جاکے خوشامد کرتا ہے اور کچھ تحفہ پیشکش کرتا ہے اور وہ اوسکے مدعا عرض کرتا ہے اور مدعا یک موافق عدالت کے حکم دیتا ہے اور کسی دوسرے کو اوسکے کام مین مداخلت کی مجال نہین ہے **ولایت کشمیر کی صفت مین** اے عزیز جاننا چاہیے کہ کشمیر درمیان چوتھی اقلیم کے ایک ولایت ہے اور زمین اوس مقام کی طولانی بہت رکھتی ہے اور وہ ملک محروسہ بلند پہاڑون مین ڈہپا ہوا ہے حد شمالی اوسکی ولایت بدخشان سے ملی ہے اور جنوبی ممالک ہندوستان سے اور غربی منازل اور مساکن قبائل افغانون سے متصل ہے اور شرقی صحراے تبت کے جنگلون سے ملی ہے اور کسی بیگانہ کو اوسپر دست تصرف کی مجال نہین ہے کیونکہ جو سمت اوسکی معظم ہے وہ دو تین راہون پر منحصر ہے منجملہ اوسکے بدخشان کے پہاڑون کی طرف چلی گئی ہے اور اوسطرف سے گذرنا نہایت سخت اور دشوار ہے چنانچہ اون پہاڑون پر سے اسباب وغیرہ چوپاؤن پر لادکے لیجانا ممکن نہین ہے لوگ اپنی پیٹھون پر اسباب لادکے کئی دن کی راہ طے کرکے اوس مقام مین پہونچاتے ہین جہان سے چارپاؤن پر بوجہ لادکے لیجاتے ہین اور جو راہ کہ ہندوستان کی جانب گئی ہے وہ بھی ایسی ہی ہے اور ایک دوسری راہ جو صحراے تبت کی طرف ہے وہ کچھ اون دونون راہون سے آسان زیادہ ہے مگر چند روز کی راہ تک گھاس رہبر ہے اور سوار کا اوس دشت سے گذرنا نہایت مشکل اور دشوار ہے کیونکہ اوس دشت کی ہوا متغفن اور ناخوش ہے دفعۃً چلتے چلتے گھوڑے کا دم گھٹجاتا ہے اور گر پڑتا ہے اور پیٹ پھولجاتا ہے اور اس بیابان ہموار مین جسکے درمیان مین پہاڑ واقع ہین دو ہزار قریے آباد ہین اور اوسمین چشمہ خوشگوار پانی کے اور نہرین کثرت سے جاری ہین اور پھولے پھلے درخت یہان بہت ہین اور کہیں بہشت بہی جگہ ایسی نہین جو معمور اور آباد نہو اور اکثر وہان کھیتی چانول کی ہوتی ہے اور وہ نہایت خوشبودار ہوتے ہین اور اوس ملک مین ہوا موافق اور سازوار ہے کہتے ہین کہ اس ولایت ولکشا مین ایک شہر قعر نام جسکی ہوا خوشگوار اور مقام دلربا اور پربہار ہے

اور وہان ایک چشمہ ہے جب عورتین اوس چشمہ مین جاکے بیٹھتی ہین اونپر اسقدر شہوت غالب ہوتی ہے
کہ اوسکے نہایت ذوق مین اون عورتون سے نطفہ منفصل ہوکر رحم مین جاکے انسان کی صورت بن جاتا ہے
مگر چونکہ نطفہ مرد کا اوسمین مخلوط نہین ہوتا ہے تمام اولاد دختر ہی پیدا ہوتی ہے اور جو عورت حیض سے پاک ہوکے
دوسرے روز اوس چشمہ مین بیٹھتی ہے پھر حیض سے ہوجاتی ہے اور اسقدر خون جاری ہوتا ہے کہ قریب ہلاکت
ہوجاتی ہے وہ عورتین صورت مین رشک حور و پری ہین خواہش مجامعت سے بری ہین اور اگر فی المثل کوئی
عورت وہان سے کسی اور ولایت مین جائے مباشرت سے آزردہ خاطر ہوکے چندے کے بعد اوس ولایت کی عادت
اوسمین بھی ہوجائے اور اس شہر کی عورتین سب اسلام سے مشرف ہین اور حقتعالی جلشانہ کی عبادت درجۂ
عالی کی رکھتے ہین اور جو کام مردون کے ہین وہ سب یہ عورتین کرتی ہین جیسے عمارت بنانا کھیتی کرنا اور جو پیدا
کہ کھیتی وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے اوسمین برابر تقسیم کرلیتی ہین اور بزرگی اور کوچکی اور نفع اور نقصان مین جھگڑا
انمین نہین ہے اور مال کی زیادتی اور نعمت کا ہونا اور مال جمع کرنا اور تعظیم کو برا جانتی ہین اور اوس غار کی
دوسری جانب ایک گروہ بنی اسرائیل کا رہتا ہے جس زمانہ مین باری تعالی نے فرعون اور قبطیون کو غرق بحر غضب
فرمایا تھا بنی اسرائیل کی ایک جماعت نے ہاتھ اوٹھاکے تضرع اور زاری سے دعا مانگی تھی کہ اے ہمارے پروردگار
اب ہمکو اس قوم مین نہ لیجانا واللہ اعلم

ولایت بیجانگر کے عجائب اور غرائب کا بیان

اے عزیز جاننا چاہیے کہ بیجانگر ایک شہر نہایت معمور اور آباد اور بہت وسیع اور کشادہ ہے اور مملکت بیجانگر کی
وسعت سراندیپ کی حد سے ولایت بنگالہ بندر تک ہے جو گلبرگہ کے نام سے مشہور ہے اور نواح ملیبار سے حدود
بنگالہ تک زیادہ نہر ار فرسنگ سے ہے اور یہ سب معمور اور آباد ہے اور سات قلعہ اور حصار اسکے گردوپیش مین
ہین اور چارون طرف حصار کے پچاس گز کے دور مین تمام تیر قد آدم آدھے زمین مین آدھے باہر قریب
قریب نصب کیے ہین اور درمیان پہلے اور دوسرے اور تیسرے حصار کے باغ اور کھیتیان اور عمارت ہے
اور تیسرے سے ساتوین تک دکانین اور بازار بیشمار ہین اور بادشاہی مکان ساتوین حصار مین ہے اور
پادشاہ کی بارگاہ پر چار بازار ایک دوسرے کے برابر واقع ہین اور ہر بازار کے سرے پر ایک ایک پھاٹک
رفیع ہے اور گلیان اس شہر کی نہایت طویل اور عریض ہین اور گلفروشون کی دکانین بہت ہین اور اس
شہر مین ہمیشہ گل خوشبودار اور تازہ رہتا ہے اور وہان خلائق پھول سونگھنے کو ضروری بات سمجھتی ہے
اور بغیر خوشبو کے چین نہین پاتی ہے اور بارگاہ سلطانی مین نہرین صاف اور شفاف پانی کی بہت سی



کتنی ہوگی آپ نے فرمایا کہ ہر شارستان ہزار ہزار حصار ہین اور ہر حصار پر ہزار آدمی نگہبان ہین جس شب کو جہان
ہزار آدمیون کا پہیرا ہوتا ہی پہر سال بہر تک اونکو پہیرا کرنیکی نوبت نہین آتی ہی اور اس پہیرا دینے کی
یہ ہے کہ اوسکے گرد و نواح مین لوگ کثرت سے ہین جنکو ناقیل کہتے ہین اور وہ لوگ شارستان کی خلائق سے
عداوت رکہتے ہین اور رات دن انسے جنگ و جدل کرتے ہین پہر حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے
پوچہا کہ یہ خلائق شارستان کی حضرت آدمؑ کی اولاد سے ہین یا نہین ہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ یہ نہ آدمی ہین نہ جن ہین نہ فرشتے ہین لیکن انکی طاعت مثل فرشتون کی ہے اور روشنی انکی لیے
کوہ قاف کی شعاع ہی اور سنگ اور سفال انکی مثل نور کے ہین کہ وہ چمکتے ہین اور خوراک انکی نباتات ہے
جو زمین سے اوگتی ہے اور کچہہ نہین پیتے ہین اور انمین توالد اور تناسل نہین ہی کیونکہ مرد ہین اور انمین کوئی
عورت نہین ہی اور یہ سب مسلمان ہین اور مسلمانون کا دین اور شریعت رکہتے ہین اور اہل بہشت سے ہین
کیونکہ شب معراج مین جب جبرئیل مجکو آسمان پر لے گئے تہے میرا گذر انکی طرف بہی ہوا تہا مین نے ان کو
اسلام لانے کو کہا اور انہون نے اسلام قبول کیا العلم عند اللہ المعبود اب حالات بعضے شہرون کے
جو ربع مسکون مین واقع ہی شروع کیے جاتے ہین **دیار مغرب کا کچہہ تہوڑا سا ذکر**
اے عزیز جاننا چاہیے کہ دیار مغرب شہر عظیم ہے طول و عرض مین بے انتہا عجائب اور غرائب اوسکے
تحریر اور تقریر سے باہر ہین اور بلاد مغرب کے نامون کی تفصیل صور الاقالیم مین تحریر ہی اور ولایت
غرب مین قریب سفاۃ البیح کے ایک غار نہایت گہرا اور بے پایان ہے اور گرمی کی کثرت اور
ریگ کی زیادتی سے وہان عمارت کوئی نہین ہے اور بعضے نسخون مین دیکہا ہے کہ اوس غار کی
جوانب مین ریگستان ہے اور وہ راہ بہی چند روز کی مسافت کی ہے اور درمیان ریگستان کے
ایک شہر ہے جہان کل عورتین بستی ہین اور اگر کوئی مرد وہان جاتا ہے وہان کے آب و ہوا کی
تاثیر سے اوسکی رجولیت جاتی رہتی ہے
بلکہ تہوڑی ہی دنون مین ہلاک
ہوتا جان سے جاتا ہے
اوسکی تصویر
ہے

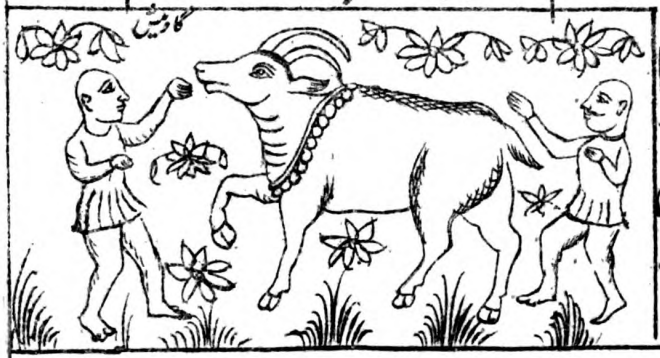
جزیرۃ السقیہ دریاے شام کے جزیرون سے ہے اور دور اوسکا نوے فرسنگ کا ہے **جزیرہ صور** آ
دریاے روم کے جزیرون سے ہے اور دور اوسکا ستر فرسنگ کا ہے یہان کے باشندے علوم غریبہ مین بہت
مشاقی اور مہارت رکھتے ہین اور طلسمات کے بنانے مین بڑی دستگاہ رکھتے ہین **جزیرۃ الطیر** یہ کہتے ہین
کہ یہ جزیرہ بزرگ ہے اور دریاے شام مین واقع ہے دور اسکا اکیسو تیس فرسنگ کا ہے اہل تجارت کو وہان
بڑے فائدے اور نفعے حاصل ہوتے ہین **جزیرۂ بوکسائی** دریاے طبرستان کے جزیرون سے ہے اور
اس جزیرے مین بالکل سنگ خارا ہے **جزیرۂ بشر سہلی** یہ بھی طبرستان کے دریا مین واقع ہے اور میدان ہین
اوسکے تمام مرغزار ہے اور فقط سپید ہیزم ملتا ہے **جزیرۂ باکر** اس جزیرے مین پانی شفاف
نہین ہے بلکہ تمام پانی سیاہ اور بدمزہ ہے اور ہر سال وہان کے پانی سے آگ نکلتی ہے اور ہوا کے ذریعہ سے
بلند ہوتی ہے اور کچھہ سبب اسکا معلوم نہین ہوتا **جزیرۂ جیلہ** یہ جزیرہ بندالان کے برابر واقع ہے اور
نہایت چھوٹا ہے **بعضی ولایتون اور پہاڑون اور پتھرون کے عجائبات اور جنگلی جانور**
اور پرندون اور درختون کا بیان اس ذکر عجائبات اور دریاؤن اور دریائی جانورون اور نہرون
اور جزیرون اور چشمون کے غرائب اور عالم کے عجائب کا جو آفریدگار کی قدرت کاملہ سے ظہور مین آئی ہین
اور کچھہ تھوڑا سا بیان کوہ قاف اور غرائب بعضی ولایت ربع مسکون کا ہے **کوہ قاف کا بیان**
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد کیا ہے خداے تعالی نے کوہ قاف کو
اس جہان کے گرداگرد پیدا کیا ہے اور جہان کوہ قاف کے درمیان مین ایسا ہے جیسا انگلی انگشتری مین
اور کوہ قاف مثل زمرد کے سبز ہے اور سبزی اوسکی ایسی ہے کہ یکبودی آسمان اوسی کی عکس پڑنے سے
اور آسمان جوانب اور اطراف کوہ قاف سے ملے ہوئے ہین اور کوئی آدمی وہان نہین جا سکتا ہے
کیونکہ جب چار مہینے اندھیرے مین چلے تو وہان پہونچے اور اوس مقام مین آفتاب اور ماہتاب اور
ستارے نہین ہین اور روشنی وہان کی کوہ قاف کی شعاع سے ہے **جابلقا اور جابرساہ کے**
شارستان کا بیان یہ دو شارستان ہین ایک مشرق کی جانب ہے اوسکو جابلقا کہتے ہین
اور دوسرا مغرب کی جانب ہے اوسکو جابرساہ کہتے ہین اور دونون شارستان کوہ قاف مین جا کے
مل گئے ہین اور مثل زمرد کے سبز ہین اور ہر ایک کی مسافت اکیسو بیس فرسنگ کی ہے حضرت امیرالمومنین
علی رضی اللہ عنہ نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دونون مقامون کی خلایق شمار مین

جزیرۂ لنکا بوس اسمین عمارتین ہین مگر جو لوگ اسمین رہتے ہین برہنہ ہین کپڑے کبھی نہین پہنتے اور جو کوئی مسافر انکے ہاتھہ لگتا ہے شکار کھیلتے ہین تصویر اوسکی یہ ہے



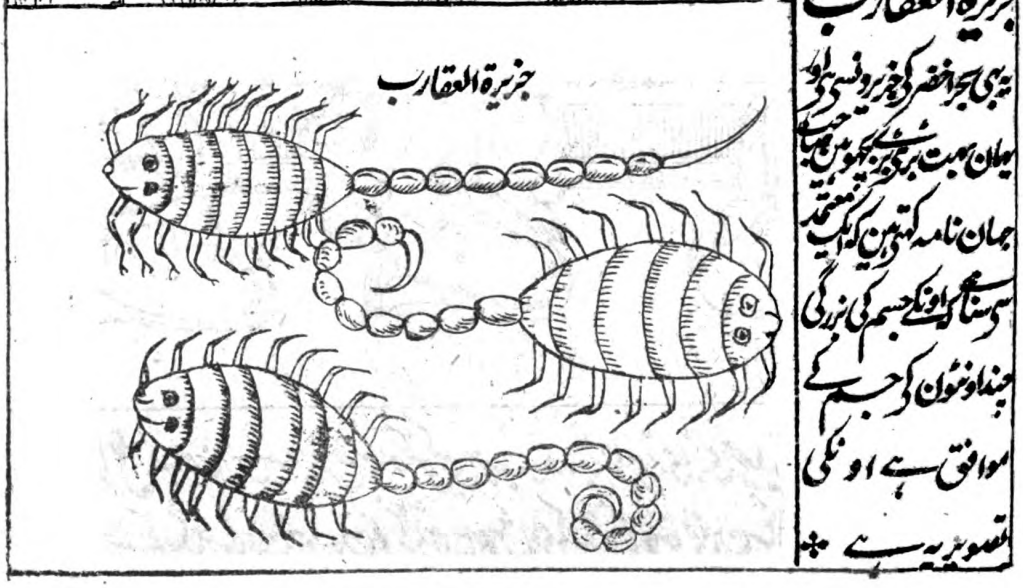
جزیرۃ الریاح اس جزیرے مین کافور پیدا ہوتا ہے اور یہان آدمی کی بہت کم پہونچ ہوتی ہے اور بندر یہان کثرت ہین جزیرۂ قمار ہندوستان کی نہایت مین واقع ہے اور یہان عود کے درخت ہین اور عود قماری یہین سے لاتے ہین

جزیرۃ الرومی بحر اخضر کا جزیرہ ہے وہان ایک قسم کا درخت ہے جسکے سانپ کے زہر کا تریاک اور تمام زہرون کا پانی ہے اور اس جزیرے مین گاومیش ہے جسکی دم نہین ہے اور آدمی کی جنس سے لوگ ہین جنکے قد چار چار گز کے ہین اور سب برہنہ رہتے ہین اور کسی کی بات سمجھ مین نہین آتی ہے اوسکی تصویر یہ ہے

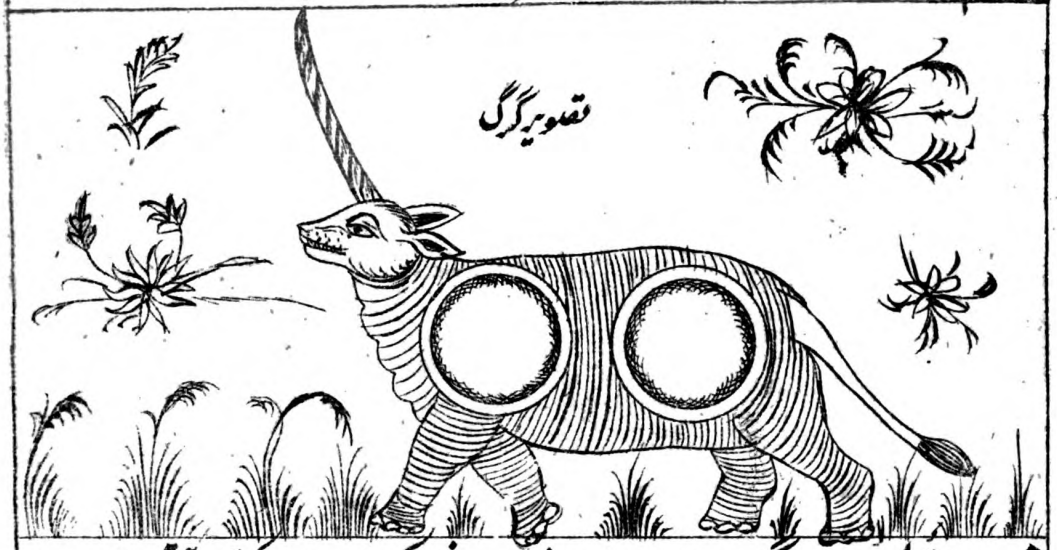


جزیرۃ العقارب

یہ بھی بحر اخضر کے جزیرون سے ہے اور یہان بہت بڑے بڑے بچھو ہین جنکو جہان نامہ کہتے ہین کہ ایک معتمد سے سنا ہے کہ اونکے جسم کی درازی چند اونٹون کے جسم کے موافق ہے اونکی تصویر یہ ہے

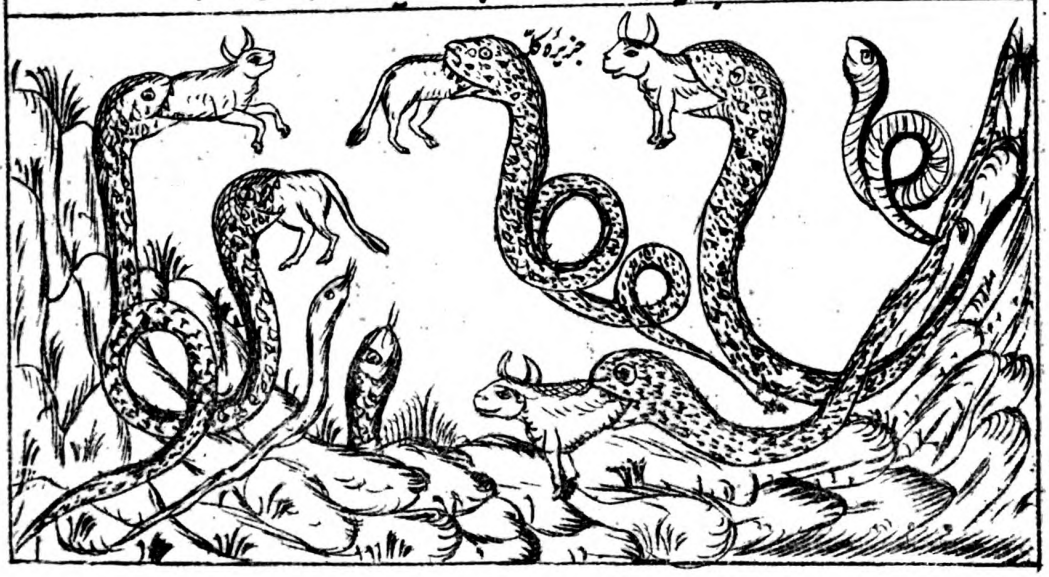


جزیرۃ الحافظ بحر روم کے جزیرون سے ہے اس جزیرے مین نہایت بڑی بڑی بکریان ہین اور کوئی اونکا مالک نہین جب تاجرونکی کشتیان وہان جاتی ہین جسقدر چاہتے ہین گوسپند لاتے ہین کوئی مانع نہین ہے جزیرۃ القاہرہ بحر ہند مین ہے اور یہان ایک جانور ہے جسے گرگ کہتے ہین اوسکی پیشانی پر ایک سینگ گز بھر کے قریب ہے اور اوسکے سینگ جب کاٹتے ہین تو اوس کٹے ہوئے مقام پر ایک صورت حیوانون کی صورت سے ظاہر ہوتی ہے بعد اوسکے جاتی رہتی ہے اوسکی تصویر یہ ہے



تصویر گرگ

جزیرہ بربطایل یہ جزیرہ بزرگ ہے اور اسمین عمارت نہین ہے اور شب کو یہان مزامیر کی آواز آتی ہے یقین ہے جنات وہان ساکن ہین جزیرۂ مہراج اس جزیرے کے درمیان مین ایک غدیر عظیم ہے اور بادشاہ کی ہاتھیون سونے اور جواہرات کی قسم سے جو کچھ آتا ہے اوسی غدیر مین ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا خزانہ ہے اور اس جزیرے کے درمیان ایک پہاڑ ہے کہ اوسکی چوٹی پر ہمیشہ آگ جلا کرتی ہے جزیرۂ کلہ اس جزیرے مین قلعی کی کان کثرت سے ہے اور یہان سانپ ہین جو گاو میش کو نگلجاتے ہین تصویر اونکی یہ ہے



تصویر منارہ جزیرۃ المنار

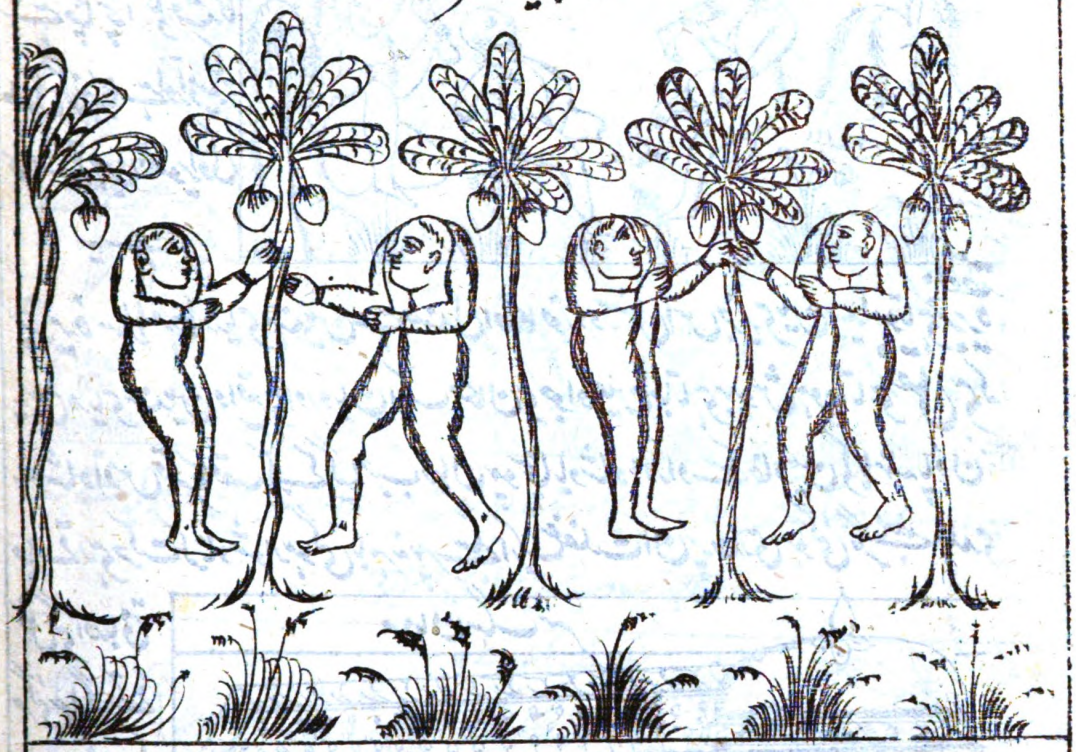
جزیرۃ المنار بحر مغرب کے جزیرون سے ہے اور وہان ایک منارہ سو گز کا بلند ہے اور اوس منارے پر ایک تصویر طلسم کی بنی ہے اپنا ہاتھہ بحر مغرب کی جانب دراز کیے ہے گویا کہ کسی چیز کی طرف اشارہ کرتی ہے اوسکی تصویر یہ ہے جزیرہ طیور بحر روم کے جزیرون سے ہے اور پرند جانورون کی قسمین انیسو تیس یہان پائی گئی ہین ✣

جزیرۃ الکنیسہ بحر مغرب مین واقع ہے اور کنیسہ مین پتھر کی ایک تصویر ہے اور اوسکے مقابل مین ایک مسجد ہے اور اوس کنیسہ کے شرق رخ ایک تصویر طلسم کی بنائی ہے جو زیارت کرنیوالا اس کنیسہ کی زیارت کو آتا ہے وہ تصویر سر گنبد مین سے نکال کے آواز دیتی ہے کہ فلان شخص مہمان آیا ہے دروازہ کنیسہ کا کھلجاتا ہے اور اوسکی حاجت کے موافق وہان سے کھانا آتا ہے پھر دروازہ بند ہو جاتا ہے اور ہمیشہ سے یہی حال ہے تصویر اوسکی یہ ہے ✣

جزیرۃ الکنیسہ

چہرہ سینہ مین ہے اور رنگ اونکا سرخ زردی اور سیاہی مائل ہوتا ہے اور نارجیل اور عود وہان کثرت سے پیدا ہوتا ہے تصویر اونکی یہ ہے ✤

خلقت جزیرۂ اشقر



جزیرہ سالوس اس جزیرے کے لوگ اکثر برہنہ رہتے ہین اور لوہا اور نارجیل انکی مایہ اور متاع ہے جزیرہ جاشنک اس جزیرے کے رہنے والے کشتی کی لڑائی مین مشاق ہین اور دریا مین رہزنی کرنے مین بہت طاق ہین اور انمین یہ طاقت ہے کہ آب مین مدت تک رہین اور بدن مین کسیطرح ضعف نہو جزیرۂ محرقہ دیاے فارس کے جزیرون سے ہے یہان بڑے بڑے موتی آبدار ہوتے ہین جزیرۃ الحرب قدیم جزیرون سے ہے اور یہان کے رہنے والی ایک قوم شیاطین الانس ہے لوگون کے مال چھین لیتے ہین لوٹ لیجاتے ہین جزیرۂ مبارک قدیم جزیرون سے ہے لوگ یہان بہت کم پہونچتے ہین جزیرۂ الماس بحر زنج کے جزیرون سے ہے یہان کے رہنے والون کا قد ایک گز سے زائد نہین ہے اور نصف بدن انکا مفلوج ہے اور ایک چشم ہین کہتے ہین کہ اس جزیرے مین ایک قسم کی چڑیان ہین جو ہر سال اس جماعت سے جنگ اور محاربہ کرتی ہین اور چونچ سے انکی آنکھین پھوڑ دیتی ہین جزیرہ سکبار زنگ کے جزیرون مین سے یہ ایک جزیرہ ہے اور جو یہان پہونچتا ہے اوسکی خلاصی ممکن نہین ہوتی ہے

مغرب مین ہی اور نہایت بزرگ ہے اور جزیرے کے غرب کی جانب عمارات ہین جزیرۂ وسلا

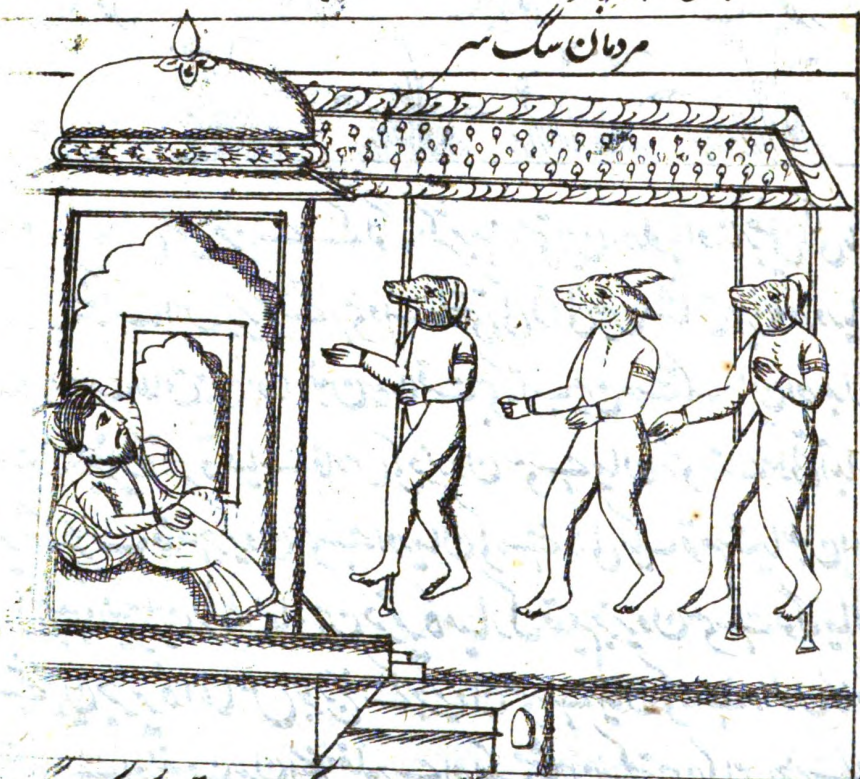
مردمان مردم خور



اس جزیرے مین ایک قوم ہی اور یہ عاد کی قوم کی اولاد سے ہے چنانچہ انکے قد کا طول گز بھر کا ہے اور آدمیونکو کھاتے ہین تصویر اونکی یہ ہے

جزیرۂ سلامط دریای ہند مین ہے صندل اور کافور اور سنبل اس جزیرے مین پیدا ہوتا ہی جزیرۂ نقصد یہ بھی دریای ہند مین واقع ہی اور وہان ایک مکان ہی جو اوسمین جاتا ہی بیہوش ہوجاتا ہی فصل ہی کہ بادشاہ اوس قصر کا قصد کرکے گیا جب وہان پہونچا بادشاہ اور اوسکے خادمین کی ہاتھہ پاؤن قا جاتے رہے حرکت کرنا دشوار ہوگئی باہر نہ پھر سکے ایک غفلت ان پر طاری ہوگئی مگر بعضے جلد

مردمان سگ سر



نکل گئے اور باقی مرگئے جو لوگ آئے اونہون نے خبر دی کہ اوس مکان مین مردے ہین اور وہان کے رہنے والے ایک قوم کے ہین جنکا تمام بدن انسان کی مشابہ ہی اور منہ اونکا کتے کا سا ہی تصویر اوسکی یہ ہے

جزیرۃ البرق اس جزیرے مین تین موضع ہین جنمین سال بھر یہ کیفیت رہتی ہی کہ ایک جگہ چمکتی ہے اور ایک جگہ مینہ برستا ہی اور ایک جگہ ہوا چلتی ہی جزیرۃ الاشقر یان کے رہنے



اور اس جزیرے مین ایک قسم کے طوطی سبز اور سفید اور سرخ اور زرد رنگ کی ہین اور جو کچھ سنتے ہین
اوسکا جواب دیتے ہین اونکی تصویر یہ ہے



جزیرۃ الطیری انتہای چین مین واقع ہی اور دور اوسکا دو ہزار فرسنگ کا ہی اور اوسمین بہت اونچے
اونچے پہاڑ ہین پانی جاری ہے ہوا خوش ہی اور لوگ یاقوت زرد اور سرخ اور کبود کے لیے وہان
جاتے ہین اور لاتے ہین جزیرۂ فنق جزیرۂ زنج سے ملا ہوا ہی وہان سونا کثرت سے پیدا ہوتا ہے
چنانچہ کتون اور بندرون کو طوق اور زنجیرین سونے کی پہناتے ہین اور اس جزیرے کے بادشاہ کی
بی بی جمیلہ اور شکیلہ ہوتی ہی اور نوکر چاکر اور ارکان سلطنت کل عورتین ہین اور مردون سے اختلاط
نہین رکھتی ہین اور آہوؤن کو ہیزم کے مقام مین جلاتی ہین جزیرہ برطانیہ اقصای

درخت ثمر انسانی



جزیرۂ یاقوت یہ ایک بڑا جزیرہ بحر مظلم مین واقع ہی اسمین یاقوت سبز اور سرخ اور زرد اور نیلا پیدا ہوتا ہے
جزیرۃ الفضہ خط استوا کی قریب ہی اور مشرق کی جانب بعض اون مقامون مین جدہر سی پانی کا گذر
ہوتا ہے چاندی کی ریزے ایک ایک مثقال بھر کے جنمین تیھر کا میل نہین ہوتا پڑی رہتے ہین ✣
جزیرۃ الزباع دریاے چین مین واقع ہے طول اسکا ہزار فرسنگ کا ہی اور اس جزیرے کی بادشاہ کو
مہراج کہتے ہین اور یہان کے خراج مین ہر سال ہزار من سونا خزانۂ شاہی مین داخل ہوتا ہے
اور اسمین ایک قسم کی لوٹری ہوتی ہے جو ہاتھی اور بھینس کو لگجائے اور کافور کا درخت بھی یہان
ہوتا ہے اور اس جزیرے کے عجائب اور غرائب حد شمار سے باہر ہین عجائب المخلوقات مین
لکھا ہے کہ اس بادشاہ کا خراج ہر روز دو سو من سونا ہے اور من چھ سو درم کا ہوتا ہی بادشاہ کے
حکم سے اوس سونے کے حلقے بنا کے پانی مین ڈالدیتے ہین اور یہان کا خزانہ دریا مین ہے
اور اس جزیرے مین ایک قوم ہے اونکی صورت تو آدمیون کی سی ہے لیکن خلقت اور
عادت بہائم کی ہے اور انکے بازؤن پر پر ہین جسکے ذریعہ سے اوڑتے ہین ✣

تصویر اوسکی ہے

اور ایک گروہ اسکی صداقت پر گواہ ہے **بیر الاصوات** تبت کی حدود مین واقع ہی جو شخص اس کنوین کے پاس جاتا ہی عجیب وغریب آوازین سنتا ہی اور عجیب باتین فارسی اور ترکی اور تازی اور ہندی مین سماعت کرتا ہی اور جب مینہ برستا ہی یہ آوازین موقوف ہو جاتی ہین اور جب مینہ تھم جاتا ہی پھر سابق دستور آوازین آتی ہین **بیر سنگلدیپ** اس کنوین پر ایک پہاڑ ہی جو شخص اس کنوین کے عمق کی طرف نظر کرتا ہے ایک پتھر مثل تیر کے اوسکے منہ پر آکے لگتا ہی اور کوئی نہین جانتا کہ اسکا سبب کیا ہی ایک جماعت کہتی ہی کہ اوسمین حضرت آدمؑ کے کسی لڑکی کی قبر ہے **بیر الصنع** ہندوستان کی ملک مین ہی اگر اسکا پانی کسی برتن مین اول حمل سی میزان تک رکھہ چھوڑین تریاق ہو جاتا ہی اور نہایت نافع ہوتا ہی اور اگر آخر حوت تک رہنے دین زہر قاتل ہو جاتا ہے اور اسکی حکمت نہین معلوم ہوتی **بیر قیصورا** یہ کنوان بھی بلاد ہندوستان مین ہی اور اسمین ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے اگر اوسکو پانی سے نکال لین پتھر ہو جاتی ہے

ربع المسکون کے جزیرون کی تعداد کا ذکر

ای عزیز جاننا چاہیے کہ دریاؤن مین جزیرے اور زمینین بہت سی ہین جنکو باری تعالی نے اپنی ہر قسم کے بندون کی رہنے سہنے کا مقام قرار دیا ہے اور بعض مقامون کو فائدہ اور نفع اوٹھانے کے لیے بنایا ہی اور جزیرون مین سی بعضی بنی آدم کے قبضۂ تصرف مین ہین اور چند جزیرے حیوانون کے مسکن ہین اور اونمین جزیرون مین سی بعضون مین خود بصورت حیوان ہوتے ہین اور اون حیوانون کے سوا ہی اوسمین رہتے ہین اور بعض اونمین سی وحوش اور طیور کے رہنے کے مقام ہین اور بعضون مین جواہر اور سونے چاندی کی کانین ہین اور بعضے ایسے ہین جنکو کوئی نہین جانتا ہے لیکن جو مشہور ہین وہ اس جگہ مسطور ہین **جزیرۂ محکوب** اس جزیرے مین ایک درخت ہے جسکے پھل آدمی کی شکل کے ہوتے ہین پہلے یہ پھل اوس درخت مین آتا ہی پھر ایک صورت مثل کدو کے اوس درخت مین نمودار ہوتی ہے اور دو پستان ہوتی ہین اور وہ پھل جو انسان کی صورت کا ہوتا ہے اون دونون پستان سے دودھ پیتا ہے اور ایک سال بھر مین گزہر کا ہو جاتا ہے اور بعد اسکے سوکھہ جاتا ہی پھر بدستور اول وہ

پھل اوس درخت مین لگتا ہے

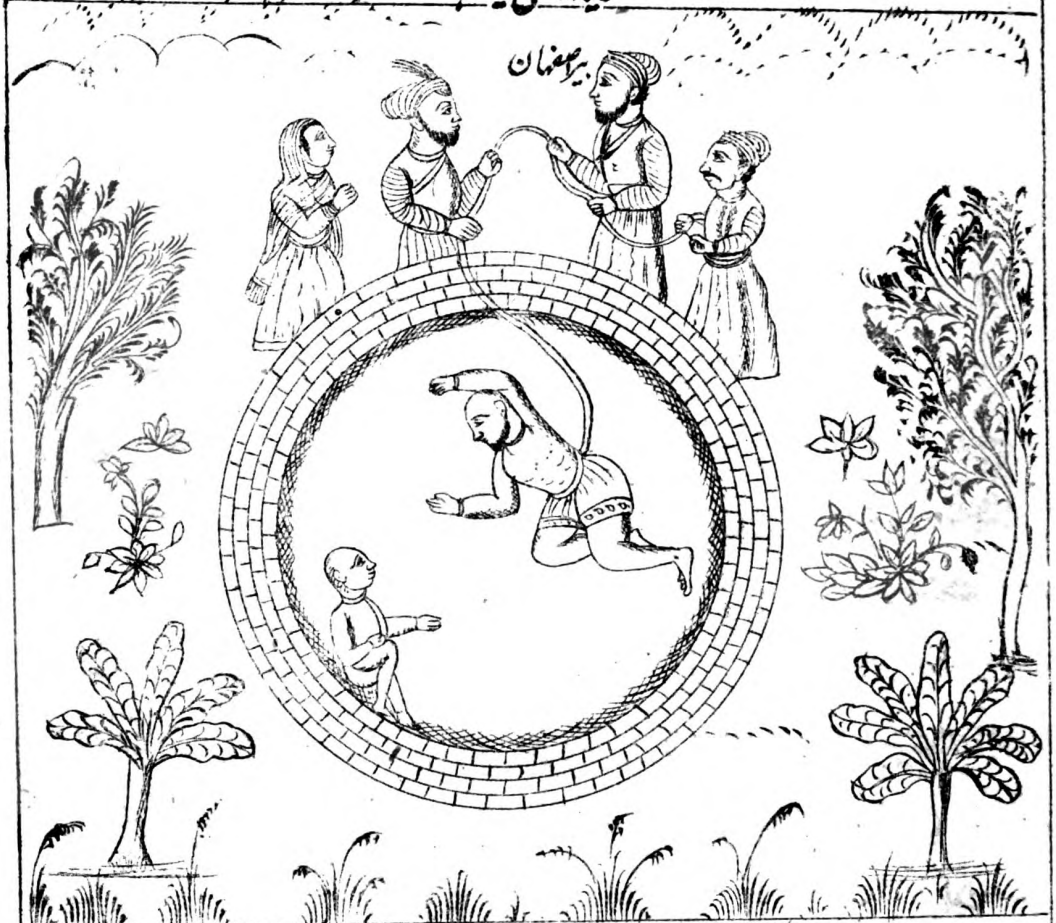
اوسکی تصویر

یہ ہے

درخت

کنوین مین اوتارا تاکہ اوس لڑکے کو زندہ نکال لائے اور معمومہ کا دل چین پائے کہتے ہین کہ تین شبانہ روز رسی رسی باندہتے گئے اور کنوین مین چھوڑتے گئے اور اوس شخص نے اپنے پاس تھوڑی سنگریزی رکھلیے تہی کہ وہ کنوین مین ڈالتا جاتا تہا اور ایک مدت گذرنے کی بعد اوسیطرح اوسنے سنگریزی ڈالے مگر کچہ آواز نہ آئی آخر کو اوسکو اوپر کھینچ لیا اور کیفیت اوسکی پوچہی اوسنے کہا سوا اندہیرے کی کچہ سوجہائی نہین دیتا تہا

تصویر اوسکی یہ ہے

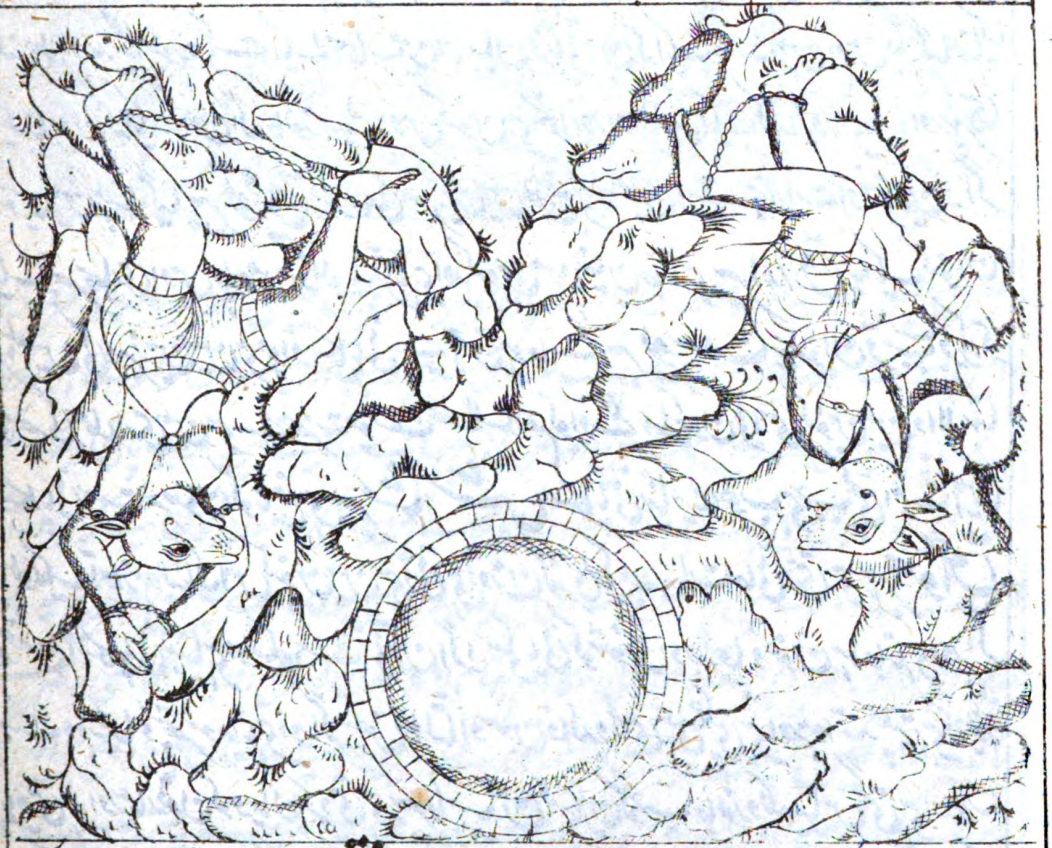


بیر عبد الرحمن فارس کی نواح مین بہت گہرا کنوان ہی اکثر اوقات خشک ہوجاتا ہی اور ہر سال مین ایک وقت معین پر بہت پانی اوسمین نمودار ہوتا ہی چنانچہ اپنے مقام سے اوبل کی اوپر آتا ہی اور زمین پر بہہ نکلتا ہی اور پن چکیان اوسکے ذریعہ سی چند روز چلتی ہین اور تمام کہیتیان اوسکے پانی سی سینچی جاتی ہین اور خوب منفعت ہوتی ہی اور اوسکے بعد زمین مین جذب ہوجاتا ہی اور ہیلی اپنی کیفیت پر ہوجاتا ہے ✤

بیر سیامک یہ بہی فارس کی حدود مین ہی اور ہمیشہ اوس سی بخارات گرم نکلا کرتے ہین اور اسقدر حرارت اوسمین سی نکلتی ہی کہ اگر کوئی پرندہ اوپر سی اوسکی اوڑ جائے فوراً جلجائے اور کنوین مین گر پڑے

حوالی مین ہے اور اوس درخت کو اسی کنوین کی پانی سی سینچتے ہین اور کہتے ہین کہ عیسیٰ اسکے پانی سی وضو اور غسل کیا کرتے تہے اور ہنتک درخت بلسان کو اس کنوین کی پانی سے نہ سینچو روغن اوس سی نہین نکلتا ہے **بیر سرج** بیابان رود کی حدود مین واقع ہے اس کنوین پر ایک گنبد ہے اور یہ مقام ہولناک ہے کہتے ہین کہ اس کنوین مین فیروزہ ہاتھہ لگتا ہے **بیر خود** یہ کنوان ایک حوض کی درمیان مین قریب ایک شہر کے ہے اور اوس کنوین کی منہ پر ایک تانبے کی دیگ رکہی ہوئی ہے اور اوس دیگ مین ایک سوراخ ہے جسمین سی پانی نکلتا ہے اور اوس سی کئی نہرین بڑی بڑی جاری ہوئی ہین لیکن سوراخ اوسکا نہایت تنگ ہے ورنہ شہر خود پانی کی کثرت سی ویران ہوجاتا **بیر بابل** اس کنوین مین ہاروت و مارت اپنے اعمال سے عقوبت مین مقید ہین تصویر اوسکی یہ ہے

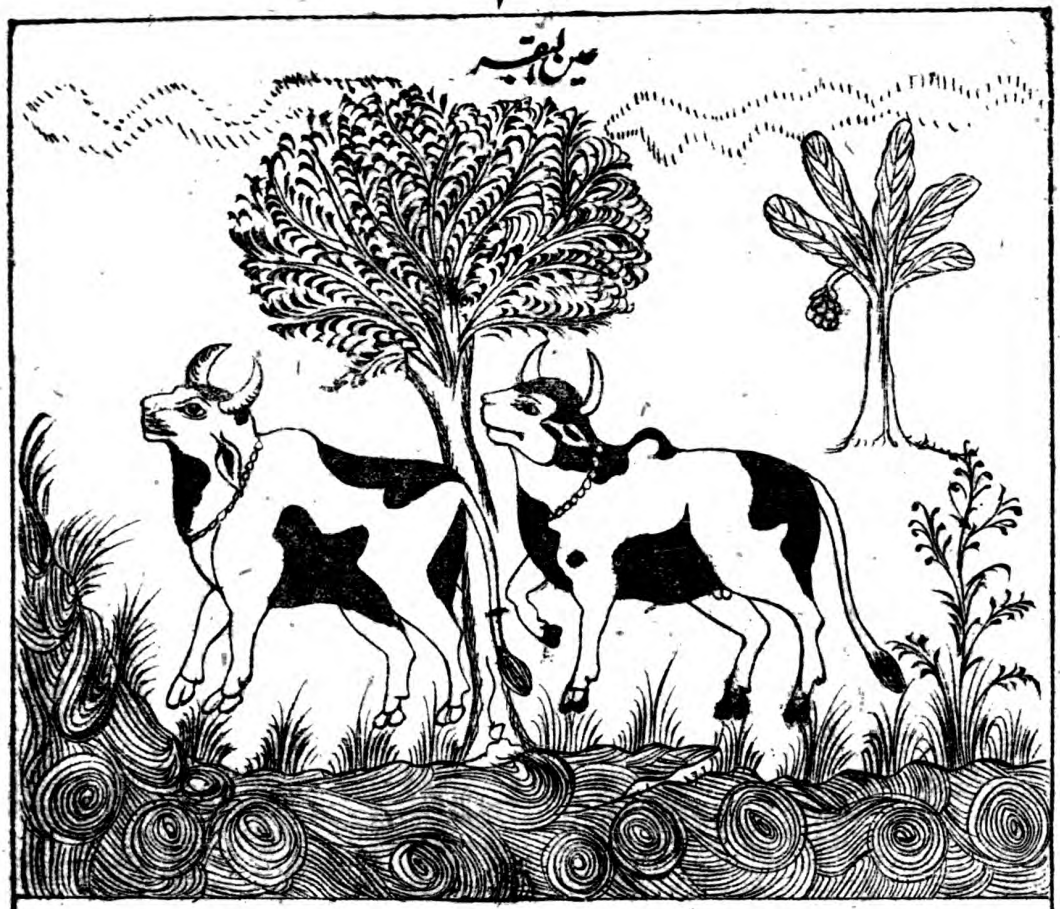
بیر بابل تصویر ہاروت و ماروت +



بیر اصفہان یہ کنوان بہت گہرا ہے اور گہراؤ اسکا معلوم نہین **نقل** ہے کہ اسحٰق سمجوری کے عہد حکومت مین ایک لڑکا اس کنوین مین گر پڑا تہا اور اوسکی مان بہت روتی دہوتی تہی چنانچہ حاکم نے اوسپر ترس کہایا اور ایک شخص کو جو قتل کے لائق تہا قید خانہ سی نکلوایا اوسکی کمر مین رسی باندہ کے

عین الشمس یہ ایک چشمہ ہی کہ طلوع آفتاب کے وقت مغرب کی جانب جاری ہوتا ہی اور جب آفتاب غروب ہونیکے طرف مائل ہوتا ہی مشرق کی جانب جاری ہوجاتا ہی **عین المسک** چین کی ملک مین ہی جو چیز اسمین دہوین نہایت پاک وصاف ہوجاتی ہی اور جو کپڑا اوسمین دہویا جاتا ہی اوسمین سی مشک کی بو آتی ہے چشمون کی مقدار اسی قدر بیان کی ہی لیکن اب کنوؤن کی تعداد شروع کیجاتی ہے **ربع مسکون کے کنوؤن کی تعداد کا ذکر** اے عزیز جاننا چاہیے کہ کنوین روی زمین پر بیحد وبیشمار ہین خارج از انحصار ہین مگر جو مشہور ہین اور عجائبات سی معمور ہین یہان پر لکھی جاتے ہین **بیر قضائی** یہ کنوان مدینہ طیبہ مین ہے اسمین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہان مبارک ڈالدیا تہا اور بیمارون کو اوسے شفای کلی حاصل ہوتی ہے **بیر زمزم** یہ کنوان مکہ معظمہ مین مشہور ہی مجاہد کہتے ہین کہ جو شخص اسکا پانی صدق نیت سی ایک گھونٹ بہی پیتا ہی اوسکو کوئی بیماری ہو اچھا ہوجاتا ہی **بیر بدر** یہ ایک کنوان درمیان مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہے ایک اصحاب مین سی بیان فرماتی ہین کہ ایک وقت مین اوس جگہ گیا تہا کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص آگ کا کوڑا لیے اوس کنوین سی نکلا اور اوسنی مجکو ایک کوڑا زور سی مارا اور پہر اوسی کنوین مین پلٹ گیا **بیر توفیق** مغرب کی سرزمین مین واقع ہی اوسمین اسقدر بخارات اوٹہتی ہین کہ اگر ایک پتھر بہاری اوس چاہ مین ڈالو باہر آتا ہی اور کنوین مین نہین جاتا ہی **بیر ارزق** یہ ایک کنوان ظرالبیس کی سرزمین مین ہی جو اوسکا پانی پیے احمق ہوجائے **بیر یوسف** یہ کنوان قریب سنجر کی ہی جو مصر کی عملداری مین سی ہے حضرت یوسف علیہ السلام کو اونکے بہائیون نے اسی کنوین مین ڈالا تہا اسکا پانی بہت مرضون کو نافع ہی **بیر مشاش** اسکا پانی نہایت خوب ہی جب کچی اینٹ اسمین ڈالو ایک آواز ہولناک اس کنوین مین سی آتی ہی اور تین گہڑی کے بعد یہ بات جاتی رہتی ہی **بیر صواعق** جو شخص اسکا پانی پیتا ہی اوسکو دست آتے ہین اگر اسکے پانی کو تہوڑی دور لیجاؤ خون ہوجاتا ہی اور اگر بہت دور لیجاؤ پتھر ہوجاتا ہی اور اگر حیض کا کپڑا اوسمین ڈالدو اسی بجلی چمکتی ہی اور ہوا تند چلتی ہی کہ دیوار کو ڈہادیتی ہی اور عمارتون کو ویران کردیتی ہی **بیر ماہیان** کہتے ہین کہ جب جانورونکو پیاس لگتی ہی اور اوس کنوین کی پاس جاتے ہین پانی کنوین سی اوپر آبل آتا ہی اور جب پانی پینے مین مشغول ہوتے ہین پانی اوسکو ڈبو دیتا ہے اور ایک گہڑی کے بعد ہڈیان جانورون کی اوس کنوین کی کنارے پر نکل آتی ہین اور اوسکا سبب کچہ نہین معلوم ہوتا ہی **بیر المسیح** یہ کنوان مصر کی نواح مین ہی اور درخت بلسان اس کنوین کے

عین البقر



عین البورا چشمہ آذربایجان مین ہی اوسکے پانی سی کپڑے رنگتے ہین **عین المغرب** دریای مغرب مین واقع ہی اور بہت مشہور ہی اور اوس مقام پر ایک صندوق بند ہی اور جب اوس صندوق کو کھولتے ہین تو اوس چشمے کا پانی جو اس صندوق مین ہی پیتے ہین اور اس پانی پر جھگڑے ہوا کرتے ہین اور جب پانی اوسکا کم ہوجاتا ہی ہندو وہان جمع ہوتے ہین اور اسقدر کھانا پکاتے ہین جو ہزار آدمیون کو کفایت کری اور اپنے جرم اور گناہ سی توبہ کرتے ہین پھر اوس صندوق مین پانی کثرت سی ہوجاتا ہے **عین العلاج** یہ چشمہ درمیان جرجان اور قزوین کے ہی اور پانی اسکا گرم ہوتا ہی اور دستون کو نافع اور تیر کی گانسی زخم سے نکالدیتا ہے **عین الحجر** کہتے ہین کہ یہ چشمہ صحارے کے قریہ مین ولایت دامغان مین واقع ہی اور اگر زنبور اوسکے پانی مین ڈالدین تو پتھر منقش اور لطیف بنجاتا ہے **عین السم** یہ چشمہ چین کے دیار مین ہی اسکا پانی نہایت شیرین ہوتا ہی لیکن وہان سی پانی اوسکا اگر ایک کوس کی مقدار تک لیجائین زہر قاتل ہوجاتا ہی **عین الذنب** کوہ مستون مین ہی اور پانی اوسکا نہایت صاف ہی اگر ہزار درم قطرہ اوسمین ڈالین اور دوسرے روز نکالین تو جیسے ہزار ہوجاتے ہین اور اسکا کچھ سبب نہین معلوم ہوتا ہے

عین الشجر



عین عبد اللہ آباد یہ چشمہ درمیان قزوین اور ہمدان کے واقع ہی اور اسکا پانی اسقدر گرم ہے
کہ اگر بیضہ اوسمین ڈالدو تو پکجاتا ہی اور ایک حوض
اوس چشمہ کی پہلو مین ہی اور اوسکا پانی وہین جمع
ہوتا ہے عین البقر یہ چشمہ مکہ معظمہ کے
قریب ہی یہود اور نصاری اوسکی زیارت
کرتے ہین اور اوس چشمہ کا پانی پیتے ہین
اور اونکی اعتقاد مین ہی کہ دو بیل
جو حضرت آدمؑ کی کہیتی کو کھینچتے تھے
یہ آئے تھے وہ اسی چشمہ سے
نکلے تھے اوسکی
تصویر یہ ہے

عین سلیمان یہ چشمہ اوس قلعہ مین ہے جسکو سلیمان کہتے ہین اور زمانۂ سابق مین کرمان کی حدود مین جو شاہزادہ اوس قلعہ مین جاتا اور اوسکا پانی پیتا ضرور پادشاہ ہوجاتا **عین کوسان** یہ بڑا چشمہ ہے اور پانی اوسکا لطیف ہی اور جرفت کی حدود مین واقع ہے **عین معرل** یہ چشمہ بیابان مورک قریب ہی اور بڑا ساقریہ اوسپر آباد ہی **عین سراب** اس چشمہ سی اکثر باغ اور بوستان سینچے جاتے ہین **عین الفضہ** یہ چشمہ سرزمین مغرب کی طرف ہی اور اسکے پانی مین چاندی بقدر ایک مثقال کے ہاتھ آتی ہے **عین الکبریہ** یہ چشمہ سلفان کی حدود مین ہے اور اسکی ایک عجیب تاثیر ہے کہ جس انگور کے درخت کا انگور خشک ہوجائے اور اسکا پانی تھوڑا سا اوسکی جڑ مین ڈالدین اوسی وقت پھر ہرا ہوجائے **عین نہاوندیہ** چشمہ نہاوند کے پہاڑ کے شگاف مین واقع ہے اور جسکو زراعت کے سینچنے کی احتیاج ہوتی ہے وہ اوس چشمہ کے پاس جاکے کہتا ہے کہ مجکو پانی چاہیے اوسی وقت وہ چشمہ جاری ہوجاتا ہے اور پانی اوس شخص کی حاجت کے موافق پہونچ جاتا ہے وہ اوسی مقام پر جاکے کہتا ہے کہ اب پانی کی احتیاج نہین ہی پانی بند ہوجاتا ہے اور اسکا امتحان بہت لوگون نے کیا ہے **عین الشجر** یہ چشمہ جرجان کی راہ مین ہے اور پانی اسکا ایک بہت گہرے گڑہے مین اکٹھا ہے اور اوس گڑہے کا دور ایک پرتاب کی تیر کے موافق ہے اور اوسکے بیچ مین ایک عظیم الشان درخت ہی اور سال مین چار مہینے یہ درخت غائب رہتا ہے اور اوسکا سبب کچھ معلوم نہین ہے **نقل** ہے ایک بادشاہ نے حکم کیا کہ اس درخت کو میخون سے ٹھونک دو اور زنجیرون سے خوب جکڑ دو چنانچہ ملازمین نے ایسے ہی کیا جب اوسکے غائب ہونے کے دن آئے میخون کو اوکھیڑ زنجیرون کو توڑ وہ درخت غائب ہوگیا ایک غوطہ خور

اس بات کی تحقیق کرنے اوس پانی مین اوتارا وہ ایک مدت

کے بعد نکلا اور اوسنے بیان کیا کہ ہزار گز کے

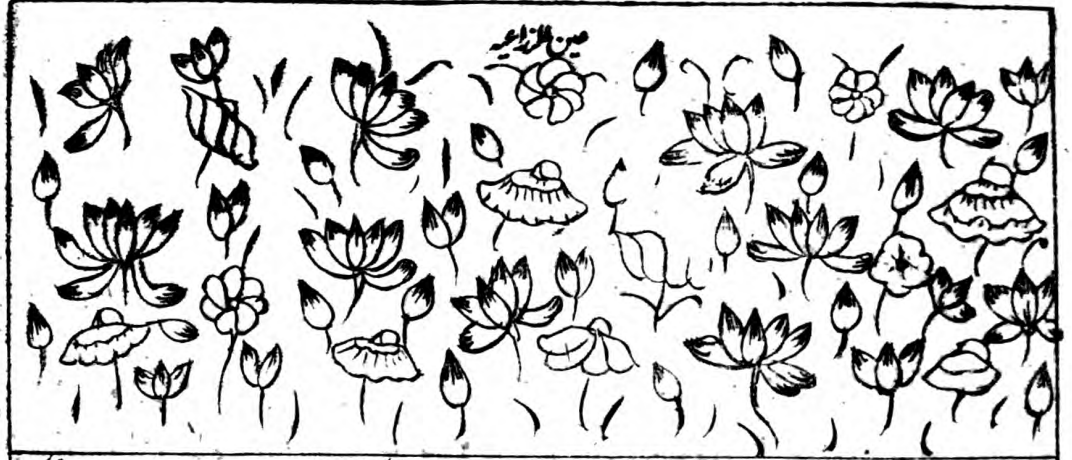
اندازتک اوس پانی مین چلا گیا مگر

اوسکی حقیقت سی آگاہی نہوئی

اوسکی تصویر

یہ ہے

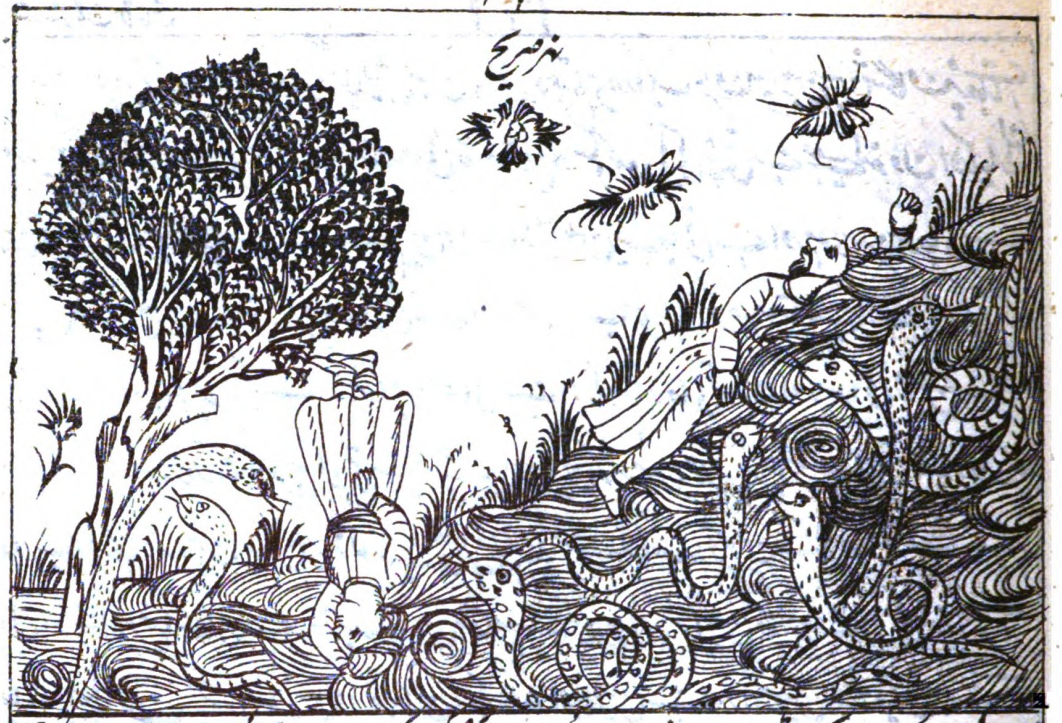
عین



عین الجماد اس چشمہ کا پانی ٹیڑیون کی دفع مین نافع ہے اور اونکے دفع کرنے کا طریق یہ ہی کہ اوس چشمہ کا پانی ایک برتن مین بھر کے کسی مقام مین لٹکا دین ٹیڑیان اوسکے گرد و نواح مین نہ آئین مگر اسمین شرط ہے کہ جب اوس چشمے سے پانی لین تو اوس مقام تک جہان لیجانا منظور ہو زمین پر نہ گرین ورنہ اوسکی خاصیت جاتی رہتی ہے **عین مسکون** یہ چشمہ اندلس کی سرزمین پر ایک پہاڑ کی جڑ مین سے جسکو مسکون کہتے ہین اور اس چشمے کے حالات پہلے چشمے کے حالات سے کچھ کم نہین ہین **عین انہار** یہ چشمہ انطاکیہ کی سرزمین پر ہے جب اسمین کوئی لکڑی ڈالو فوراً جلجاتی ہے **عین القار** یہ چشمہ مصر کے مرغزار کے نواح مین ہی اور اسکی عجب تاثیر ہے کہ اس مقام کی خاک اور اوس چشمے کا پانی جب ملاؤ چوہے پیدا ہو جاتے ہین **عین آذربائیجان** اس چشمے کا پانی نہایت صاف اور شفاف نکلتا ہے جب تھوڑی دیر ٹھہرتا ہے پتھر بنجاتا ہے کہتے ہین کہ سنگ مرمر ہین سے پیدا ہوتا ہی **عین ازوندیلون** یہ چشمہ سیستان مین ہے اور نی قصب اس سے پیدا ہوتا ہے **عین میلون** یہ چشمہ مبارک بیت المقدس کی زمین پر ہی اور اکثر باغ وہا کی اوسی سے سینچے جاتے ہین **عین دیلم** یہ ولایت دیالمہ مین ایک چشمہ ہی اوسکا پانی گرمیون مین سرد اور جاڑون مین گرم نہایت ہوتا ہے **عین فرار** یہ چشمہ خراسان کی سرزمین پر ایک مقام مین ہے جسکو چوتھے دن کا بخار آتا ہو اور وہ اس چشمے مین نہائے صحت پائے **عین گلشن** طوس کے قریب ہی اور یہ تین چشمے باہم ملے ہوئے کوہ سیاہ کی جڑ سے نکلے ہین اور غار مین جمع ہوئے ہین جسکا دور دور جریب کا ہے **عین وسلہ** یہ چشمہ سلماس کی چشمون سے ہے اور اسکے پانی پینے سے دست جاری ہو جاتے ہین **عین اردشیر** اس چشمہ مین بھی یہی خاصیت ہی اور پانی اسکا نہایت خوشگوار ہے **عین نوح** یہ فارس کی حدود مین ہی اور اسکا پانی اکثر بیمارون کو نافع ہے ٭

نرم ہے اور پانی کی اوس مقام مین گنجایش نہین ہی پانی اوبلتا ہی اور ایک طرف سی زمین مین شگاف پڑجاتا ہے
اور زمین پیچاری ہوجاتا ہی اور اگر زمین سخت ہوئی تو احتیاج اوسکی کھودنی کی پڑتی ہے جیسے کنوون اور کیارون
مین عمل مین آتا ہی اور سردی کے موسم مین حرارت پانی مین بیٹھ جاتی ہے اور ہوا سرد ہوجاتی ہے
اور پانی سے زمین کے اندر سرایت کرتی ہے اور اسی سبب سی پانی گرم ہوتا ہے اور گرمی کی فصل
مین حرارت اوپر اوبھر آتی ہے اور ہوا مین ملجاتی ہے اور گرم ہوجاتی ہے اور سردی زمین کے اندر
سماجاتی ہے اور حرارت کو دفع کردیتی ہے چشمے زمین مین کثرت سی ہین مگر جو مشہور ہین اور اون مین
غرائب اور عجائب ہین یہان پر مذکور ہین **عین اردسنگ** قزوین کے چشمون سے ہے
پانی اوسکا دافع اسہال ہے اور جب اوس مقام سے کہین اور لیجائین خاصیت اوسکی جاتی رہے
عین لطیف یہ چشمہ اسفراین اور جرجان کے درمیان مین ہے اور اوسمین سے پانی بہت آتا ہے
اور بعض اوقات مین بند ہوجاتا ہے جب لوگون کا وہان جماؤ ہوتا ہے اور خوب ناچے گاتے
ہین پھر وہ چشمہ جاری ہوجاتا ہے **عین بادخان** یہ چشمہ اصفہان کی حدود مین ہے اور جب کوئی
کسی حیض یا اور کسی قسم کی نجاست اوس مین ڈالین طوفان عظیم اوٹھاتا ہے اور اس امر کی صحت
اخبار سے معلوم ہوئی ہے **عین بامیان** کہتے ہین کہ اس چشمہ سے پانی نکلنے کے وقت
رعد کی آواز آتی ہے اور پانی سے گندھک کی بو آتی ہے اور اگر اوسکو آگ پر ڈالدین شعلہ بہر نکلنے
لگتا ہے **عین طلیہ** چشمہ عجیب ہی کہ پانی اسکا سپید نکلتا ہے جو اوسی مقام پر پی لین کچھ مضرت
نہین دیتا اور اگر اوسے تھوڑی دور لیجاکے پئین بدن مین پتھر ہوجاتا ہے اور ہلاک کردیتا ہے
عین دراب اس چشمے مین ایک قسم کی گھاس ہے کہ اگر مرد وہان نہائے اوسکو لپٹ
جاتی ہے اور جس قدر وہ مضطر ہوا اتنی ہی زیادہ اچھی طرح سے لپٹ جاتی ہے اور اگر صبر کرے خود
اوس پانی کی خاصیت سی جدا ہوجاتی ہے **عین دوراق** اس چشمے کا پانی گرم ہے اور کبھی
دھوان اوسپر سے اوٹھتا ہے اور مشتعل ہوتا ہے اور شعلے اوسکے سرخ اور زرد اور سپید ہوتے ہین
اور یہ پانی دونون مقامون مین ہے **عین الزرانیہ** یہ چشمہ موصل کے قریب ہی اور اوس مین
کوئی نہین اوگتا ہے اور قیمت سے اوسکو بیچتے ہین ❖
اوسکی تصویر یہ ہے

نہر صریح



نہر حاج ترکستان کی پہاڑون سے شروع ہوئی ہی اور اورکند کی حدود مین آئی ہے اور وہان پر جوی اطلاق اوسمین مل گئی ہے پہر اخلیکتہ اور خجند کی حدود مین پہونچی ہی بعد اوسکے بحیرۂ خوارزم مین جا ختم ہوئی ہے **نہر چیچان** چین کی پہاڑون سی شروع ہوئی ہے کہتے ہین کہ پانی اوسکا منحوس ہے اور اکثر کشتیون کو آفت پہونچتی ہے اور مردم آبی اس نہر مین ہین جو لوگ اپنے مال سی غافل ہوجاتے ہین اوسکا اسباب پانی مین لیجا گئے ہین **نہر سیحون** بڑی نہر ہے اور ہند کی حدود مین سے آئی ہے اور بڑائی مین نیل مصر کے مانند ہی اور بحر ہند مین آکر گری ہے اور قصبات اور قریے بیشمار اوس سے فائدہ اوٹھاتے ہین اور اصل مین چند بڑی بڑی نہرین ہین جو اسمین ملی ہین اور بہت سی نہرین اوس سے نکلی ہین پانی اوسکا نیل کے پانی سا ہی کہ گرمی مین بہت بڑہ جاتا ہے **نہر سند** کشمیر کے پہاڑون سے شروع ہوئی ہے اور کابل کی پہاڑون کی حدود سے دوسری نہر اوسمین ملی ہی پانی اوسکا نہایت صاف اور شفاف ہی اور گرمی کی فصل مین اوسکا پانی بہت ٹھنڈا ہوتا ہی اور ملتان کی حدود مین نہر سیحون سے مل گئی ہے **نہر گنگ** ہندوستان مین بڑی نہر ہے اور تبت کی پہاڑون سے شروع ہوئی ہے اور بحر ہند مین جا کے ختم ہوئی ہے **ربع مسکون کے چشمون اور چاہون کی تعداد کا ذکر**

اس عزیز جاننا چاہیے کہ چشمون کے پھوٹنے کی وجہ یہ ہی کہ زمین کی جوف مین منفذ کثرت سی ہین اور اونمین پانی ہے یا ہوا ہے جسوقت ہوا پر سردی غالب ہوتی ہی ہوا ہی پانی ہوجاتی ہے بعد اوسکے اگر زمین

یہ نہر بڑی ہے اور اصفہان کے دروازے پر بہتی ہے اور اوسمین سے دو شعبے نکلے ہین ایک کو جرسان کہتے ہین اور دوسرے کو قابوس اور تھامین سے مرجان ہاتھ لگتا ہے **نہر سنجر** اصفہان کی ولایت مین بہتی ہے پانی اوسکا لطافت اور شیرینی مین مشہور و معروف ہی اور کئی باغ اوسکے پانی سے سیچے جاتے ہین اور بحر فارس مین آکے گری ہے **نہر وحیل** بادغیس کی حدود مین ہے اور اوسکو مرورود بھی کہتے ہین اور اکثر مقام اور سرخس اوس سے فائدہ اوٹھاتے ہین اور کہیتیان اوس سے سیچی جاتی ہین **نہر ہرات** یہ نہر بہت بڑی ہے اور خراسان کی پہاڑون سے نکلی ہے اور مشرق سے مغرب کی طرف بہتی ہے اور ہرات اور سودان اور اوسکے قصبات اس نہر سے فائدہ اوٹھاتے ہین اور سرخس کی حدود مین ختم ہوئی ہے **نہر ہیرمن** مشہور نہر ہے سیستان کی حدود مین گذری ہے مشرق سے مغرب کی جانب بہتی ہے اور غور کے پہاڑون سے شروع ہوئی ہے اور سودان اور کرمان سے ذرہ کے بحیرات مین ختم ہوئی ہے **نہر جیحون** بدخشان کے پہاڑون سے نکلی ہے اور مغرب اور شمال کے درمیان مین بہتی ہے اور وخش کی حدود مین اور چار دریاؤن کے پانی مین مل گئی ہے اور اوس مقام کو پنجاب کہتے ہین اور بلخ اور ترمذ کی حدود سے گذری ہے پھر وہان سے جنوب کی جانب پلٹی ہے بعد اوسکے مغرب کی طرف پھری ہے اور بحیرۂ خوارزم مین جا کے گری ہے اور اوس کا پانی سردی کے موسم مین جمجاتا ہے اور کبھی کبھی اوسپر سے قافلون کا گذر ہو جاتا ہے **نہر شاش** یہ نہر بڑی ہے ترکستان کے بلاد سے آئی ہے اور مشرق سے مغرب کی طرف بہتی ہے اور خجند اور فاراب تک جنوب کی طرف مائل ہے بعد اوس کے بحیرۂ خوارزم مین گری ہے اور شاش ترکستان مین ایک مقام ہی جسکے ساتھ اس نہر کا نام کہا گیا ہے

نہر صریح نہایت بڑی نہر ترکستان کی انتہا پر ہے

اور وہان ایک قسم کے سانپ ہوتے

ہین کہ جسکی اوسپر آنکھ پڑے

ہلاک ہو جائے ✤

اوسکی تصویر

یہ ہے

چھوٹی چھوٹی نہرین بہت سی ہوئی ہین اور بحر روم مین جا کر گری ہے **نہر ذہاب** شام کی سرزمین پر ہی اور سمین کئی صفتین ہین کہ اوسکے پانی سے کمیتیان سینچی جاتی ہین اور پیداوش اچھی ہوتی ہی اور جب خشک ہوتی ہے سب پانی نمک ہوجاتا ہی غرض کہ اوسکا پانی کسی حال مین منافع نہین ہوتا ہی **نہر آب** اسکو نہر مجنون بھی کہتے ہین اور موصل کے درمیان مین جاری ہی اوگستی کی فصل مین اسکا پانی نہایت سرد ہوتا ہی **نہر اذربائیجان** پانی اسکا خوشگوار ہی آذربائیجان کے پہاڑون سے نکلی ہی اور بحیرۂ طبریہ مین ختم ہوگئی ہی اور بعضے مقامون مین اس نہر سے اور شاخین پھوٹ کر پانی اوسکا زمین مین غائب ہوجاتا ہی اور جب اوسکا کھوج کیجیے تو پانی اوسکا جم کے لطیف پتھر نکلے ہاتھ آتا ہی جسکو سنگ مرمر کہتے ہین اور وہ پتھر طلس کی مانند چکنا ہوتا ہے **نہر کر** یہ نہر بھی آذربائیجان کی ولایت مین واقع ہی اور روم کے پہاڑون سے شروع ہوئی ہی اور نفلس داران کے درمیان سے گذرکے بحیرۂ ارمینیہ مین جا کر ختم ہوئی ہے **نہر ارس** مغرب کی طرف سے مشرق کی جانب بہی ہی ارمینیہ کے پہاڑون سے شروع ہوئی ہی اور یہ نہر نہایت تیز بہتی ہی اور کشتی کا چلنا اسمین بہت مشوار ہے کیونکہ اوسکے کنارے سنگ لاخ کثرت سے ہے بعضے کھلے ہوئے ہین اور بعضے پوشیدہ ہین کہتے ہین اس نہر تین سو ساٹھ شہر تھے اب سب خراب اور برباد ہوگئے ہین اور نواحی اردبیل سے گذرکے بحر مغرب مین جا کے گری ہے **نہر جرجان** یہ نہر جرجان کے پہاڑون سے حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے تخت کے قریب سے نکلی ہی اور مشرق کی سمت سے مغرب کی جانب بہتی ہے اور بحر خزر مین جا کر گری ہے **نہر اتل** اسکا مبدا جبال روس اور بلغار اور حدود شمالی ہی اور اس سے چھتیس شعبے نکلے ہین اور اتنے شہرون کی معیشت کا ذریعہ یہی شعبے ہین اور اسکے پانی مین اور اور دریاؤن کے پانی سے فرق معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسکا پانی کسی دریا کے پانی مین ملتا نہین ہے **نہر سفید رود** کہتے ہین آذربائیجان اور ارمینیہ کے پہاڑون سے پیدا ہوئی ہی اور مشرق سے مغرب کی طرف جاری ہی اور بحیرۂ ارگون پر ختم ہوگئی ہی **نہر تنہ** فارس کی حدود مین اصفہان کے پہاڑون سے نکلی ہے اور خوزستان کے درمیان سے گذرکے قلعہ مہدی کے قریب بحر فارس مین گری ہی **نہر فارس** خوزستان کی حدود سے آئی ہے اور عسکر کے نزدیک بلاد اہواز مین سے گذرکے قلعہ مہدی کے قریب بحر فارس مین گری ہے **نہر اہواز** یہ نہر نہایت بڑی ہی اور اسمین بہت سی نہرین جنکا کچھ شمار نہین اور مصر اونکا معین ہے آکے گری ہین مگر اسکی نو نہرین اصل ہین **نہر شیرین** دینور کے پہاڑون سے نکلی ہی اور بحر فارس مین گری ہے **نہر سودین** یہ نہر اقلیم اول کے پہاڑون سے شروع ہوئی ہی اور بلاد زنج پر سے گذر گئی ہی **نہر زندرود**

درمیان سے گذرکے شہر طیوس کے نزدیک دریاے اروی مین ختم ہوگئی ہے **نہر دجلہ** نہایت بڑی نہر ہے اور مبدا
اسکا جبال روم ہے اور بلاد جزائر کے شرق کی طرف سے گذری ہے اور جزائر اوس مقام کا نام ہے جو فرات اور
دجلہ کے درمیان مین واقع ہے اور شمال کی جانب سے جنوب کی طرف بہتی ہے اور بحیرۂ فارس مین جاکے گری ہے
اسکا پانی نہایت نافع اور سبک ہے اور اول سے آخر تک بستیون اور نخلستانون کے درمیان سے گئی ہے ✦
نہر فرات بڑی نہر ہے اور روم کے پہاڑون مین سے شام کی حدود کے درمیان سے نکلی ہے اور جزایر کے
شہرون کے عرب کی جانب چلی گئی ہے اور بغداد کے غرب کی طرف ایک شاخ اوسکی اوسی بغداد مین ملی ہے اور دوسری
شاخ اوسکی کوفہ کو گئی ہے اور باقی بحر عمان مین جاکے گری ہے **نہر ماس** نصیبین کے پہاڑون سے شروع ہوتی ہے
اور اوسکی دو شاخین ہوئی ہین ایک شاخ دجلہ مین گری ہے اور ایک شاخ نہر خابور مین گری ہے **نہر بزرگ**
روم کے پہاڑون سے نکلی ہے اور موصل اور بغداد اور مصر سے ہوتی ہوئی بحیرۂ فارس مین جاکے گری ہے
اور یہ نہر شمال کی جانب سے جنوب کی طرف بہتی ہے **نہر خابور** خابور بلاد کے حدود مین ایک جزیرہ ہے اور اس نہر کا
منبع جبال راس العین ہے پانی اسکا نہایت صاف اور شفاف ہے اور فرات سے ملگئی ہے **نہر طبریہ**
یہ نہر بڑی ہے آدھا پانی اسکا سرد اور آدھا گرم ہے اور نہر طبریہ مین جاکے گری ہے **نہر مکریت** اسمین پانی کثرت
سے ہے اور بغداد کے اطراف مین ختم ہوئی ہے اور اسکے کنارے پر بہت سے نیک لوگون نے حضرت الیاس پیغمبر علی نبینا

وعلیہ السلام کو دیکھا ہے اوسکی تصویر یہ ہے



نہر عیسی یہ نہر فرات کی ایک شاخ ہے اور بغداد کے قریب دجلہ سے ملتی ہوئی بہتی چلی گئی ہے اور عمان مین جاکے
ختم ہوئی ہے **نہر عمر** رخاط کے حوالی مین ہے اور وہان کے پہاڑون سے نکلی ہے اور اوسمین سے

حضرت امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس امر کی ممانعت لکھ بھیجی تھی جو کہ یہ بات مشہور ہے اسکا ذکر تصحیح سے کرنا یہان نہین منظور ہے اور اس دریا مین نہنگ ہوتا ہے جسکے دو ہاتھ دو پاؤن ہوتی ہین اور کھال اوسکی مثل شیر کی کہال کے ہوتی ہے اور ایک اور جانور اسمین ہوتا ہے جسکو اسیالی کہتے ہین اور وہ کشتی سے بہت محبت رکہتا ہے اور ماہی سقنقور خاص اسی دریا مین ہوتی ہے اور اوسکی خاصیت یہ ہے کہ جب ہاتھ پاؤن اور عشہ پیدا ہو جاتا ہے اور جب ہاتھ سے چھوڑ دو عشہ جاتا رہتا ہے اوسکی تصویر یہ ہے



نہر طاب مصر کے قریب ہے اور یہ نہر بزرگ ہے اور اسپر عجیب و غریب ایک پل بندہا ہے طول اوسکا قریب دو سو قدم کے ہے اور وہ کل سنگ مرمر سے بنا ہے اور ہر سنگ کا طول پچاس گز کا ہے **نہر قوس** اسکا منبع جبل خلیل سے ہے مشرق سے مغرب تک جاری ہے اور بلاد فلسطین مین واقع ہے کہتے ہین کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جب دو لشکر اسکے کنارے پر مقابل ہوتی ہین جو مشرق کی طرف ہوتا ہے شکست پاتا ہے اور جو مغرب کی طرف ہوتا ہے غالب آتا ہے اور نہایت اسکی بحر روم ہے **نہر اردن** منبع اسکا جبل سلج ہے اور بحیرۂ بانیاس مین ملگئی ہے **نہر عفرین** بلاد روم سے آئی ہے اور بغوا سے گذر کے نہر اسود مین ملگئی ہے اور نہر بغوا اور نہر عفرین یہ تینون ایک ہوکے بحیرۂ انطاکیہ مین گری ہین **نہر صیحان** روم کی حدود سے نکلی ہے اور مرعش اور مصیصہ کے درمیان سے گذر کے دریاے شام مین گری ہے **نہر سیحان** یہ نہر بھی روم کی حدود سے نکلی ہے اور مصیصہ اور ازنہ کے


نہر اندلس

نہر ناجیہ یہ نہر ولایت اندلس مین حدود مغرب کی طرف ہی اور بزرگی مین برابر دجلہ کی ہے اوسکی شہرت کی وجہ سی بیان کی ضرورت نہین ہی **نہر استبل** اسکو اندلس کی رہنی والے نہر عظیم کہتی ہین اور منبع اسکا جبال ثعورہ سے ہی مشرق سی مغرب کی طرف چلی گئی ہی اور استبل کے شہر پر سی گذر کے بحر محیط مین گری ہے ✤ **نہر نیل** یہ ربع مسکون کی بڑی بڑی نہرون سی ہے اور جنوب کی طرف سی شمال کی جانب بہی ہی اور ابتدا اسکی جبال قمر سے خط استوا کی پشت پر ہی اور بحر روم مین آکے گری ہی اور تمام معمورۂ عالم مین اس سے بڑی کوئی نہر نہین ہی کیونکہ بلاد اسلام مین ایک مہینے کی راہ تک چلی گئی ہی اور بلاد نوبہ مین دو مہینے کی راہ تک بہتی ہے اور صحراؤن مین چار مہینے کی راہ تک اور خرابون مین نو مہینے کی راہ تک جاری ہی اور جبی نہر نیل گرمی کی فصل مین بڑہتی ہی اوتنی کوئی نہر نہین بڑہتی اسکا سبب یہ ہی کہ جب اس بلاد مین گرمی ہوتی ہے خط استوا کی پشت پر سردی کی فصل ہوتی ہی اور کتاب اسباب العجائب مین لکہا ہی کہ آب نیل کے بڑہنی کی وجہ یہ ہے کہ بحر روم کا پانی فصل خزان مین کواکب کی شعاع کے عکس سی ہیجان مین آتا ہی اور موج مارتا ہی اور اپنی مقام سے بلند ہو جاتا ہی اور اوسمین اتنی گنجایش باقی نہین رہتی کہ نیل کا پانی اوسمین گرے اوسی وجہ سی جو پانی نیل کا اسکی طرف آتا ہی گنجایش پاکے پلٹ جاتا ہی اور اوسکا مقام خوب بہر جاتا ہی اسکے بعد باری تعالی کے حکم سے باد جنوب تیز چلتی ہی یہانتک کہ اوسکا پانی بحر روم کہینچ لیجاتی ہی پہر دوبارہ رود نیل جاری ہوتی ہے اور مصریون کے پانی ناپنی کا آلہ ہے جس سی پانی کی گھٹنے بڑہنے کا اندازہ معلوم کرلیتی ہین اور یہ آلہ پانی ناپنی کا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کا بنایا ہوا ہی اور دختر کی حکایت کہ وہ رود نیل جب طغیانی پر آتی تہی لوگ ایک لڑکی کو آراستہ کرکے اوسمین ڈالدیتے تہی اور اوسکے گھٹانی کے لیے اوسکو بھیٹ چڑہاتی تھے اور

بحیرہ سودان مغرب کی طرف ہی اور مینہ کے پانی سی پیدا ہوئی ہی **بحیرہ قیرم** شہر قیرم کے قریب ہے اور پانی اسکا میٹھا ہی **بحیرہ طبریہ** اسمین دو ندیان آکے گری ہین پانی اسکا میٹھا ہی **بحیرہ بانیاس** اسکے کنارہی پر شہر دمشق ہی اور اس سی دو نہرین نکلی ہین اور بحیرہ طبریہ مین آکے گری ہین **بحیرہ بقاع** یہ دریا بعلبک کے جانب غربی مین ہی **بحیرہ قدس** یہ ایک دریا ہی جسپر اسکندر نے پتھر کا پل باندہا ہی اور اوس پل کا طول ایکہزار دو سو ساڑہے ستاسی گز کا ہی اور عرض ساڑہی اٹھارہ گز کا ہی **بحیرہ انطاکیہ** یہ دریا درمیان انطاکیہ اور حلب کے واقع ہی اور اوسکی اور انطاکیہ کے فاصلہ ایک دن کی راہ کا ہے **بحیرہ مراغر** یہ دریا اسی موضع کے درمیان مین واقع ہے **بحیرہ آب** عراق اور عرب مین ہی اور فرات اور دجلہ کی پانی سی اسکی بنیاد ہے

ربع مسکون کی نہرون کی تعداد کا ذکر اے عزیز جاننا چاہیے کہ پہاڑون مین کھوا اور غار ہیت ہین جب پانی برستا ہی اور برف گرتی ہے اور غارون مین مینہ کا پانی اور برف جمع ہوتی ہی اور اونکی منفذ کی تنگی سے بتدریج اون مقامون سی نکلتی ہی اور جب یہ دونون چیزین آپسمین ملکی جمع ہوتی ہین نہر ہوجاتی ہے اور جب چند نہرین اکٹھا ہوتی ہین ایک نہر عظیم ظاہر ہوتی ہی اور ہر اقلیم مین سوا چھوٹی چھوٹی نہرون کے جنکا بیان تعداد ضبط نہین ہوسکتا چند بڑی بڑی نہرین ہین مگر بعضی بڑی بڑی نہرون مین سی جو مشرق کی طرف سی آئی ہین اور مغرب کی طرف چلی گئی ہین اور بعضی شمال کی طرف سی آئی ہین اور جنوب کی جانب چلی گئی ہین اور جنوب سی آئی ہین اور شمال کی طرف چلی گئی ہین اور جو شہر اون نہرون کے محل اجرا کے مقابل مین واقع ہین اونکی طغیانی کے وقت خراب ہوجاتی ہین اور جو بہت بڑہتی ہین دریا مین ملجاتی ہین اور جب آفتاب کی حرارت دریاؤن مین تاثیر کرتی ہے اجزا اونکے لطیف ہوجاتے ہین اور ہوا مین ملکے بلند ہوتے ہین اور اونکی موج زنی سے ریاح پیدا ہوتے ہین اور بدلی بنجاتی ہے اور مینہ برستا ہے اور ہمیشہ یہی کیفیت رہتی ہے اون مین سے جو مشہور ہین وہ اس جگہ پر مسطور ہین **نہر اندلس** اس نہر مین ایسا پانی ہے کہ کشتی اوسمین نہین جاسکتی اور اوسمین ایک پتھر ہے جو آدمی کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور نہر مین ڈبو دیتا ہے اور اوسکے کنارے پر ایک بلند مقام مین خالص تانبے کی تصویر بنی ہوئی نصب ہی اور اوسکی پیشانی پر لکھا ہی + ایہا الرجل

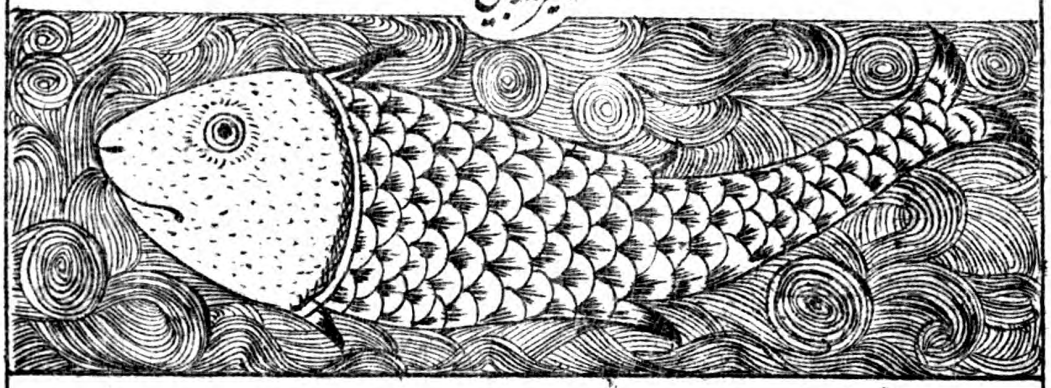
لاتجاوزنی فانک لم ترجع +

اوسکی تصویر یہ ہے

+ ۱۲ کا نقش بجنسہ اسکے نیچے نقین سے نوٹ بہ سرگا

بڑی مچھلی جسکو طرنج کہتے ہین ہوتی ہی اوسکی تصویر یہ ہے ٭

بحیرۂ ارجلس



بحیرۂ ارغیر فلسطین کی حدود مین ایک شہر کے قریب ہی جسکو اوغن کہتے ہین اور یہ شہر اون پانچ شہرون مین سی ہے جہان حضرت لوط علی نبینا وعلیہ السلام کی اصحاب تھی اور قبول دعوت سی اونہون نے عذاب سی نجات پائی تھی **بحیرۂ مکران** سند کی حدود مین ہی اور سند کے شہر اوسکے حوالی مین واقع ہین اور یہ دریا ہی ہند مین آکے ختم ہوا ہی **بحیرۂ روم** یہ دریا شہر منبیعہ سی تین کوس پر واقع ہی اور اسکے درمیان مین تین پہاڑ بڑی بڑے ہین جب شہر منبیعہ کی باشندون پر کوئی خوف طاری ہوتا ہی اپنا مال اور اسباب کشتیون پر رکھہ سوار ہوا اس دریا کو کچھ طے کر پہاڑون کی گہاٹیون مین پناہ لیتے ہین پھر کوئی اونمین نہین پا سکتا اور کسی کا اونپر ہاتھہ نہین پڑتا **بحیرۂ اخلاط** کہتے ہین کہ اس دریا مین دو مہینے چاند نکلتا ہی اور دو مہینے چھپا رہتا ہی اور ہمیشہ یہی بات ہوتی ہی اور سبب اسکا کچھ نہین معلوم ہوتا **بحیرۂ بجکان** ولایت فارس کے حدود مین ہی پانی یہان کا نہایت شور ہی اور نمک کی پیدایش کثرت سی ہے **بحیرۂ دشت ارزن** اس دریا کا طول دس فرسنگ کا ہی پانی اسکا نہایت خوش ذائقہ ہی اور اسکا پانی کبھی اتنا گھٹتا ہی کہ بالکل خشک ہو جاتا ہے اور پھر حالت اصلی پر آجاتا ہی اور اسکے حوالی مین عمارتین بہت ہین اور نہ اعتین کثرت سی ہوتی ہین **بحیرۂ جردن** یہ دریا سرزمین مغرب کی حدود مین واقع ہی اور نہایت گہرا ہی کعب احبار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ آپ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانہ سی اس دریا کی تھاہ لینے گیا ہی اور ابتک اوس نے تھاہ نہین کیا ہی ہر چند عقل اسکو باور نہین کرتی لیکن یہ بات کتب مین مسطور ہی مین نے بھی اسکو کتاب مین لکھا جرات کی راہ مین قدم رکھا **بحیرۂ کور** یہ دریا خط استوا مین گول شکل پر واقع ہی اور دو نہرین اس دریا کی جنوب رخ سی نکلی ہین ٭

بحیرۂ طبرستان یہ دیا بلاد طبرستان کی حدود مین ہی اور اسمین پانچ جزیرے ہین اور وہان کی باشندے گبر ورتا
ہین اور لومڑی کی سرخ رویون کی کمال نہایت لطیف وہان ہوتی ہی **بحیرۂ اقسانیہ** یہ دیا شام کی
حدود مین ہی اور بہت گہرا ہی **نقل** ہے کہ بادشاہ نی چاہا کہ اسکا گہرا اور دریافت ہو کشتی مین سوار ہوا اور اس
دریا مین آیا اور ایک رسی مین لنگر باندہ کے اسمین ڈالا جب وہ ختم ہوا دوسرا اور باندہا یہان تک کہ اوس رسی کی
درازی چار ہزار گز تک پہونچی مگر اوس دریا کی گہراو کا اندازہ نہ معلوم ہوا لنگر تہ پر نہ پہونچا آخر کو ہاتھ اس سے اوٹھایا
بحیرہ ماسویہ فارس کی بحیرات مین سی ہے طول اسکا بیس فرسنگ کا ہی اور اوسکی گرد و نواح
مین نیستان بہت ہین **بحیرہ ترخان** ترکستان کی حدود مین ہی اور اوسکے دور کی مسافت چار
فرسنگ کی ہی اور سوا اسکے پانی اوسکا گرم ہی دوسری کوئی خاصیت نہین رکہتا ہی **بحیرہ نیلی** یہ دریا خط
استوا کی جنوب کی طرف واقع ہی اور دور اوسکا چالیس فرسنگ کا ہی **بحیرہ رزہ** اسکو اہیرمن بہی کہتے ہین
اوسکی وجہ یہ ہی کہ رود اہیرمن اوسمین آکے گری ہی طول اسکا چالیس فرسنگ کا ہی **بحیرہ ارمینہ**
بلاد خزر کی حدود مین ہی دور اوسکا اسی فرسنگ کا ہی اور پانی اوسکا نہایت تلخ ہی اور اوسکے درمیان مین جزیرے
کثرت سے ہین اوسمین لوگ کمیتی کرتے ہین اور پانی ان جزیرون کا میٹھا ہی اور جانور یہان عجیب عجیب شکل کے
ہوتے ہین **بحیرۂ فرغام** یہ بحیرہ کوچک حدود شمالی مین واقع ہی اور اس دریا کی ایک کوٹ مین پانی
ایسا سیاہ ہوتا ہی کہ اور اطراف کے پانی مین ظاہرا فرق معلوم ہوتا ہی اور سیاہی اور سپیدی دونون برابر ہین
مگر مطلقا ایک دوسری مین مل نہین جاتی اور اگر خاک اوس کالے پانی مین گوندہ کے دہوپ مین ڈالدین تہیر
ہو جائے اور یہ دریا نہایت گہرا ہی **نقل** ہے کہ بادشاہ نی اسکے گہراو کے دریافت کے لیے چودہ ہزار گز کی
رسی اسمین ڈالی تہ پر نہ پہونچی اور اسکا پانی اسقدر شفاف ہی کہ باوصف اتنی بعد کے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ گہراو اسکا کوئی چار گز کا ہوگا **نقل** ہے کہ کیخسرو کے تخت اور جام جہان نما کے لینے کی قصد پر دشمن گئے
جو لوگ کہ اوسکی نگہبانی پر مقرر تہے اونہون نی اونکو اس دریا مین ڈالدیا سب ڈوب گئے نکلنا کسیکو نصیب نہوا
بحیرہ ملنجر اسکے دور کی مسافت اکیس بیس فرسنگ کی ہی اور بلاد خزر کے درمیان مین واقع ہی اور نوشیروان
نے اس دریا پر ایک سد عظیم بنوائی تہی تاکہ ترکون کی شورش اور فساد سے یہ دیار محفوظ اور امن مین رہے
اوکا سکا بہی یہان کے لوگون کے جی مین باقی نہین رہی اور نوشیروان کو اس سد کے بنانے کی تلقین خواب
مین ہوئی تہی **بحیرہ ارجیس** اس دریا کی حدود مین دو بادشاہ ہین اور اس دریا مین ایک

اوسکو جا بجا لیے پھرتے ہین اوسکی تصویر یہ ہے ٭

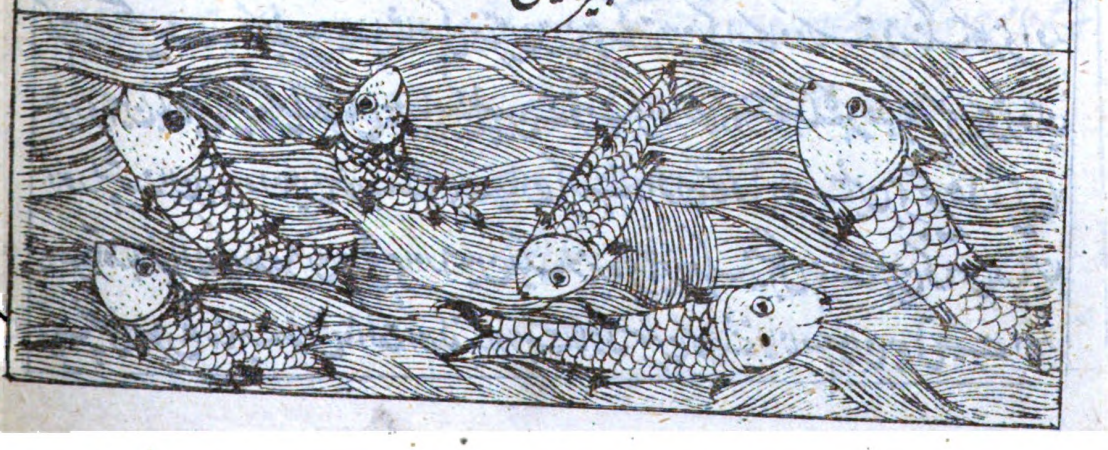
بحیرۂ مذرین



بحیرۂ تیریہ دریا شام کی حدود مین دو پہاڑون کے درمیان مین ہے اور پانی اسکا ٹھہرا ہوا ہی کہتے ہین حضرت خلیل الرحمن علیہ السلام نے اسی دریا مین خلیل آباد کی بنا ڈالی ہی اور اوس مکان کی اس نام ہونے کی وجہ یہی ہے کہ حضرت نے اوسکو بنوایا ہی اور اسمین کوئی جانور نہین ہی بحیرۂ قلمہ یہ دریا روم کے نزدیک ہی اور اسکی حدود کی رہنے والے دو گروہ ہین ایک مسلمان اور ایک کافر اور کافر اہل اسلام کے مطیع اور فرمانبردار ہین اور جزیہ اور خراج دیتے ہین ٭

بحیرۂ مثوان یہ دریا روم کی حد مین ہی اور مقدار اسکی بارہ دن کی راہ کی برابر ہی اور اسمین چند جزیرے آباد و معمور ہین اور سمور اور سنجاب وہان ملتا ہی بحیرۂ طلیس یہ دریا مصر کی سرزمین پر واقع ہی اور روم کے دریا سے ملا ہی اور ایک شاخ رود نیل کی اسمین آتی ہے جب نیل کا پانی بڑہتا ہی اسکا پانی میٹھا ہو جاتا ہی اور خوش ذائقہ ہوتا ہی اور جب پانی گھٹ جاتا ہی دریا ے روم کا پانی اسپر غلبہ کرتا ہی اور پانی اسکا کھاری اور کڑوا ہو جاتا ہی اور اسمین ایک مچھلی ہی جسکی بابت لوگ کہتے ہین اوسکے کھانے سے قسم وادی کی بڑہتا ہی اور ایک قسم دوسری مچھلی کی ہی اوسکے کھانے سے برے برے خواب دکھائی دیتے ہین اور آدمی بدخواب ہوتا ہے تصویر اوسکی یہ ہے

بحیرۂ طلیس





بحر سحاب یہ دریا زنگبار کی ولایت مین ہی اور اسپر ہمیشہ دخان اور بخار چھائے رہتے ہین اسی سے اس دریا کی نسبت سحاب کی طرف کی ہی **بحر مظالم** یہ بہت بڑا دریا ہی اور مغرب کی انتہا مین واقع ہی اور اسمین ایک جزیرہ ہے جہان یاقوت ہوتے ہین اور یہ دریا اقواق کی بلاد کی پشت کی طرف چلا گیا ہی اور وہان سے یاجوج وماجوج کی جانب پھیلا ہے **ربع مسکون کے چھوٹے دریاؤن کی تعداد کا ذکر** اے عزیزان سب کی تعداد کا بیان طول وطویل ہی اور مہلت کم فرصت قلیل ہی مگر جسقدر مشہور ہے اوسکا یہان پر مذکور ہی **بحیرۂ جابر طیس** اسکا طول مغرب سے مشرق تک ہی اور قسطنطنیہ کی حدود تک چلا گیا ہی اور مصر کے گرد و نواح مین دریاے شام سے ملگیا ہے **بحیرۂ خوارزم** یہ دریا مدور واقع ہی اور دور اوسکا ایک قول کے موافق نوے فرسنگ کا ہے اور کہتے ہین کہ رود جیحون وسیحون اسی دریا مین آکر گری ہی اور اسکا پانی کھاری ہی اور دریائی جانور اسمین کم ہین **بحیرۂ طبریہ** یہ دریا شام کی سرزمین مین ہی کہتے ہین کہ اسکا دور ستر فرسنگ کا ہی اور جزیرے اسمین بارہ ہین **بحیرۂ کیلکوی** یہ دریا چین وملچین کے قریب ہی اور اسکا دور ستر فرسنگ کا ہی اور جزیرے اسمین بہی بارہ ہین اور پشمینہ ان جزیرون مین خوب ملتا ہی اور یہان کے رہنے والون کا کوئی مذہب نہین ہی **بحیرۂ ارزن** یہ دریا آذربائجان کی حدود مین واقع ہی اور اسمین ایک جزیرہ ہی جسمین ایک بڑا جنگل ہی کہتے ہین کہ اس دریا مین ایک مچھلی اطرنج نہایت خوش ذائقہ اور لذیذ اور بہت نازک جسمین کانٹے کا نام نہین ہوتی ہے اور

بحر ہند اس بحر کو بحر ہند کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مقابل زمین ہند کے واقع ہے اور حالانکہ بحر اعظم سے یہ شاخ پھوٹی ہے اور جزیرے اسمین معمور اور آباد ہین اور سراندیب کا جزیرہ اسی دریا مین ہے اور اسکے بعض جزیرون مین جواہر اور چاندی اور سونے کی کان ہے **بحر اخضر** یہ دریا بلاد ہند کی انتہا پر واقع ہے اور بحر اعظم سے نکلا ہے اور چین کا شہر اسکے کنارے پر ہین اور اہل ہند کا مدار اسی بحر پر ہے اور اسکے جزیرون مین یاقوت کی کان ہے **بحر اندلس** یہ دریا بحر مغرب کی شاخون سے ہے اور چونکہ اس دریا کے کنارے پر سرزمین اندلس ہے لہذا اسکا نام یہ رکھدیا ہے **بحر دقیانوس** یہ دریا طولانی ہے اگرچہ اسکا دہانہ کوس کا ہے اور ایک شاخ اسکی روم کی حد تک گئی ہے اور دوسری جنوب کی طرف اور زنگبار اور سیاہان کی بلاد مین پھیلی ہے اور اسکے آخر مین ایک جزیرہ ہے جسے برلہ کہتے ہین اور اس سے گذر کے ماسکون کی پہاڑون اور جنگلون کی طرف جاکے وہین ختم ہوا ہے **بحر آذربنیش** یہ دریا بحر شام کی خلیجون سے ہے اور اکثر تاجر قسطنطنیہ کے اسی دریا سے ہوکے محیط کی طرف سے جاتے ہین کیونکہ خشکی کی راہ سے صقلاب اور روس کے بیابان سے ہوکے قسطنطنیہ کو جانا پڑتا ہے **بحر یونان** یہ دریا بحر شام کے دریا سے نکلا ہے اور یونان کے جزیرے اسی کے پانی مین ڈوب گئے ہین اور مشہور ہے کہ جب کشتیان یونان کی سرزمین کے برابر پہونچین اہل کشتی کو دو تین برس کی بات بھولی ہوئی یاد آجاتی ہے اور یہ بات اس جگہ خاصیت سے ہے اور اس دریا مین باسٹھ جزیرے آباد واقع ہین اور یونان حکما اور فضلا کی جگہ ہے **بحر سوق** یہ دریا بحر نطش کی خلیج مین سے ہے اور اسی سے پھوٹا ہے اور اسکی انتہا بلغار اور کیماک کی حدود مین ہے اور فرنگ اسکے کنارے پر رہتے ہین اور یہ ایک بڑا گروہ ہے اور اسمین وسیع شہر ہین **بحر خنج** یہ ترکستان کی ولایت مین ایک بہت بڑا دریا ہے اور صاحب اخبار کہتا ہے کہ افراسیاب کیخسرو کے ہاتھ سے نکل کے اسی دریا مین کود پڑا تھا اور کیخسرو نے ایک حیلہ سے جو مشہور ہے اوسے وہان سے نکال کے قصاص لیا تھا **بحر الماس** اور اس دریا کو بحر الماس اس سے کہتے ہین کہ جزیرۂ الماس اوسکے درمیان مین واقع ہے اور الماس اس جزیرے سے عجیب حیلے سے ہاتھ لگتا ہے اور اوسکی راہ مہلک اور خطرناک ہے **بحر شمال** یہ دریا قطب شمال کے نیچے واقع ہے اور گہرا اور اوسکا معلوم نہین مگر جب کشتی اوسمین جاتی ہے موجین مارتا ہے اور ایک تلاطم پڑجاتا ہے

اسی وجہ سے تاجر اوس دریا کے سفر سے باز رہتے ہین

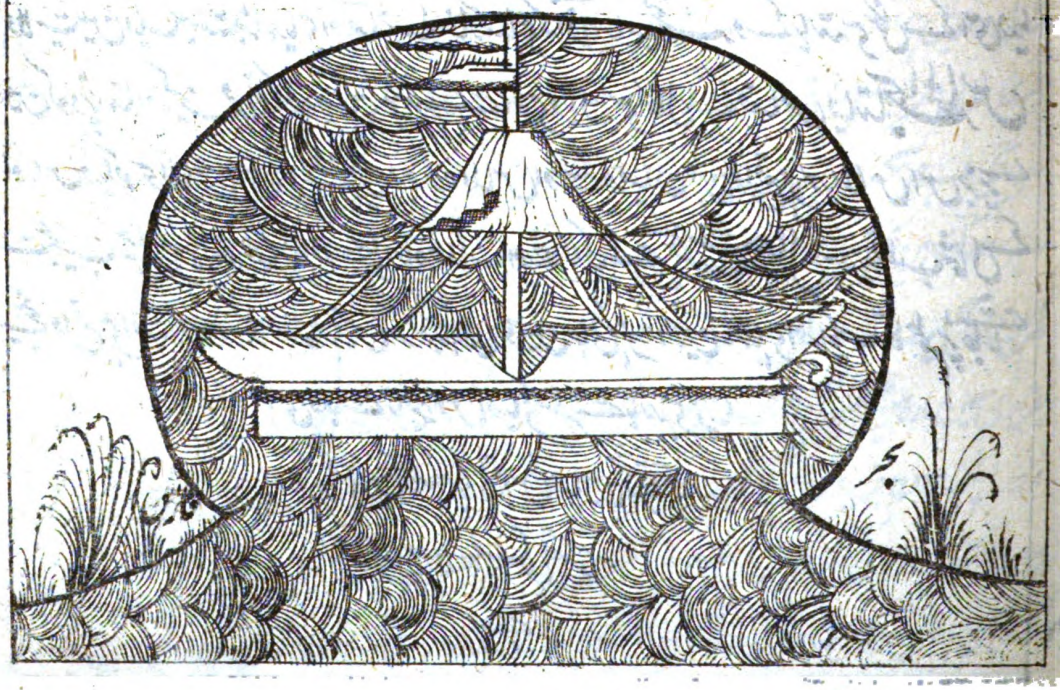
کہتے ہین کہ مردم آبی اس دریا مین کثرت سے

ہین اوسکی تصویر

یہ ہے

اور انمین نفط سپید اور سیاہ پیدا ہوتا ہی **بحار صغار** انکو خلیجات اور شعبات کہتے ہین اور یہ کثرت سی ہین لیکن جو مشہور ہین
یہان پر تحریر ہوئی منظور ہی اور خلیج لغت مین اوسی کہتے ہین جو نکڑا دریا کا زمین کی ایک جانب نکل گیا ہو **بحر بربر** اسکو بحر زنج
بھی کہتے ہین اور دریای ہند کی خلیجون سی ہی اور بربرستان کی حدود مین جاکر اوس سی الگ ہوگئی ہی اور جو اس دریا مین سوار
ہوتا ہی سہیل جنوب کو دیکھتا ہی اور قطب شمالی کو نہین دیکھتا اور اس دریا کا کف اطراف وجوانب مین لیجاتی ہین اور جہازرانی
صفائی کی لیے اور تازگی کی لیے استعمال کرتی ہین اور جزیرہ اس دریا مین واقع ہین وہان سی صندل اور آبنوس لاتی ہین اور عنبر
اس دریا کی کنارون پر سی ہاتہ لگتا ہی **بحر قلزم** اسکو لسان البحور اور بحر الاحمر اور بحر عدن بھی کہتے ہین اور یہ بحر ہند کی خلیجون
سے ہی اور یمن اور عدن کی زمین اسکی شرق کی جانب واقع ہی اور کتاب عجائب البحار مین لکھا ہی کہ فرعون اسی دریا مین ہلاک
ہوا ہی اور اصل مین یہ قلزم نہین ہی کیونکہ قلزم ایک قصبہ کا نام جو اس دریا کی کنارہ پر غرب کی طرف واقع ہی **بحر فارس**
اسکو بصرہ اور عمان اور بحر ہند بھی کہتے ہین اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ بلاد اس بحر کی کنارہ پر واقع ہین اور سیدریا مبارک ہی اور آفتون سی پاک
ہی اور اکثر کشتیان اس بحر سی صحیح وسلامت پہرتی ہین اور تلاطم اسکے پانی مین اور دریاؤن سی بہت کم ہے اور در کے معدن اسمین
بھی ہین اور دو جگہ تیہرے جب کشتی وہان پہونچتی ہی کمتر خلاص پاتی ہی اور ایک گرداب بھی ہی اوس سی بچاؤ نہین ہوتا ہے
اور اس دریا مین اور دریای قلزم مین پانسو فرسنگ زمین خشک ہی جسکو جزیرۂ عرب کہتے ہین اور دجلہ اور فرات
جنکے پانی گرنے کا مقام جبال روم ہے اسی دریا سی نکلے ہین اور اسمین جزیرے بہت ہین اوسکی صورت یہ ہے

گرداب وکشتی



اور اسکے شمال کی جانب اندلس اور جنوب کی طرف بلاد مغاربہ ہی اور اکثر مدیان جو روم کی طرف سے آئی ہین اس دریا مین جا ہین اور اس سے دو شاخین اقالیم مین آئی ہین ایک کو خلیج ادریس اور دوسری کو خلیج یونان کہتے ہین اور یہان دو سو باسٹھ جزیرے آباد ہین وہان تجار جاتے ہین اور کیفیت اوسکی دیکھی ہے اور بعض جزیرے اور ہین جہان کوئی نہین پہونچا ہی اور جن جزیرون کو لوگون نے دیکھا ہی اونکی مساحت دس فرسنگ سے زیادہ پونہ پانچ فرسنگ سے کم نہین ہے

بحر نمش یہ دریا بڑا ہی اور اسکو بحر طیر اندرون اور بحر روس کہتے ہین اور قسطنطنیہ کی پشت پر واقع ہی اور اسمین جزیرے بہت ہین جہان عجیب صورتون کے حیوان اور دشتناک شکلون کے جانور پیدا ہوتے ہین اور اسکے جزیرون سے تجار نفع اوٹھاتے ہین اور اس دریا سے بھی دو شاخین نکلی ہین ایک جزیرہ سودان کے قریب اور دوسرا بلغار کی سرزمین کے نزدیک ہی اور بلغار کی زمین اس دریا کے کنارے ہے اوسکی تصویر یہ ہے ✣

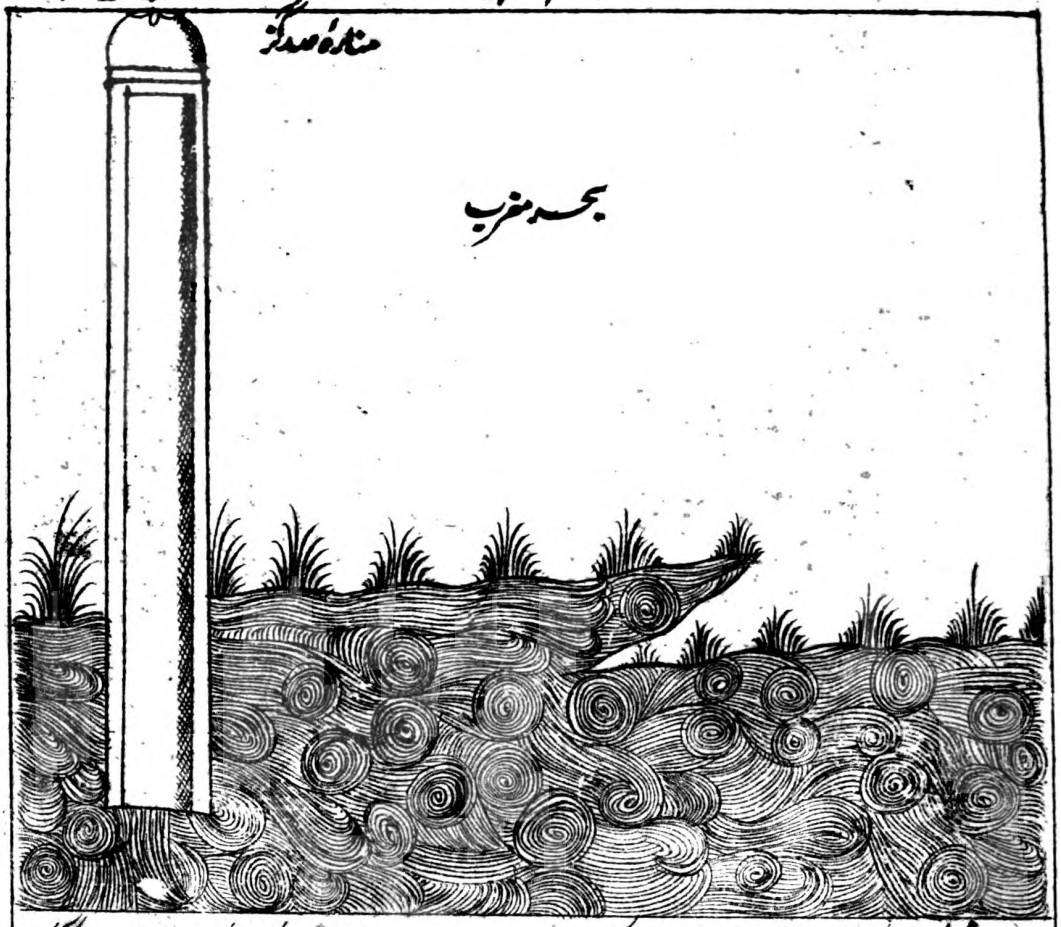
بحر نمش



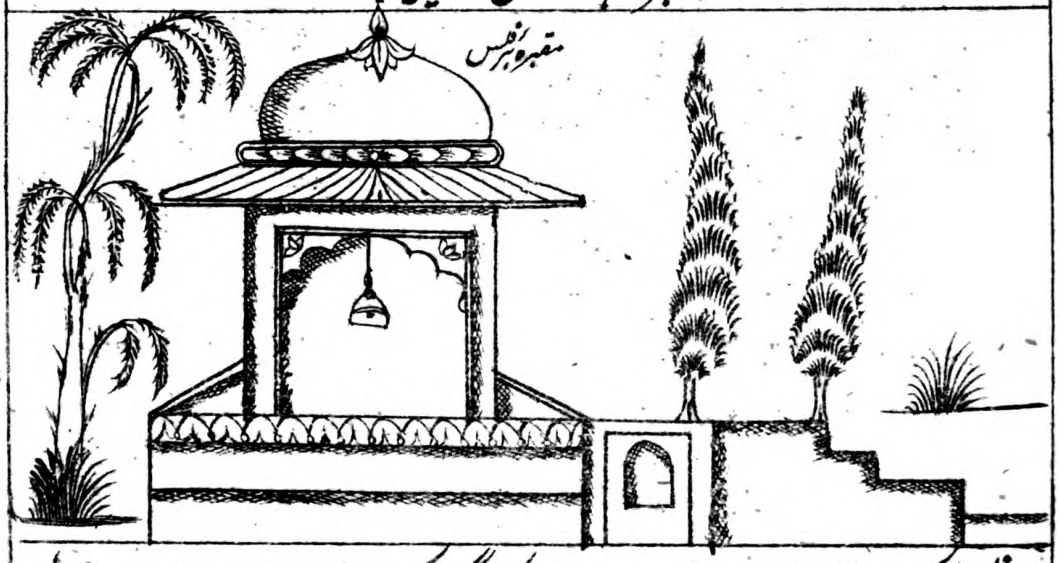
بحر طبرستان اس دریا کو دریاے گیلان اور بحر کرکان اور بحر باب الابواب اور خزر بھی کہتے ہین اور اسکی ہیات گول ہی اور بڑی بڑی مدیان مثل ارس اور رود کر اور رود آمل اور سفید رود اسمین آکر گری ہین اور یہ بحر کسی دریا سے نہین متصل ہی اور اس دریا مین مرکب پر سوار ہونا خالی خوف و خطر سے نہین ہی کیونکہ اس بحر مین ہمیشہ تلاطم اور موج کی طغیانی رہتی ہی اور اسمین جوار بھاٹا نہین آتا اور قدیم سے یہان دو جزیرے تھے اب سات جزیرے ہین

منارهٔ صدگز

بحر مغرب



بحر شام اسکو بحر روم اور بحر افریقیہ بھی کہتے ہین طول اسکا مشرق سے مغرب تک ایکہزار آٹھسو فرسنگ کا ہے اور عرض اوسکا اوس جگہ پر جہان بحر محیط سے ملا ہے تین فرسنگ کا ہی اور اس مقام قدیم سے ہرقلس کا مقبرہ ہے اوسکی تصویر یہ ہے



اور ہرقلس ایک بادشاہ تھا جسنے اس دریا پر پل باندہا ہی تاکہ لوگون کو پار جانے مین آسانی ہو وقت نہ اوٹھائین

بحر محیط بحر مغرب بحر شام بحر نیطس بحر طبرستان **بحر محیط** نا پیدا کنار دریا ہی اور اسکو بحر اعظم اور بحر ہند اور بحر فارس اور بحر چین اور بحر عمان بھی کہتے ہین اور یہ دریا تمام ربع مسکون کو گھیرے ہوئے ہے اسی سبب سے جس مقام کے مقابل ہوگیا ہی اوسی مقام کے ساتھ نام رکھدیا ہی چنانچہ بلاد ہند کے مقابل مین بحر ہند کہتے ہین اور بلاد فارس کے مقابل مین بحر فارس اور بلاد عمان کے مقابل مین بحر عمان اور بلاد چین کے مقابل مین بحر چین اور یہ دریا مغرب کی طرف سے شروع ہی اور جنوب کی جانب سے ہوکے بلاد بربر اور نوبہ سے نکل کے اور سودان کی اطراف سے گذر کے مشرق کی جانب پلٹتا ہی اور بحر ہند اور بحر چین کی طرف جا کے بلاد مشرق تک سد یاجوج اور ماجوج کی پشت پر سے ہوتا ہوا پہونچا ہی پھر وہان سے پلٹ کے مغرب کی طرف دیار روس تک ہی اور وہان سے گذر کے بلاد ترنج تک گیا ہی پھر وہان سے پلٹ کے مساحت مغرب تک جو اوسکا مقام شروع ہونیکا ہی ملگیا ہے اور اس دریا سے پانچ شعبے عالم مین نکلے ہین اور ذکر ہر ایک شعبے کا اوسکے مقام مین آئیگا کہتے ہین کہ اس دریا مین بیس ہزار جزیرے ہین اور اونمین سے ایک جزیرہ ایسا ہے جسکا طول و عرض ہزار فرسنگ کا ہے اور اوس جزیرے مین بڑے بڑے پہاڑ اور نہرین بکثرت سے ہین اور یاقوت آسمان گون اسی جزیرے مین پیدا ہوتا ہے **بحر مغرب** اس دریا کو بحر اندلس اور بحر ظلمۃ اور بحر اسود اور بحر اکبر اور بحر دقیانوس بھی کہتے ہین اور اس دریا کی ابتدا سودان کی زمین کی انتہا سے ہے اور اندلس پر گذر کے مشرق کی جانب چلا گیا ہی اور وہان سے بحر اعظم مین جا ملا ہے اور یہ دریا ہند ہی جو مغرب کی نواح مین ہی اسی دریا مین ملا ہی اور تجارون کے جہاز موج زنی اور تھپیڑون کی شدت اور تاریکی کی وجہ سے اس دریا سے نہین گذرتے ہین اور صاحب عجائب البحار نے اپنی تالیف مین لکھا ہی کہ اس دریا مین ایک مقام ہی جسے مجمع البحرین کہتے ہین اور یہ وہ مقام ہے جہان بحر ہند آکے ملا ہے اور وہان پر خالص تانبے کا ایک منارہ بنایا ہی جسکی بلندی سو گز کی ہی اور اوس دریا کی حوالی مین ایک جزیرہ نہایت آباد ہی اور ان دونون دریاؤن کے پانی اس صورت سے باہم ملے ہین کہ طلوع آفتاب سے تا زوال آفتاب بحر مغرب کا پانی اوپر بہتا ہی اور بحر ہند کا پانی نیچے اور زوال کے وقت سے تا غروب آفتاب اسکے خلاف ہوتا ہے اور ان دونون دریاؤن کی عظمت کی وجہ سے کوئی عبور نہین کرسکتا

اور اسکا طول و عرض معلوم نہین ہی کہ کتنا ہے

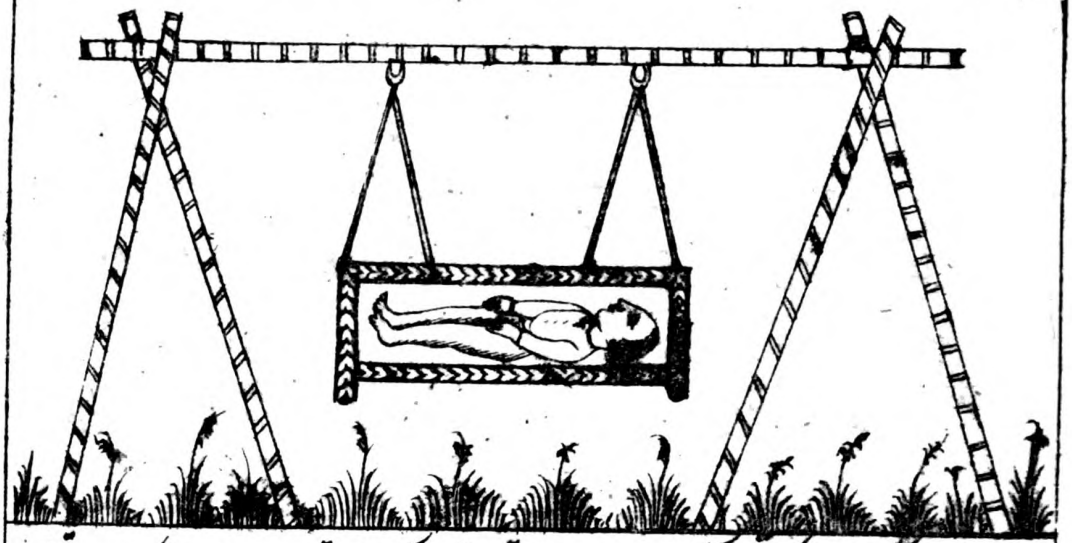
اور جزیرۂ خالدان مغرب کی جزیرہ کتنے ہے اوسکی تصویر یہ ہے



ربع مسکون کی بحرون کی تعداد کا ذکر اور عزیز بحرون کے احوال بہت مختلف ہین اونمین سے
ایک یہ بات ہی کہ کسی بحر مین پانی جتنا ہوتا ہی اوتنا ہی رہتا ہی اور کمین مدوجزر کا ظہور ہوا کرتا ہی اور کہین پانی کبھی
گھٹ جاتا ہی اور کبھی بڑہ جاتا ہے جاننا چاہیے کہ جب سطح زمین پہاڑون کی میخون سے مستحکم اور مضبوط ہوئی سبحانہ
تعالی نے بڑے بڑے دریا زمین مین اور اوسکی اطراف اور اکناف مین جاری کیے اور اپنی قدرت کاملہ سے دریاؤن
اور نہرون مین عجائبات پیدا کیے اور سب دریاؤن کی اصل بحر محیط ہی جو ربع مسکون کی چارون طرف گھیرے ہے
اور اور دریا اس دریا کے شعبے اور خلیجین ہین اور دریاؤن کے درمیان مین جزیرے اور بیابان اور عمارتین اور
اجڑے ہوئے مقام کثرت سے ہین اور ایسے ہی پہاڑون مین دوائین اور معدن بیشمار ہین کہ یہ سب وہین پیدا
ہوتی ہین اور آفریدگار کی حکمت دریاؤن کی کھاری اور تلخ پانی کرنمین یہ ہی کہ اگر دریاؤن کا پانی میٹھا ہوتا ہوا
فاسد اور خراب ہو جاتی اور تمام عالم متعفن ہو جاتا کیونکہ دریاؤن مین بڑے بڑے جانور مرتے ہین عفونت
ہوا کی اولاد آدم کے فنا کا باعث ہوتی اسی لیے حضرت عزت کی حکمت بالغہ مقتضی ہوئی کہ دریاؤن کا پانی کھاری
اور تلخ ہو جسکے سبب سے عفونت پانی مین سرایت نکرے اور اسکی وجہ سے تمام مخلوق صحیح اور سالم رہے لیکن چشمون
اور نہرون کا آب شیرین ہونے کی حکمت عنایت کی ہوئی ہی اب بعضے بڑے بڑے اور چھوٹے چھوٹے دریاؤن کا حال کہ
شوق کے لیے مذکور ہوتا ہے صفحہ کاغذ پر مسطور ہوتا ہی بحار عظیم جو ربع مسکون مین واقع ہین شمار مین یا رہے ہین

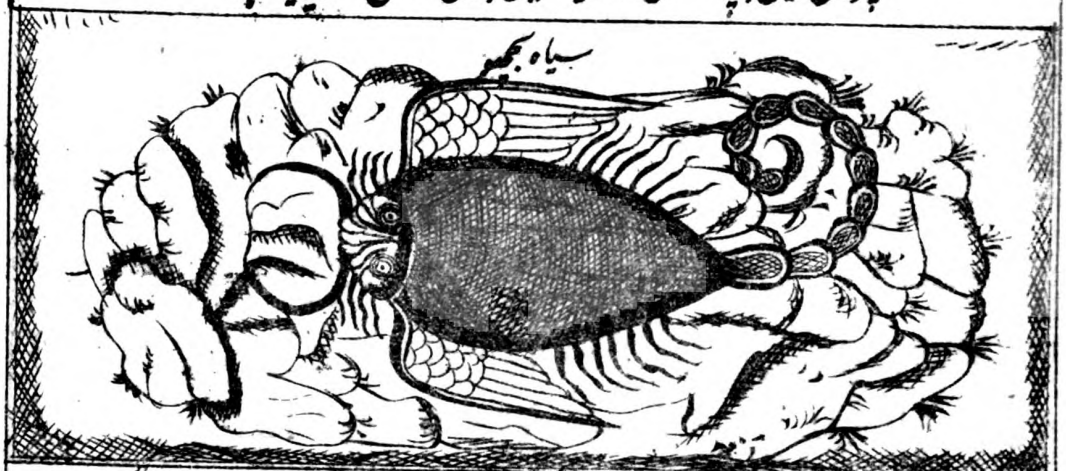
طرف واقع ہو اور نیزے اور نمک یہان کثرت سے ہین **بیابان امویہ** یہ بیابان بلخ کی حدود مین آکی خوارزم کی طرف نکل گیا ہے اور اوسکی زمین ریگستان ہے **بیابان افروشتنہ** یہ بیابان خلان سے شروع ہوا ہے اور فرغانہ تک چلا گیا ہے اور یہان نمک صحرانشین رہتے ہین **بیابان سکمرہ** یہ بیابان لق ودق ہے اور اسکے غرب کی طرف آبادی اور درخت اور ندیان کثرت سے ہین **بیابان اوسط** یہ بیابان واسط سے پھیلا ہے اور کوہستان تک گیا ہے اور یہان صحرانشین عرب ہوتے ہین **بیابان عمارہ** یہ بیابان قلعہ بنی عمارہ کی طرف سے شروع ہوا ہے اور طارم تک چلا گیا ہے اور اس بیابان سے خراسان تک ایک سو بیس فرسنگ کا فاصلہ ہے **بیابان بلغار** اس بیابان سے رود آمل تک ایک مہینے کی راہ ہے **بیابان تحمد** یہ بیابان وسیع اور بزرگ ہے اور نخلستان اور سبزہ زار ہے **بیابان تبریز** یہ بیابان بہت بڑا ہے یہان قبیلے اور قومین کثرت سے رہتی ہین **بیابان فرس** یہ بیابان خراسان کی حد سے کاشان تک چلا گیا ہے اور اوسمین ایک پہاڑ بہت خوفناک ہے ✣ **بیابان کرگس** یہ بیابان کرمان اور قم کی حدود مین واقع ہے اور یہان کرگس کثرت سے ہین اور مقام دشتناک ہے **بیابان سوریہ** یہ بیابان بزرگ ہے طول اسکا سات منزل کا ہے اور سورآب شور کا نام ہے اور وہ اس بیابان مین واقع ہے **بیابان دوراق** یہ بیابان حمص کی حدود سے ہے اور طول اوسکا پانچ منزل کا ہے **بیابان غزہ** اس بیابان کی ایک حد خوارزم سے ملی ہے **بیابان وسک** یہ بیابان تبست اور غزنین کی حدود تک ہے طول اسکا چھ منزل کا ہے **بیابان خلیس** یہ بیابان سند کی حدود مین ہے طول اسکا بیس فرسنگ کا ہے اور یہان پانی کا نام نہین ہے اور راستہ اسکا بہت کٹھن اور سخت ہے **بیابان البسکون** یہ بیابان طبرستان کی حدود مین ہے اور بسکون کی حدود سے شروع ہے اور بحر الابواب تک چلا گیا ہے **بیابان کرمان** یہ بیابان زمین لکر سے پھیلا ہے اور سیروان کی حدود تک پہونچا ہے اور وہان سے موقان کی طرف جاکی ختم ہو گیا ہے **بیابان مکران** یہ بیابان بزرگ شام کی حدود مین عالس کے قریب ہے اور یہانکا پانی شیرین مشہور ہے اور ہوا اچھی ہے **بیابان لوط** ابتک یہان عمارات اور مکانونکے آثار موجود ہین **بیابان مور** یہ بیابان قسطنطنیہ کی عقب مین واقع ہے اور کیفیت اسکی بخوبی معلوم نہین عبداللہ بن عمرو عاص سے مروی ہے کہ اس بیابان کے سرے پر تانبے کا گھوڑا بنا کر اوسپر ایک آدمی کی تصویر بنا دی ہے اوسکی اونگلیان کھلی ہوئی ہین اور پیتلی پر اوسکے لکھا ہے کہ اس تصویر کی پشت کا راستہ نہین ہے جو اس سے آگے بڑھیگا بیابان مور مین پڑیگا ہلاک ہو جائیگا کچھ ہاتھ نہ آئیگا اور اسکی حکایت انشاء اللہ تعالی عالم کے غرائب وعجائب مین بیان ہوگی اوسکی تصویر یہ ہے

بیابان مغضوبہ گہوارہ وکودک سنگین



اور اس بیابان کے کنارہ پر ایک قسم کی بچھو نہایت سیاہ ہوتی ہین شب کو اوڑتے ہین اور جہان پر ڈنک مارتی ہین
پھر آدمی نہین بچتا اور کوئی دوا مفید نہین ہوتی اوسکی تصویر یہ ہے ✦

سیاہ بچھو



بیابان خوارزم یہ بیابان خراسان اور خوارزم کے درمیان مین واقع ہی عرض اسکا سو فرسنگ کا ہے
بیابان بدخشان جب قافلہ سی شام کو جاؤ بائین طرف پڑتا ہے **بیابان حضرموت** یہ بیابان چھوٹا سا
ہے اور زمین اسکی ریگ دار ہی اور اسکو احقاف بھی کہتے ہین **بیابان ربیعہ و مضر** یہ بیابان دجلہ اور فرات کے
درمیان مین ہی اور یہان ربیعہ اور مضر کے قبیلے رہتے ہین **بیابان قلزم** دریا کے کنارہ پر واقع ہی اور بربرستان کی
حدود تک چلا گیا ہے **بیابان وسکرہ** یہ بیابان عراق کی حدود مین ہی اور درمیان وسکرہ اور حلوان کے
واقع ہی **بیابان نوبہ** یہ بیابان بڑا ہی اور طول اسکا پانسو فرسنگ کا ہی **بیابان منبت** یہ بیابان سیستان کی
حدود مین ہی اور دریاے ابکون تک چلا گیا ہے **بیابان مکران** اس بیابان کا طول سیستان کی شرقی

قصبون مین مسجدین ہین اور اوس شہر کے رہنے والے وہان نماز پڑہتے ہین اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہین مگر الحاد کی بحثون مین نہایت مشغول رہتے ہین **کوہ سرشک** یہ پہاڑ ہرات کے قریب ہی اور چکی کے پتھر وہین سے لاتے ہین **کوہ گردکوہ** یہ پہاڑ قہستان کی حدود مین واقع ہی اور اس پہاڑ کے درمیان سی ایک ندی نکلی ہی اور اوسپر ایک پل عجائب باندہا ہے **کوہ فیروزہ** یہ پہاڑ مشہور ہی تعریف کی کچہ احتیاج نہین ہے ✣ **کوہ بدخشان** یہ پہاڑ بڑا ہی اور بہت مشہور ہی اور اسمین سونے اور چاندی اور لاجورد کی کان ہے ✣ **کوہ جنرا** یہ پہاڑ عظیم الشان ہی اور جیحون اور خوارزم کے نواح مین واقع ہی اور چین کی نواح تک ہے **کوہ باب الابواب** یہ ایک بڑا پہاڑ دریای خزر کے کنارہ واقع ہی اور اس جگہ اگلے زمانہ مین جو وہان بڑے بڑے محل تہے اب ویران اور خراب ہین **ربع مسکون کی تعداد بیابان کا ذکر** ای عزیز جان کہ ہر چند بیابان کا شمار اور وصف بیان سی باہر ہے مگر بعضے وہ بیابان جو بلاد اور امصار مین واقع ہین اور کبھی کبھی لوگ اوسطرف جا نکلتے ہین مذکور ہوتے ہین اس کتاب مین مسطور ہوتے ہین **بیابان مغرب** یہ بیابان لق ودق ہی طول اسکا سات سو فرسنگ کا ہی اور مغرب کی غلام حبشی وہان رہتے ہین **بیابان مصر** یہ بیابان بہی بہت بڑا ہی اور اسمین بالو کثرت سی ہے اور بعض مقام مین لوگ بہی ہین اور میوہ کے درخت بہی ہین **بیابان حجاز** اسکے میدان مین بالو اور پتھر ہین **بیابان فلسطین** اور اسکو تیہ بنی اسرائیل بہی کہتے ہین مساحت اوسکی چالیس فرسنگ کی ہی اور زمین مین اوسطی ریگ کثرت سی ہی **بیابان جفار** یہ شہر اسی بیابان سی متصل ہی اور یہان سانپ ہاتھ ہاتھ بہر کے ہین اور زمین سی تڑپ کر اونٹ پر جا رہتے ہین اور وہان کے جانیکا جو راستہ ہے اوسمین ایک گہرا غار ہی **بیابان بحار** یہ بیابان مابین بحرین اور عمان کے واقع ہی اور بغیر کشتی وہان لوگ نہین جا سکتے ہین **بیابان یزد** یہ بیابان بہت پرخطر ہے ہمیشہ ٹھگ اور لٹیرے وہان لوٹ لیتے ہین **بیابان بخو** زوزن اور قہستان اور اس بیابان کے مابین سی ہوکے کرمان کو جاتے ہین **بیابان کور** اسکی زمین بہت نرم ہی تہوڑی دیر کے مینہہ برسنے مین چوپاؤن کے پیر مٹی مین دہس جاتے ہین اور اس بیابان کا طول پانچ فرسنگ کا ہی **بیابان مغضوبہ** جب قہستان سی کرمان کو جائے تو داہنی طرف پندرہ کوس پر پڑتا ہی اور پہلے بسا ہوا تہا اب پتھر کا ہوگیا ہے یہان تک کہ اوسمین ایک گہوارہ پتھر کا لوگون نے دیکہا ہے اور ایک چہوٹا بچہ پتھر کا پایا ہے

تصویر اوسکی یہ ہے ✣

اور آگ بجھ جاتی ہے چنانچہ کسی وقت مین ایک بادشاہ نے اوسکے امتحان کے لیے جادو کو حکم کیا کہ باروت اور گندھک اور لکڑی جمع کرو اور آگ لگاؤ جب نوکرون نے سب چیزین پہاڑ کی چوٹی پر اکٹھا کر آگ لگائی اوسکے نیچے سے پانی نکلا آگ بالکل بجھ گئی **کوہ فتق** یہ پہاڑ بحر خزر کے کنارے سے شروع ہے اور باب الابواب کے قریب سے جنوب کی طرف چلا گیا ہے اور اس پہاڑ مین بہت سے گروہ ہین کہ ہر ایک کی زبان الگ الگ ہے **کوہ سوح** یہ پہاڑ کوہ فتق سے متصل ہے اور حدود ملطیہ مین جا کے جبال روم کی ایک شاخ اوس سے ملگئی ہے **کوہ شیریہ** یہ پہاڑ خراسان کے قریب واقع ہے **کوہ مرزتو** اسکو عقبۂ توران بھی کہتے ہین حدود غور سے نکلا ہے اور ہرات کے شمال کی طرف سے ہوکے بسطام اور دامغان کے میدان سے گذرکے کوہ قارون سے متصل ہوگیا ہے **کوہ غورا** یہ پہاڑ حدود غور اور غرجستان سے نکلا ہے اور تبت کی طرف چلا گیا ہے **کوہ خوجہ** یہ پہاڑ اسی شہر کے نواح سے نکلا ہے اور چین کی حدود تک ہے اور اسمین جواہرات کی کانین کثرت سے ہین **کوہ ختلان** یہ پہاڑ ختن کی حدود سے شروع ہوا ہے اور بیلان کے نواح سے گذرکے فرغانہ کی حدود کی طرف چلا گیا ہے **کوہ اسروش** یہ پہاڑ بزرگ ہے اور بخارا کی حدود تک چلا گیا ہے اور اسروشنہ کے جنگل سے گذر گیا ہے اور یہان چاندی اور سونے اور تانبے اور سیسے اور لوہے اور سیماب اور نوشادر کی کانین بہت ہین اور نوشادر کے نکالنے کی صورت یہ ہے کہ اوس پہاڑ کے ہر مقام سے بخارات اوٹھتے ہین اور رات کو آگ سی بھڑکتی ہے اور دن کو دھوان کے مانند معلوم ہوتا ہے لوگ اوس جگہ بھٹیان بناتے ہین اور منفذ اوسکے بند کر دیتے ہین تاکہ جو بخارات کہ اوس جگہ سے اوٹھتے ہین پراگندہ نہون اور یہ بخارات رہ رہ کے اوس بھٹی کی جہت مین رک رہتے ہین اور نوشادر اوس سے جما تا ہے پھر اوس مقام مین ایک راستہ نکالتے ہین اور چونکہ گرمی کی شدت سے وہان جا نہین سکتے ایک آدمی روئی کے کپڑے پانی مین بھگو کے پہنتا ہے اور اوس جگہ بیٹھ جاتا ہے اور جب پٹ سب نوشادر چھڑا کے باہر نکل آتا ہے اور اگر دم بھر وہان ٹھہر جائے جل کے اوسیوقت خاک ہو جائے اور اس پہاڑ مین ایک پتھر ہے کہ اوسکو کوئلہ کی جگہ آگ مین سلگاتے ہین اور اوسکی راکھ صابون کی جگہ استعمال کرتے ہین **کوہ ختاباد** یہ کرمان کی حدود سے ہے اور یہان دیانہ[1] کی کان ہے اور بعد دیانۂ فرنگ کے تمام معمورے مین دیانۂ ختاباد کی لطافت کے مقابلہ مین کوئی دوا نہین ہے **کوہ کوچان** حدود کرمان مین یہ پہاڑ مشہور و معروف ہے اور یہان لیموا اور نارنج اور انار کے درخت ہین اور عمارتین کثرت سے ہین **کوہ ابونعامہ** اس پہاڑ کے شرق کی طرف مکران کا بیابان اور غرب کی جانب منعجان اور ہرموز ہے **کوہ بابک** بابک ایک شہر آباد ہے اور قریے اور

[1] دیانہ ایک قسم کا پتھر ہے

اور زرکی کانین اوسمین کثرت سے ہین کوہ **فرغانہ** اس پہاڑ مین ایک گہرا غار مرد و عورتون کی صورت کی اوگئی ہے جسکو بروج الصنم کہتے ہین اور قوت باہ مین کمال تاثیر رکھتی ہے ✤ اوسکی تصویر یہ ہے



کوہ حدید یہ پہاڑ ہندوستان کی ملک مین ہی اور اسمین سرخ لوہا پیدا ہوتا ہی اگر اوس سے کسی پر زخم لگائے زخم کی جگہ سے خون نہین نکلتا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس جگہ پر داغ دیا ہی **کوہ قطرانی** یہ پہاڑ ہندوستان کے قریب واقع ہی اسمین ہندی دوائین کثرت سے پیدا ہوتی ہین **کوہ نبان** یہ پہاڑ عظیم الشان ہی اسمین طرح طرح کی ترکاریان اور پھل پیدا ہوتے ہین اور اولیا اور اوتاد کا یہ مقام ہے **کوہ بطائکل** یہ پہاڑ دریای ہند کے مابین واقع ہی اور یہان سے دف کی آواز ہمیشہ آتی ہی اور بجانیوالے کا کہین پتا نہین لگتا **کوہ شوقہ** یہ دریاے ہند مین ایک پہاڑ ہی اور اسی پہاڑ مین ایک پانی کا چشمہ ہی اور ہندون کے عقیدہ مین ہی جو شخص اسکا پانی پیے اوسکی عمر دراز ہو **کوہ حارث و حوارث** یہ دو پہاڑ دیاے ارمنہ مین واقع ہین اور ان دونون مقامون مین عجم کے پادشاہون کی قبرین ہین اور بلیناس حکیم نے وہان ایک طلسم ایسا بنایا ہی کہ اوسپر کوئی نہین جاسکتا **کوہ فرح** یہ پہاڑ بھی بلاد ارمنہ مین ہی اور نہایت وسیع اور بلند ہی اور اس مقام مین قریے اور قصبے اور کشت زار کثرت سے ہین اور وہان کے لوگون کے پاس غم پھٹکتا نہین اسی وجہ سے اوس پہاڑ کو فرح کی جانب منسوب کیا ہی **کوہ پشت** یہ ایک پہاڑ عجیب صفت کا ہی کہ جب اسپر آگ جلاؤ پانی نکلتا ہے

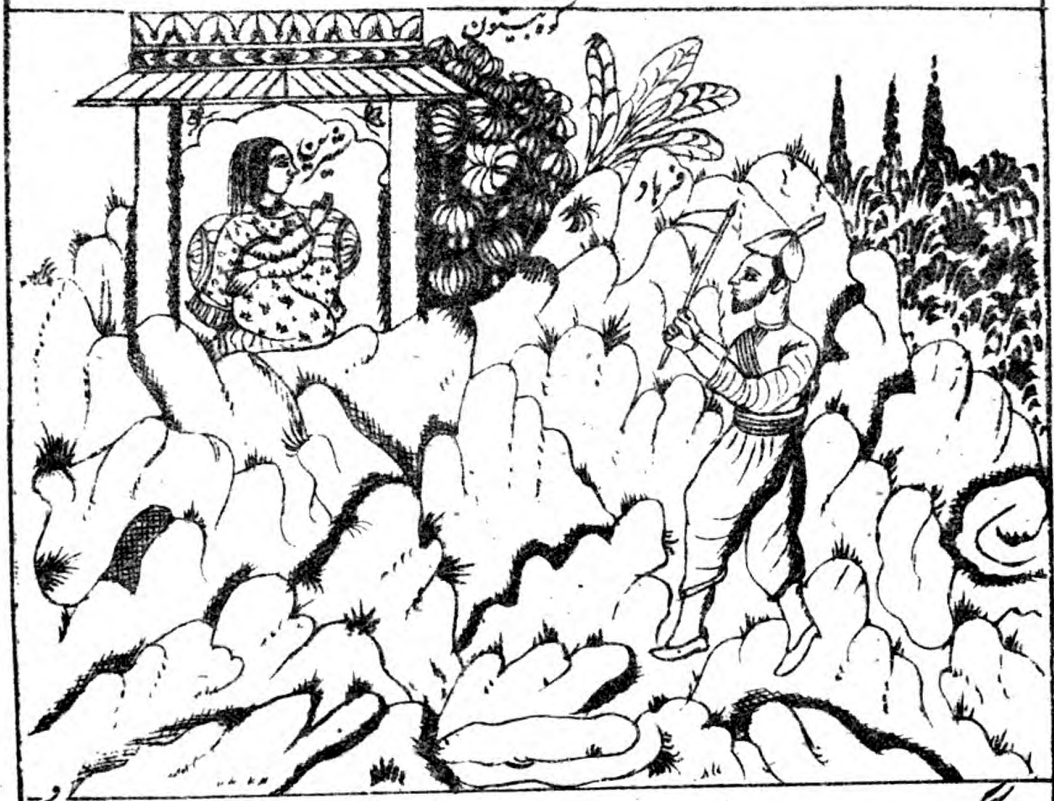
لوج وابلوج کے گرد ونواح کی خلقت کثرت سے اوسکی شگافون اور غارونمین رہتی ہے ✣ اوسکی تصویر یہ ہے

جبل لوج وابلوج

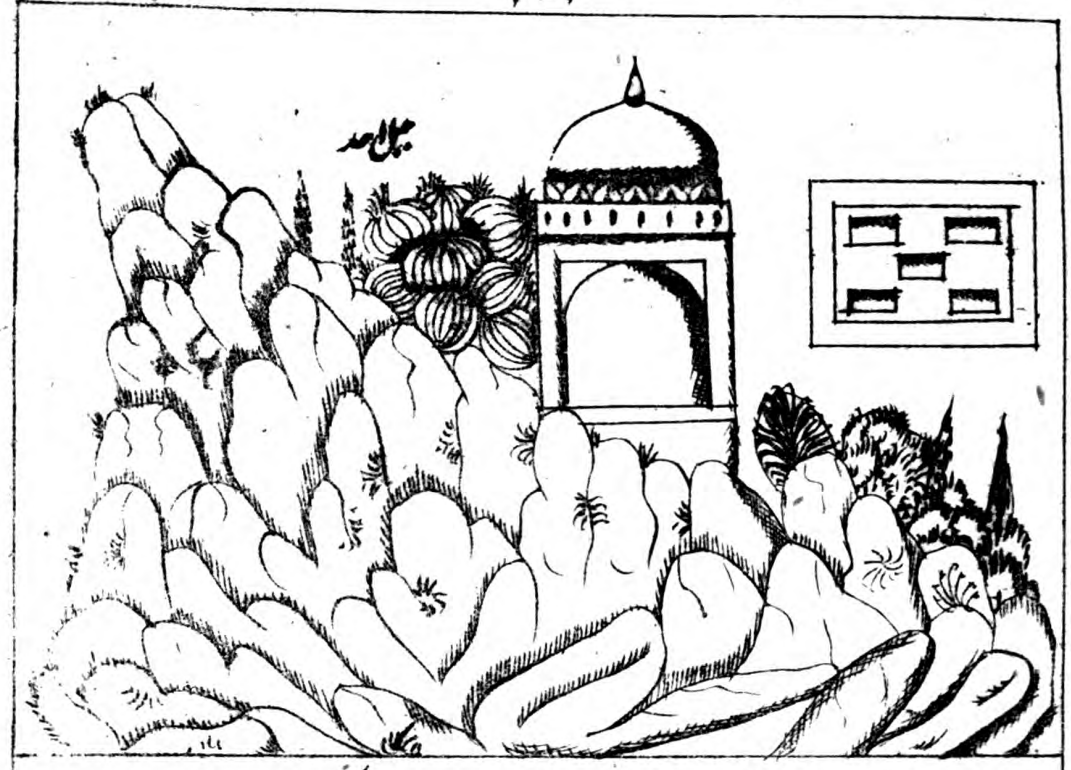


کوہ قارون یہ ایک پہاڑ رفیع الشان درمیان طبرستان اور ری اور دماوند کے ہے اور کوئی پہاڑ اوس سے متصل نہین ہے **کوہ سیراف** یہ پہاڑ فارس کے شہرون سے ہے اور دریا کے کنارے پر واقع ہے اور اس شہر کے قریب ایک پہاڑ نہایت عظیم ہے صاحب جہان نما کا بیان ہے کہ اس پہاڑ کے بعضی مقام مین پتھر ہین کہ جب اون پتھرون کو توڑو تو اوسمین ایک جوہر مشابہ یاقوت رمانی کے ہوتا ہے کہتے ہین یہ پتھر پہلے چھوٹا سا ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ اوس سرزمین مین نشو ونما پاتا ہے اور یہ بات قدرت الٰہی کے عجائبات سے ہے **کوہ جران** یہ پہاڑ ماردین کے قریب ہے اور یہ شہر آذربائیجان کے شہرون سے ہے اور اسکے بعض مقام ایسے بلند ہین کہ کوئی اوسپر نہین چڑھ سکتا **جبل الصّور** یہ پہاڑ بلاد کرمان کے مقابلہ مین ہے اور جب اوس پہاڑ کے پتھر کو گھسین اور بھرے ہوے پانی کے ظرف مین ڈالدین تو آدمی کی صورت البتہ اوس ظرف مین نمایان ہے **کوہ اشیرہ** یہ پہاڑ شاش کی سرزمین پر واقع ہے اور یہ شہر ترکستان کے شہرون سے ہے اس پہاڑ مین نفط اور فیروزہ اور لوہے اور سونے کی کانین ہین اور اوسی مقام مین ایک پتھر ہے جب آگ مین اوسے ڈالدو سپید ہو جاتا ہے اور اس سے اگر کپڑے دھوین نہایت پاک ولطیف اور شفاف ہو جاتے ہین ✣ **جبل القالیہ** بلاد صقالیہ کے شمال رخ پر واقع ہے اور بلندی اسکی تین روز کی راہ کے موافق ہے

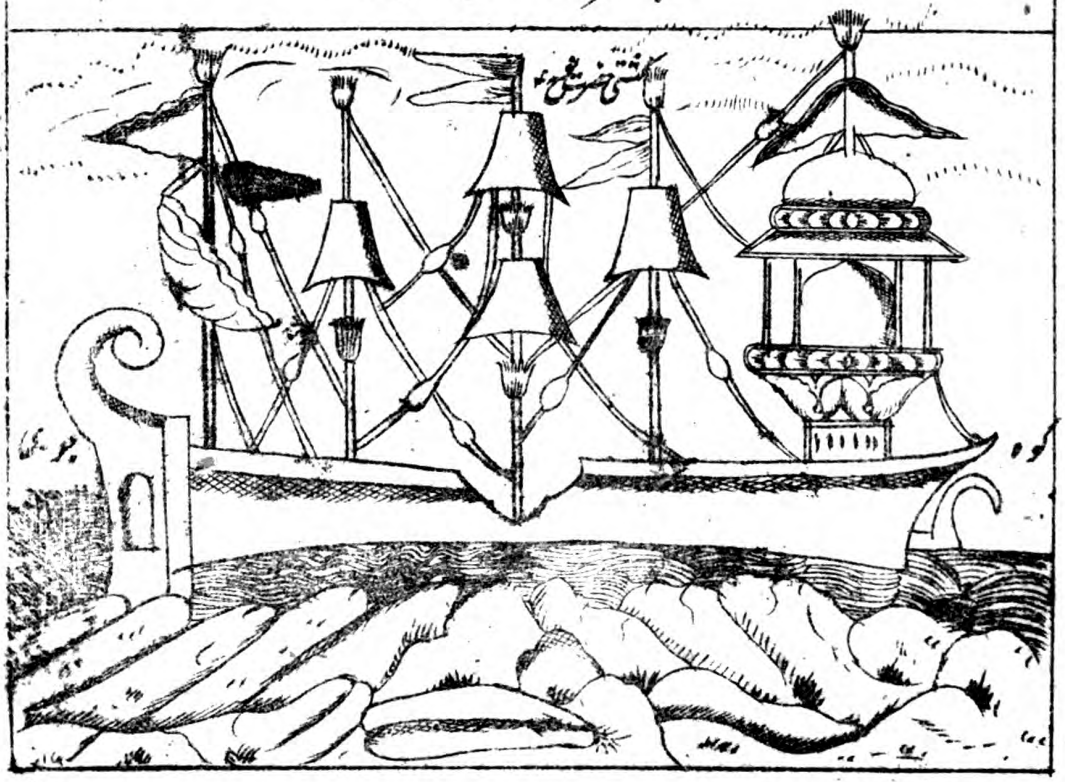
کوہ جورجان یہ پہاڑ فارس کی زمین پر واقع ہی اور اوسمین ایک غار ہی کہ پہاڑ کے اوپر سی اوسمین پانی ٹپکتا ہے اور ایک طلسم وہان بنایا ہی کہ اگر ایک آدمی اوس غار مین جائی اوسکی احتیاج کے موافق پانی وہان سی نیچے آئی اور اگر ہزار آدمی ہون اوسیقدر پانی اوسمین سی ٹپکے جو اونکو کفایت کرے **کوہ الوند** یہ پہاڑ ہمدان مین واقع ہے اور اوسمین ایک چشمہ ہی جسکا پانی اکثر مرضون کو نافع اور مفید ہی **کوہ سیلان** یہ پہاڑ عالیشان ہی اور اردبیل کی نزدیک ہے اور اسمین درخت کثرت سی ہین اور جو حیوان اوسکی گھانیکا ارادہ کرتا ہے فوراً مرجاتا ہی اور گرم پانی کے اوسمین چشمے ہین جو مریضون کو نافع ہین **کوہ اشکران** یہ پہاڑ اصفہان کی حدود مین واقع ہی اور اوسمین سانپ کثرت سی ہین اور دن کو معلوم ہوتا ہی کہ اوس پہاڑ کی چوٹی پر سی بخارات صعود کرتے ہین **کوہ بیستون** یہ پہاڑ درمیان ہمدان اور بغداد کی مشہور ہی اور کہتے ہین کہ اوس پہاڑ مین فرہاد کی عمل سے شیرین کی صورت ظاہر ہے اور ایک جانب اوسکا ایسا چکنا ہی کہ ہاتھ پھسلتا ہی اوسکی تصویر یہ ہے



کوہ کرگس اصفہان اور ری کے مابین مین ہی اور چارون طرف اوسکی جنگل ہے اور چرندون اور طیرون کے رہنے کی جگہ ہی **کوہ اسود** اسکو سیاہ کہتے ہین اور کہستان کے پہاڑون سی متصل ہے اور یہ پہاڑ بہت بڑا اور بہولناک ہی اور یہان چوٹے اور طیرے رہتے ہین **کوہ لوج و ابلوج** اسکو میل نقص بھی کہتے ہین اور



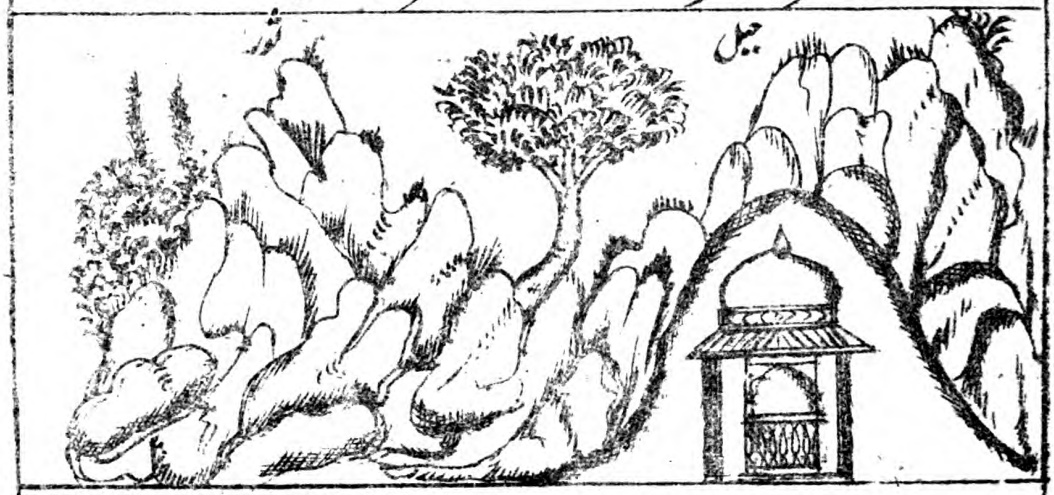
کوہ اخا یہ پہاڑ قند کی بیابان کی قریب ہی اور قبیلہ بنی طے کی ساتھ مخصوص ہی کوہ جودی یہ پہاڑ شمال سے
شروع ہی اور جنوب تک ہی اور اسکی مسافت تین دن کی ہی اور موصل کی نزدیک ہی اور کشتی نوح علیہ السلام کی
اسی پر ٹھہری تھی اوسکی تصویر یہ ہے



کوہ احد مشہور و معروف پہاڑ ہی اور مدینۂ منورہ کی شمال رخ پر ہی اور وہان سی مدینۂ طیبہ تک تھوڑی سی مسافت ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کی شہید ہونیکا اور احد کی لڑائی کا ذکر اسی غزنیجان کہ
مفسرون کا یہ قول ہی کہ عتبہ جو سعد بن وقاص کا بھائی تہا اوس نے یہ حرکت ناشائستہ کی کہ گوہر بہا کو سنگ ستم سے
صدمہ پہونچایا اپنا گہر دوزخ مین بنایا اور سعد کہتے تہے کہ میرے دل سی لگی تہی اور جان کو ایک بیکلی تہی کہ عتبہ کو
بسان بادن تہ تیغ کروان اس بیادلی کا بدلا لون مگر جب حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے
رسول اللہ کے چہرہ پر پتھر مارا اوسپر خدای عزوجل نے بہت غضب اور غصہ کیا میرے دلکو تسکین ہوئی
اسی بات کی کفایت کی **فصل** ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک عتبہ نے شہید کیے
اور پھر وہان آرا سی خون بہا اوسوقت آپ نے عتبہ کے حق مین بددعا دی کہ بار خدایا اسپر سی سال نہ بیتے
کہ یہ کفر سے مرے چنانچہ ویسا ہی ظہور مین آیا اوسنے اپنے کیے کا بدلا پایا اور جنگ احد مین مسلمان شہید ہوئے
اوسمین چار مہاجر اور چھیاسٹھ انصاری تہے اور ہندہ ابوسفیان کی بی بی اور عورتون کے ہمراہ شہیدون کے
پاس آئی ایک ایک کے پاس جاتی اور ناک کان کاٹتی اور طعنے دیتی اور گالیان سناتی جب حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر پہونچی اونکے ساتھ بہی ویسا ہی کیا اور ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا
پیٹ چاک کیا اور کلیجا نکال لیا اور اوسمین سی ایک ٹکڑا کاٹ منہ مین رکھ چبانے لگی اور چاہا کہ کہا جائے حلق سے
نیچے نہ اوترا آخر تھوک دیا اور جس نے آپ کو قتل کیا تہا اوسکو اپنا کل زیور اس خوشی مین اوتار دیا پھر
مسلمانون کا قصد ہوا کہ شہیدون کو مدینۂ منورہ مین اوٹھا لیجائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان سے
دوسری جگہ لیجانے کو فرمایا اور جس جس کو وہان لیگئے تہے اوسکو پھر وہین لے آئے شہید قبر مین کسیطرح
متغیر نہین ہوتے ہین چنانچہ حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ جب معاویہؓ کو احد مین چشمہ کا
جاری کرنا منظور ہوا اپنے عامل کو جو مدینۂ منورہ مین تہا لکہا کہ پانی کا چشمہ وہان جاری ہو جائے اوس نے
جواب دیا کہ شہیدون کی قبرین اوس مقام مین ہمان سے چشمہ جاری ہوگا حائل ہین معاویہ بن ابی سفیان نے
حکم کیا کہ شہدا کو قبرون سے نکال لو اور جگہ دفن کرو جب لوگ شہدا کو قبرون سے نکال کندہی پر رکھ
لے چلے تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا ابہی سو گئے ہین اور یہ کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی پشت پا پر
لگ گیا تہا تازہ تازہ خون ٹپکتا جاتا تہا اور اونکی شہید ہوئے کو
چالیس برس کا عرصہ گذر چکا تہا تصویر اوسکی یہ ہے



کوہ ثور یہ ایک پہاڑ مکہ شریف کی قریب ہے اور اوسمین ایک غار ہے جہان حضرت متقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیساتھ تشریف لے گئے تھے اور وہان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی تصویر اوسکی یہ ہے



کوہ قیقعان یہ پہاڑ مکہ شریف کیجانب غرب میں واقع ہے کوہ تہامہ عبارت ہے چند چھوٹی چھوٹی پہاڑونسے جو آپسمین ملی ہوئی ہین جانب شرقی اوسکا بحر انکی نواح کیطرف چلا گیا ہے اور سمت غربی اوسکی قزم کیجانب ہے اور جانب شمالی اوسکا حدود یکہ ہین اور جانب جنوبی اوسکا صفان کیطرف ہے **کوہ نصوا** مدینہ مکرمہ کی تہ تک ہے اور بعض شیعونکی اعتقاد ہے کہ مہدی آخر الزمان اوسی پہاڑ مین پوشیدہ ہین اور وہین سے ظہور کرینگے تصویر یہ ہے

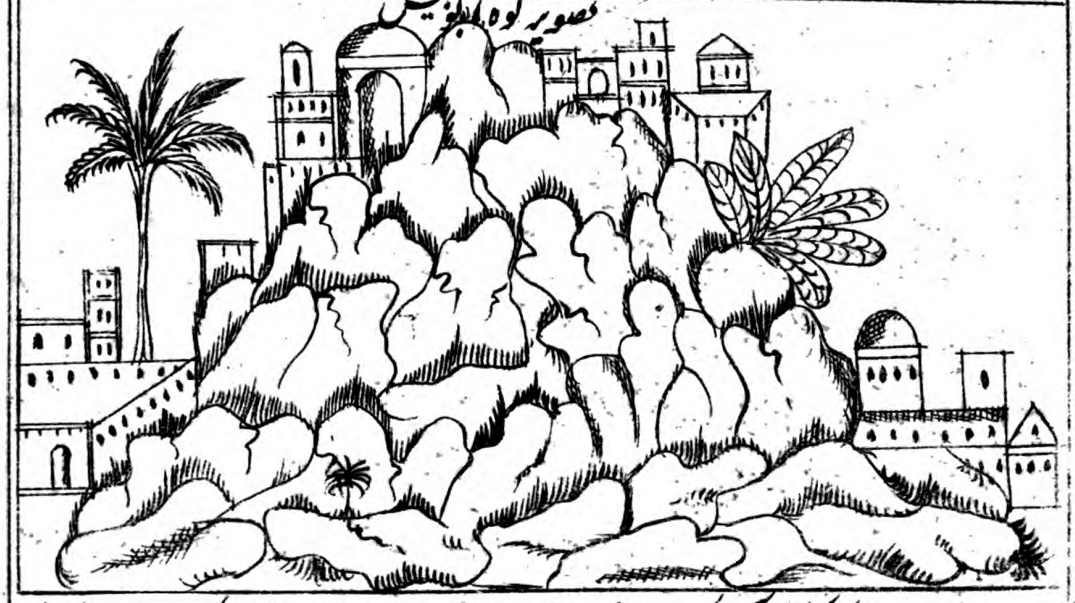


جبل سلیمی



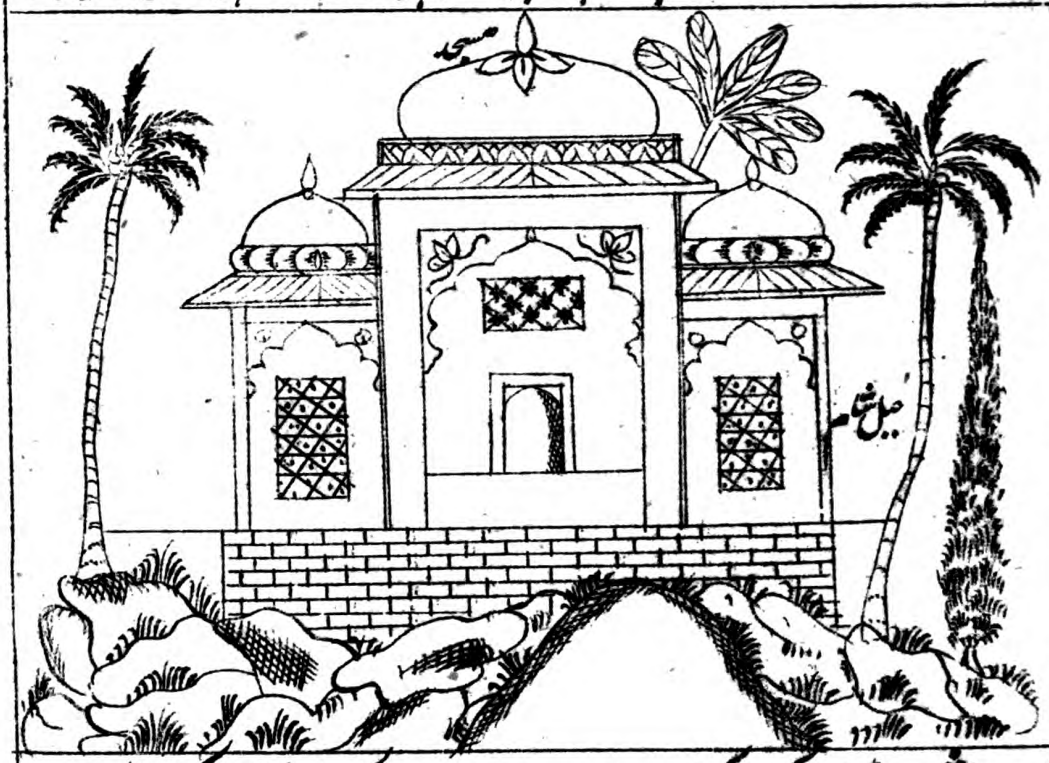
کوہ ابوقبیس یہ پہاڑ مکہ معظمہ کے قرب مین ہی اور مشہور ہے کہ جو شخص اس پہاڑ پر کلمہ بریان کہائے
تمام عمر درد سر کا صدمہ نہ اوٹھائے ✣

تصویر کوہ ابوقبیس



کوہ حرا یہ دوسرا پہاڑ مکہ معظمہ کے نزدیک ہی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانۂ بعث سی پہلے وہان
تشریف رکھتے تھے اور وہین آپ پر نزول وحی ہوا ہے تصویر اوسکی یہ ہے

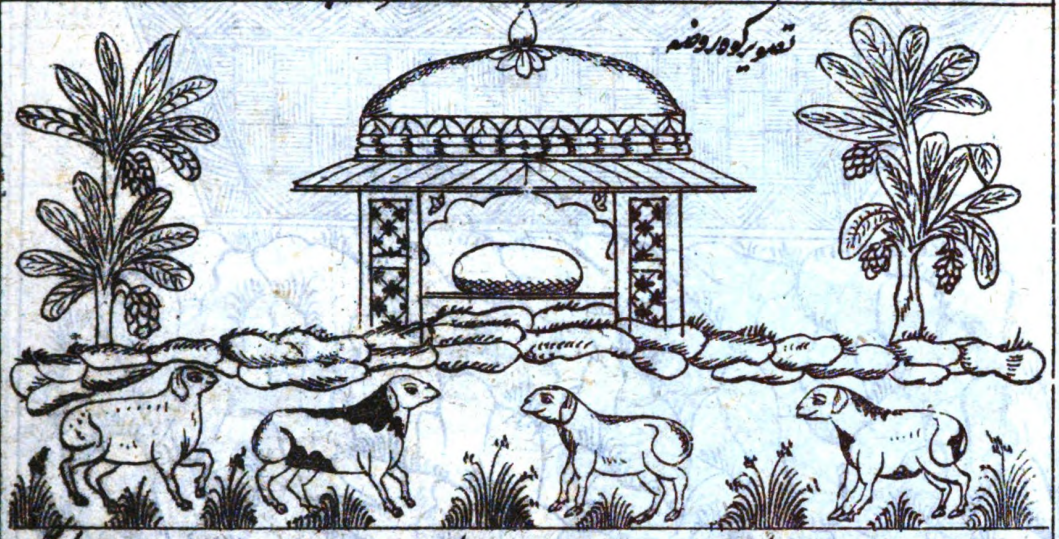
کوہ معظم یہ پہاڑ عظیم الشان ہی اور نیل مصر کی جانب شرقی سے قسطاطا کی حدود پر واقع ہی اصعلایت نوبہ تک چلا گیا ہے **جبل المقاجات** اس نام سی مراد کئی پہاڑ ہین اور وہ ولایت مصر کی حدود غربی اور جنوبی مین واقع ہین اور انکے مابین شہر اور عمارتین تھین مگر اب خراب و ویران ہین اور اس مقام مین میوہ کثرت سی ہوتا ہے **کوہ شام** یہ پہاڑ دمشق کے قریب ہی اور قرآن مجید مین اسکا ذکر آیا ہے وادینا ہما الی ربوۃ ذات قرار وٴمین اور اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک مسجد ہی جسمین ایک غار ہی اوسکی تصویر یہ ہے



کوہ جوشن یہ پہاڑ شام کے پہاڑ کی قرب وجوار مین ہی اور یہان تانبے کی کانین اکثر ہین **کوہ ابراہیم** یہ پہاڑ شام کی حدود مین سی ہے اور بین سی شروع ہوا ہے اور قلزم کے کنارے تک چلا گیا ہے **کوہ بعلبک** یہ ایک پہاڑ ہی کہ تپھر کی اوسپر عمارت بنائی ہی اور تمام عمارتین سنگ مرمر کی ہین اور بلند بلند ستون اوسکے بنائے ہین اور دیار شام مین کوئی عمارت اس سی زیادہ نادر و غریب نہین ہی **کوہ سماق** یہ پہاڑ بلاد شام کے نزدیک ہی اور چار کوس کے قریب اوسکی طولانی ہی **کوہ مقناطیس** یہ پہاڑ بحر قلزم سے ملا ہوا ہے اور وہان مقناطیس کثرت سی ہے اور اکثر بحرون مین مقناطیس ہوتا ہی اور یہ وجہ ہی جو کشتیون مین لوہے کی کیلین نہین جڑتے ہین **کوہ سیلمی** اس پہاڑ کو جبل اسد بھی کہتے ہین اور اوسمین سی ایک راہ جنگل کی طرف ہی جہان شیر بہت ہین تصویر اوسکی یہ ہے

جب آپنے کہا کہ روضہ بہشت مسلمانون کا بانتہ آئی تو بہتر ہی اور کوئی اسکے لائق نہین ہی اور اسی مقام مین اویس شافعی کی بیٹی کی قبر ہے
اور یہان دو بنکثرت سی ہین اور کوئی اون سی متعرض نہین ہوتا اونکی طرف رخ بھی نہین کرتا تصویر اوسکی یہ ہے

تصویر کوہ روضہ



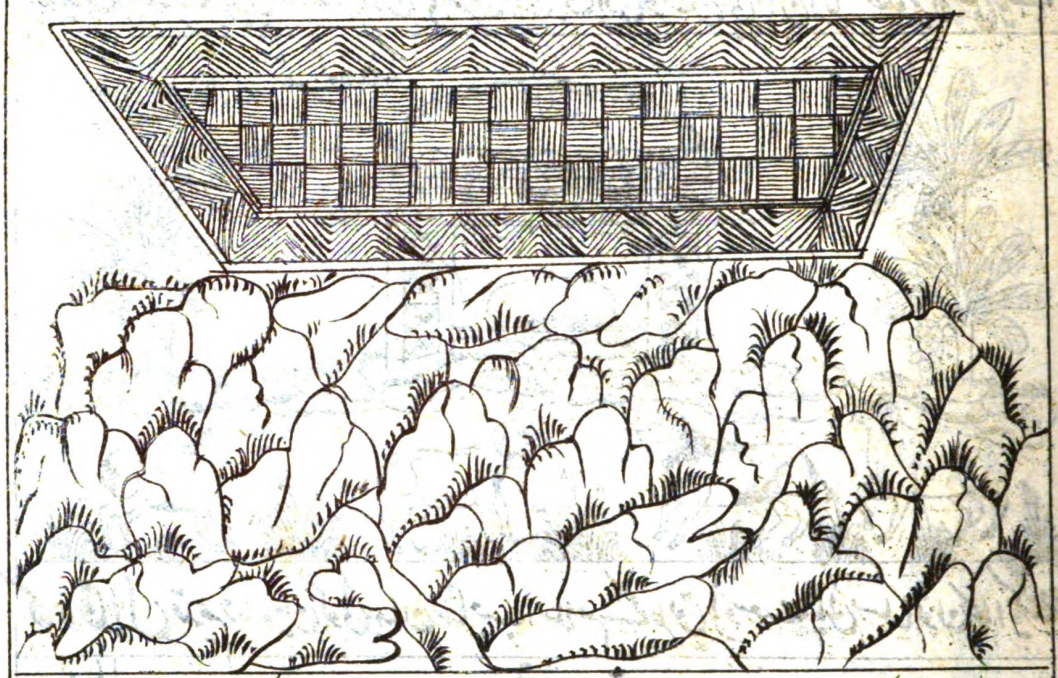
کوہ قلال قدیم زمانہ مین کوئی یہان نہتا جب اسلام کے طریق نو وسعت پائی مسلمانون کا ایک گروہ



تصویر

وہان جاکر
اور اہل فرنگ
کی بھی ایک
جماعت اوسکے
گرد و نواح مین
رہنے لگی اور
عمارتین بنا لین
اور ہمیشہ دونون
گروہ مین جنگ و
معرکہ درپیش
رہتا تھا +
تصویر اوسکی
یہ ہے

تصویر خوان مرصع



اور نوادرات سی ہی جسکو صاحب آثار بلاد نے لکھا ہی کہ اسی مقام مین پتہری ہی جسکو حجر لہبہ کہتی ہین اور اوسکی عجب تاثیر ہی کہ جسطرح سی مقناطیس لوہی کو اپنی طرف کھینچتا ہی اوسیطرح یہ آدمی کو کھینچتا ہی اور آدمی اوسمین چمٹ جاتا ہی اور بغیر ہلاک ہوئے چھٹکارا نہین پاتا ہی تصویر یہ ہے



کوہ مدیونہ یہ پہاڑ مشہور ہی مدینۂ قاص کی شرق کی جانب مین واقع ہی اور جنوب کیطرف چلا گیا ہی کوہ طاہرہ یہ پہاڑ شہر مذکور مغرب مین واقع ہی اور وہان ایک کنیسہ ہی جسی نصاری بہت متبرک جانتے ہین کوہ روضہ مبارک پہاڑ ہی اور مصر کی قبلہ جانب مین واقع ہی اوسکو روضہ بہشت کہتی ہین اور حضرت عمرؓ نے اپنی عہد خلافت مین یہی پہاڑ ستر ہزار دینار کو اہل کتاب سی خریدکیا تھا اور وہ رقم نہین دیتا تھا

اور جب وہ سوار اوس حدود مین گذرے تھوڑی راہ ہی نہ طے کی تہی کہ کچھ جانور چیونٹیون کی صورت کے درختون سے جھپٹ پڑے اور سوارون اور گھوڑون کی بوٹی بوٹی کاٹ ڈالی اوسکی تصویر یہ ہے

جانوران بصورت موران



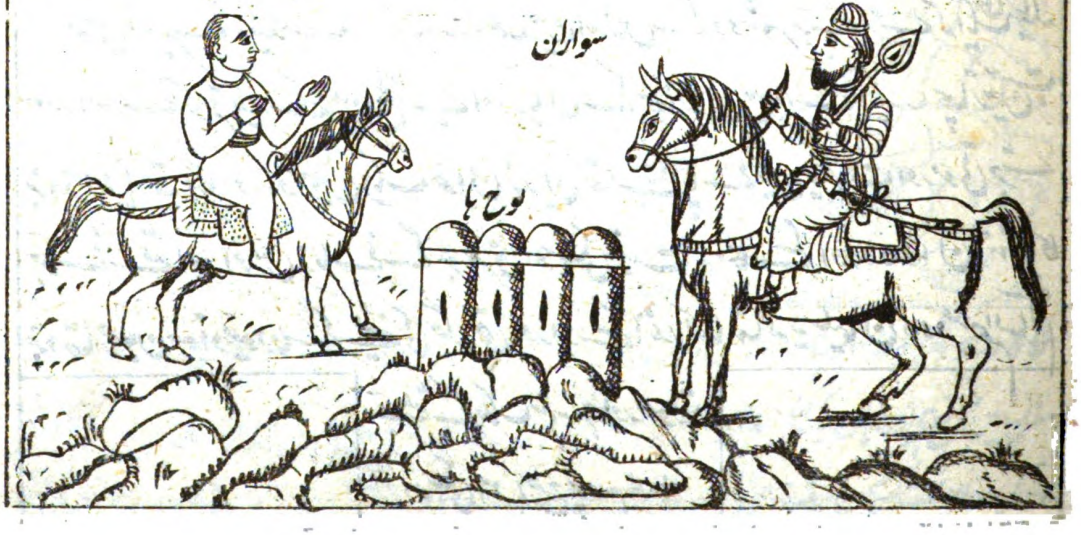
اور موسی نصیر نے ولید عبد الملک کے عہد مین اندلس کے دو شہر بڑے بڑے کہ ایک طلیطلہ اور دوسرے کو قرطبہ کہتے ہین فتح کیے اور وہان کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ مین بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگا اور اوسمین ایک خوان زرین تہا جسکے پائے مین یاقوت اور موتی جڑے ہوئے تھے اور اوس زمانے کے جوہری اوسکی قیمت نہ لگا سکے اور وہ خوان انتہا کا بڑا تہا جسمین سو آدمیون کے بیٹھنے کی جگہ تہی اور اوسکے اندر لکہا تہا کہ یہ سلیمان داود علیہم السلام کے

بیٹے کے ملک سے ہے اور صورت اوسکی اس طرح پر ہے +

کوہ فتح



اور جب اوس مقام سی موسی نصیر پلٹا تو اوسی حدود مین کیا دیکھتا ہی کہ بہت سی سخیتان سپید پتھر کی ہین ہاتھ کے اوچان پر جڑی ہوئی ہین اور اوسمین پیغمبرون اور بادشاہون کے نام لکھی ہین اوسمین سے ایک لوح مسیحا کی تھی جسپر لکھا تھا کہ یہان سی آگے قدم بڑہانا اپنی جان گوانا ہے موسی نصیر جب اس تحریر سے واقف ہوا اوسکو بہت عجب آیا دو سوار جنکے گھوڑے راہوار تھے اون کو اوس طرف بھیجا اوسکی تصویر یہ ہے



تین سو گز کی تھی اور چونے سے بنوائی پھر بھی ممکن نہوا کہ کسی آلہ کے ذریعہ سے ادہر سے اودہر چلے جائین اور اسکی اور اوسکی دیوار کے اندازمین دو سو دس ہاتھ کا فرق رہا معمارون نے اوسی دیوار پر ایک مکان ایک سو اسی ہاتھ کا بلند بنایا اور ایک سیڑہی تیس ہاتھ کی بناکے وہان لگائی جب یہ سب طیار ہوچکا موسیٰ نصیر نے بہ آواز بلند کہا کہ جو شخص وہان جائے اور اسکی حقیقت سب کہہ سنائے ہزار مثقال سونا پائے ایک برگشتہ قسمت کو طمع نے لیا جھٹ پٹ اوسی سیڑہی سے چڑھ گیا سیڑہی پر قدم دھرتے ہی ایسا ہنسا کہ بے ساختہ کھلکھلا پڑا اور اوسی مکان مین جا پڑا یکبارگی وہان ایک شور وغل مچا اور بڑا ہنگامہ برپا ہوگیا اور تین روز تک ویسے ہی غل اور شور مچتا رہا چوتھے روز اوسکی قوم کے لوگ اوس حصار کے قریب گئے اور پکارا کچھ جواب نپایا القصہ موسیٰ نصیر نے پھر اوسی طرح سے کہا اور ایک اجل رسیدہ اوس سیڑہی پر چڑہ گیا اور وہی کیفیت اوسکے لیے ہوئی اور اوسی طرز پر تین روز تک وہان سے غل اور شور کی آواز لشکر تک آتی رہی تیسری بار پھر موسیٰ نصیر نے ہرچند اس امر مین مبالغہ کیا مگر کسی کی جرأت نہ پڑی آخر اوسنے پہلے انعام جو مقرر کیا اوسپر دونا کیا اور ایک خون گرفتہ اسکے لالچ مین آگیا مگر اس بات کا بہت سا اقرار لیا کہ پہلے میری کمر مین رسی باندہو اور سرا اوسکا ہاتھ مین مضبوطی سے لیے رہو پھر مین سیڑہی پر چڑہون جب اوسی کیفیت سے اندر مکان کے جا پڑون تم سب کھینچ لو اس امر مین پہلوتہی نکرو چنانچہ سب نے ویسے ہی کیا مگر جب وہ شخص حسب دستور اوس مکان مین گرا اور جو رسی پکڑی اونھون نے کھینچا اوس حصار کے

موکلون نے اوسکو پکڑ اپنی طرف

ایسا زور کیا کہ نصف دھڑ اوسکا

باہر چلا آیا اور نصف اندر رہ گیا

موسیٰ نصیر کو سوا مایوسی کے

کچھ ہاتھ نہ آیا اور اس طلسم کا

بھید نہ پایا اوسکی تصویر یہ ہے



کوہ فتح اوسکو کوہ فتح نام ہونیکی علت یہ ہی کہ جب اہل اسلام بلاد اندلس مین آئے تہے اوسی پہاڑ مین پناہ لی تہی اور فتحیاب ہوئے تہے بلاد اندلس مین اور کئی پہاڑ ہین مگر اونکا ذکر نہایت طول ہے بعض اخبار کی کتابون مین لکہا ہی کہ جب عبد الملک مروان نے سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے دیؤن نے اندلس کے جنگل مین بحر ظلمات کی قریب بطریق طلسم کے ایک شہر زرین بنایا ہے اوسنے موسیٰ نصیر کو جو وہان کا حاکم تہا لکہا کہ تم اوس جگہ جاؤ اور وہان عجیب وغریب چیزین دیکھو ہمکو لکہو موسیٰ نصیر نے چند جہان دیدہ اور دانا لوگون کو اپنے ہمراہ لیا اور اودہر کا سفر کیا چالیس شبانہ روز مین اوس جنگل کو طے کیا اور اوس مقام پر پہونچا کیا دیکہتا ہے کہ ایک زمین نہایت سرسبز اور پر فضا ہی اور آب وہوا کمال لطیف اور فرحت افزا ہی موسیٰ نے اوس مکان کے چارون طرف بغور دیکہا اور تلاش کی مگر کوئی دروازہ یا کھڑکی نپائی کہ وہان جاتا اور کیفیت اوسکی دیکہتا لطف اوٹھاتا آخر کار اوسنے امراء زیرک اور ہوشیار سے جو اوسکے ہمعنان تہے اکشخص کو ہزار سوارون کے ساتھہ اوس جنگل کے حوالی مین بہیجا کہ شاید کوئی ملجائے اور اوس سے اسکی حقیقت دریافت کرکہ مطلب ہاتھہ آئے یہ شخص مع اپنے ہمراہیون کے اوس جنگل سے پہرا اور کسی کو نپایا انتہا کو یہ بات قرار پائی کہ اسکی دیوار مین نقب کہودی جائے کہ اوس مکان مین داخل ہون سب کیفیت اسکی دیکہہ لین پہر اپنے حاکم کو لکہین جب سیندی دیکہا کہ اوس مکانکو پانی مین بنایا ہے اور تا ہزار انگا پہیلا کے اوسکی جڑ مین دیا ہے مایوس ہوئے اور جی مین سوچے کہ ایک برج کے پہلو مین دیوار ایسی اوٹھایئے جو اوسکے مقابل ہو پہر اونہین لوگون نے ایک دیوار

اور ربع مسکون مین جو پہاڑ بڑے بڑے کثرت سی ہین اونمین سے جو مشہور ہین اونکا بیان یہان منظور ہے

کوہ قمر یہ پہاڑ خط استوا کے جنوب رخ واقع ہی تذکرہ مین بیان ہی کہ اسکا رنگ سپید ہی اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ جو برف اس پہاڑ پر گرتی ہی وہ پگھلتی نہین ہے اور یہ امر عجائبات سی ہے کیونکہ اس پہاڑ کے گرد و نواح مین اسقدر گرمی ہی کہ دوپہر کو پتھر پر روٹی پکالے اور جو تانبے کے برتن مین پانی رکہی دوپہر کو وہ ابلتا ہے اور اسکا طول مغرب سی مشرق تک ہی **کوہ دران** اور یہ پہاڑ بلاد مغرب مین ہی اور یہ نہایت بلند ہے اور ہمیشہ اوسپر برف ہوتی ہی اور یہ نواح اسکندریہ تک ہی اور طول اس پہاڑ کا ایکہزار ایک سو گیارہ فرسنگ کا ہے **کوہ کردب** اور یہ مغرب کے پہاڑون سی ہے اور مشرق کی جانب چلا گیا ہے اور یہی پہاڑ دوسری اور تیسری اقلیم مین ہی **کوہ انہار** اور یہ پہاڑ انتہای بلاد مغرب مین واقع ہی اور اسی مین ہزار ندیان نکلی ہین اور قریب ہزار پلون کے ان ندیون پر بندی ہین اور سرخ اور زرد اور نیلا یاقوت اسی پہاڑ مین پیدا ہوتا ہے اوسکی تصویر یہ ہے



کوہ اطلس یہ پہاڑ مغرب کی حدود مین ہی اور نہایت بڑا ہی **کوہ واسط** یہ بلاد اندلس تک چلا گیا ہی اور ایک مقام معین مین اوسکے ایک شگاف ہی اور اوس شگاف مین ایک لوہی کا تیر ہے جب اوسکے پکڑنیکا قصد کرو غائب ہوجاتا ہی اور جب ہاتھ ہٹالو پہر نکل آتا ہے کسیکو اوسکا حال نہین معلوم ہوا ہی کہ یہ بہید کیا ہے

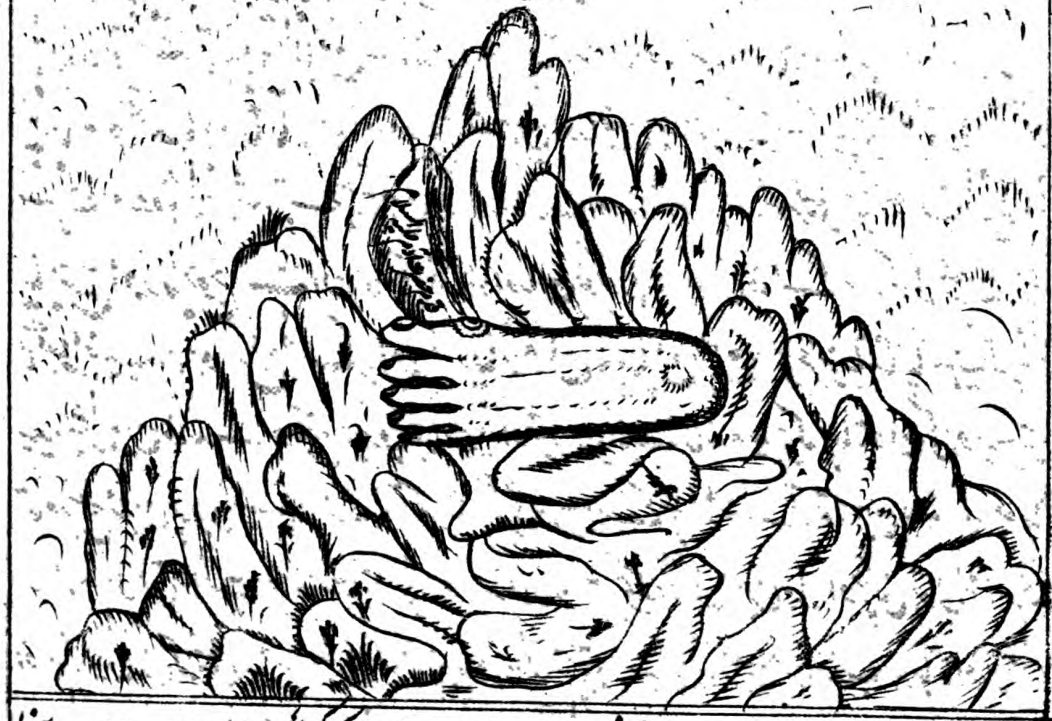
اوسکی تصویر یہ ہے ✣

نہین ہی کیونکہ بلندی اوسکی چار فرسنگ کی ہی اور چوٹی اوسکی بطریق خرگاہ کی ہے ابراوس ہی ہرگز بلند نہین ہوتا اور کوئی اوسکی چوٹی پر نہین گیا ہی رات کو اوسکی چوٹی پر مثل آفتاب کی ایک چمک اور روشنی ہوتی ہی اور اوسکی روشنی ہی مسافت بعید دکھائی دیتی ہی اور وہان ہی دہوان اوٹھتا ہی اور بہید اوسکا معلوم نہین ہوتا ہے **کوہ طور سینا** اس پہاڑ کو کوہ کنعان اور کوہ مصری کہتے ہین اور وہان ہی مصر تک سات دن کی راہ ہی اور یہ درمیان شام اور وادی قری کے واقع ہی اور حضرت رب العزت نے اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے باتین کی ہین اور عجالۃ الطالبین مین شیخ جعفر بوبکانی سے ایک عجیب نقل بیان کی ہی وقال حدثنی عبد القادر بن ابراہیم بن محمد من ائمۃ المدینۃ علی ساکنہا الف الف صلوٰۃ وسلام فی محرم سنۃ تسع وخمسین بعد تسعمائۃ فی مکۃ المشرفۃ ان اعمالہ جاء من جبل طور سینا من موضع مناجات موسی علی نبینا وعلیہ السلام مع ربہ سبحانہ بحجر کلما کسرناہ وجدنا فی داخلہ مکتوباً بالابیض الخلقی علی لون احمر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ فی القطعۃ الکبیرۃ وجدناہ الکلمۃ تامہا وفی الصغیرۃ بعضہا وانہ قال احجار الموضع المذکور جمیعہا بہذہ الصفۃ فقلت فلعل ہذا من سر قولہ تعالی لموسی علیہ السلام فاخلع نعلیک انک بالوادی المقدس طوی + کہتے ہین کہ اس پہاڑ کی چوٹی پر ستر ہزار پیغمبر علیہم السلام بھوک کی شدت سے جنت کو سدھارے ہین اور ہارون پیغمبر علیہ السلام کی قبر شریف اسی پہاڑ کی چوٹی پر ہی اوسکی تصویر یہ ہے



ہوجاتا ہی اور پہاڑون مین کھوا اور غار بہت ہین اور مینھہ کا پانی اوسمین اکٹھا ہوتا ہی اور آہستہ آہستہ اونکے سوراخون سے بہتا ہی اور بنی آدم وقت وقت پر اوس سے نفع اوٹھاتے ہین اور سوا اسکے اور فائدے بھی کثرت سے ہین جنکا ذکر طول و طویل ہی اور فرصت وقت قلیل ہی اور پہاڑ زمین پر بہت ہین چنانچہ کل کا شمار حد سے باہر ہے مگر جتنے مشہور ہین وہ اس مقام مین مسطور ہین اور بڑے بڑے پہاڑ جو ربع مسکون مین واقع ہین اونکو اس ترتیب کے ساتھہ پانچ تک شمار کیا ہی جو بیان ہوتے ہین **جبل الکلام** یہ پہاڑ مکہ اور مدینہ سے شروع ہی اور شام اور حد حمص تک پہونچا ہے اور وہان سے انطاکیہ اور ملاطیہ اور سمات تک ہی اور طبرستان کی دریا سے گذرکے گرد و نواح دیالمہ اور قزوین اور رے اور جرجان اور دامغان اور طرس اور نیشاپور سے نکل گیا ہے اور حدود غور اور غرجستان اور بلخ تک پہونچ کے جزیرۂ سراندیب مین درآیا ہی اور وہان سے بحر محیط پر جاکے ختم ہوا ہی **کوہ شیراز** اور یہ پہاڑ حدود مین سے ہوتا ہوا طائف اور صنعا اور شام اور روم پر گذر کی دریا ہی شام کے شرق کی جانب پر ختم ہوا ہے **کوہ زیتون** اسکو کوہ سراندیب بھی کہتے ہین اور اسی پہاڑ پر حضرت آدم علیہ السلام کے قدم شریف کا نشان ہی اوسکی تصویر یہ ہے

جبل زیتون



کوہ دماوند یہ پہاڑ حدود طبرستان سے شروع ہی اور نہایت بلند ہی کہ کوئی پہاڑ اوس سے زیادہ اونچا

ستینتیس شہر ہین اور اوسکے بڑے بڑے شہر آگرہ اور دہلی اور سومنات اور قنوج اور گجرات اور لاہور اور ملتان
ہین **پینتالیسوین بلاد اردن** ہی اور بہت بڑا دار الملک اسکا شہر ملتان ہی **چھیالیسوین**
بلاد دوال ہی اور وہ چار شہر ہین **سینتالیسوین بلاد جند** ہی اور وہ تین شہر ہین
اور انمین بڑا شہر بغر ہے **اڑتالیسوین بلاد فرغانہ** ہی اور وہ پانچ شہر ہین اور بزرگتر انمین شہر
قیام ہے **اونچاسوین بلاد خارستان** ہی اور وہ سات شہر ہین اور انمین بہت بڑا شہر
بدخشان ہے **پچاسوین بلاد ربیعہ** ہی اور وہ چھ شہر ہین سب مین بڑا شہر بکیران ہے +
پنجاہ و یکم بلاد ابلستان ہی اور وہ چھ شہر ہین اور سب مین بڑی شہر کابل اور میمند ہین **پنجاہ و**
دوم بلاد ماوراء النہر ہے اور وہ تیئیس شہر ہین اور انمین بزرگتر دار الملک بخارا اور تاشکند
اور سمرقند ہے **پنجاہ و سوم بلاد ترکستان** ہی اور وہ تیس شہر ہین اور سب مین بڑا چگل اور خان بالغ
اور کاشغر ہی **پنجاہ و چہارم بلاد روس** ہی اور وہ تین شہر ہین اور سب مین بڑا مغیرہ ہے +
پنجاہ و پنجم بلاد حراسہ اور وہ چھ شہر ہین اور سب مین بڑا شہر سندابل ہی **پنجاہ و ششم**
بلاد چین ہی اور وہ چودہ شہر ہین اور اسکے بڑی دار الملک مین سی خرمند اور زیتون اور کوفہ اور
ہجر ہے **پنجاہ و ہفتم بلاد خطا** ہی اور وہ بائیس شہر ہین اور بزرگتر اوسکی دار الملک مین خنسا ہے
پنجاہ و ہشتم بلاد الان ہے اور وہ چھ شہر ہین اور سب مین بہت بڑا شہر باکریہ ہے
پنجاہ و نہم بلاد تاتار ہی اور وہ پانچ شہر ہین اور انمین بہت بزرگ شہر کیدج ہی **شصتم بلاد مشرق**
ہے اور وہ بائیس شہر بڑے بڑے ہین اور دار الملک اوسکا شہر جکبر اور شہر لیلی ہی **شصت و یکم بلاد**
یاجوج اور ماجوج ہے ان بلاد کی تعداد اور ان لوگون کا احوال خدا کے سوا کوئی نہین جانتا
لا یعلم الغیب الا ہو **ربع مسکون کے پہاڑون کے بیان مین** ای عزیز جاننا چاہیے کہ پہاڑ
پیدائش مین فائدے اور نفع بیحد و بیشمار ہین اونمین سی ایک فائدہ یہ ہی کہ پہاڑون کی وجہ سے
تمام سطح زمین پر پانی نہین نظر آتا کیونکہ اگر زمین کے پہاڑ نہوتے تو زمین عالم آب ہو جاتی
اور تمام خلائق ہلاکت سی نجات پاتی دوسری یہ بات ہی کہ اگر کل زمین برابر اور چکنی ہوتی تمام بنی
آدم کو پانی جمع کرنیکی حاجت پڑتی کیونکہ جب ہوا گرم چلتی سب پانی زمین مین جذب ہو جاتا اور یہ بھی
بات معلوم ہے کہ جب شیرین پانی چند روز ایک مقام مین جمع رہتا ہی اوسکا مزا بدل جاتا ہی اور بودار

لہ نہین ہوتا کوئی غیب سوا اللہ کے ۱۲

اور انمین بڑے شہر تکریب اور موصل ہین اسکے غرب مین بحر قلزم اور شمال مین اور کچھ ممالک شام مین سے
اور شرق اور جنوب مین شہر ملبند ہے **تیئیسوین بلاد جزیرۂ عرب ہی** اور یہ چھبیس شہر ہین بڑے
شہر انمین بصرہ اور بغداد اور کوفہ ہے اور کوفہ اس عصر مین اوجڑ ہوا ہی **چوبیسوین بلاد آہور ہے**
اور وہ سات شہر ہین اور انمین سب سے بڑا شہر دون ہی **چھبیسوین بلاد فغاش ہی** اور وہ تین
شہر ہین اور سب مین بزرگتر شہر کرکی ہی **ستائیسوین بلاد دیار بکر ہے** اور وہ تین شہر ہین
اور بزرگتر انمین شہر ایل ہے **اٹھائیسوین بلاد فارس ہی** اور وہ اٹھارہ شہر ہین اور سب مین
بڑے شہر اصطخر اور شیراز ہین **اونتیسوین بلاد کرمان ہے** اور وہ سات شہر ہین سب مین
بڑا شہر ہرمز ہے مگر سنہ ایکہزار پینتیس مین جب کہ اہل فرنگ سے شاہ عباس نے لیا بہت خراب و
ویران ہوگیا اور کوئی فرد بشر اوس مقام مین نہین رہتا ہے **تیسوین بلاد عراق عجم ہے**
اور یہ نو شہر ہین اور سب مین بڑا اصفہان ہی **اکتیسوین بلاد آذربائیجان ہی** اور وہ تیرہ شہر ہین
اور انمین سب سے بڑا شہر بلاد اردبیل اور تبریز ہے **بتیسوین بلاد جیل ہے** اور وہ پندرہ شہر ہین
اور ان سب سے بڑا رے اور قزوین ہی مگر رے اس زمانہ مین خراب و ویران ہی **تینتیسوین بلاد**
قسل ہے اور وہ چالیس شہر ہین اور سب مین بڑا شہر وامغان ہی **چونتیسوین بلاد گیلان**
ہی اور وہ سات شہر ہین اور بڑے سے بڑا شہر انمین لاہجان ہی **پینتیسوین بلاد مازندران**
ہے اور اسکے شہرون مین بڑا شہر اشرف ہی **چھتیسوین بلاد وار ہی** اور وہ سات شہر ہین اور
سب مین بڑا شہر گنجہ ہی **سینتیسوین بلاد گرجستان ہے** اور وہ سات شہر ہین *
اڑتیسوین بلاد ارمیہ ہی اور وہ دو شہر ہین اور اوسکے بڑے شہرون مین سے بڑا شہر اخلاط ہے
اونتالیسوین بلاد طبرستان ہی اور وہ پانچ شہر ہین اور بڑے شہرون مین اسکے بڑا
شہر استراباد اور امل ہی **چالیسوین بلاد خراسان ہی** اور وہ چونتیس شہر ہین اور سب شہرون مین
بڑے شہر بلخ اور مرو اور ہرات ہین **اکتالیسوین بلاد سجستان ہی** اور وہ چار بڑے شہر ہین
اور دار الملک اسکا سیستان ہی **بیالیسوین بلاد کرمان ہے** اور وہ پانچ شہر بڑے
بڑے ہین اور دار الملک اوسکا کج دین فل ہے **تینتالیسوین بلاد سند ہی** اور اسکے بڑے
دار الملک مین سے بھکر اور شہر تھتہ ہی **چوالیسوین بلاد ہندوستان ہی** اور وہ

تینتالیس

اور یہ بائیس شہر ہین اور اسمین بڑے سے بڑا شہر حضرموت اور صفات ہی اور مکہ کے جنوبی رخ پر واقع ہے
چھٹی بلاد عمان ہے اور یہ تین شہر ہین اور یہ ولایت مکہ کی شرق کی جانب جنوب رخ دبی ہوئی
دریاے عمان کے کنارے پر واقع ہے ساتوین بلاد زنج ہے اور یہ پانچ شہر ہین اور ان سب مین
بڑا شہر رعادہ خط استوا کے جنوب کی سمت مین ہے آٹھوین بلاد حبشہ ہے اور یہ چار شہر
ہین اور انمین بڑا شہر ربیع ہی جو خوب بسا ہوا ہے اور اوسکی ہوا نہایت خوب ہی لیکن آفتاب جبکہ شروع
شروع حمل اور میزان مین ہوتا ہے تو اوس مقام مین ایسی گرمی پڑتی ہی کہ اگر تانبے کی برتن مین پانی بھر کے
دھوپ مین رکھدین دوپہر مین اوسنے لگتا ہی اور جوش کھاتا ہے نویں بلاد افریقہ ہے
اور وہ بارہ شہر ہین اور سب مین بزرگ شہر نقلہ ہے گیارہوین بلاد مصر ہے اور یہ ستائیس شہر
ہین اسکے شرق مین دیار قصر اور شمال مین دیار روم ہی دارالملک اسکا فسطاط ہی اور بلاد نہایت معمور اور
آباد ہے اور لوگ یہان کے صاحب فضل ہین بارہوین بلاد شام ہی اور یہ سترہ شہر بہت بڑے
بڑے ہین دارالملک اسکا شہر بعلبک اور حلب اور دمشق ہے تیرہوین بلاد حمص ہے
اور یہ چار شہر ہین چودہوین بلاد فلسطین ہے اور یہ سات شہر ہین اور سب مین بڑے شہر
بیت المقدس اور قیساریہ ہے پندرہوین بلاد فلسطین ہی اور یہ چار شہر بزرگتر ہین دارالملک
اسکا انطاکیہ اور ارزن روم اور رومیہ اور عموریہ اور قسطنطنیہ ہے جو اس زمانہ مین استنبول کہلاتا
ہے کہتے ہین کہ شہر استنبول مین سات کوہ ہین اور اونکی وجہ سے اسقدر جگہ تنگ ہی کہ لوگ پہاڑونکی
چوٹیون پر رہتے ہین اور اون پہاڑون کی باعث سے اونکی بلندی کچھ دکھائی نہین دیتی سولہوین
بلاد ارمن ہی اور یہ سات شہر ہین اور سب مین بڑا شہر طرطوس ہی سترہوین بلاد قیروان
ہے اور یہ دو شہر ہین اٹھارہوین بلاد فرسنگ ہی اور یہ اکیس شہر ہین اور انمین بہت
بڑے شہر برتکال اور کرش اور کوہ ہین اور یہ بلاد نہایت معمور اور آباد ہین اونیسوین بلاد قلزم ہی
اور یہ پانچ شہر ہین اور دارالملک اسکا عدن ہی جو نزدیک دریاے مکہ معظمہ کے شمال کی جانب مغرب کی
سمت دبا ہوا ہی بیسوین بلاد تہامہ ہی اور یہ چھ شہر ہین اور سب مین بڑا شہر ثعلبہ ہے
جو مکہ معظمہ کے غرب مین خط استوا کی سمت دبا ہوا ہے اکیسوین بلاد حجاز ہے اور یہ چار
شہر قریب دریاے مکہ معظمہ کے شمال مین ہین بائیسوین بلاد بحرین ہی اور یہ بیس شہر ہین

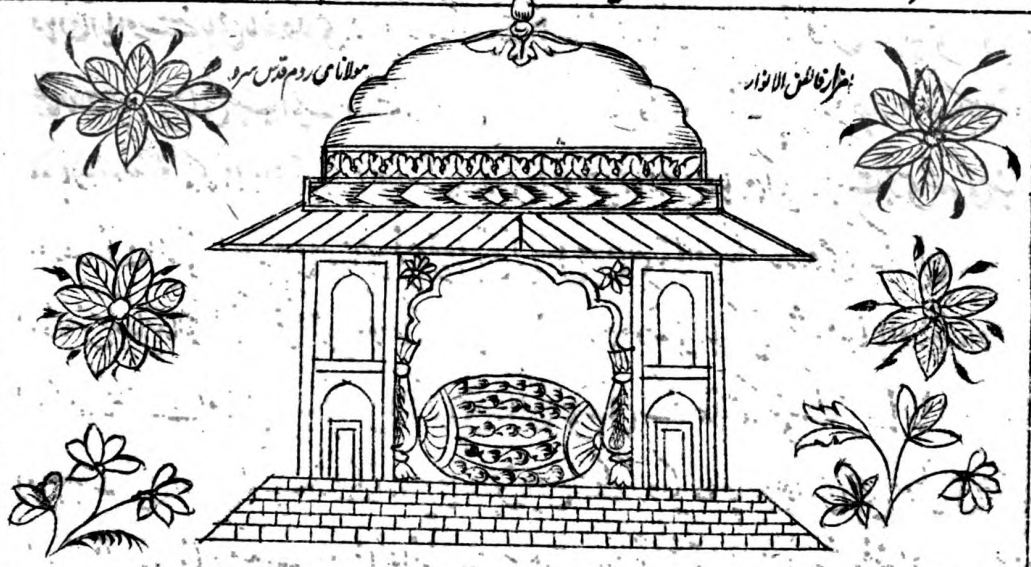
لیکن جو مشہور ہین وہ یہ ہین **حرف الف** الجگل **حرف با** بلغار **حرف دال** دیار یاجوج وماجوج
حرف را راق **حرف سین** سرائی سفچی سوار **حرف شین** شبا **حرف صاد** صاری
صدائی صلقا صوادق **حرف طا** طرقور طیلاس **حرف کاف** کرس کرمان کفار جو دریاے
محیط کے کنارے پر ہے **دیار یاجوج وماجوج** شہر اسکا تھوڑا ہی ہان مکان اور جنگل اس دیار مین
کثرت سے ہین اور اس سرزمین کی سرحدون مین ایک قلعہ مستحکم ہے جو دشمنون اور مخالفون کی حق مین
سد یاجوج وماجوج ہے **بلغار** ترک اوسکو بلاد کہتے ہین عمارات کشمال کی انتہا پر واقع ہی اور یہ شہر طول و
طویل وسیع وعریض سرزمین رودال کے نزدیک ہی درمیان اس شہر کے اور سرائی کے بیس منزل کے
فاصلہ سے زیادہ نہین ہے لوگ یہان کی حنفی مذہب ہوتے ہین اور سردی کی وجہ سے یہان درخت پھلتے
نہین ہین اور جاڑے کی شروع فصل مین یہان شفق نہین دوتی **قرقرہ** ایک قلعہ نہایت بلند کوہ
وسیع کی چوٹی پر واقع ہی اور اوس کوہ کی اسقدر وسعت ہی کہ اوس نواح کے رہنے والون کو بخوبی کفایت
کرے لغت ترکی مین قرقر چالیس آدمیون کو کہتے ہین اور یہ ایک شہر عظیم ہے مملکت تاتار کی کرسی ہے
اور شمال کی جانب واقع ہی **صوادق** کوہ کے دامن مین واقع ہی یہان کے لوگ مسلمان ہین اور
تجار اور مسافر اس سرزمین کی طرف سے آتے جاتے ہین اور یہان سے قسطنطینیہ تک خشکی کی راہ برابر بیس
دن کی ہے **شقیتا قوا** یہ شہر بزرگ جلالقہ کے بلاد مین سے ہے اسکے اور بحر محیط کے مابین یکروزہ
راہ کا فاصلہ ہے اور شہر کے حوالی مین بہت شہر ہین **ربع مسکون کی تعداد ولایت کا**
ذکر اے عزیز جو مشہور ولایتین ہین وہ اسمٹھ ہین **پہلی بلاد مغرب ہی** اور یہ تیس شہر بہت بڑے بڑے
ہین دارالملک اسکا شہر ملبسان اور وحوس اور طرالبیس ہے اور اسکے شرق کی جانب بلاد مصر اور شمال
کی جانب بحر روم اور غرب کی جانب بحر محیط اور جنوب کی جانب بلاد سودان ہے **دوسری**
بلاد اندلس ہے اور یہ تیئیس ۲۳ شہر نہایت بزرگ ہین دارالملک انکا اشبیلیہ اور قرطبہ ہی اور ان بلاد
مین سے اکثر نصاری کے قبضہ مین ہی اور یہ بلاد مغرب کی برابر ہے **تیسری بلاد سودان ہے**
اور یہ گیارہ شہر ہین اور دارالملک اسکا جرجی ہے جو بلاد اندلس کے شرق کی جانب ہی **چوتھی**
بلاد بربر ہے اور یہ تین شہر عظیم ہین اور سب شہرون مین بڑا شہر قاش ہی کہتے ہین کہ اسکے تیرا
دروازے ہین اور دو دروازے کے مابین پلا ایک فرسنگ کا ہے **پانچوین بلاد مین ہے**

اور وہ شہر یہ ہین حرف **الف** اس اسقیجاب اسرافلیون الحجاج اناسیہ حرف **با** باب الابواب برشان بلس حرف **جیم** جزیرہ سنا کو حرف **دال** دار الملک صفالیہ حرف **راء** رومیہ حرف **سین** سعین سمند سنات سیوت حرف **صاد** صدقیہ حرف **طا** طراز حرف **فا** فاراب حرف **قاف** قحنار قریہ قسطنطینیہ حرف **کاف** کاشغر حرف **میم** مارغ مدینہ جزر مرولہ حرف **ہا** ہرقلہ ہزہ **فاراب** یہ ایک ولایت کا نام ہی اور اس ولایت کی شہر کا نام گذر ہے اور اسکے گرد و نواح مین زراعت کی کثرت ہی اور صاحب کتاب کہ جسکی کتاب سے اسکے مصنف نے نقل کیا ہی اور کہا ہے کہ فاراب ایک شہر ہی جو شاش پر واقع ہی اور شاغون کے بلاد سے قریب ہی اور فاراب کے لوگ شافعی مذہب ہین **شہر طراز** ترکستان کے شہرون سے ایک شہر ہے اور عالمون کی ایک جماعت کثیر نے جو لائق عزت و توقیر تھے اوس مقام مین ظہور فرمایا ہے اور کتابین تصنیف کی ہین اور اوسکے گرد و پیش مین قلعہ اور حفاظت کے مکان بہت ہین جو اوسکی طرف منسوب ہے **شہر چگل** یہ ترکستان کے مشہور شہرون سے ہے اور محبوبان خوش جمال اور حسینان زہرہ تمثال کا معدن ہی اور شہر طراز کے قریب ہی اور چگل چے اور کاف کے زیر کے ساتھ ہی **اسقیجاب** یہ مشرق کے شہرون سے ایک بڑا شہر ہے اور ترکستان کی معتبر سرحدون سے ہے اہین لوگ دانشمند اور صاحب فضل پیدا ہوئے ہین **کاشغر** لباب مین لکھا ہی کہ کاشغر شرقی شہرون مین کا ایک شہر ہے وہان علماء دین کا ایک گروہ کا گروہ جو علوم عقلی اور نقلی پر حاوی تھے پیدا ہوا ہے **قسطنطینیہ** ایک شہر عظیم ہے اور تین طرف اوسکے دریا گھرے ہین کتاب عزیزی مین بیان کیا ہے کہ قدیم زمانہ مین قسطنطینیہ کے شہر پناہ کی دیوار کیسی گز بلند تھی اور ہمیشہ نصاری کا اوس شہر پر غلبہ تھا سلطان محمود رومی اپنے عہد مین اکثر اوقات غزا اور جہاد مین مصروف رہا اور قسطنطینیہ کا محاصرہ کرتا رہا اور وہان کی فتح عقل مین نہایت محال معلوم ہوتی تھی مگر سلطان نے اپنے اقبال اور قوت بازو اور بخت بلند کے زور سے اوس شہر کو فتح کیا **اماسیہ** روم کے شہرون مین سے ہے اور نہایت لمبا چوڑا شہر ہے شہر پناہ اوسکی بلند ہی اور ایک قلعہ اوسمین ایسا ہے جو آسمان سے باتین کرتا ہے اور نہرین کثرت سے ہین اور نہر اماسیہ اسی شہر کے درمیان مین بہتی ہے

ساتوین اقلیم کے شہرون کا ذکر

اس اقلیم مین پچاس شہر بڑے ہین اور ہزار شہر چھوٹے اور دو پہاڑ رفیع الشان اور اوپچاس دریا ہین

ایک جانب کچھ صدمہ پہونچ گیا سلطان علاء الدین کیقباد سلجوقی نے بیس گز کی گہری ایک خندق کھدوائی
اور اوس خندق کی گہرائی سے ایک دیوار تیس گز کی بلند پتھر کی ترشی اوٹھوائی اور اوس تھوڑی سی مقام کا
دور ہزار قدم سے زیادہ ہی اور بادشاہ کی ارکان دولت نے اوس مقام مین بلند بلند عمارتین بنوائی ہین
شہر قونیہ کے بارہ پھاٹک ہین اور ہر پھاٹک پر ایک محل تعمیر ہے ہوا وہان کی مائل باعتدال ہی اور وہ
ملک زرخیز کثرت سی ہے اور باغ و بوستان وہان بہت ہین اور انگور اور زرد آلو وہان کے نہایت
شیرین اور خوش ذائقہ ہوتے ہین اور مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ جو تمام عالم کی محققین کے
نزدیک عرفان مین نہایت درجہ ممتاز ہین اونکا اوسی دیار مین مزار ہی نقشہ مزار مولانا رومی قدس سرہ



اور کھیتیان اور باغ شہر قونیہ کی جو پہاڑ کی جانب واقع ہین وہ ابہی سرسبز و شاداب ہین اور جسقدر
صحرا کی طرف تھی وہ سب اوجڑ گئے اور تہس نہس ہوگئے اور کچھ اثر اوسکا باقی نہین رہا **شہر رومیہ**
یہ ایک بڑا شہر آباد ہے اور اسکا ولایت مین شمار ہی دامن کوہ مین واقع ہے علاؤالدین کیقباد سلجوقی نے
وہان ایک قلعہ پتھر کا بنایا ہی مجمع البلدان مین لکھا ہی کہ اوسی شہر مین حکیم بلیناس نے قیصر کے لیے
ایک ایسا حمام تیار کیا تھا کہ ایکچراغ سے گرم ہوجاتا ہے اور وہان ایک مقام ہی جسکو محمد بن حنیفہ کیطرف
جو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی اولاد مین سے ہین منسوب کرتے ہین لوگ اوس مقام کو متبرک و عظیم
جانتے ہین اور زیارت کے لیے جاتے ہین **چھٹی اقلیم کے شہرون کا ذکر** اس اقلیم مین بہت سے
بڑے شہر دوسو چالیس ہین اور چھوٹے چھوٹے شہر دو ہزار بیس ہین اور دو پہاڑ اور اونیس دریای عظیم ہین

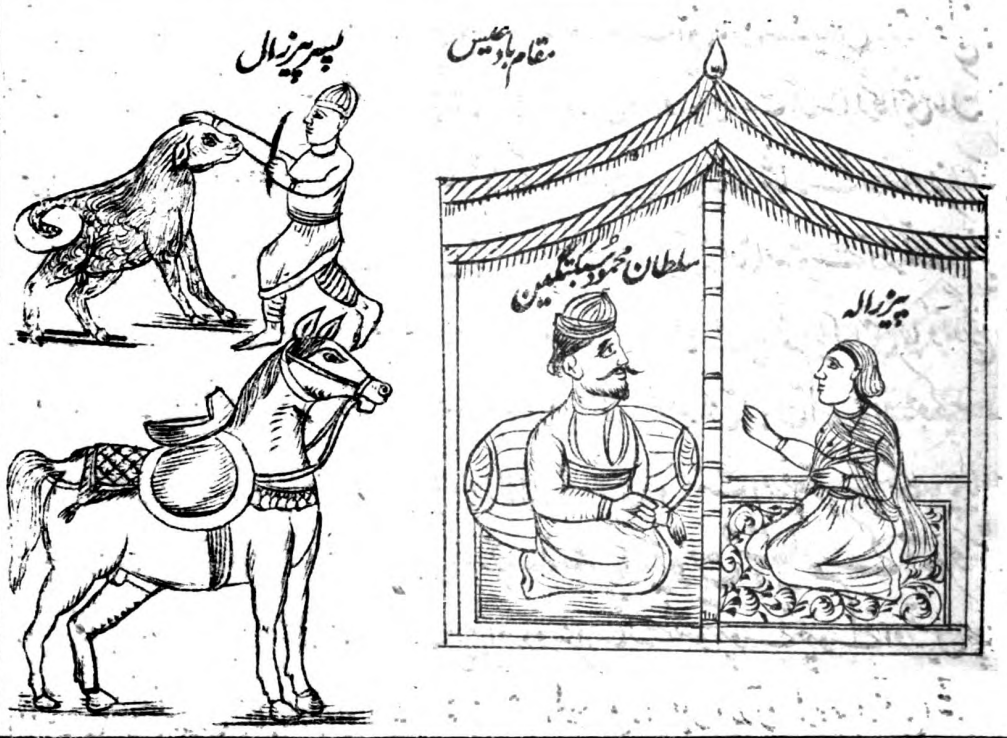
حرف نون نخشب **حرف یا** یوقات **سمرقند** یہ شہر بہت وسیع اور چوڑا ہی ماوراء النہر کے شہرون سی ایک مشہور شہر ہے اور یہان کا دارالملک سغد کی جنوب رخ پر واقع ہی اور شہر کی درمیان مین آب روان ہوتا ہی اور میوے کثرت سی یہان ہین اور بہی یہان کی بہت خوب ہوتی ہی لوگ جا بجا وہ بہی لیجاتے ہین اور اکثر اوقات حیوانات کا نرخ یہان سستا ہوجاتا ہی اور یہ اہل علم وفضل کی کان ہے بعضی کتابون مین لکہا ہی کہ اگلے زمانہ مین سمرقند کی میدان مین ایک قلعہ تہا اور میدان کی گرد ایک گول دیوار کیچی ہوئی تہی جسکے دور کی مسافت پچاس ہزار قدم کی تہی اور وہ قلعہ مدت مدید کی گذرنے سی ڈہہ گیا تہا اور بعض عمارت اوسکی جو زلزلہ کی وجہ سی کچہ باقی تہی اور کچہ گر گئی تہی جسوقت پہلوان جہان گرشاسپ نام وہان آیا اوسنے باقی ماندہ کو بہی گرایا اوسکے نیچے ایک خزانہ پایا گرشاسپ نی اوس روپیہ سی اوسی قلعہ کی عمارت پہر سی بنائی جب ایک مدت اوسپر گذری پہر خراب ہوگیا اور کشتاسپ نی جو لہراسپ کا بیٹا تہا دوبارہ اوسی قلعہ کو بنایا اور آباد کیا اور اسکندر رومی نی اوسی زمانہ مین وہان ایک بہت بڑی شہر کی بنا ڈالی اور طوائف الملوک کی عہد مین سمر نامی نی جو تبع مین کی نسل مین سی تہا اور سکندر رومی کے اہل سی عداوت اور بغض رکہتا تہا اوسکی وجہ سے اوس شہر کو برباد وسمار کردیا پہر اپنے نام سی دوسری بار ایک شہر بسایا اور لوگ اوسکو سمرکند کہتے تہے اور اہل عرب نی اس لفظ کو اپنی زبان سی بدل کے سمرقند کہنے لگے **بخارا** اس شہر مین باغ بہت ہین اور گلی کوچے اسکے آباد ہین سابق مین اسکے گرد ایک چار دیواری کیچی ہوئی تہی جسکا دور بارہ فرسنگ کا تہا اور میوے اور غلہ کا نرخ یہان سستا ہی اور گذشتہ زمانہ مین یہ شہر فضلا اور علما کا معدن تہا اور اس سرزمین پر فقیہہ اور مجتہد بیحد وبیشمار پیدا ہوئے ہین اور ماوراء النہر کی ولایت مین کوئی شہر مثل شہر بخارا کے نہین ہی کیونکہ یہان کے لوگون کو عمارتون کی تعمیر مین بہت اہتمام رہتا ہی **خوارزم** ایک ولایت کا نام ہے دارالملک اوسکا دیارکہنج کبری تہا جسنے اب خوارزم کے ساتہہ شہرت پائی ہے اور اسکے توابع اور مضافات بہت ہین اونمین سی کہنج صغری ہی جسکو جرجانیہ کہتے ہین اور زمخشری ابوالقاسم محمود جو مصنف تفسیر کشاف تہے وہین کے ہین اور خوارزم کے مشہور پرگنون مین سی ہزارہی اور خانقاہ ہے جو قدوۃ الاولیا شیخ نجم الدین کبری کا قیام ہے اور دولت السریر خوارزم شاہ کے زمانہ مین یہ ولایت آباد ہوئی اور سلطان محمود خوارزم شاہ کی عہد سلطنت مین یہ ولایت اوس سی بہی زیادہ بسگئی **قوینہ** یہ ایک بڑا شہر ہے قلیج ارسلان نی یہان تہہر ترشوا کے ایک قلعہ بنایا تہا جب قوینہ کی قلعہ مین

سلطان نماز اور وظیفہ مین مشغول ہی بارگاہ الہی مین جو تمام عالم کا کارساز بندہ نواز ہی اپنی ترقی درجات اور حاجت روائی کے لیے سائل ہی جب اس سی فارغ ہوگا ہم تجکو اوسکے حضور مین حاضر کرینگے لڑکے نے اپنے جی مین سوچا کہ بادشاہ باوصف اس دبدبہ اور شوکت وقوت وحشمت کے اپنی مقصد براری اور کارروائی کے لیے دوسرے مقام مین التجا کرتا ہی اب یہی بہتر ہے کہ مین بھی مخلوق سی امید قطع کرون اور بارگاہ حضرت عزت جل وعلا مین اپنی حاجت روائی کے لیے ہمہ تن مصروف ہون جسوقت یہ فکر اوسکے دلپر خوب جمگئی بہت پٹ وہان سی پھرا اور اپنی مان سی جاکے یہ سب واقعہ کہا اور اپنا تیشہ جس سی لکڑی کاٹتا تہا اوٹھا لیا اور جنگل کو چنپت ہوا لکڑی کہودتے کہودتے اوسکا تیشہ ایک پتھر پر پڑا اوسنے بہت زور لگا کر اوس پتھر کو وہان سے اوکھاڑا کیا دیکہتا ہی کہ اوسکے نیچ ایک گنج ہے اوسوقت اپنی مان کے پاس دوڑا اور گنج ہاتھ آنیکا تمام قصہ کہا اوسکی مان نے کہا کہ تو بادشاہ کے حضور مین جا اور یہ کیفیت کہہ سنا لڑکا اپنی مان کی حکم کو بجالایا دوسری بار آیا مقربون کے وسیلہ سی بادشاہ کی بارگاہ مین بار پایا بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمکو تیرا انتظار تہا سچ بتا کہان دیر لگی جواب دیا اوس لڑکے نے جو کچہ اوسپر گذرا تہا سر سے آخر تک سب بادشاہ کے حضور مین عرض کیا سلطان بہت رویا اور رونے دہونے کے بعد امینون کو حکم دیا کہ ابہی جاؤ اور گنج کا قفل کھلواؤ بڑہیا کے لڑکے کو سب دو چنانچہ وہ لوگ سلطان کی حکم کے موافق وہان آئے اور جو کچہ سلطان نے کہا تہا اوسمین سر مو فرق نکیا جان ودل سے بجالائے پہر تو اوس نے محنت اور فقر سے چھٹکارا پایا اور اپنی مان کے ساتھہ وہ لڑکا عیش وعشرت مین بسر کرنے لگا

پانچوین اقلیم کے شہرون کا ذکر

اس اقلیم مین دوسو پندرہ شہر بڑے بڑے ہین اور دو ہزار سات سو چہوٹے چہوٹے اور تیس پہاڑ رفیع اور تیس دریا عظیم ہین جنکا بیان ہوتا ہے **حرف الف** اخلاط ارزن الروم ارنجن اشرون افراد انکوریہ ایلاق **حرف باء** بخارا ابشوری بکیند بلیقان **حرف تاء** ترشروبہ تفلس تفلیس **حرف جیم** جاج جرجانیہ **حرف حاء** حرازیہ حواقیہ **حرف خاء** ختن خجند **حرف دال** ذربند **حرف راء** راحن رنمک رومین **حرف زاء** زمخشر **حرف سین** سایان سرمغان سریر سلان سغد سلموره سمرقند سوس سیواس **حرف شین** شاش **حرف طاء** طوالس **حرف عین** عکه **حرف غین** غموریہ **حرف قاف** قرعانہ قیصریہ **حرف کاف** کاث کرنج کیرائی کرمیہ کش کنابتہ کنجہ **حرف لام** لوبیہ **حرف میم** ماقند ونیہ مکنت

اور اسی دیار مین ایک جنگل چند کوس پر ہی طول اوسکا معلوم نہین ہوتا پستے کے درخت وہان بہت ہین خلق جا بجا پستے لیجاتی ہی **نقل** ہے ایک روز سلطان محمود سبکتگین بادغیس کے گرد و نواح مین شکار کھیلتا تھا یکایک لشکر سے جدا ہوگیا چلتے چلتے ایک برہمیا کے گھر پر پہونچا اوسکا لڑکا جنگل سے لکڑیان لایا کرتا تھا گھوڑا اسکا تھک گیا تھا چند ساعت وہان ٹھہرے اوس برہمیا نے اپنے بیٹے سے کہا ایک مہمان آیا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے دنبہ کو حلال کرکے اوس عزیز کی دعوت کرون اوس لڑکے نے اپنی مان کے حکم کو دل و جان سے مانا اور ذبح کرلایا برہمیا نے پکایا اور سلطان کی خدمت مین لائی سلطان نے نوش کیا اور پسند فرمایا وہ تصویر یہہ ہے



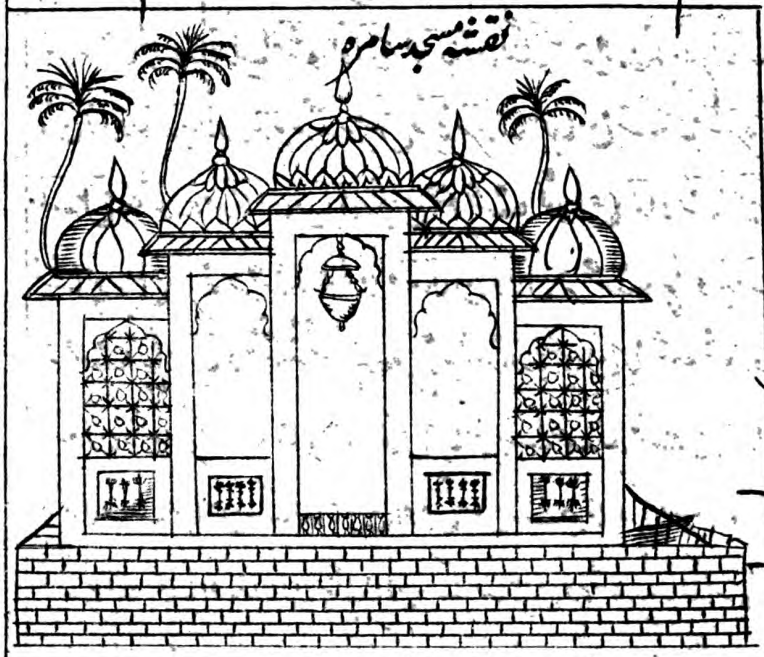
اور ایک زمانہ کے بعد جو نوکر چاکر شکار مین سلطان کے ہمرکاب تھے ڈہونڈتے ڈہونڈتے اوسی مقام پر جہان سلطان تھا پہونچے سلطان اوسی وقت سوار ہوا اور برہمیا سے کہا کہ مین اس ممالک کا حاکم ہون اپنے بیٹے کو میری بارگاہ مین بھیجنا کہ مین تیری ضیافت کی مقابل مین اوسکے حال پر بادشاہی عواطف بجا لاؤن جب اپنے لشکر مین جاکے اوترا اور باتون سے حکم کیا کہ ایک لڑکا اس شکل و صورت کا اگر میری بارگاہ مین حاضر ہوا اوسکو میرے حضور مین لانا دوسرے روز اوس برہمیا نے اپنے بیٹے کو سلطان محمود کی خدمت مین بھیجا سلطان کے ملازمون نے اوس لڑکے کو دیکھہ کے پہچانا اور اوس سے کہا دم بہ

حرف قاف قاعدہ قلقلہ قامیہ قباد قرطب قرمین قزوین قشرین قصر احمد قصر شیرین قلعۃ الروم قلعۃ خضران قم قوقا قومس قونیہ تنبیہ حرف کاف کالف کردکوہ کرکی کروخ کفرطات کفرنوبا کمکان

حرف لام لارقیہ لعشور لواریخ لور جان لنگوتہ حرف میم مارب ماردین ماردان ماکسین مالین مان نظرو ماوراء النہر دمر بہ مرتد مرعش مرقہ مروشاہجہان مستہ مسترہ مسح مشہد مصیصہ معرہ مکریہ ملبہ مل منصورہ موقان میافارقین حرف نون نداد نسا نصیبین نوریہ نہاوند نہسان نیشاپور نیل مراغہ حرف واو وسطان ونک حرف ہا ہرات ہمدان ہمدون ہوکر ہاشاہان

حرف یا یلدہ شہر تبریز یہ شہر آذربائیجان کا مشہور شہرون سے ہے زبیدہ خاتون ہارون رشید نے اسکو بنایا تھا متوکل عباسی کے عہد خلافت مین زلزلہ سے برباد ہوگیا تھا پھر قائم لامر اللہ عباسی کے زمانہ مین اوس شخص نے جو قائم کی طرف سے تبریز کا حاکم تھا اسکو عمارت کی تعمیر کا لگا لگایا اور خانان چنگیز خان کے عہد مین وہ شہر دارالملک ہوگیا اور اوسمین نئی عمارت اسقدر بنی جو قدیم عمارت سے بڑہ گئی اور یہان باغ بہت ہین اور اکثر میوے اچھے ہوتے ہین اور ہوا مائل بسردی ہوتی ہے اور پانی یہان کا خوشگوار ہوتا ہے اور اس ولایت مین آبجو کثرت سے ہین اور بازاری یہان کے اکثر افیون کہاتے ہین اور سویرے سویرے اگر اپنے تازی انکے روبرو کسو کو گالیان دیتے اور اگر ظہر کے بعد انکی پیٹھ پر پالان رکھدو بہت تواضع اور چاپلوسی سے پیش آتے ہین اور یہان کے امیر اور غریب سب کھیتی کرتے ہین اور تبریزی گورے چٹے ہوتے ہین اور غرور و تکبر انمین نہین ہے اور الفت اور محبت مین انکو بہت شمار کیا ہے شہر نیشاپور یہ شہر قدیم ہے خراسان کے شہرون سے اسکو گنتے ہے اور پہلے پہل نیشاپور کو طہمورث دیو نے بنا کیا تھا چند مدت کے بعد برباد و خراب ہوگیا اور اردشیر بابک نے اپنے عہد سلطنت مین نئے سرے سے عمارت بننے کا حکم دیا تھا اور اوسی کے زمانہ مین تعمیر خوب ہوگئی تھی اور سن پانچ سو پانچ مین زلزلہ کی وجہ سے مسمار ہوگیا پھر اوسی گوشہ مین وہی شہر نئے سرے سے بنا کیتے ہین کہ ایک بلند پہاڑ جو شہر سے کوس بھر پر ہے اوسی سے پانی آتا ہے اور پانی پر ایک چکی بنائی تھی کہ دم بھر مین ایک بورا گندم کا پس جاتا تھا شہر بادغیس یہ ایک موضع نہایت وسیع و عریض ہے اسمین پانی کی کثرت کشت زار بیحد ہین بلندی مین حد سے زیادہ خوشنما ہے یہان کی ہوا مائل بسردی ہے اور ایک قلعہ جو آسمان سے باتین کرتا ہے اسی حدود مین واقع ہے

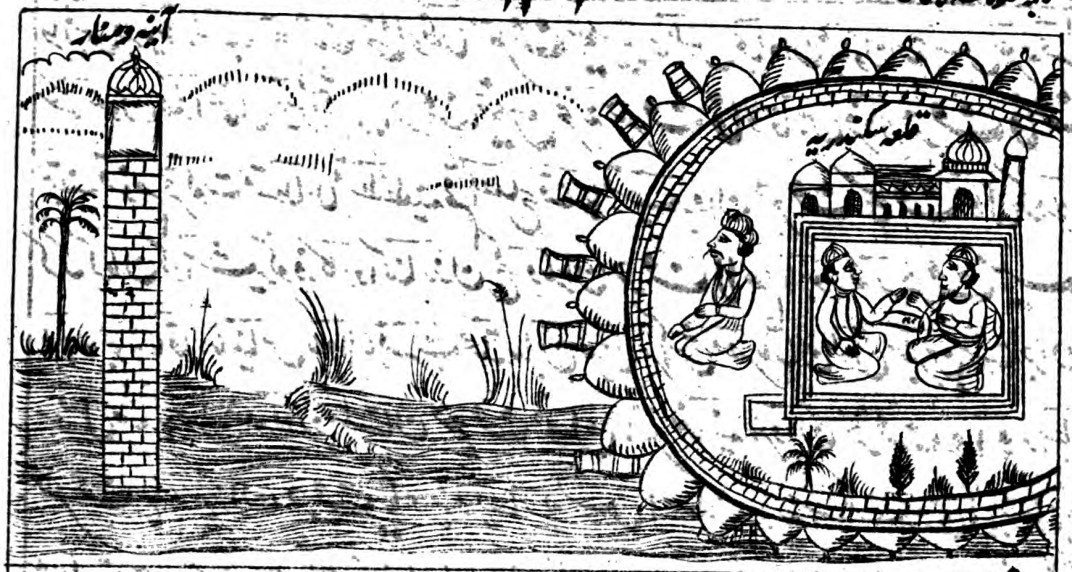
شہر تھا اور سرزمین اسکی آب وہوا کی خوبی مین عراق وعرب سے بہتر ہے اوائل مین اولاد عباسیہ کے
عہد مین بہت اوجڑ گیا تھا جب معتصم عباسی کی خلافت کا زمانہ ہوا اوس نے ترکی غلام بہت خرید کے
اور بغداد کے لوگ ایک محنت
مین پڑگئے اسوجہ سے اوس شہر
کی عمارت کی خرابی کا
حکم دیا پھر اس امر کے ختم کے
بعد خلفا کا دارالملک ہوگیا
اور اسقدر آباد ہوا کہ طول
مین عمارت سات
کوس تک اور عرض مین
ایک کوس تک پہونچ گئی


نقشہ مسجد سامرہ

اور منصور کے ملک سے سامرہ تک مسافت دس فرسخ ہے اور بغداد سے بھی دس فرسخ ہے

چوتھی اقلیم کے شہرون کا ذکر

اس اقلیم مین بڑی بڑے شہر دوسو پندرہ ہین اور چھوٹے
چھوٹے شہر دو ہزار چودہ ہین اور پانچ پہاڑ عظیم الشان اور بائیس چھوٹی نہرین واقع ہین اب اون بڑے
شہرون کے شمار کا ذکر ہے جو مشہور ہین اور آباد و معمور ہین **حرف الف** ابہر ابیوز ارجکیس اردبیل
ارمنہ استرآباد استقر اسکالید اسفراین استنبلیہ اشنایان الموت امد اماس انیشہ انطاکیہ اندراب
اوجان اوتہ **حرف با** بادغیس بامیان بجہ بدلیس برزنہ برعار بردعا بلش بعلبک بلخ بلنوسی **حرف**
تا تبریز تبرس تعزاص تل عفر **حرف جیم** جبلہ جزیرہ اودنس جزیرہ ساماس جزیرہ قبرس جزیرہ مالطہ
جلولا **حرف حا** حارم حدیثہ حران حصین **حرف خا** خافقین خان بالغ خضر خوی **حرف**
دال دالخا دلی دیلم دینور **حرف را** راس عین رحبہ رصافہ رقہ روان **حرف سین** سالوس
سانہ سادہ سبزوار سرخس سرز سرقند کار سرمد سرس سراد ندان سروج سروان سعرسفرت سکرہ
سلامیہ سلماس سلادر سمیان سن سینہ **حرف شین** شمشاد شوشا شہراذر شہرستان شہرورد
حرف صاد صعلیبہ صیہون **حرف طا** طالقان طرابلس طراطاس طوس **حرف عین**
عرقہ عرمات عین روبہ عین **حرف غین** غانہ غرجستان غورد **حرف فا** فاریاب فنادیان

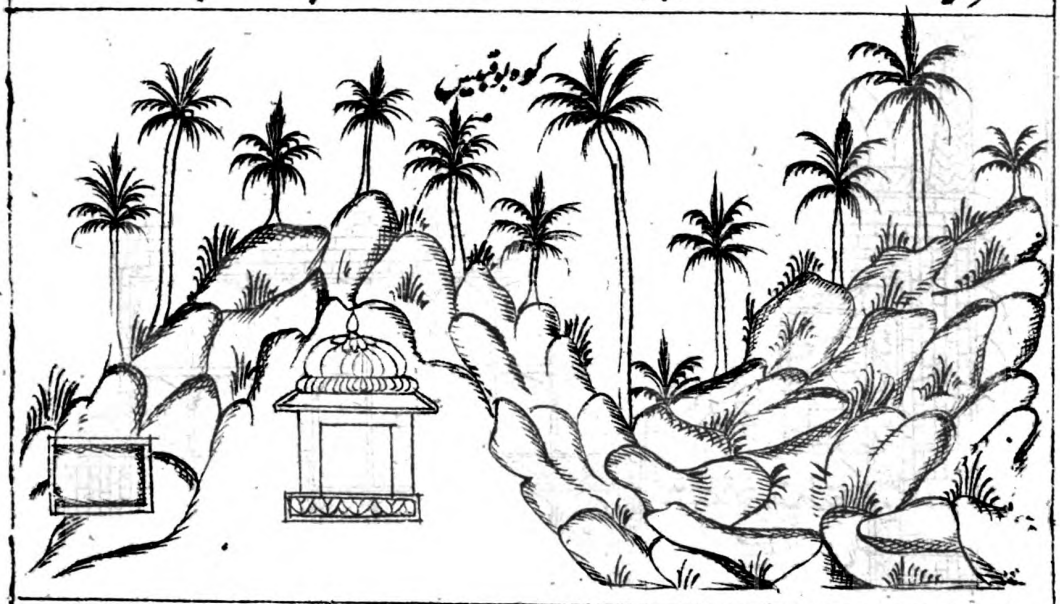


دمشق شام کے مشہور شہرون سے ہے اور یہ قدیم شہر ہے نہایت پرفضا بغایت لطیف اور خوشنما ہی پہلے ارم بن سام بن نوح علیہما السلام نے اوسکی حدود مین ایک باغ تیار کیا تہا بعد اوسکے شداد عاد کے بیٹے نے اوسی مقام مین بہشت کا نمونہ ایک مکان تعمیر کیا اور اوسکا نام ارم ذات العماد رکہا چنانچہ حقتعالی ہی ارشاد فرماتا ہے ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلها فی البلاد پہر آذر نے جو بانی تہا روایت حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام والتحیۃ کا باپ ہی اوس مقام کے خراب ہونے کے بعد دمشق کی بناڈالی پہر جب وہ بہی اوجڑ گیا تو اسکندر رومی نے اوسکو آباد کیا یہان کی ہوا مائل بگرمی ہے دمشق کی جامع مسجد مین ابنیا کی ایک جماعت نے آرام لیا ہے ولید عبدالملک کے بیٹے نے اوس مسجد کی عمارت مین نہایت زیبائی کی ہے اور اس شہر مین ایک پہاڑ ہے اور اوسمین ایک غار ہے جسکو لوگ گمان ہے کہ قابیل نے ہابیل کو اسی مقام مین قتل کیا ہے اور ابہی تک وہان اونکے خون کا اثر ہے وہ نشان ہے اور اوسکو مغان الجوع کہتے ہین کیونکہ وہان چالیس پیغمبر بہوک کی شدت سے جان سے گذر گئے ہین **شہر شیراز** اس شہر کو محمد قاسم ثقفی کے بیٹے نے جو چچا حجاج یوسف ثقفی کی تہا سنہ چوہتر ہجری مین تعمیر کیا تہا اور عضدالدولہ دیلمی کے عہد سلطنت مین یہ شہر ایسا معمور و آباد ہوا کہ لشکریون کے رہنے کی جگہ وہان نرہی ضمصام الدولہ نے دشمنون کے خوف سے اوسکے گرد چاردیواری کہچوائی وہانکی ہوا مین خوشبو ہے وہان کے لوگ عیش و عشرت اور سیر و تماشے کی طرف راغب ہین اور پانی اوس شہر مین کیاریون سے ہاتہہ آتا ہے اور سب کیاریون مین رکن الدولہ دیلمی کی کیاری بنائی ہوئی بہتر ہے اور اوسکو رکنا باد کہتے ہین **شہر سامرہ** یہ قدیم سے بہت بڑا

طرابلس طبریہ طرطوس **حرف طاء** ظلما **حرف عین** عاطس عباد ان عجلون عدلس عرفہ عسکر
عکا سون عکار اعجان عین شمس **حرف غین** غزنہ **حرف فاء** فارس فردار **حرف قاف**
قبضہ قنوم قرلوت قسطاطا قسطنطینہ قم اقصلح قندہار قیروان **حرف کاف** کابل کردرد
کرک کرمان کواشیر کوفہ کلود اکنارزن کج ومکران **حرف لام** لاہور لور **حرف میم**
ماجہ ماعجونہ ماقار مانیاس ماولا مایسرب محلہ مداین مدین مراکش مصر ملتان ملس منبرین منت جرون
موصل مہد بہ مہراج مہرا ورد مہلستان **حرف نون** نافذ نعمانیہ نہروان **حرف واو** واسط
حرف ہا ہرزان **حرف یاء** یزد یسار یونس **اسکندریہ** اسکندر رومی کی بنوائی ہوئی
عمارات سے ہے اور یہ شہر شطرنج کی بساط کے ہیات پر ہے ہوا اسکی مائل بحرارت ہے اور پانی رودنیل کا
وہان بہتا ہے اور اوس شہر کے قریب ایک بلند قلعہ ہے **بلیناس** حکیم نے اسکندر کی حکم سے
اوس قلعہ پر ایک بلند ستون بنایا تھا اور ایک آئینہ سات گز کا بصورت نصف دائرہ کے
اوسمین نصب کیا تھا اور اوسکو ایک طلسم بنایا تھا کہ جو کشتی قسطنطینہ کے طرف سے دریاے
فرنگ سے جو اسکندریہ اور اوس شہر کے درمیان مین ہے گذرتی اوس آئینہ مین صاف معلوم
ہو جاتی اور یہ آئینہ عمرو عاص کے زمانہ تک جو اسکندریہ کے والی تھے باقی تھا اور اہل فرنگ کو
اونکے حال سُنکے چین نہ پڑتا تھا اور اوس ستون کی وجہ سے عاجز رہتے تھے آخر کار اہل فرنگ نے
ایک جماعت کو اسکندریہ مین بھیجا اون لوگون نے اپنی صورت زاہدون کی بنائی جب وہان کے
لوگون کے دل مین انکی ایک عظمت و توقیر سما گئی اوسوقت انہون نے یہ بات مشہور کی کہ اس آئینہ
کی پشت پر سکندر نے ایک بڑا خزانہ دفن کیا ہے عمرو عاص اس بات پر فریفتہ ہوئے اور
گنج کے لالچ سے اوس آئینہ کو گڑوا دیا جب وہان ڈہونڈہا کچھ نپایا اور آئینہ کو جسوقت اوسکے مقام مین
پھر لگایا وہ خاصیت اور اثر نپایا عمرو نے اونکی تلاش کی معلوم ہوا کہ وہ بھاگ گئے عمرو عاص نے

اوس وقت جان لیا کہ اوس قوم
نے یہ مکر و فریب کیا اپنے کام
سے پشیمان ہوا اور اسی غم و الم مین بیمار
ہوکے مر گئے اوسکی تصویر یہ ہے

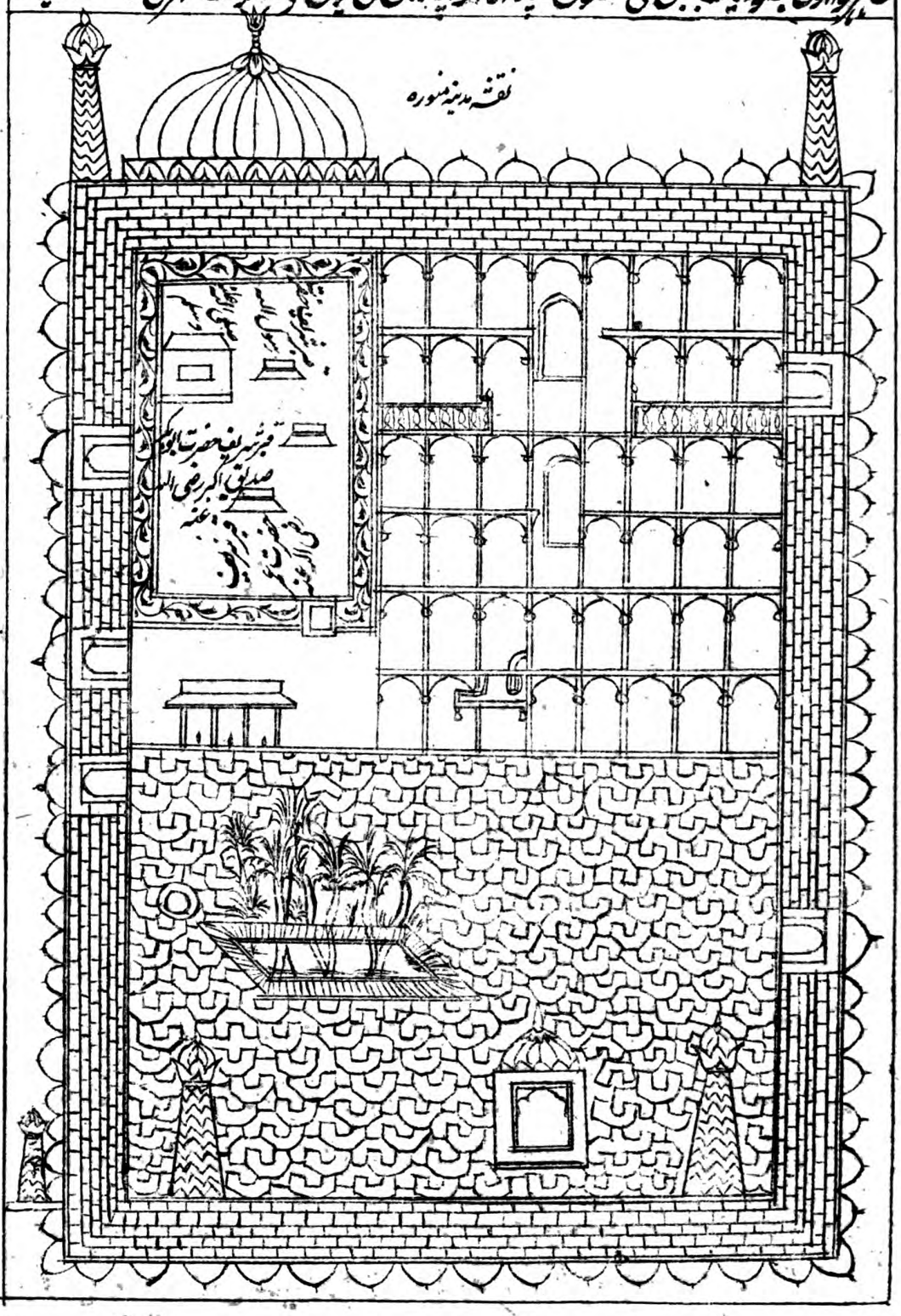
سبسے پہلے سب کے حقتعالی نے جو پہاڑ پیدا کیا وہ **کوہ بوقبیس** تھا اور زمین کو بیت اللہ کے نیچے پھیلایا اور بیت اللہ کا نام بسبب چوکونٹی اور تنہائی کے کعبہ رکھا کیونکہ جو بنا چوکور اور تنہا ہوتی ہی عرب مین اوسکو کعبہ کہتے ہین اور زبدۃ القلوب مین لکھا ہی کہ مکہ کی خصائص سی ہے کہ کوئی پرندہ اوسپر سی اوٹھا نہین جاتا



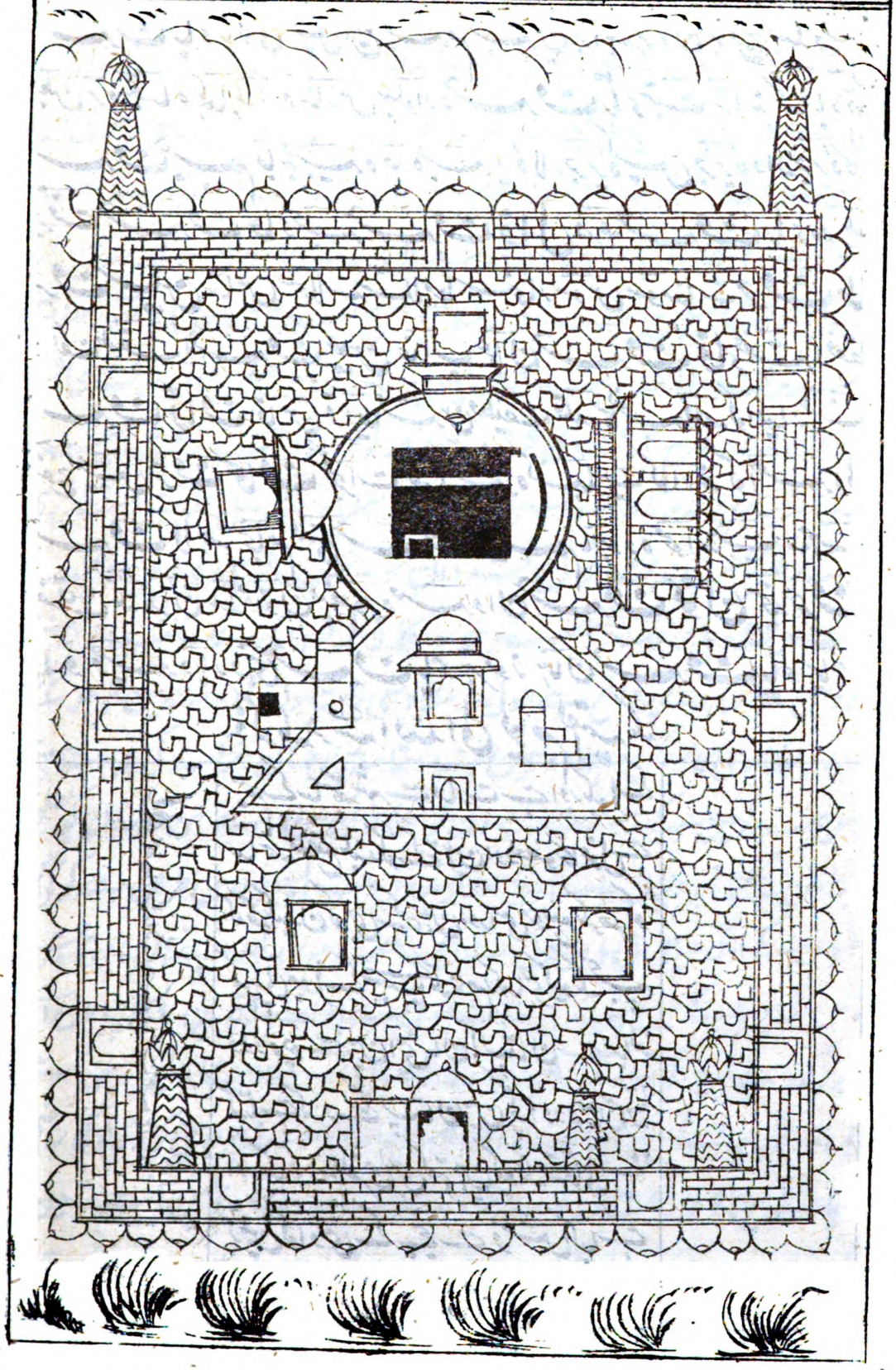
مدینہ طیبہ عظمہ اللہ تعالی الی یوم القیمۃ اس شہر کو قدیم الایام سی یثرب کہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نام مدینہ رکھا اوسمین نخلستان کثرت سی ہین اور ہوا وہان کی نہایت گرم ہی اور پانی وہان جاری ہاتھ آتا ہی اوس شہر کے شمال رخ کوہ احد ہے **تیسری اقلیم کے شہرون کا ذکر** اس اقلیم کے بڑے بڑے شہر تین سو اونہتر ہین اور چھوٹے چھوٹے شہر تین ہزار اور چھ پہاڑ عظیم الشان اور بائیس دریا بزرگ ہین اور وہ یہ ہین حرف **الف** ابرقوہ ارسوق ازرعات اسقی اسکندریہ اشمیم اصطخر اعماث ابنا القنا انکہ اہواز ایلہ حرف **با** بابل بردان برسا بردرد بروت بردون بروز کوہ بست بسروجی بصرہ بصراہی بعلبک بغداد بلخ بہادر بم بہند بہکری بیت المقدس بیضا حرف **تا** تبالیس تبوک ترند حرف **جیم** جرجد جرجراد جزیرہ جرت جارک جرفت حرف **حا** حصین حضیرہ حلب حلہ حمص حواش حرف **دال** دارا ابجرد رعش درفارہ دمشق دمیاط حرف **را** رجح رسد رقہ رملہ روستان حرف **زا** زابل زرنج حرف **سین** سامرہ سنہ جان سدسان سطاسیل سلما دسلت سلطلہ سوسان سمو بین سنف سوسن سویک سیالکوٹ سیران سیلہ سیوسہ حرف **شین** شرزان شیراز حرف **صاد** مرمر صفالیش صفت صنف حرف **طا**

بزنگ سکے اندر تراوس کو دوقبیں لکھا ہے ۱۲

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ زمین و آسمان کی آفرینش سے پہلے عرش الٰہی پانی پر تھا حقتعالیٰ نے
ہوا کو حکم دیا اوس نے پانی پر ایک تھپیڑا دیا پانی حرکت میں آیا اور قدرت الٰہی سے پانی پر ایک پتھر مثل قبہ کے
ظاہر ہوا اوس قبہ کو ایک جنبش تھی سکون نہ پاتا تھا آخر پہاڑوں کی میخوں سے وہ حرکت ٹھہر گئی ۔ نقشہ مدینہ منورہ



مکہ معظمہ کا نقشہ



بڑے بڑے شہر تین سو ساٹھ شمار مین ہین اور وہ یہ ہین **حرف الف** آجا جیم ارتقا ارمائیل ارمست اسبوط اسنان اسوان اصمیم اقصر امناص اورین **حرف باء** بالولی بیل بلیخ بجرم بحرین براہہ برون برقوج بسکرہ بلیکام بطن برہ بکساہ بکھا بلدارہ بنارس بہلوارہ **حرف تاء** تبت ترانہ تکنا بادتہانان **حرف جیم** جابہ جبیرہ جدہ جزیرہ لار جزیرۂ کیش جزیرۂ والہ جزیرۂ کاوان جرفت **حرف حاء** حجر **حرف ذال** ذرعہ **حرف راء** رویلہ **حرف سین** ساس سحلا سہ سلامط سنجار سوس سومنات **حرف طاء** طائف طبقہ **حرف عین** عذاب عمان **حرف فاء** فقہ افقط **حرف قاف** قاس قریطا قرین قطیف قلعۂ کالنجر قلعہ گوالیار قمد قنوج قیس **حرف کاف** گجرات کلیا کنگرہ کنبایت کوارند کواھر ابی **حرف لام** لجام لعتی **حرف میم** ماہوہ محوا مدینہ مدہمہ مفرقین مکہ مکران ملط ممنون منصورہ مہروان **حرف نون** نجد **حرف واو** وجیرہ وہار وہی **حرف ہاء** ہرموز ہمان **حرف یاء** یمامہ

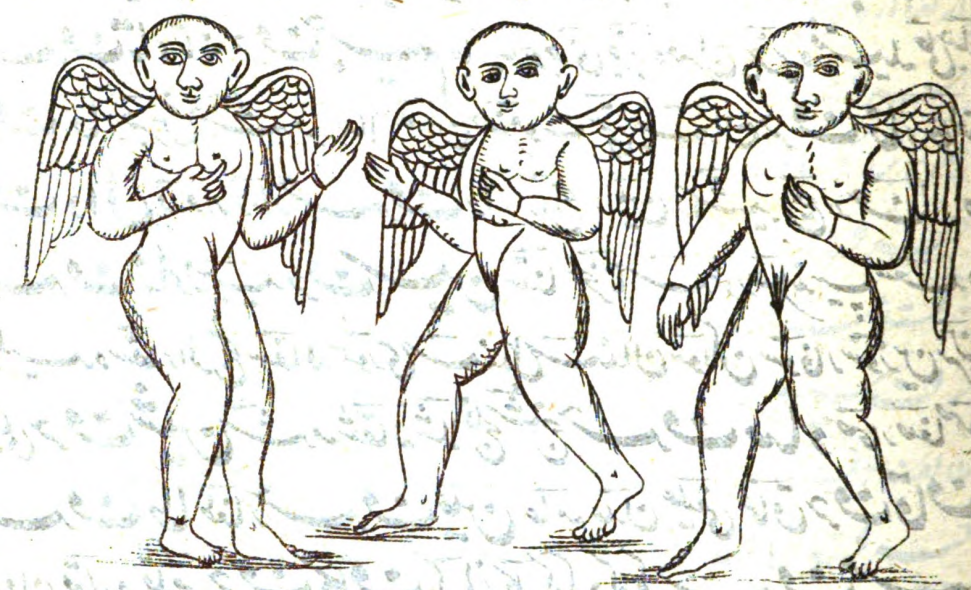
ذکر مکہ حرسہ اللہ الی یوم القیمہ مکہ

میم کے ساتھہ شہر سے عبارت ہے اور بکہ بی کے ساتھہ موضع بلند کو کہتے ہین اور بعضونکا قول ہے کہ مکہ بکیدن کو بھی کہتے ہین اور اسی موضع مکرم کو کم پانی ہونے کے سبب سے مکہ نام رکھا ہے کیونکہ بچہ دودہ چوسنے مین اپنی ماں کی پستان سے مبالغہ کرتا ہے کہ اوسکے پستان مین کچھ دودہ نہین رہتا اور مکہ کو ام القری بھی کہتے ہین کیونکہ حقتعالی نے زمین کو اوسی کے نیچے سے فرش کیا ہے پس مکہ زمین کی اصل ہوا

+ ۱۲ محفوظ رہے اللہ اوسکو قیامت تک

جو مشہور زیادہ ہین وہ بلاد غیرہ یہ ہین حرف الف اخر النجد حرف باء بجونہ بربر
حرف تاء تانہ حرف جیم جاب جوجری جزیرہ مہراج جزیرہ فتیلہ علی جبلیہ
حرف حاء حبرش حبشہ حرو مہلا حصین حضرموت حتی حیدان حرف خاء خالقو
حرف دال دروار دمار حرف راء راسج راہین راشیر ربیع رعنارہ
حرف زاء زبید حرف سین سنا سخر ناسر غور سراندیپ سعدہ
سعوطیرہ سقار الرنج سقالہ سموری سندابل سندان سواکن سوفار سوزین سرین
سہیلی حرف شین شرمہ شقالہ شلا فلج شنج حرف صاد صحار صفاصمو
حرف طا طفار حرف عین عامہ عدن علیفی عماق حرف قاف
قاہرون قفارہ قلزم حرف کاف کرنی کلہ کوکرد کوکم حرف میم
مارب مدینہ مرہومہ مرباط مسوا مس معدن شود معلما مکرر مکیل مملوت مبندری
منجم مہرہ حرف نون نخروان نوبہ حرف واو واعدہ
حرف ہاء ہلک شہر نوبہ کا ذکر نوبہ ایک ملک لنبا چوڑا ہے
رود نیل کے کنارے پر واقع ہے طول اوسکا اتنی رات دن کی مدت مین طے ہو سکتا ہے
اور وہ نصاری کا مسکن ہے اوسمین چند مقام ہین جہان آفتاب کی حرارت سے
اوس سد زمین کے باشندے دن کو تہخانون مین رہتے ہین اور دن کو مطلق
باہر نہین نکلتے تاجر وہان جاتے ہین اور خرید و فروخت آپسمین اس طریق سے کرتے ہین
کہ وہان کے لوگ اپنا مال باہر نکال کے ایک مقام پر رکھدیتے ہین اور تاجر
اوس جگہ پر جاکے جس چیز کی حاجت ہوتی ہے اونھا لیتے ہین اور اپنا مال اوسکے
برابر رکھدیتے ہین اگر وہ لوگ راضی ہوئے تو فہوالمراد ورنہ اپنا مال اوس سے
زیادہ دور لیجاتے ہین اور تاجر اور اوسپر اضافہ کرتے ہین حتی کہ وہ لوگ راضی
ہوجاتے ہین اور نقلہ نوبہ کا شہر ہے کیونکہ بادشاہ وہین تخت نشین
ہوتا ہے اور عورتین وہان کی نہایت جمیلہ اور شکیلہ ہوتی ہین اور زرافہ اوسی
دیار مین ہوتا ہے دوسری اقلیم کے شہرون کا ذکر اس اقلیم کے

اہل شہر البو



اور انکے شہر کا دن بائیس گھڑی کا ہوتا ہی اور چھاسٹھ درجہ کے عرض مین ایک قوم اور بی ہی جو طبیعت مین مثل وحشیون کے ہین اور انکو اسپین کچھ تمیز نہین ہی اور انکے یہان کے دن درازی مین تیئیس ساعت تک پہونچتے ہین اور ایسے ہی سرسٹھ اور چوتھائی درجہ کے عرض مین بہت بڑا دن ایک مہینے کا ہوتا ہے اور ستر درجہ کے عرض مین روز تخمیناً دو مہینے کا ہوتا ہی اور تہتر اور نصف درجہ کے عرض مین ایک روز تین مہینے کا ہوتا ہی اور جب عرض ستر درجہ کا ہوتا ہی ایک روز پانچ مہینے کا ہوتا ہی اور جب عرض نوے درجہ تک پہونچتا ہے جو فلک کی گردش چوتہائی دور کی ہی چھ مہینے کا ایک دن اور چھ مہینے کی ایک رات ہوجاتی ہی اور ایک رات دن مین پورا ایک برس ختم ہوجاتا ہی اور اوس سطح کی مساحت جو مابین عمارت سے ربع مسکون کے آخر تک ہی چار سو بیس اور دو ہزار اور سات فرسنگ کی ہی اور نکڑے مین ایک مقام ہی کہ جب آفتاب جوزا کے ستائیس درجہ تک پہونچتا ہی تو سرطان کے تیسرے درجہ تک یہ بات رہتی ہی کہ جب آفتاب غروب ہوتا ہے اور ہنوز شفق کی سرخی تمام دفع نہین ہوتی کہ صبح صادق کا اثر ظاہر ہوجاتا ہے **ہفتم اقلیم کے شہرون اور ولایتون اور پہاڑون اور جنگلون اور دریاؤن اور ندیون اور نہرون اور چشمون اور جزیرون کی تعداد کے ذکر مین** پہلے بیان اس امر کا ہی کہ ہر اقلیم مین چند شہر ہین **اقلیم اول کے شہر** جو بات مشہور ہی وہ یہ ہے کہ اس اقلیم مین تین ہزار چالیس شہر بڑے بڑے ہین اور ہزار شہر چھوٹے چھوٹے ہین اور بیس پہاڑ رفیع ہین اور تیس نہرین بڑی بڑی ہین مگر

بلاد سے ہے اور جزیرہ لنکا بوس ہی اس جزیرہ کے آدمی مردم خور ہین تجارت پیشہ ہتیار لگاکے اوس جزیرہ کے قریب جاتے ہین اور آہن اونکی ہاتھ فروخت کرتے ہین اور عنبر اونسے خریدتے ہین اور جزیرہ سکلاب اور جال لقمر ہی جہان سے عود قماری لاتے ہین اور ناخیہ کلکند ہی کہ یہان کے لوگ چیتون کی قابو مین ہین اور اونکو اس طریق سے خراج دیتے ہین کہ ہر روز کہانا پکاکے مہیار کہتے ہین وہ آکے کہاتے ہین اور چلے جاتے ہین اور اگر ایک روز رات مین تاخیر ہوتی ہی مضرت پہونچاتے ہین اور خالطو بلاد مین ہین ہی اور ان ہر شہرون مین چہوٹے چہوٹے شہر اور قریے اور بہاڑ ہین جنکی شرح طول وطویل ہے **دوسری قسم** اون مقامون سے ہی جو ہفت اقلیم مین داخل نہین ہی وہ چند موضع ہین جنکو ماوراء اقلیم ہفتم کہتے ہین عمارت اوسکی پچاس اور تہائی درجہ تک ہے اور قول صحیح کے موافق اقلیم ہفتم کی آخر پر اور عرض اوسکا ساٹھ درجہ تک ہی جب اسکی عمارت سے گذرے برف اور سردی کی شدت سے بچا سکے اور حیوان اور نباتات کی بنیاد بنائی اسکے مشہور شہرون سے ایک شہر البو اور بلغار ہے وہان تجار جاتے ہین دوسرا بورہ ہی وہان کے لوگ وحشی ہین لوگون سے مونس نہین ہوتے اور سنجاب اور سمور اس شہر کی متاع ہی اور یہ سب شہر عرض مین ہین فرسنگ اور ساٹھ درجہ کے ہین اور ان مقامون کی روز کی درازی سترہ اور اٹھارہ اور اونیس ساعت کی ہوتی ہی اور عرض مین ترسٹھ درجہ تک عمارت بزرگ ہی اور وہان کے رہنے والے سردی کی شدت سے چھ مہینے حماموں مین بسر کرتے ہین اور یہان کے دن کی طولانی اٹھائیس ساعت کی ہوتی ہی اور چونسٹھ اور نصف درجہ کے عرض مین ایک قوم رہتی ہے جو کوئی چیز نہین جانتے اور کسی کو نہین پہچانتے اور یہان کے دن کی درازی سے درازی اکیس گہڑی کی ہوتی ہے اور پینسٹھ درجہ کے عرض مین ایک عمارت عظیم ہے اور جگہ کے رہنے والون کا قد پانچ بالشت کا اور منہ کی چوڑائی تین بالشت کی ہوتی ہے اور بدن کے کہال کی استقامت سے اوٹہتے ہین لیکن اپنے اوس مقام سے باہر نہین جاسکتے اور جو باہر آئین فوراً مرجائین اونکی تصویر یہہ ہے

فقط

پاؤن پکڑے کھڑا ہیچیا ہے اوس ہرن کو مین نے خرید لیا اور خوب غور سے دیکھا اوسکے کہین پر زخم سیا یا مین نے
اوس سے پوچھا یہ ہرن کیونکر ہاتھ آیا اوس نے جواب دیا ایک عصبت مین پکڑ لیا جو تمکو میری بات باور نہو چھوڑ
مین پھر اوسے گرفتار کرلون گا تم پھر خرید لینا مین نے امتحانًا اوس ہرن کو چھوڑ دیا وہ شخص لپکا اور اوسی دم لے آیا
مین نے اوسی قیمت پر دوبارہ خرید کیا پھر ہرن کو



اوسکی تصویر یہ ہے

ذبح کیا کباب لگائے خوان مین رکھا اور اعرابی سے کہا
تو بھی کھا اعرابی نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اوس بھونی ہوئی بوٹی
کو لیا بھاگا یہ دن نے اوسکا پیچھا کیا اوسنے پھر پکڑ لیا
اور اون لوگون سے کہا کہ جب یہ آہو زندہ میرے ہاتھ
سے نہ بچا مردہ کیونکر نکلجائیگا ۔ خاص عرب کے حد
بیان سے باہر ہین زبانکو یارا نہین دریافت مین
ہوش و حواس قاصر ہین

اہل عراق کا ذکر جاننا چاہیے کہ چھ گروہ بنی آدم کے جنکا ذکر ہوا جہان کے ہر اہل اطراف کے سد ہین اور
دنیا کے مرکز وسط مین ایک اقلیم ہے اور وہ فارس اور خراسان اور عراق اور عجم کے شہر ہین ایک مدت تک
دنیا لوگ عجم کے قبضہ مین رہی چنانچہ کیومرث کے عہد سے زمانہ یزدجرد شہریار کے بیٹے تک باقی رہی جب عرب
اونپر غالب ہوئے پانچہزار برس تک اونکی سلطنت کا زور رہا بعضے اس اقلیم کے لوگ حلیہ اسلام سے عاری تھے
اور انبیاء پر بعضے ایمان نہین لائے مگر چونکہ عدل و انصاف انکا شعار تھا سلطنت اونکی بیان کی اون کے
تصرف مین رہی موافق روزگار رہتا باکام دورۂ فلک دوار ہتا واللہ اعلم بالصواب

اقلیمون سے خارج

مقام کا ذکر یہ مقام شمال رخ عمارت کے آخر تک ہے اور اسکا مبدا ایک موضع ہے جہان روز کی درازی
چوبیس ساعت کی ہوتی ہے اور خارج مقام کے سطح کی مساحت سات سو پچاس ہزار تیس فرسنگ کی ہے
اور اس بقعہ مین تھوڑی سی عمارت ہے اور جو کچھ مشہور ہے عجائبات سے خالی نہین ہے جو مقام ہفت
اقلیم مین داخل نہین ہے وہ دو قسم پر منقسم ہے **پہلی قسم** وہ ہے جو خط استوا کی پشت پر ہے اور اوسکو
حکماء کے اصطلاح مین ماوراء خط استوا کہتے ہین اور عمارت وہان تخمینًا سولہ درجہ تک ہے اور اس مقام کے
مشہور شہرون سے ایک سفالہ ابلیح اور سریرہ جہان کافور کا معدن ہے اور دوسرا کوہ آذربجہ جو بربر کے

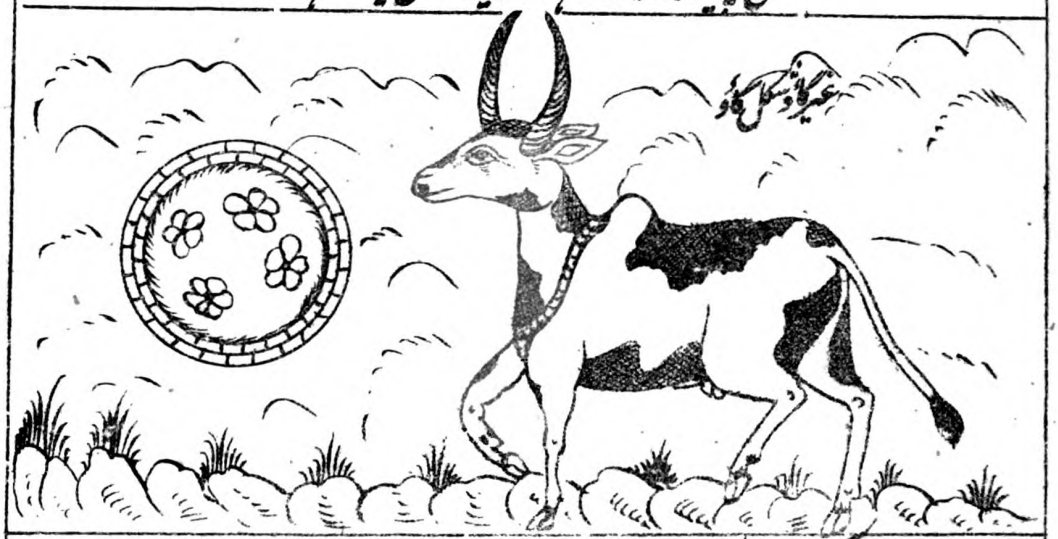
قوم کوح ہے جوارمن پر غلبہ پاگئی ہین اور ایک قوم انیلان ہی جو سریر اور باب الابواب کی لوگ ہین اور سریر ایک
بڑا شہر ہی اور وہ طبرستان کی دریا کا کنارہ ہی اور اوسکو فارس والے **دربند** کہتے ہین **اہل عرب کا ذکر**
عرب کی اصناف مین ناخواندہ بہت ہین اور انکی سرزمین کو **جزیرۃ العرب** کہتے ہین کیونکہ دریا اور جنگل اوسکے
چارون طرف ہی اور حق سبحانہ تعالی نے انکو تمام امت سے برگزیدہ اور مخصوص کرلیا ہی اور ہر ایک کو فخر و شرف عطا
کیا ہے کہ ہمارے نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو انہین مین مبعوث فرمایا ہی اور حق تعالی کا کلام انکی لغت مین
نازل ہوا ہی اور زمانہ سابق مین تخت اور ملک سے انکو ایک نصیبہ وافر حاصل تھا چنانکہ تبعان یمن کی بادشاہ تھے
اور بنی عدی ملوک تھے اور حق تعالی نے اونکے تتبع کا ذکر قرآن شریف مین فرمایا ہی اور عرب کی ایک قوم ہے جسکو
عنانیا کہتے ہین اور انہین علم ہے اور علم نحو انہین سے نکلا ہی چنانچہ ابو الاسود الدیلی نے اس علم نحو مین
کچھ تالیف کیا اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت شریف مین لایا آپ نے فرمایا نعم النحو الذی
نحوت اس علم کو اسی سے نحو کہتے ہین اور ایک قوم عرب مین جو تازی گھوڑی سے دوڑ نے مین سبقت لے گئی ہین
اور کوئی آدمی انکے ساتھ دوڑ نہین سکتا چنانچہ ایک نقل کی ہی کہ ایک شخص عرب کا برہنہ ہوا اور پانی مین
اوترا اور اوسکا گھوڑا کنارہ پر کھڑا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور اوسپر سوار ہوا اور اوسکو دوڑا لیچلا اوسکو
جو خبر ہوئی جھٹ پٹ پانی سے نکلا اور جلدی سے کپڑے پہنے اور دوڑا اور سوار کے پاس پہونچ گیا اور گھوڑا
اوس سے چھین لیا ✣ اوسکی تصویر یہ ہے

عنانیا



دوسری ایک اور حکایت ہی غریب روایت ہی ایک شخص کا بیان ہی جسکو سنکے عقل دنگ اور حیران ہے
کہ ایک جماعت کے ہمراہ مکہ کی بیابان مین حج کے عزم سے جاتا تھا دیکھا کہ ایک اعرابی جیتا ہرن گردن اور

عجائبات سے ایک بکری کی کھال ہے وہ لوگ اوس چمڑے کو خوب بناتے ہین اور وہ نہایت نرم اور ملائم ہوجاتا ہے اور اوسکا رنگ نقش دار ہوتا ہے اور اوسکے موزے بناتے ہین اور کبھی کہنہ نہین ہوتا اور جب میلا ہوجاتا ہے گرم پانی سے دھوڈالتے ہین وہ پھر صاف و نرم ہوجاتا ہے اور انکی سرزمین مین ایک جانور گاے کی صورت کا ہے اوسکو گورکھر کہتے ہین اور دو سینگ اوسکے بشکل نیزہ کے جو جانور اوسکے سامنے آجاتا ہے اوسی وقت جلجاتا ہے اوسکی کھال کی ڈھال بناتے ہین اور ہر سینگ اندازے مین تین گز کی ہوتی ہے اور سپر کو **ملبطی** کہتے ہین اوسمین تیر کچھ اثر نہین کرتا اور اوس جانور کا رنگ مثل سپید کاغذ کے ہے تصویر اوسکی یہ ہے



اہل روم کا ذکر رومیون کی مملکت مین چودہ عمل ہین اور چودہ عمل کا بادشاہ قیصر ہوتا ہے اور ہر عمل کا ایک صاحب فرمان ہوتا ہے اور ہر عمل کا لشکر ایک سو بیس ہزار آدمیون کا ہوتا ہے اور دو دو ہزار آدمیون پر ایک امیر تومان اور امیر تومان کو **بطریق** کہتے ہین اور ہر بطریق کے دس نائب ہوتے ہین اور نائب کو **ترانجان** کہتے ہین اور ہر ترانجان کے تحت مین دس آدمی اور ہوتے ہین جنکو **اقوش** کہتے ہین اور وہ ہزار آدمیون کا سردار ہوتا ہے اور اقوش کے پاس ایک سردار مطرح رہتا ہے اور ہر مطرح سو آدمیون کا افسر ہوتا ہے اور دس خرخر اوسکے حکم کے تابع ہوتے ہین اور ہر خرخر دس سوارون کا سردار ہوتا ہے اور وہ بطریق جو قیصر کا نائب ہوتا ہے اوسکو **اسالطوس** کہتے ہین اور وزیر دینی مشورہ کو **بداند** کہتے ہین اور صاحب دیوان کو **بدرمق** اور قاضی کو **برجسن** کہتے ہین اور سب رومی ترسا ہین اور انکا مذہب کثرت سے ہین مثل نسطوریان اور ملکانیان اور یعقوبیان اور انکی زمین پر جہود اور مغ رہتے ہین لیکن اونسے ہر برس مین ایک دینار جزیہ مین لیتے ہین اور اسمین ایک فرنج قوم ہے جو قد اور شہزور ہین اور ہتیار اونکے نہایت خوب ہین اسلام کے شہرون پر غلبہ کرتے ہین اور دوسری

حبشیون کی جنگی انکھین اندر دھسی ہوئی ہین اور اونکے اونٹھ موٹے موٹے ہین اور یہ کئی قبیلے مین مثل قتادہ وقرقوت
وبیلی وقارد وعدو وغلام اور یہ قبیلے آپسمین خونریزی بہت کرتے ہین اور انکے یہان کی زمین برگ سے خالی ہے
اور انکا کچھ دین نہین ہے ✤ تصویر اون اہل حبشہ کی



مجد الدین محمد نے اپنی تاریخ مین قراخان خطا کی نسب مین لکھا ہے کہ زمانۂ قدیم مین ایک تنگی خان ترکستان کا
غلام تھا اور صورت تنگی کی ترکستان غریب وندرت سے تھی اور قوت اور شجاعت مین بے مثل عقل و دانائی مین بے پروا تھا
پادشاہ کا دل مائل ہوا اور بڑے بڑے کام اوسکو سپرد کیے آخر کو عہدۂ نیابت سے سرفراز ہوا ایکروز خان ترکستان سے
کچھ بگڑا اوسکو قتل کر کے تخت پر بیٹھ گیا اور ترکستان کے اکثر شہرون کو اپنے قبضۂ تصرف مین لایا اور اوسکا نام قراخان
رکھدیا اور یہ حال افراسیاب کے وقت مین ظہور مین آیا تھا



تصویر قراخان و بادشاہ ترکستان ✤

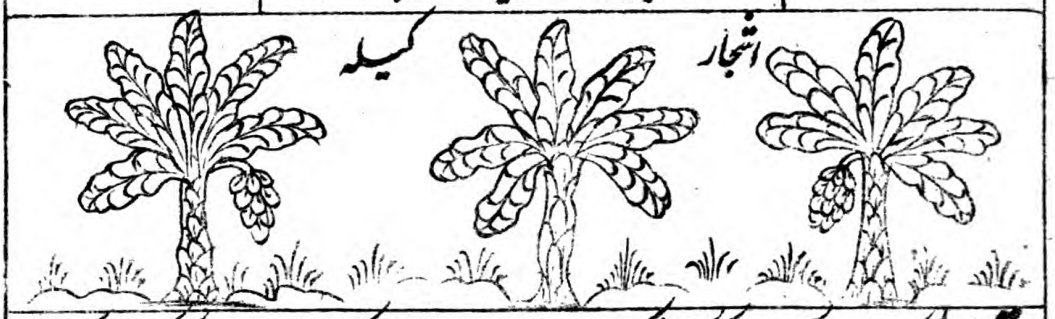
اور زنگیون مین ایک قوم جو سانپ کھاتی ہے اور اوسکو کچھ ضرر نہین ہوتا کہا ہین اونکی نہایت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین
اور اوس کمان کا چلہ ایک درخت کی چھال کا ہوتا ہے اور وہ چھال آہن سے کچھ کم نہین ہوتی اور زنگیون کی سرزمین کے

اور **اناس** کہ خوشبو اور خوش ذائقہ ہوتا ہے
اوسکے ذائقہ مین ترشی غالب ہی اور شیرینی
اوسمین موافق کی ہے اور اوسکا مصری
کے ساتھ شربت بناتے ہین فقط

تصویر درخت اناس



اور **موز** جسے کیلہ کہتے ہین میوہ اچھا ہے



اور **تنبول** کہ اہل ہند کو اوسکے کھانے کی عادت نہایت ہی اور مہمان کی لیے اوس سے برتر کسی حاضر کو نہین
جانتے ہین چہرہ کو رنگین اور دہن کو خوشبودار اور سرخ کر دیتا ہی علاجون مین کام آتا ہی حضرت امیر خسرو دہلوی نے
اوسکی تعریف مین اشعار فرمائے ہین **اشعار**

نادرہ برگی چو گل بوستان
خوبترین نعمت ہندوستان

خوردن او بوی دہان کم کند
سستی دندان ہمہ محکم کند

از در تعظیم فتادہ بہ بند
اشجار پان

بیڑہ تنبول کہ صد برگ بست
تیزی او آلت قطع جذام

سیر خورد گر سنہ در دم شود
صد در تعظیم کشادہ بہ بند

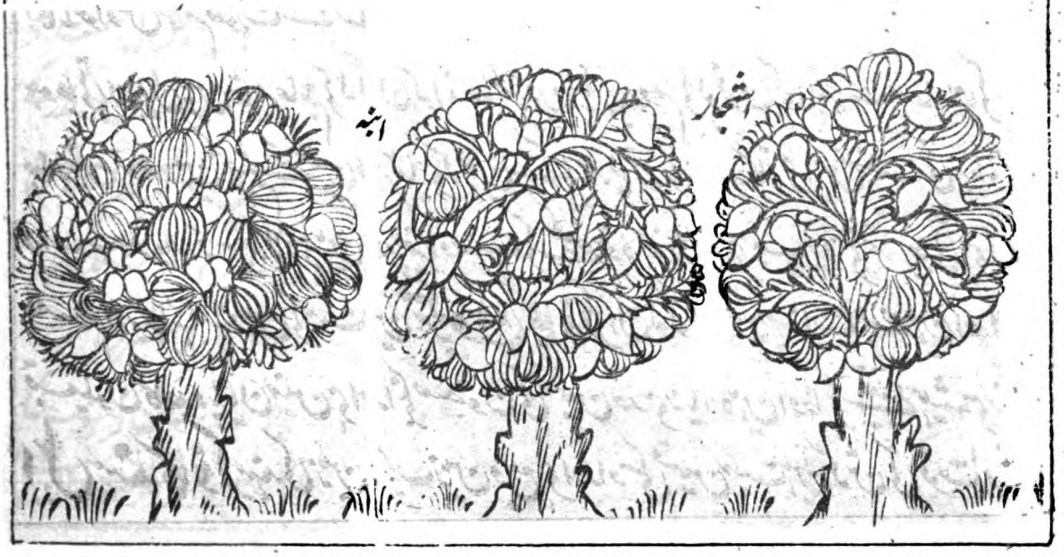
چون گل صد برگ درآمد بدست
قول نبی رفتہ علیہ السلام

گر سنہ را گر سنگی کم شود

اہل حبشہ کا ذکر جو حبش کے رہنے والے ہین اور عرب کے قریب ہین اونکا اعتبار زیادہ ہی اور جنکو جنوب کی
سمت سے قربت زائد ہی اونکا کچھ اعتبار نہین ہی اور زنگیون کا سیاہ رنگ زمین کی افراط حرارت سے ہی اور ایک قسم

معالجہ کا اوسپر موقوف ہی اور کسی ولایت مین یہ امر نہین پایا جاتا جو ہند کی زمین مین ہی جیسے ہاییلہ کہ لوگون کو
خضاب سی بے نیاز کردیتا ہی اور عود اور طیور گویا اور عجایب حیوانات مثل کرگدن اور فیل اور زرافہ اور گربہ مگاو
عنبر و آہو و مشک اور قسم قسم کے جواہر اور الماس کی کان اور لباس اور پوشاک نفیس اور ہند کے خواص سے
ایک سانپ کا منتر ہی جسکو سانپ کاٹے اوس منتر کو پڑہین وہ اچھا ہو جائے اور علوم نیرنجات اور طلسمات
اور سحر ان لوگون مین ظاہر ہے اور یہ مذاہب اور عقائد کثرت سی رکھتے ہین چنانچہ بیان کیا ہی کہ اہل ہند کے
فرسوار تالیس مذہب ہین کہ وہ سب باطل ہین اور میوے مین اچھا میوہ آم ہی اور اوسکا درخت بڑی بڑی
شاخون کا اور گھنا ہوتا ہی اور آم شاہجہان آباد اور ٹھٹھہ اور گجرات اور خاندیس کا بہت خوب ہوتا ہے
خصوصاً ولایت بنگالہ مین از حد خوش ذائقہ ہی اور اونمین مین کے چند درخت حضرت خلد مکان انار اللہ
برہانہ کے باغ مین تہے اور ایک کا نام بادشاہ پسند اور دوسرے کا نام ہندی چیوارا اور ایک کا نام امرا پسند
تہا چنانچہ مصنف کے مدبر بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی مین صفت انبہ کے اشعار کہے ہین ؎

ز وصف انبہ چون گویم کہ چیست	کہ از مشک شیرابش شہد خوشتر	ز نامِ او چو گیرم لذت قند	زبان با کام لب با لب شود بند
بسختی ہمچو لعل آماسکر بار	نبرمی چون طلای دست افشار	بلطفے چون دل معشوق تنگست	بپیری چون رخ می زرد رنگست
ز شیرین کاریش چون خلق غلغل شد	ز مردم بازو یاقوت حل شد	شرابش بہتر از شیر و شکر ہست	گہی ہمرنگ سیم و گاہ زر ہست
	بصورت مردم و جانیش بر اشجار	کلیم آرزو را شعلۂ نار ؎	



اور سردی کی شدت سے اس اقلیم مین کوئی نہین رہ سکتا ہے اور اکثر حکما کے زعم مین آخرین اقلیم عمارت ربع مسکون کی نہایت ہے واللہ اعلم بالصواب **اقالیم سبعہ کے رہنے والون کے حال کے بیان مین** اے عزیز جان کہ جسطرح سے آسمان سات ہین اور ستارے سات ہین اور دریا سات ہین اوسیطرح آدمیون کے گروہ بھی سات ہین اور ہر گروہ ساتون اقلیمون کے بعض بعض مقام مین اس تفصیل سے مقیم ہین چین ۱ ترک ۲ روم ۳ عرب ۴ فارس ۵ ہند ۶ حبشہ ۷ اور ان ساتون گروہ کی ایک خو اور ایک خصلت ہے اور یہ خواص افلاک اور ستارون کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی ہر اہل اقلیم کی وہ ہی خو اور خصلت ہے جو اوس اقلیم کے ستارے کی خصلت و خو ہے اور اوسی ستارے سے وہ اقلیم تعلق رکھتی ہے **اہل چین کا ذکر** چین ایک ملک لمبا چوڑا ہے اور تینون اقلیم پہلی اور دوسری اور تیسری مین داخل ہے اور چین کے دارالملک کو ہجر کہتے ہین اور اوسمین ایک دوسرا شہر ہے جسکو کوفہ کہتے ہین لیکن پادشاہ ہجر مین رہتا ہے اور شہر کے درمیان مین پانی ہے اور اوس پانی کے دونون طرف شہر ہے اور یہان کے پادشاہ کو زمانۂ قدیم سے **فغفور** کہتے تھے اور اب **طغاج خان** کہتے ہین اور یہ سلجوق کی اولاد کے وقت مین تھا اور ان مین تصویر کی صنعت بہت ہے کہتے ہین قدیم زمانہ سے انمین ایک رسم تھی کہ اسکا پادشاہ ایک اور حکم بار عام کا دیتا تھا اور تمام اہل چین میدان مین حاضر ہوتے تھے اور میدان مین ایک چوب بزرگ ڈالدیتے تھے جو شخص اوسپر سے گذرتا تیشہ ہاتھ مین اوٹھاتا اور اوسپر ایک ضرب لگاتا اور جب یہ امر اختتام کو پہونچتا ایک خوبصورت صورت بنجاتی اور ان لوگون کی یہ نہایت دانائی کی اور لطافت طبع کی بات ہے کہ جو شخص پہلے اوسپر ضرب لگاتا اور دوسرا وہانپر پہونچتا جان لیتا کہ اس ضرب سے فلان صورت بنانا مقصود ہے پھر وہ ضرب اوس جگہ پر لگاتا جو اوس تمام صورت کے مناسب ہوتی اور ہر شخص آخر تک ایسا ہی عمل مین لاتا کہ وہ صورت تمام ہو جاتی اور اہل چین تمام عالم کے لوگون کو اندھا کہتے ہین لیکن روم کے لوگون کو ان سب صفات کے ساتھ جو اونمین موجود ہین یکچشم کہتے ہین اور کہا ہے کہ چین کے بازاریون نے ایک گاڑی اس صنعت کی بنائی ہے کہ اسباب اور بار اوسپر لادتے ہین اور بغیر دوسرے کے کھینچے خود بخود چلتی ہے جب چاہتے ٹھہر جاتی ہے اور طلسم اور عجائبات چین کے بہت ہین **ترکیون کا ذکر** ان لوگون مین صفات بہت ہین اور انکے قبیلون کا حد و پایان نہین ہے اور انکے صنعتون کی قسمین حد سے زیادہ ہین اور انکے قبیلے ہمیشہ سے بزرگ ہین **اہل ہند کا ذکر** ہند کی زمین ایک زمین وسیع ہے اور اوسکی قسمین بہت ہین کہ تن کی قوت اور قوام

گذرے بحر اعظم تک منتہی ہوئی ہے اور اس اقلیم کے بڑے بڑے شہر اکسٹھ ہین اور چھ پہاڑ بڑے عظیم الشان اور بائیس دریاے بزرگ امین ہین **اقلیم چوتھی** یہ اقلیم **آفتاب** سے تعلق رکھتی ہے اور مبدا اس اقلیم کا ایک موضع ہے جہان دن کی درازی چودہ گھڑی اور ربع ساعت کی ہوتی ہے اور اس اقلیم کی مساحت تین سو ستہ اور آٹھ ہزار چونتیس فرسنگ کی ہے اور ابتدا اسکی مشرق سے دیار تبت اور ختا اور ختن اور بدخشان کی جانب سے ہے اور بلاد یاجوج اور ماجوج کے جنوب کی طرف گذرے بلاد ترک کے وسط سے اور بلاد ہند اور طخارستان اور کرمان اور فارس اور خوزستان کے اوپر سے گذری ہے پھر بلاد عراق اور دیار بکر کے درمیان سے اور بلاد مصر اور سکندریہ اور بلاد افرنجہ وطبنجہ اور نوبہ کے شمال کی طرف سے ہوتی ہوئی بحر محیط کے کنارے پر ختم ہوئی ہے **اقلیم پانچوین** یہ اقلیم **زہرہ** سے تعلق رکھتی ہے اور مبدا اس اقلیم کا ایک مقام ہے جہان کے دن کی درازی چودہ گھڑی تین ربع ساعت کی ہوتی ہے اور اس اقلیم کی مسافت دو سو ننانوے اور نو ہزار چار سو ترانوے فرسنگ کی ہے اور یہان کے رہنے والون کا رنگ سپید ہوتا ہے اور ابتدا اسکی مشرق کی جانب سے ہے اور بلاد ترکستان اور ماوراء النہر سے گذرے آب جیحون کو کاٹتی ہوئی خراسان اور سجستان اور کرمان اور فارس کے شمال کی سمت سے اور بلاد ری کے وسط سے اور عراق کے شمال کی طرف سے اور آذربائجان کے جنوب کی جانب سے اور ارمینیہ اور بلاد روم اور جزیرۂ یونان کے درمیان سے گذری ہے پھر بلاد اندلس کے وسط سے ہوتی ہوئی بحر دقیانوس پر ختم ہوئی ہے **اقلیم چھٹی** یہ اقلیم **عطارد** سے متعلق ہے اور مبدا اس اقلیم کا ایک موضع ہے جہان کے دن کی درازی پندرہ گھڑی اور ربع ساعت کی ہوتی ہے اس اقلیم کی مساحت دو سو تیس اور پانچ ہزار چونتیس فرسنگ کی ہے اور یہان کے لوگ گندم رنگ ہوتے ہین اور ابتدا اسکی مشرق سے ہے اور بلاد یاجوج اور ماجوج کے شمال کیطرف سے اور بلاد کنجاک اور سنجاب کے شمال کی سمت سے گذرگئی ہے پھر بعض بلاد خوارزم اور حوالی جیلان اور حوالی قسطنطینہ اور بلاد متلقان کے درمیان سے گذرے اندلس کے شمال کیطرف سے ہوتی ہوئی بحر اعظم پر منتہی ہوئی ہے **اقلیم ساتوین** یہ اقلیم **قمر** سے تعلق رکھتی ہے اور اس اقلیم کا مبدا ایک موضع ہے جہان کے دن کا طول پندرہ گھڑی تین ربع ساعت کا ہوتا ہے اور مساحت اس اقلیم کی اکیسو اسی اور سات ہزار کتیس فرسنگ کی ہے اور اوسکی ابتدا مشرق سے ہے اور بلاد یاجوج اور ماجوج سے گذرے بلاد کیماک اور بلاد خلیج کے شمال کی سمت سے اور بلاد ترخان کے جنوب کی طرف سے ہوتی ہوئی بحر اعظم تک منتہی ہوئی ہے اور اس اقلیم مین چند جزیرے آباد ہین باقی خراب ویران ہے

بچاؤ کے لیے تمام معموری کو اپنی اولاد پر تقسیم کیا **ساتون اقلیمون کی بیان مین** اے عزیز جان
کہ اتنی زمین جسکی راہ چھ برس کی بیان کی ہی اوسکے سات حصہ کیے ہین اور ہر حصہ کا نام اقلیم ہی **اقلیم**
پہلی یہ اقلیم زحل کی طرف منسوب ہی اور اس اقلیم مین عوام سیاہ فام ہوتی ہین اور مبداء اس اقلیم کا
ایک موضع ہی جسکی درازی بارہ درجہ کی ہی اور حدود اوسکے خط استوا کی اوس مقام سی نزدیک ہین کہ جہان
روز کی درازی بارہ ساعت اور نصف ساعت کی ہوتی ہی اور اس اقلیم کے سطح کی مساحت تین سو ساٹھ
اور دو ہزار چوالیس اور نصف فرسنگ کی ہی اور فرسنگ چالیس ہزار جریب کا ہوتا ہی اور ہر جریب چھ سو گز کی
ہے اور ابتدا اسکی مشرق کی جانب سی اور جزائر یاقوت کی شمال کی طرف سی اور بلاد چین کی جنوب کی پشت پر سے
اور سلہ ندیپ کی شمال کی سمت سی اور کچھ تھوڑی سی ہند اور سند کی طرف سی ہوکے بلاد حبشہ کے درمیان سے
گذری ہی اور وہان سی نیل مصر کو کاٹتی ہوئی بلاد نوبہ پر سے اور وسط بلاد بربر اور جزائر یونان مین سی اور جنوبی
بلاد برطانیہ سی گذر کے بحر محیط تک منتہی ہوئی ہے **اقلیم دوسری** یہ اقلیم **مشتری** کی طرف منسوب ہے
مبداء اس اقلیم کا ایک موضع ہی جسکا عرض بیس اور نصف درجہ کا ہی اور وہان روز کی درازی کی نہایت
تیرہ گھڑی اور ربع ساعت تک ہی اور اس اقلیم کی مساحت پانسو ستر اور دو ہزار چھیاسٹھ اور تہائی فرسنگ
کی ہے اور اسمین اکثر انبیا اور حکما اور فضلا بہت ہوئی ہین اور ابتدا اس اقلیم کی مشرق سی ہے اور بلاد چین
کے وسط مین سی اور سراندیپ کی شمال کی طرف سی ہوکے بلاد ہند کی شمال کی پشت پر سی اور وسط قندہار
اور کرمان کی بلاد مین سی گذر کے اور بحر فارس کو قطع کرکے اور بلاد عمان پر سی گذر کے اور وہان قلزم کو کاٹتی
ہوئی بلاد نوبہ اور افریقیہ کے وسط مین سی اور بربرستان شمال کی جانب سی اور قیروان کی جنوب کی طرف سے
اور بلاد برطانیہ کے درمیان سی گذر کے بحر وقیانوس کے کنارہ پر ختم ہوئی ہی **اقلیم تیسری** یہ اقلیم
مریخ سی تعلق رکھتی ہے اور میان کے لوگ گندم گون ہوتی ہین اور اس اقلیم کی مساحت چار سو ساٹھ
اور آٹھ ہزار چار سو اکانوی فرسنگ کی ہی اور ابتدا اس اقلیم کی مشرق سی بلاد چین کی طرف سی ہے
اور بلاد یاجوج اور یاجوج کے جنوب کی جانب سی اور بلاد ہند کے درمیان سی بلاد برک کی جنوب کی طرف سے
اور بلاد کابل کے وسط سی گذری ہی پھر بلاد قندہار اور بلاد کرمان اور سجستان اور بلاد فارس اور بلاد عراق
اور دیار بکر سی گذر کے بلاد مغرب کی شمال کی جانب سی اور بلاد عراق و عرب کے درمیان سے کہ وہ کوفہ اور بغداد
اور مصر ہے بلاد شام کے وسط سے ہوتی ہوئی بلاد مصر اور اسکندریہ پر سی اور قیروان اور بلاد طنجہ کے بیچ سے

جانب پڑا ہوا ہی وہ خراب ہی پس زمین کی چارون ربع مین سی ایک ربع پر عمارات ہین اور وہ استوا کی شمال کی جانب ہے اور اوسکو **ربع مسکون** کہتی ہین اور جو بعض دریاکہ دکھنی مین آتے ہین اس ربع کی جانب ہین اور بعضے کہتی ہین باقی تین ربع بی معمور ہین اور اوس مقام مین لوگ ہین لیکن اکثر اہل عالم اس بات کی قائل ہین کہ یہ امر کچہ اعتبار نہین رکہتا ہی اور خلاف واقع کی ہی حکماء متقدمین اور متاخرین کا ایک گروہ کا گروہ متفق ہے کہ ربع مسکون کا طول ایک سو اسی درجہ کا ہی اور ہر درجہ چھپن فرسنگ کا ہی اور ہر فرسنگ تین میل کا ہے اور ہر میل کی مسافت دو ندا کی ہی اور ندا بمقدار چار **آماج** ہی اور آماج دس زمہ کا ہی اور ہر زمہ پچاس **ذراع** کا ہی عرض فرسنگ کا بارہ ہزار ذراع کا ہی اور یہ ربع سب معمور نہین ہی بلکہ ایک قطعہ اس ربع کا شمالی جانب خالی ہی کہ وہان کچہ عمارت ہی نہین ہی اور یہ ایسا مقام ہی کہ جب آفتاب سرطان کی برج مین ہوتا ہی تین چار دن وہان آفتاب غروب نہین ہوتا اور خط استوا سی اس قطعہ کے سر تک پچاس درجہ کی مسافت ہی کتب صور الاقالیم مین اس طرح سی تقریر کی ہی کہ اگلے حکیمون نی کہا ہی کہ تمام ربع مسکون کی سو برس کی راہ ہے جیسے کوئی شخص سب وقت چلے اور اپنی طاقت کی موافق جیسا کہ قاعدہ ہی کھانا کھائے اور پانی پیے اور ایک لحظہ آرام نے باقی سو برس تک چلتا رہی بعد سو برس گذرنے کی ربع مسکون کا مجموع طول و عرض دیکہے پہر کہا ہی کہ اس سو برس کی راہ مین چار خمس زمین ایسی ہی کہ زمانون کی گذرنے کے باعث سی اور طوفانون کے سبب سی کہ وہان ہر وقت آتی ہین قدیم شہر برباد و خراب ہوگئی ہین اور تمام پانی نی گھیر لیا ہی اور دریا ہوگیا ہے چنانچہ اسی برس کی راہ اوسمین سی کم ہوگئی ہی اور بیس برس کی راہ رہگئی ہے اور اس بیس برس کی راہ مین سے بی کم ہوگیا ہی کیونکہ شمال کیطرف سات برس کی راہ ہی کہ ہوا کی سردی کی وجہ سی جانور نہین رہ سکتے ہین اور جنوب کی طرف سات برس کی راہ ہی کہ جہان ہوا کی گرمی کی باعث سی جانور نہین رہ سکتی ہین اور یہ چھ برس کی راہ باقی ہی اور اسی قدر معمور ہی اور اس معموری کو سات قسم پر تقسیم کیا ہی اور ہر قسم کو ایک اقلیم کہتی ہین اور مجموع کو ہفت اقلیم کہتی ہین اور آیۂ کریمہ ومن الارض مثلہن کا اسی طرف اشارہ ہی اور ہر اقلیم کا طول مغرب سی مشرق تک ہی اور عرض ہر اقلیم کا اوسکی طول کی مقابل مین اس قدر ہی جیسے نیم ساعت روز کی درازی سی تفاوت رکہتی ہی اوسکی انتہا تک اور یہ اقلیمین آپسمین برابر نہین ہین بلکہ جو اقلیم خط استوا سی نزدیک زیادہ تنگ زیادہ ہی جیسا کہ اسکے بعد ذکر ہوگا بعض کہتی ہین کہ اگلے زمانہ مین ایک بادشاہ تہا کہ جسکے قبضۂ تصرف مین تمام معمورہ تہا اور اوسکے سات فرزند تہے اوس بادشاہ نی جہگڑے اور مخالفت کے

پیدا کی ہین بغیر اصلاح کے کھا نہین سکتے مگر پانی وہ چیز ہی جسکو کچھ اصلاح کی حاجت نہین پڑتی اور دریاؤن مین
احوال عجیب بہت ہین جیسے پانی کا ہیجان اور جوار بھاٹے کا آنا اور اوسکے معین وقتون مین زیادتی کا ہونا جیسے
چار فصلون مین اور مہینون کے اوائل مین اور دن رات کے آخر کی گھڑیون مین اور پانی کے جوش مارنے اور بلند
ہونے کی علت مین حکمانے یہ بیان کیا ہی کہ وہ آفتاب کی تاثیر سے ہوتا ہی کہ جب آفتاب دریا کے پانی مین تاثیر
کرتا ہی پانی لطیف ہوجاتا ہی اور پانی کے اجزا تحلیل پاجاتے ہین اور وہ بڑھ کے مقام ڈھونڈھتا ہی اور بعض بعض کو
چارون طرف پورب پچھم اور دکن کی جانب دفع کرتا ہی اور یہ امر اسوقت مین ہوتا ہی کہ جب ہوا مختلف زیادہ ہو
اور جوار بھاٹا آفتاب کے طلوع اور غروب کی وقت ہوتا ہی اور یہ بات ہر دریا مین نہین ہوتی رکہتے ہین کہ جوار بھاٹا
گھرے دریا مین آتا ہی کہ جسوقت آفتاب اوس بحر کی سطح کے مقابل ہوتا ہی اور اوسکی شعاع گھراؤ تک پہونچتی ہی
اور وہان سے جب عکس اوسکا پلٹنے کے ساتھہ پڑتا ہی اور اوسکے پانی کو گرم اور لطیف کردیتی ہی اور گرم پانی
مکان وسیع چاہتا ہی اسی وجہ سے کنارون کی سوا اسمقام پر موج مارتا ہی اور بعض پانی بعض کو تھپیڑ دیتا ہے
اور زیادہ ہوتا ہی یہان تک کہ آفتاب کنارۂ غربی تک پہونچتا ہی اور مد شروع ہوتا ہی جبکہ آفتاب کنارۂ
شرقی مین اور اوسوقت رہتا کہ جب آفتاب وتدارض تک پہونچتا ہی اور اسوقت مین مد نہایت درجہ پر
ہوتا ہی اور جب وتدارض سے زائل ہوجاتا ہی مد بھی زائل ہوجاتا ہی اور جزر اوسوقت تک رہتا ہی جبتک آفتاب
کنارۂ شرقی تک پہونچتا ہی اور ہیجان اخلاط کا آدمی کے بدن مین ہوتا ہی کہ کبھی دم کا ہیجان اور کبھی صفرا کا
ہیجان ہوتا ہی اور پھر آہستہ آہستہ ٹھہر جاتا ہی وقد[1] عبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المد البحر بعبارۃ ملیحۃ فقال
ان الملک الموکل بالبحار یضع رجلہ فی البحر فیکون منہ المد ثم یرفع فیکون منہ الجزر کعب الاحبار نے کہا ہے
کہ باری تعالی جل وعلا نے سات دریا پیدا کیے ہین پہلا دریا بحر محیط ہی جو تمام روی زمین کو گھیرے ہی اور کوئی اوسکے
کنارے کو نہین جانتا اور یونان کی حکیم اس بحر کو **دقیانوس** کہتے ہین اور اوسکے بعد ایک دوسرا
دریا ہی جسے **نطش** کہتے ہین اسکے بعد ایک دوسرا دریا ہی اوسے **قیس** کہتے ہین اوسکے بعد ایک اور
دریا ہے اوسکو **باقی** کہتے ہین اور یہ اور دریا ہی

زمین کی مقدار کے بیان مین

عزیز بطریق اختصار کے جاننا چاہیے کہ سطح زمین کا ایک نصف بحر اعظم مین ہی اوسکو دقیانوس کہتے ہین
اور ایک نصف بمثابہ بیضہ کے ظاہر ہے کہ جیسے بیضہ کو پانی مین ڈالو نصف اوسکا چھپ جائے اور نصف
اوسکا پانی مین اوبھرا ہوا ہو اور یہ نصف ایسا ہی کہ اوسپر سکونت ہوتی ہی مگر اسکا آدہا حصہ جو جنوب کے

[1] وقد عبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المد البحر بعبارۃ ملیحۃ فقال ان الملک الموکل بالبحار یضع رجلہ فی البحر فیکون منہ المد ثم یرفع فیکون منہ الجزر کعب الاحبار نے کہا ہے کہ باری تعالی جل وعلا نے سات دریا پیدا کیے ہین پہلا دریا بحر محیط ہی جو تمام روی زمین کو گھیرے ہی اور کوئی اوسکے کنارے کو نہین جانتا اور یونان کی حکیم اس بحر کو دقیانوس کہتے ہین اور اوسکے بعد ایک دوسرا دریا ہی جسے نطش کہتے ہین اسکے بعد ایک دوسرا دریا ہی اوسے قیس کہتے ہین اوسکے بعد ایک اور دریا ہے اوسکو باقی کہتے ہین اور یہ اور دریا ہی

جب دخان آپسمین ٹکر کھاتا ہی اگر نا رطیف ہوتی ہی برق پیدا ہوتی ہی اور اگر غلیظ ہوتی ہی صاعقہ کا حدوث
ہوتا ہے اور جس چیز پر گرتی ہی جلا دیتی ہی اور ایسا ہوتا ہی کہ جو دروازہ لوہے کا ہوتا ہی اوسکو جلا دیتی ہی اور لکڑی کو
نہین جلاتی ہی اور برق و رعد جاڑے کے دنون مین ہوتی ہی کیونکہ آفتاب کی حرارت اندنون مین ضعیف
ہوتی ہی اور اوسی وجہ سی دخان بلند نہین ہوتا ہی اور سرد شہرون مین اور برف کی گرنے کے دنون مین بجلی
نہین چمکتی ہی کیونکہ سردی بخار اور دخان کی حرارت بالکل زائل کر دیتی ہی اور جب بجلی بہت چمکتی ہی مینہ کثرت
قوت سی برستا ہی اور سبب اوسکا یہ ہی کہ ابر کے اجزا کثیف ہوجاتے ہین اور مینہ اوسمین گہر جاتا ہی جب برستا ہے
ایک قوت اور کثرت سی برستا ہی اور مثال اوسکی یہ ہی کہ کوئی شخص ہنسی کو روکے اور ہنسی کا اوسپر غلبہ ہو
یکایک قہقہہ نکلتا ہی **آب کی عنصر کے بیان مین** اے عزیز جان کہ پانی کا عنصر بسیط ہے
اور مزاج اوسکا سرد و تر ہی اور مکان طبعی اوسکا کرۂ ہوا کے نیچے اور کرۂ زمین کے اوپر ہی اور پانی کی دو قسمین ہین
تلخ اور شیرین اور ہر ایک مین ایک فائدہ ایسا ہی جو دوسرے مین نہین ہی اور کھاری پانی کی شوریت
زمین شور کے اجزا سی ہے کہ آفتاب اون اجزا کو جلا دیتا ہی اور ہوا اوسکو دریا کے پانی مین ڈالتی ہی اور جب
دریا کے پانی مین اجزای شور زمین کے ملجاتے ہین اوس پانی کو کھاری کر دیتے ہین کیونکہ اگر دریاؤن کا پانی
میٹھا ہوتا تو اوسمین ایک بڑی قباحت ہوتی کہ میٹھا پانی جب ایک مدت تک ٹھہرتا ہی دیر تک ٹھہرنے کی
تاثیر سی بدبودار ہوجاتا ہی پھر جب دریاؤن کا پانی بدبودار ہوجاتا اور اوسمین جسقدر ہوا اطراف زمین کی طرف
پہونچاتی اور ہوا فاسد ہوجاتی اور اوس سی مرض طاعون پیدا ہوتا اور زمین پر کوئی حیوان نہ رہتا حکمت الٰہی
اس بات کی مقتضی ہوئی کہ اس فساد کے دفع کے لیے دریا کا پانی کھاری ہو اور عنبر اور مرجان اور سوا اسکے
جو چیزین دریا سی پیدا ہوتی ہین وہ پانی شور کے فائدون سی ہے اور میٹھے پانی کا بڑا فائدہ یہ ہی کہ وہ پیا جاتا ہے
اور زندگی بقا اوسپر موقوف ہی وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور باری تعالی نے اوس پانی مین ایک ایسی چیز
پیدا فرمائی ہے کہ جو چیز کھانے کے لیے اوسمین ڈالی جائی وہ پانی اوسکے مزے اور رنگ کو جذب کرتا ہی
اور اوسکا نہ کوئی رنگ ہی اور نہ مزا ہی اور باری جل و علا کے الطاف مین سی ایک یہ امر ہے کہ پانی چونکہ حیوان
اور نباتات کی زندگی اور پیدایش کا باعث ہی اور اوسکی احتیاج حد سی زیادہ ہی خلق پر اوسی وسعت دیدی ہے
اور کثرت سی پیدا کیا ہے کہ اوسکی تحصیل مین آسانی ہو اور معالجہ کی حاجت نہ پڑی اور نہرین اور چشمے زمین پر پیدا
فرمائے ہین کہ اوسکی کثرت کی وجہ سی آپسمین جھگڑا اور فساد نہ برپا ہو آفریدگار نے جو چیزین کھانے پینے کی

۱۲ اور کروی ہونے کی صورت مین نہ ہونے سی

تاثیر ہی قبول کرلیتی ہی اسی سبب سی سرد وخشک ہوتی ہی اور وہ باد بہت زور سی چلتی ہی کیونکہ اوسکے نکلنے کی مقام تنگ ہین کہ پہاڑون کے درمیان سی آتی ہی اور وہی بدن کی مرض کو سلب کرتی ہی اور صحت بخشتی ہی اور حواس کو صاف اور دماغ کو قوی اور رنگت کھولتی ہی اور حکما کہتے ہین کہ جہان باد شمال اور جنوب بہت چلتی ہی اکثر باد شمال کے مقام سی لڑکون کی پیدایش بہت ہوتی ہی اور اکثر باد جنوب کی مقام مین لڑکیان پیدا ہوتی ہین اور باد شمال سردی کی دنون مین اکثر چلتی ہی اور باد صبا گرم وتر ہی کیونکہ اوسکے چلنے کی جگہ خط استوا کی جانب ہے اور اوس جگہ حرارت بہت ہی کہ آفتاب اوسکی مقابل سال مین دوبار ہوجاتا ہی اور وہان دریا بہت ہین رطوبت اون سی جذب کرتی ہی طبیب کہتے ہین کہ باد جنوب بدن کو سست اور ضعیف کرتی ہی اور کسل اور گرانی پیدا کرتی ہی اور باد جنوب جب گرم پانی پر سی گذرتی ہے سرد کردیتی ہی اور اگر باد شمال گرم پانی پر سی گذرتی ہی وہ پانی ویسی ہی گرم رہتا ہے اور کسی باد کی ساتھ مینہ نہین ہوتا ہی مگر باد جنوب کی ساتھ فقط مینہ ہوتا ہی اور باد جنوب اعتدال کے قریب ہی اور اگر دنکو سویری چلتی ہی نہایت خوب اور سردی کی طرف مائل ہوتی ہی کیونکہ سرد مقام پر سی گذر کے آتی ہی اور اوس مقام کو سردی آفتاب کی بعد سی حاصل ہوتی ہی اور اسکو باد صبا حد سی زیادہ خوب ہوتی ہی لیکن تھوڑی دیر چلتی ہی کیونکہ آفتاب اوسکی چلنے کی بعد طلوع کرتا ہی اور وہ ہی آفتاب اوسکو روان کرتا ہے اور وہ معتدل ہوجاکی نسیم سحری ہوجاتی ہی جب لوگون پر سی اوسکا گذر ہوتا ہی وہ اوس سی لذت پاتے ہین اور اوسکی وجہ سی خوب نیند آتی ہی اور اوسوقت بیمار کو تخفیف ہوجاتی ہی اور وہ سحر کی وقت آفتاب کی بلند ہونے کی وقت تک چلتی ہی اور باد دبور باد صبا کی مخالف ہی کیونکہ وہ اوسوقت چلتی ہی جب آفتاب اوس سی دور ہوجاتا ہی اور آخر وقت مین چلتی ہی اور اوس سی پہلے نہین چلتی کیونکہ آفتاب اوسکی مقابل رہتا ہی اور دن رات اوسکے چلنے کی مقام پر سی گذرتا ہے اور اوسکی بخارات کو تحلیل کرتا ہی اور اوسکے چلنے کا زمانہ تھوڑا سا ہے

رعد اور برق کی پیدایش کی کیفیت کی بیان مین اے عزیز جان حکما کہتے ہین کہ جب آفتاب کا عکس دریا کی پانی پر پڑتا ہے اوس سی اجزای آبی بلند ہوتے ہین اور اوسکو بخار کہتے ہین اور جب زمین مین عکس اوسکا پڑتا ہی اجزای ارضی بلند ہوتی ہین اوسکو دخان کہتے ہین اور جسوقت بخار اور دخان آپس مین ملکے طبقۂ زمہریری تک پہونچتے ہین بخار اکٹھا ہوکے بدلی ہوجاتا ہی اور دخان اوسمین گھرجاتا ہی اگر دخان مین حرارت باقی رہتی ہی اوپر کے طرف جانی کا قصد کرتا ہی اور اگر حرارت اوسکی جاتی رہتی نیچے اوترنی کا قصد کرتا ہی اور بدلی کو پھاڑتا ہی اوسکی وجہ سی رعد کی آواز پیدا ہوتی ہے اور

بدلی کو اوس مقام پر لیجاتا ہی کہ جہان مسکن انسان اور حیوان کا ہی تاکہ اوسکی وجہ سی زراعت وغیرہ ہو اور سب کی زندگی کا باعث ہو اور بعض بلد کے جنگلون مین کہ جہان مسکن حیوان نہین ہی مینہ نہین برساتا ہے اور اہل تجربہ کہتے ہین کہ جو بقعہ ایسا ہی کہ اوسکے اور بحر کے درمیان مین چالیس روز کی مسافت سی زیادہ مسافت ہی وہان مینہ نہین برستا ہی اور یہ بھی حقتعالی کی عنایت ہی کہ مینہ اوسی قدر برستا ہی جو نافع ہی نہ زائد و ناقص نہین برستا ہی کیونکہ اگر ناقص ہو نباتات نہ اوگین اور اگر زائد ہو نباتات فاسد ہو جائین اور اسی طرف حقتعالی نے اشارہ فرمایا والذی نزل من السماء ماء بقدر فانشرنا به بلدة میتا اور مینہ کہ رقیق برستا ہی اوسکی وجہ یہی ہی کہ زمین کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہونچے اور اگر مینہ اس طور سی برستا کہ قطرے ٹپکتے زمین کو نقصان پہونچتا اور کھیتی مین فساد پڑتا **باد کے حادث ہونے کی کیفیت کے بیان مین** اے عزیز جان کہ حکما کا قول ہی کہ باد ہوا کے موج مارنے سے پیدا ہوتی ہی اور ہوا مین موج بسبب اوسی ہوا کی مختلف طرفون کی طرف حرکت کرنے سی پیدا ہوتی ہی اور باد کی پیدایش کی کیفیت اس طور سی ہی کہ آفتاب کی تاثیر سے زمین سی دخان پیدا ہوتا ہی اور جب طبقۂ بارد تک پہونچتا ہی دو حال سی خالی نہین ہوتا اگر حرارت اوسکی فنا ہو گئی کثیف ہو کر بھاری ہو جاتا ہی اور پلٹتا ہی اور اوسکے نزول کے وقت ہوا موج مارتی ہی اور باد پیدا ہوتی ہی اور اگر اوسکی حرارت دفع نہین ہوتی کرۂ ناری کی جانب صعود کرتا ہی اور کرۂ ناری فلک کی حرکت سی متحرک ہے اوسکی حرکت دوری اسکو تھپیڑا مارتی ہی اور اسفل کیطرف پلٹاتی ہی اور اوسکی حرکت سی ہوا موج مارتی ہی اور باد کا ظہور ہوتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بادین آکے آپسمین ملتی ہین اور دونون کی حرکت مختلف ہوتی ہی اور ایک دوسرے کو حرکت سی مانع ہوتی ہے اور اوس سی بگولا پیدا ہوتا ہی اور وہ باد سیدھی مثل منارہ کے ہی اوپر کہاتی ہی اور باد کی صلبین چار ہین ایک باد شمال ہی اور اوسکے چلنے کا مقام نبات النعش کے محل طلوع سی آفتاب کے محل غروب تک ہی دوسری صبا ہی اور اوسکے چلنے کا مقام نبات النعش سی آفتاب کے محل طلوع تک ہی تیسری جنوب ہی اور اوسکے چلنے کی جگہ آفتاب کے طلوع کے مقام سی سہیل کے مقام طلوع تک ہی چوتھی دبور ہی اور اوسکے چلنے کی سمت سہیل سی آفتاب کے محل غروب تک ہی باد شمال کا مزاج سرد و خشک ہی کیونکہ وہی باد اوس جانب سی آتی ہی جسکے مقابل مین آفتاب کبھی نہین ہوتا اور وہان برف حد سی زیادہ ہوتی ہی اور سردی بہت پڑتی ہی اور جب باد اوسپر سی گذرتی ہی سردی اوسمین سرایت کر جاتی ہے اور اوسطرف دریا نہین ہی بلکہ جنگل کثرت سی ہین اور پہاڑ اون جنگلون سی ملے ہوئے ہین اور وہ پہاڑ ٹھنڈی

آفتاب کی شعاع کے عکس سے ہوتی ہے اور جو ہوا کہ پانی سطح اور زمین سے ملی ہوئی ہے وہ کرۂ زمہریری سے زیادہ سرد ہوتی ہے جیسا کہ اون مقامون مین جو قطب شمالی کے نیچے ہین اور وہان چھہ مہینے آفتاب نہین نکلتا ہے اور وہانکی سردی بہت سخت ہوتی ہے اور پانی ہوا کے نیچے جمجاتا ہے اور حیوانات اور نباتات کی بنیاد نہین باقی رہتی ہے اور ہوا مین اسحالے بہت ہین اور تغیر عجیب ہین کہ کبھی نور اور کبھی تاریکی اور کبھی بخارات اور کبھی دخان اور کبھی باد مخالف اور کبھی رعد اور کبھی برق اور کبھی صاعقہ اور کبھی مینھہ اور کبھی اولا اور کبھی سردی ہوجاتی ہے انشاء اللہ تعالی اونمین سے بعض کا ذکر ہوگا **بدلی کی پیدایش کے بیان مین** اے عزیز جان کہ حکیمون کا بیان ہے جب آفتاب زمین مین تاثیر کرتا ہے زمین اور پانی کے اجزا تحلیل ہوتے ہین اور اجزاے آب کو بخار کہتے ہین اور اجزاے زمین کو دخان کہتے ہین اور جب بخار اور دخان بلند ہوتا ہے ہوا اوسکو ایک طرف سے دوسری طرف لیجاتی ہے اور آخر کو اوس جگہ تک پہونچاتی ہے جہان باری تعالی کا حکم ہوتا ہے اور اوپر اوسکے کہ کرۂ زمہریری ہے اوس سے اوپر نہین لیجا سکتی اور پہاڑون سے ٹکرا کے رک جاتی ہے اور اسی وجہ سے سرد اور کثیف ہوجاتی ہے اور اوسکو بدلی کہتے ہین اور بدلی کہ جب اوپر کی جانب بلند ہوتی ہے بعضے اجزا اوسکے ٹوٹ جاتے ہین اور جو اوسمین مادۂ دخانی ہے وہ ریح ہوجاتا ہے اور جو مادۂ بخاری ہے وہ پانی بنجاتا ہے پھر وہ پانی منتشر ہوکے قطرے ہوجاتا ہے اور جب ثقیل ہوتا ہے اسفل کی طرف رجوع ہوتا ہے اور وہ ہی مینھہ ہے اور اگر بخار شب کو صعود کرتا ہے اور ہوا سرد ہوتی ہے سردی صعود سے مانع ہوتی ہے وہ اکٹھا ہوکے باریک بدلی بنجاتا ہے اور اگر سردی حد سے زیادہ ہوتی ہے وہ ہی افشردہ ہوکے بدلی سے برف ہوجاتا ہے کیونکہ اجزاے مائی جمجاتے ہین اور اجزاے ہوائی پراگندہ ہوجاتے ہین مینھہ آہستگی کے نیچے آتا ہے اور اولا قوت کے ساتھہ برستا ہے اور ہوا اگر سرد ہو بخار اور دخان جمع ہوکے دھنکی ہوئی روئی کی طرح ہوجاتے ہین اور جب کرۂ زمہریری کی سردی اوسمین سرایت کرتی ہے اوسکے اجزا کو ملا دیتی ہے اور پانی ہوکے ثقیل ہوجاتے ہین اور زمین کی طرف رجوع ہوتے ہین وہ ہی مینھہ ہے اور اگر اوپر کی سردی اوسمین سرایت کرے مینھہ برف کے بڑے بڑے بوند کا برستا ہے اور اگر بعد اس کے کہ وہ متصل ہوا اور ہوا کی سردی اوسمین پہونچے اولا بنجاتا ہے اور اگر یہ امر ہو کہ اونچے طبقۂ بارد تک نہین پہونچے اوسکی دو صورتین ہین کہ اگر اونچی بہت ہین ضیاب ہوجاتا ہے اور اگر کم ہین سردی کی دونون ہین شب کثیف ہوجاتی ہے اگر جم جاتی اوس بنجاتا ہے اور اگر جم جائے برف ہوجاتا ہے اگر کوئی شخص چاہے کہ یہ حالات تحقیق ہوجائین حال حمام کا دیکھے کہ بخار حمام کی چھت مین کیونکہ پہونچتے ہین اور سردی سے مجتمع ہوکے قطرے ہوکے پلٹ آتے ہین اور باری تعالی کا الطاف یہ ہے کہ ہر سال مین مینھہ برساتا ہے اور

نہین ہے اور اوسپر دلیل یہ ہی کہ جب آہنگر خوب اچھی طرح سی آگ کو دہونکے اور اوسکے قریب کوئی چیز لیجاؤ وہ جلجائے اور اوس جگہ پر کوئی رنگ نہین ہوتا ہی اور جو آگ کہ عناصر سے اوپر ہی اوسی زیادہ قوی اور خالص تر کوئی آگ نہین ہی اور آنکھ سی دکھائی نہین دیتی اور باری تعالی جلشانہ کی حکمتون مین سی ایک یہ بھی امر ہے کہ کرہ اثیر کا مقام فلک قمر کے نیچے مقرر فرمایا ہے کہ اوسکی حرارت قوی ہی جو دخان غلیظ زمین سی اوپر کو جائین وہ جلجائین اور بخارات غلیظ کو لطیف کردی اور اوسکی وجہ سی ہوا صاف اور شفاف رہی اور اوسکا ایک طبقہ محیط پیدا کیا ہے جو سب جانب کو گھیرے ہی تاکہ جو چیز اوسکے قریب پہونچے اوسیوقت خالص ہوجائے اور خالص آگ کا کوئی رنگ نہین ہی کیونکہ اگر اوسکا کوئی رنگ ہوتا افلاک مین جو چیزین عجیب و غریب ہین آنکھ کو اونکے دیکھنے سے مانع ہوتا اور اوس کرہ اثیر کو کرہ زمہریری سی ڈھانپ دیا ہی کہ اوسکی تپش اور حدت زمین تک نہ پہونچے اور اگر ایسا نہوتا تمام حیوان اور درخت اور کانین اوسکی حدت و تیزی سی تلف ہوجاتین اور زیادہ عجیب یہ بات ہی کہ حکیم برحق نے اوس جرم نورانی کو لوہے اور پتھر مین پیدا کیا ہی کہ ہم اوسکو ان دونون چیزون مین دیکھتے ہین اور اگر یہ امر نہوتا اور کوئی بطریق حکایت اس بات کو نقل کرتا بڑا عجب ہوتا کہ پتھر اور لوہے سی یہ نورانی جرم کیونکر نکلتا ہی اور اس سی بڑھ کے یہ بات عجیب ہی کہ ساکھو کا درخت جسکی لکڑی مین تری غالب ہوتی ہی اور آگ پانی کی ضد ہی اوسمین سی آگ کیونکر نکلتی ہے الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منہ توقدون فسبحانہ ما اوضح برہانہ **ہوا اور باد کی عنصر کے بیان مین** اے عزیز جان کہ باد ایک جرم بسیط اور لطیف ہی طبیعت اوسکی گرم و تر ہے مکان اوسکا کرہ آتش کے نیچے اور پانی کے کرہ کے اوپر ہی حکما کہتے ہین کہ باد کی مابین زمین اور آسمان کی تین قسمین ہین پہلی قسم باد فلک سی ملی ہوئی ہے اور دوسری سطح آب سی اور کچھ زمین سے اور تیسری درمیان مین ہی اور وہ بھی تین قسم پر ہے پہلی قسم کرہ اثیر سے متصل ہے اور وہ حد سے زیادہ گرم ہے اور دوسری کرہ زمہریر سے متصل ہے اور وہ نہایت سرد ہے اور تیسری پانی اور زمین سی متصل ہی وہ بعض مقامون مین معتدل ہے اور اوسکو نسیم کہتے ہین اور بعض مقامون مین گرم ہے اور بعض مقامون مین سرد ہے اور پہلی قسم جو فلک سی ملی ہوئی ہے وہ فلک کی دوام حرکت اور سرعت سی اس قدر گرم ہوتی ہے کہ خالص آگ ہوجاتی ہے اور جو کرہ اثیر سے نیچے زیادہ ہے اوس مین حرارت کم ہوتی ہے یا حرارت جاتی رہتی ہے اور سردی اوسپر غالب ہوجاتی ہے اور یہ دو قسمین ہین اور تیسری قسم

چارون عنصر کے بیان مین ای عزیز جان کہ چارون عنصر موجودات سفلی کی اصل ہین اور اونکو امہات کہتے ہین اور جو چیزین کہ اون سے حاصل ہوتی ہین مثل کانون اور نباتات اور حیوانات کے اونکو مولدات کہتے ہین اور عنصر چار ہین آگ ہوا پانی خاک اور مزاج آگ کا گرم وخشک ہے اور مکان طبعی اوسکا فلک قمر کے نیچے اور کرۂ ہوا کے اوپر ہے اور مزاج ہوا کا گرم اور رطب ہے اور مکان طبعی اوسکا پانی کے کرہ کے اوپر اور آگ کے کرہ کے نیچے ہے اور مزاج پانی کا سرد اور رطب ہے اور مکان اوسکا زمین کے کرہ کے اوپر اور ہوا کے کرہ کے نیچے ہے اور مزاج خاک کا سرد اور خشک ہے اور مکان اوسکا وسط مین ہے اور ان عنصرون اور امہات کو ارکان بھی کہتے ہین اور ہر ایک مین دو کیفیتین ہین ایک کیفیت اوسکی اوس سے موافق ہے جو اوسکے اوپر ہے اور ایک کیفیت اوسکی اوس سے موافق ہے جو اوسکے نیچے ہے اور مخالف اوسکے ہے جو اوسکے اوپر ہے اسی وجہ سے ہر ایک کے لیے ایک مکان طبعی ہے کہ بغیر اوسکے قرار نہین پاتا اور حکیم مطلق جل وعلا نے اپنے کمال حکمت سے چارون عنصر کی ترتیب ایک ایسی وجہ نادر اور صنعت عجیب کے ساتھ دی ہے کہ جو عنصر سبک زیادہ ہے وہ فلک سے قریب تر ہے اور جو ثقیل زیادہ ہے وہ فلک سے بعید بہت ہے جیسے آگ کہ سب عنصرون سے سبک زیادہ ہے فلک قمر سے جا ملی ہے اور خاک کہ ثقیل بہت ہے فلک سے نہایت درجہ دور ہے اور ہوا کہ آگ سے ثقیل اور پانی سے سبک زیادہ ہے بالضرور مقام اوسکا آگ کے کرہ کے نیچے اور پانی کے کرہ کے اوپر ہے اور پانی کہ ہوا سے بھاری اور خاک سے ہلکا ہے مقام اوسکا خاک کے کرہ کے اوپر اور ہوا کے کرہ کے نیچے ہے اور یہ جاننا چاہیے کہ ہوا پانی ہو جاتی ہے اور آگ سردی کی شدت سے پانی ہو جاتی ہے اور پانی ہوا ہو جاتا ہے جیسا کہ آفتاب کی گرمی یا آگ کی گرمی یا بخارات سے جو پانی سے اوٹھتے ہین دکھائی دیتا ہے اور ہوا آگ ہو جاتی ہے جیسا کہ آہنگر کی بھٹی سے دیکھنے مین آتا ہے کہ جب وہ حد سے زیادہ گرم ہو جائے ہوا اوسکی آگ ہو جاتی ہے اور جلا دیتی ہے اور پانی مٹی ہو جاتا ہے جیسا کہ ہم نے بعض پانی مین دیکھا ہے کہ وہ پتھر ہو جاتا ہے اور مٹی پانی ہو جاتی ہے جیسا کہ کیمیا گر کرتے ہین کہ پتھر گھستے ہین اور اوسمین بعض دوائیان ملاتے ہین اور وہ پانی ہو جاتا ہے اور ایک عجیب بات انہین کی یہ ہے کہ کھاری پانی یا تلخ پانی کو خوب جوش دو اور بخار اوس سے اوٹھین تو وہ میٹھا پانی ہو جاتا ہے اور آگ کا عنصر ایک جرم بسیط ہے اور ایک امر طبعی اوسکا یہ ہے کہ جبتک فلک قمر کے نیچے قرار نہین پاتی ہے درمیان مین متحرک رہتی ہے اور اوس آگ کا کوئی رنگ

مین سے ہے اور اسکی اسکندر نے اوسوقت بناڈالی تھی جب چین کی طرف متوجہ ہوا انہا **طول** چورانوے درجہ تیس دقیقہ کا ہی **عرض** چونتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہے ہزاسف پانچوین اقلیم مین سے ہے **طول** سچانوی درجہ کا ہے **عرض** اکاون درجہ کا ہے ہشتخان پانچوین اقلیم مین سے ہے بکدارہ دوسری اقلیم مین سے ہی ہمدان چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول** سچانوی درجہ کا ہے **عرض** چونتیس درجہ دس دقیقہ کا ہے ہوسم جبلان کے ملک مین سے ہے **طول** چورسی درجہ دس دقیقہ کا ہے **عرض** چونتیس درجہ کا ہے ہورش پانچوین اقلیم مین سے ہی ہیکل الزہر پانچوین اقلیم مین سے ہے **حرف یا** یا بہ تیسری اقلیم مین سے ہے اور یہ بحر شام مین ایک جزیرہ ہے یزد **طول** نواسی درجہ کا ہے **عرض** بتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہی یزدجرد چوتھی اقلیم مین سے ہے یکساباد **طول** اکاسی درجہ پندرہ دقیقہ کا ہی **عرض** اڑتیس درجہ بیس دقیقہ کا ہے یلبا رد دوسری اقلیم مین سے ہے یزم تیسری اقلیم مین سے ہے یلیطیہ چوتھی اقلیم مین سے ہے یلیجر دھپٹی اقلیم مین سے ہے یمامہ **طول** بیاسی درجہ تیس دقیقہ کا ہی **عرض** اڑتیس درجہ کا ہے یونان پانچوین اقلیم مین ہے اور وہ زمین روم مین ایک مقام ہے +

صحیح الہیاطن مطابق اصل ہے

چاردن

مین سے قیروان کے قریب ایک شہر ہے مقدشو اقلیمون سے خارج ہے مقرونی دوسری اقلیم مین سے ہے مکہ مبارک
دوسری اقلیم مین سے ہے اور اوسکو بکہ بھی کہتے ہین مکران دوسری اقلیم مین سے ہے ملازجرد **طول** پچپن درجہ کا
ہے **عرض** اڑتیس درجہ کا ہے مستان **طول** ستاسی درجہ تینتیس دقیقہ کا ہے **عرض** اونتالیس درجہ
چالیس دقیقہ کا ہے ملطہ دوسری اقلیم مین سے ہے ملی بارد دوسری اقلیم مین سے ہے ملانہ چوتھی اقلیم مین سے ہے
ملنج چوتھی اقلیم مین سے ہے ملطیہ پانچوین اقلیم مین سے ہے **طول** اکہتر درجہ کا ہے **عرض** اڑتیس درجہ
کا ہے ملیحہ چھٹی اقلیم مین سے ہے منصورہ دوسری اقلیم مین سے سند کا قصبہ ہے **طول** ایک سو پانچ درجہ کا ہے
عرض چھتیس درجہ چالیس دقیقہ کا ہے منبنا تیسری اقلیم مین سے ہے **حرف نون** ناتہ پہلی اقلیم مین
سے ہے ناصرہ تیسری اقلیم مین سے ہے اور یہ طبریہ کے قریب ایک قریہ ہے نجد دوسری اقلیم مین سے ہے
نحروان پہلی اقلیم مین سے ہے نخلہ ساتوین اقلیم مین سے ہے نخجوان چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول**
اکہاسی درجہ پچپن دقیقہ کا ہے **عرض** اڑتیس درجہ چالیس دقیقہ کا ہے نخشب پانچوین اقلیم مین سے ہے
ندیمہ دوسری اقلیم مین سے ہے نرد باف تیسری اقلیم مین سے ہے نصیبین **طول** چھتر درجہ بیس دقیقہ کا
ہے **عرض** سینتیس درجہ کا ہے نصین چوتھی اقلیم مین سے ہے نعمانیہ تیسری اقلیم مین سے ہے
نقدہ پہلی اقلیم مین سے ہے نکران پہلی اقلیم مین سے ہے نکبا باد تیسری اقلیم مین سے ہے نمرز ابستان کا
شہر ہے **طول** چوراسی درجہ بیس دقیقہ کا ہے **عرض** اڑتیس درجہ تینتیس دقیقہ کا ہے نوبندجان
تیسری اقلیم مین سے ہے **طول** چار درجہ پندرہ دقیقہ کا ہے **عرض** تیس درجہ دس دقیقہ کا ہے
نہروان تیسری اقلیم مین سے ہے نہرملک تیسری اقلیم مین سے ہے نہاوند ماہ البصرہ چوتھی اقلیم مین سے
ہمدان کے قریب ایک شہر ہے **طول** پچپن درجہ چالیس دقیقہ کا ہے **عرض** چھتیس درجہ تیس
دقیقہ کا ہے نہاران چوتھی اقلیم مین سے ہے نی نوی چوتھی اقلیم مین سے ہے اور وہ موصل کے قریب
ایک موضع ہے نیشاپور چھٹی اقلیم مین سے ہے **طول** بانوے درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض**
چھتیس درجہ اکتالیس دقیقہ کا ہے **حرف واو** واسطہ چوتھی اقلیم مین سے ہے اور یہ درمیان
کوفہ اور بصرہ کے ایک شہر ہے واسط چھٹی اقلیم مین سے ہے ولی تیسری اقلیم مین سے ہے
ویلہ چوتھی اقلیم مین سے ہے **حرف ہا** ہجر بحرین **طول** پچپن درجہ کا ہے **عرض** سینتیس درجہ
پچپن دقیقہ کا ہے ہدیہ اقلیمون سے خارج ہے ہدیان تیسری اقلیم مین سے ہے ہرات چوتھی اقلیم

حرف لام لار طول سچانوے درجہ تیس دقیقہ کا ہے عرض چھتیس درجہ کا ہے لاہور طول ایک سو
نو درجہ بیس دقیقہ کا ہے عرض اکتیس درجہ کا ہے لحسا دوسری اقلیم میں سے ہے طول اٹھاسی درجہ کا
ہے عرض پینتیس درجہ کا ہے لرستان تیسری اقلیم میں سے ہے لنجویہ پہلی اقلیم میں سے ہے اور یہ بلاد زنج
کے قریب ایک بڑا جزیرہ ہے لنیرویہ چھٹی اقلیم میں سے ہے لوانج چوتھی اقلیم میں سے ہے لیلکی چوتھی اقلیم
میں سے ہے حرف میم ماقندونیہ طول پینسٹھ درجہ کا ہے عرض اکاون درجہ کا ہے مالکویہ
طول چوراسی درجہ تیس دقیقہ کا ہے عرض اوناتالیس درجہ تیس دقیقہ کا ہے ماریہ بحر ہند کا ساحل ہے
طول بیاسی درجہ کا ہے عرض اوناتالیس درجہ بیس دقیقہ کا ہے مارب پہلی اقلیم میں سے ہے
مالس دوسری اقلیم میں سے ایک بڑا شہر بلاد بربر کا مغرب کی قریب ہے اور یہ دو شہر ہیں مامورہ دوسری
اقلیم میں سے ہے مایہ دوسری اقلیم میں سے ہے ماورستان چوتھی اقلیم میں سے حلوان کے قریب ایک
موضع ہے مائدہ چوتھی اقلیم میں سے ہے مازران چوتھی اقلیم میں سے ہے ماردین چوتھی اقلیم میں سے ہے
طول چھتر درجہ کا ہے عرض سینتیس درجہ پندرہ دقیقہ کا ہے مارودہ پانچویں اقلیم میں سے ہے
محلاط پانچویں اقلیم میں سے ہے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دوسری اقلیم میں سے عرب کا ملک ہے
طول چھتر درجہ بائیس دقیقہ کا ہے عرض پینتیس درجہ کا ہے مدائن تیسری اقلیم میں سے ہے
طول بہتر درجہ کا ہے عرض اڑتیس درجہ دس دقیقہ کا ہے مدینہ سنجاس پانچویں اقلیم میں ہے ولایت
اندلس کے بیابان میں ایک شہر ہے مرباط اقلیموں سے خارج درمیان حضرموت اور عمان کے ایک شہر ہے
مرہ دوسری اقلیم میں سے ہے مرتیہ دوسری اقلیم میں سے شام کی حد میں ایک شہر ہے مراکش تیسری اقلیم
میں سے ہے مراغہ چوتھی اقلیم میں سے ہے طول بیاسی درجہ کا ہے عرض سینتیس درجہ بیس دقیقہ کا
ہے مرو الرود چوتھی اقلیم میں سے ہے طول ستانوے درجہ کا ہے عرض سینتیس درجہ چالیس
دقیقہ کا ہے مرغش چوتھی اقلیم میں سے ہے مسینا چوتھی اقلیم میں سے ہے مشہد مقدسہ رضویہ چوتھی اقلیم
میں سے ہے مصیصہ وکفر نیا چوتھی اقلیم میں سے ہے طول اوناسٹھ درجہ چودہ دقیقہ کا ہے عرض چھتیس
درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہے مصر تیسری اقلیم میں سے ہے طول ارسٹھ درجہ بیس دقیقہ کا ہے عرض
تیس درجہ بیس دقیقہ کا ہے معرجوپی اقلیم میں سے ہے معقشہ ساتویں اقلیم میں سے بلاد صقالبہ میں کنار
دریا پر شہر وسیع ہے معشقہ ساتویں اقلیم میں سے ہے مفرادہ تیسری اقلیم میں سے ہے منفرد تیسری اقلیم

قراوہ چوتھی اقلیم مین ہی قرامبین چوتھی اقلیم مین سی ہے قرنبتہ چھٹی اقلیم مین سے ہی اور فرنج کے شہرون مین سے
ایک بڑا شہر ہے قراقورون چھٹی اقلیم مین سی ہی قرقرساتوین اقلیم مین سی ہے قزوین چوتھی اقلیم مین سے
ایک بڑا شہر ہی **طول** ستاسی درجہ کا ہی **عرض** چھتیس درجہ کا ہی قومستان چوتھی اقلیم سی ہی قونیہ
پانچوین اقلیم مین سی ہی قونک پانچوین اقلیم مین سے ہی قید دوسری اقلیم مین سی ہے قیس دوسری اقلیم
مین سی ہی قیار یا تیسری اقلیم مین سی ہے قیروان تیسری اقلیم مین سے ہی قیصر چوتھی اقلیم مین سی ہے
قیسار یہ پانچوین اقلیم مین سے ہی قیصر یہ پانچوین اقلیم سے بلاد روم مین ایک بڑا شہر ہی **حرف کاف**
کاشانہ **طول** ایک سو چھ درجہ کا ہی **عرض** چونتیس درجہ کا ہی کاذرون تیسری اقلیم مین سے ہے
طول نواسی درجہ کا ہی **عرض** اونتالیس درجہ پندرہ دقیقہ کا ہے کابل تیسری اقلیم مین سی ہے
بعضون نے اوسکو ہند کی ولایت مین شمار کیا ہی اور بعضون نے زابلستان کے شہرون مین گنا ہے
کان پانچوین اقلیم مین سی ہے **طول** چورانوے درجہ کا ہے **عرض** اکتالیس درجہ چھتیس دقیقہ کا ہے
کات پانچوین اقلیم مین سے ہی **طول** چورانوے درجہ کا ہے **عرض** اکتالیس درجہ چھتیس دقیقہ کا
ہی کاشغر چھٹی اقلیم مین سی ہے **طول** نواسی درجہ کا ہی **عرض** بیالیس درجہ بتیس دقیقہ کا ہے
کرمان تیسری اقلیم مین سی ہی اور یہ مشہور ولایت ہی کرک تیسری اقلیم مین سی ہے کرخ چوتھی اقلیم مین سی ہے
طول چوراسی درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہے **عرض** چونتیس درجہ کا ہی کرون چوتھی اقلیم مین سے ہے
کرکانج پانچوین اقلیم مین سی ہے کرش ساتوین اقلیم مین سی ہے کشمیر چوتھی اقلیم مین سی ہے کش پانچوین
اقلیم مین سے ہی **طول** ننانوے درجہ بتیس دقیقہ کا ہے **عرض** اونتالیس درجہ بتیس دقیقہ کا ہے
کشانہ پانچوین اقلیم مین سی ہی کفرطابہ تیسری اقلیم مین سی ہی کفرنجہ تیسری اقلیم مین سی ہے کفا ساتوین
اقلیم مین سی ہے کلہ اقلیمون سے خارج ہی کلباس دوسری اقلیم مین سے ہی کلک ساتوین اقلیم مین سی ہے
کنبایت دوسری اقلیم مین سی ہے کوکو اقلیمون سے خارج ہے کوکم پہلی اقلیم مین سی ہے اور ہند کے بلاد مین سے
ہے کوفہ تیسری اقلیم مین سے ہی **طول** اونہتر درجہ بتیس دقیقہ کا ہی **عرض** اکتیس درجہ بتیس دقیقہ کا ہے
کوالیار تیسری اقلیم مین سی ہی اور یہ ایک قلعہ ہی کویا پانچوین اقلیم مین اور یہ روس کا شہر ہی **طول** نواسی
درجہ کا ہی **عرض** اڑتالیس درجہ کا ہی کیچ مکران کا شہر ہے **طول** ننانوے درجہ کا ہے **عرض** اڑتالیس
درجہ کا ہی کیج تیسری اقلیم مین سی ہے کیلان چوتھی اقلیم مین سی قزوین کے قریب ہی کیلکی چوتھی اقلیم مین سی ہے

طول اٹھارہ درجہ کا ہے **عرض** تئیس درجہ کا ہی فاریاب چھٹی اقلیم مین سی ہے **طول** ننانوے
درجہ کا ہی **عرض** چھتیس درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہے فبار **طول** نواسی درجہ کا ہی **عرض** پینتیس درجہ
پینتالیس دقیقہ کا ہے فرع دوسری اقلیم مین سے ہی فرقوب تیسری اقلیم مین سی ہے فرانیا **طول** نوے
درجہ تیس دقیقہ کا ہی **عرض** سینتیس درجہ کا ہی فرادہ **طول** نوے درجہ تیس دقیقہ کا ہی **عرض** اڑتالیس
درجہ کا ہی فرماسیہ **طول** ستاون درجہ کا ہی **عرض** پینتیس درجہ کا ہے فرمان چوتھی اقلیم مین سی ہے
اور یہ ہمدان مین ایک موضع ہی فرقیا چوتھی اقلیم مین سی ہے فرمامین چوتھی اقلیم مین سے ہی فرید چوتھی اقلیم
مین سے ہی فرحانہ پانچوین اقلیم مین سی ہے فرغانہ چھٹی اقلیم مین سے ہی اور یہ بلاد ترک کی قریب ایک موضع
ماوراء النہر کے شہرون مین سی ہے فزنیہ چھٹی اقلیم مین سی ہے فطلح اور فطلح یہ دو شہر ہین اور چھٹی اقلیم مین سے
ہین اور جزرک کی بلاد مین واقع ہی فم الصلح تیسری اقلیم مین سے ہی فونیہ **طول** سنسیٹھ درجہ کا ہی **عرض**
سینتیس درجہ کا ہے فوشج چوتھی اقلیم مین سے ہی فیروان **طول** اکتالیس درجہ کا ہی **عرض** اڑتیس درجہ
چالیس دقیقہ کا ہی فاریہ **طول** چھیاسٹھ درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** تئیس درجہ تیس دقیقہ کا ہی
فیروزآباد تیسری اقلیم مین سی ہی **طول** ستاسی درجہ کا ہی **عرض** اڑتیس درجہ ساٹھ دقیقہ کا ہی فیوم
چوتھی اقلیم مین سی ہے فیصریہ پانچوین اقلیم مین سی ہے **حرف قاف** قاہرون اقلیمون سی خارج ہے
قاع پہلی اقلیم مین سی ایک جنگل درمیان عمان اور حضرموت کی ہے قاہرت تیسری اقلیم مین سی ہی قالیس
تیسری اقلیم مین سی ہے قالیس تیسری اقلیم مین سے ہی قادسیہ تیسری اقلیم مین سی ہے قالیقلا چوتھی اقلیم مین سے
ہے **طول** اٹھتر درجہ پینتیس دقیقہ کا ہی **عرض** اونتالیس درجہ کا ہی قان چوتھی اقلیم مین سی ہے
طول اٹھانوے درجہ بیس دقیقہ کا ہے **عرض** تینتالیس درجہ چالیس دقیقہ کا ہے قارنا چوتھی اقلیم
مین سی ہے قاشان چوتھی اقلیم مین سے ہی قامیات چوتھی اقلیم مین سے ہی قیادیان **طول** بیاسی
درجہ کا ہی **عرض** چھتیس درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہے قبالع **طول** اڑتالیس درجہ کا ہی **عرض** ستر
دقیقہ کا ہے قبا پانچوین اقلیم مین سے ہی قبرہ پانچوین اقلیم مین سی ہے اور یہ اندلس کی شہرون مین سے
ایک قدیم شہر ہے قبچان چھٹی اقلیم مین سی ہے قراقورم **طول** بیاسی درجہ کا ہی **عرض** چھیالیس
درجہ کا ہے قرطبہ چوتھی اقلیم مین سی اندلس کا دارالملک ہی اور ایک بہت بڑا شہر ہی **طول** اڑتالیس درجہ
چھتیس دقیقہ کا ہے **عرض** تئیس درجہ کا ہے قرمین چوتھی اقلیم مین سی درمیان ہمدان اور صلوان کی ہے

طلبس تیسری اقلیم مین سی ہے طرائلبس تیسری اقلیم مین سے ہی طرائلبس شام **طول** اونہتر درجہ چالیس دقیقہ کا ہے **عرض** بتیس درجہ کا ہی طرائلبس مغرب **طول** بہتر درجہ کا ہی **عرض** بتیس درجہ کا ہی طرسوس چوتھی اقلیم مین سی ہے طرطوسہ پانچوین اقلیم مین سے ہی اندلس کی شہرون مین سے یہ شہر قدیم ہے طرگونہ پانچوین اقلیم مین سے ہی طرابزون چھٹی اقلیم مین سے ہے طرازچھٹی اقلیم مین سی ہے **طول** ستانوے درجہ کا ہے **عرض** بیالیس درجہ اکتیس دقیقہ کا ہی طلبشان تیسری اقلیم مین سی ہے طلیطلہ پانچوین اقلیم مین سی ہی اور اندلس کے شہرون مین یہ بڑا شہر ہے طمغاج چوتھی اقلیم مین سی ہے اور یہ ایک بڑا شہر ترک کے شہرون مین سی دو پہاڑون کے درمیان مین واقع ہے طیخہ چوتھی اقلیم مین سی ہے طوس چوتھی اقلیم مین سے ہی **طول** ایک سو دو درجہ بتیس دقیقہ کا ہی **عرض** چھتیس درجہ کا ہے طون چوتھی اقلیم مین سی ہے طواوس پانچوین اقلیم مین سی ہے طیفرہ دوسری اقلیم مین سی ہی طیرہ تیسری اقلیم مین سے ہی طیب چوتھی اقلیم مین سی ایک موضع درمیان واسط اور خوزستان کے ہے طیراساتوین اقلیم مین سی ہے **حرف ظا معجمہ** ظفار اہلی اقلیم مین سی ہے **حرف عین مہملہ** عابہ چوتھی اقلیم مین سے ہی **طول** چھتر درجہ بتیس دقیقہ کا ہی **عرض** بتیس درجہ کا ہے عبادان تیسری اقلیم مین سی ہے **طول** ایک سو چار درجہ بتیس دقیقہ کا ہے **عرض** بتیس درجہ کا ہے عبدالاباد چوتھی اقلیم مین سی قزوین کے قریب ایک موضع ہی عدن اقلیمون سی خارج ہے **طول** چھتر درجہ کا ہے **عرض** گیارہ درجہ کا ہے عرنہ تیسری اقلیم مین سے ہی عرقہ چوتھی اقلیم مین سی ہے عرناطہ چوتھی اقلیم مین سی ہے عسقلان فلسطین **طول** چھیاسٹھ درجہ بتیس دقیقہ کا ہے **عرض** بتیس درجہ پندرہ دقیقہ کا ہے عسکر مکرم **طول** چوالیس درجہ بتیس دقیقہ کا ہی **عرض** اکتیس درجہ پندرہ دقیقہ کا ہی عیدان دوسری اقلیم مین سے ہی عین الشمس تیسری اقلیم مین سے ہے اور یہ حضر کرد نواح مین سی دریای نیل کے کنارہ پر واقع ہے عین جارہ تیسری اقلیم مین سے ہی اور یہ حلب کا ایک موضع ہی عینتمان چوتھی اقلیم مین سے ہے **حرف غین معجمہ** غانہ اقلیمون سی خارج ہے اور یہ سوڈان کے شہرون مین سی خط استوا کے جنوب کی جانب واقع ہے غرازہ تیسری اقلیم مین سے ہی غرناس تیسری اقلیم مین سی ہے غرنہ چوتھی اقلیم مین سی ایک موضع خراسان کا ہی غورا چوتھی اقلیم مین سی خراسان مین ایک موضع ہے **حرف فا** فارس پہلی اقلیم مین سی ہے اور یہ مغرب کی بلاد مین ہے فالس دوسری اقلیم مین سی قصبہ صبخہ کا ہے

حرف شین معجمہ شیام اقلیمون سے خارج ہے شادکت پانچوین اقلیم مین سے ہے شاش پانچوین اقلیم مین سے ہے شابود **طول** چھیاسی درجہ پچپن دقیقہ کا ہے **عرض** تیس دقیقہ کا ہے شابرہ چھٹی اقلیم مین سے ہے اور یہ یاجوج وماجوج کے بلاد مین واقع ہے شام چھٹی اقلیم مین سے ہے اور یہ ایک مشہور ولایت ہے شب تیسری اقلیم مین سے ہے شلب پانچوین اقلیم مین سے ہے شلشوین چھٹی اقلیم مین سے ہے اور یہ ایک شہر محیط کے کنارے پر یاجوج وماجوج کے بلاد مین سے ہے شماخی شروان کا قصبہ پانچوین اقلیم مین سے ہے **طول** بیاسی درجہ بیس دقیقہ کا ہے **عرض** تیس درجہ تیس دقیقہ کا ہے شہرستر پانچوین اقلیم مین سے ہے شہرنجاں پانچوین اقلیم مین سے ہے شہروالامرسنہ پانچوین اقلیم مین سے ہے شہرزنان چھٹی اقلیم مین سے ہے اور یہ نہایت بڑا ایک شہر ہے شیلان پہلی اقلیم مین سے ہے شیراز تیسری اقلیم مین سے ہے اور فارس مین واقع ہے **طول** اڑتالیس درجہ کا ہے **عرض** اونتالیس درجہ چھتیس دقیقہ کا ہے شیران پانچوین اقلیم مین سے ہے شیروان چھٹی اقلیم مین سے ہے اور یہ یاجوج وماجوج کے بلاد مین واقع ہے **حرف صاد مہملہ** صارسی ساتوین اقلیم مین سے ہے صحار عمان کا قصبہ پہلی اقلیم مین سے ہے **طول** چوالیس درجہ کا ہے **عرض** چودا درجہ بیس دقیقہ کا ہے صرا **طول** اڑسٹھ درجہ پینتیس دقیقہ کا ہے **عرض** تیس درجہ چالیس دقیقہ کا ہے صرحذا تیسری اقلیم مین سے ہے صرصرہ تیسری اقلیم مین سے ہے صرابن ساتوین اقلیم مین سے ہے صنعا اقلیمون سے خارج ہے اور یمن کا دارالملک ہے اور اوسکے شہرون مین سے بڑا شہر ہے **طول** ستہتر درجہ کا ہے **عرض** پینتیس درجہ کا ہے صوادق اقلیمون سے خارج ہے صوارق قزم کا شہر اقلیمون سے ہے صور تیسری اقلیم مین سے ہے **طول** اڑسٹھ درجہ کا ہے **عرض** تیس درجہ پچیس دقیقہ کا ہے صیدا تیسری اقلیم مین سے ہے **حرف طاء مہملہ** طائنہ اقلیمون سے خارج ہے اور وہ بحر محیط مین ہے طائف دوسری اقلیم مین سے ہے **طول** ستہتر درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** اکتیس درجہ بیس دقیقہ کا ہے طابرت تیسری اقلیم مین سے ہے طالقہ چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول** پچاسی درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہے **عرض** چھتیس درجہ بیس دقیقہ کا ہے طاہران چوتھی اقلیم مین سے ہے طالعان طخارستان کا ملک ہے **طول** بیاسی درجہ کا ہے **عرض** سینتیس درجہ دس دقیقہ کا ہے طبریہ تیسری اقلیم مین سے ہے اور یہ دمشق کے قریب ایک شہر ہے **طول** اڑسٹھ درجہ کا ہے **عرض** تیس درجہ کا ہے طیرمسیسا **طول** چورانوے درجہ پندرا دقیقہ کا ہے **عرض** اڑتیس درجہ پندرا دقیقہ کا ہے طبرکیلتی **طول** بیانوے درجہ کا ہے **عرض** پینتیس درجہ کا ہے

تیسری اقلیم مین ہی ہے سجستان تیسری اقلیم مین ہی ہی سنجان تیسری اقلیم مین سے ہی سند یاجوج وماجوج چھٹی اقلیم مین سے ہی اور سند کوہ عالیہ کی مابین ہی اور اوسکے درمیان مین فاصلہ سو کوس کا ہے سرندیپ اقلیم مین سے خارج ہے اور وہ دریای ہند مین اسی کوس کا ایک جزیرہ ہی سرتن پہلی اقلیم مین سے ہی سرجان اقلیم مین ہی ہے **طول** نوے درجہ بیس دقیقہ کا ہی **عرض** اونتالیس درجہ تیس دقیقہ کا ہی سرخس چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول** پچھترانوے درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** چھتیس درجہ کا ہی سرافتین چوتھی اقلیم مین ہی ہی سرمن رای چوتھی اقلیم مین ہی ہے سرمین چوتھی اقلیم مین سے ہی سروج چوتھی اقلیم مین ہی ہے سرقط پانچوین اقلیم مین سے ہے سطیف تیسری اقلیم مین ہی ہے سف **طول** اٹھانوے درجہ کا ہی **عرض** اونتالیس درجہ کا ہی سفیلہ چوتھی اقلیم مین ہی ہے سفنجان چھٹی اقلیم مین سے ہی سقالہ اقلیمون سے خارج ہے رنج بلاد مین خط استوا کے دکن رخ پر ہے سقوطرا اقلیمون سے خارج ہے سفالہ پہلی اقلیم مین سے ہی سقسین پانچوین اقلیم مین ہی ہے **طول** چھیاسی درجہ کا ہی **عرض** تینتیس درجہ کا ہی سقطیلہ پانچوین اقلیم مین ہی ہے سقیلہ ایک بڑا جزیرہ ہے **طول** ستیاسی درجہ کا ہی **عرض** اونتالیس درجہ دس دقیقہ کا ہے سکنات **طول** چھیاسی درجہ کا ہے **عرض** ساٹھ درجہ کا ہے سکرہ تیسری اقلیم مین سے ہی سکناس **طول** ایک سو دس درجہ کا ہی **عرض** اونتالیس درجہ کا ہی سکندرون چوتھی اقلیم مین ہی ہے سلارہ دوسری اقلیم مین سے ہے سلامط دوسری اقلیم مین ہی ہے سلجماسہ دوسری اقلیم مین سے ہی **طول** چھتیس درجہ کا ہی **عرض** اکتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہے سلماس چوتھی اقلیم مین ہی ہے **طول** اوناسی درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہے سمورہ چھٹی اقلیم مین سے ہی سندان پہلی اقلیم مین سے ہی سندوہہ دوسری اقلیم مین ہی ہی اور یہ ایک ولایت بہت وسیع ہی اوسکی مسافت کا طول تین مہینے کا ہی اور عرض دو مہینے کا ہے سندابل پہلی اقلیم مین سے بلاد جرامین واقع ہے سنجر تیسری اقلیم مین ہی ہے سنجار ایک مشہور شہر تیسری اقلیم مین ہی ہے سنہ چوتھی اقلیم مین سے ہی سواکر پہلی اقلیم مین ہی ہے سوقارہ اقلیم مین داخل ہی سومناۃ دوسری اقلیم مین ہی ہے سوس اقصا تیسری اقلیم مین ہی ہے **طول** چھہ درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** ایک درجہ بہتر دقیقہ کا ہے سوبیہ تیسری اقلیم مین سے ہی سوستان **طول** بیاسی درجہ کا ہی **عرض** چھتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہی سودقہ پانچوین اقلیم مین ہی ہے سورقہ پانچوین اقلیم مین ہی ہے سواس **طول** اکہتر درجہ چالیس دقیقہ کا ہے **عرض** اونتالیس درجہ دو دقیقہ کا ہے سہرورد پہلی اقلیم مین ہی ہی سیراف تیسری اقلیم مین ہی ہے

عرض بنتیس درجہ بیس دقیقہ کا ہی دیبہ پانچوین اقلیم مین سی ہے دیتوماہ الکوفہ چوتی اقلیم مین سے ہے
طول ترپن درجہ کا ہی عرض بنتیس درجہ کا ہے حرف راء مہملہ رامنی پہلی اقلیم مین سی ہے
راج محل دارالملک بنگالہ کا دوسری اقلیم مین سے ہی رامھر ہرمز تیسری اقلیم مین سی ہے راس لعین چوتی اقلیم
مین سے ہی طول چہتر درجہ کا ہے عرض چھتیس درجہ کا ہی رباط امیر تیمور چوتی اقلیم مین سی ہے
طول بچاسی درجہ کا ہی عرض چونتیس درجہ کا ہے رجہ طول چہتر درجہ کا ہی عرض چونتیس درجہ
بیس دقیقہ کا ہے رشید تیسری اقلیم مین سے ہی رعنہ تیسری اقلیم مین سی ہے رقاعدہ تیسری اقلیم مین سی ہے
طول چھیاسٹھ درجہ کا ہی عرض بتیس درجہ بیس دقیقہ کا ہے رنجان چوتی اقلیم مین سی ہے رویلہ
تیسری اقلیم مین سی ہے روزن چوتی اقلیم مین سے ہی روس چوتی اقلیم مین سے ہی روم پانچوین اقلیم مین سی ہے
رومیہ چھٹی اقلیم مین سے ہی اور وہ روم کے شہرون مین سی ایک شہر ہے رحا تیسری اقلیم مین سی ہے ری چوتی
اقلیم مین سی ہے طول چھیاسی درجہ بیس دقیقہ کا ہے عرض بنتیس درجہ کا ہی حرف زاء معجمہ
زانج پہلی اقلیم مین سی ہے زھرمز طول بچاسی درجہ بنتیس دقیقہ کا ہی عرض چونتیس درجہ کا ہے
زبید مین پہلی اقلیم مین سے ہی طول چوراسی درجہ بیس دقیقہ کا ہی زرنج تیسری اقلیم مین سی ہی زرند تیسری
اقلیم مین سی ہے زغارہ اقلیم سی خارج ہے زمارہ پہلی اقلیم مین سی ہے زمخشر پانچوین اقلیم مین سی ہی زنجان
پانچوین اقلیم مین سے ہی زنکان طول اٹھاسی درجہ چالیس دقیقہ کا ہے عرض بنتیس درجہ بیس
دقیقہ کا ہے زوزن طول اٹھانوے درجہ بنتالیس دقیقہ کا ہی عرض بنتیس درجہ بیس دقیقہ کا ہی
زیلغ اقلیم سی خارج ہے حرف سین مہملہ ساوہ تیسری اقلیم مین سی ہے سادہ طول بچاسی
درجہ کا ہے عرض بنتیس درجہ کا ہے ساریہ طول اڑتالیس درجہ کا ہی عرض سینتیس درجہ کا
ہی ساعون چوتی اقلیم مین سے ہی سامرہ چوتی اقلیم مین سی ہے اور بڑا شہر ہے سادہ چوتی اقلیم مین سے
ہے سالم پانچوین اقلیم مین سی ہے سامون چھٹی اقلیم مین سے ہی سبلی اقلیم سی خارج ہے سیقہ تیسری
اقلیم مین سے ہی سپرات تیسری اقلیم مین سے ہی سپروان تیسری اقلیم مین سی ہے سیمرم تیسری اقلیم مین سے
ہی سبراقین چوتی اقلیم مین سی ہے سبران چوتی اقلیم مین سی ہے اور بامیان کی نواح مین ایک مقام ہے
سیر مین طول اکہتر درجہ دوسو دقیقہ کا ہی عرض بنتیس درجہ پچیس دقیقہ کا ہی سبزوار چوتی اقلیم
مین سے ہی طول اکانوے درجہ تیس دقیقہ کا ہے عرض چھتیس درجہ پانچ دقیقہ کا ہی ستون

تیس دقیقہ کا ہے چہرہ تیسری اقلیم مین سی ہے جزان چوتھی اقلیم مین سی ہے **حرف حاء** حابہ دوسری
اقلیم مین سی ہے حارم چوتھی اقلیم مین سی ہے حلی پہلی اقلیم مین سی ہے حلب تیسری اقلیم مین سے ہے
طول ۷۰ ستر درجہ چالیس دقیقہ کا ہی **عرض** چھتیس ۳۶ درجہ چالیس دقیقہ کا ہی حلہ تیسری اقلیم مین سی ہے
حلوان چوتھی اقلیم مین سے ہی **طول** بیاسی درجہ پینتالیس ۴۵ دقیقہ کا ہے **عرض** چونتیس درجہ کا ہے
حمص تیسری اقلیم مین بلاد شام مین سی ہے **طول** ستر درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہے **عرض** پینتیس چوبیس
درجہ کا ہے حماۃ چوتھی اقلیم مین سی ہی حنوان پہلی اقلیم مین سے ہی حوران **طول** اٹھانوی ۸۹ درجہ کا ہے
عرض پینتیس ۳۵ درجہ تیس دقیقہ کا ہے حیرفت دوسری اقلیم مین سی ہے **حرف خاء** خالق
تیسری اقلیم مین سی ہی خامیہ چوتھی اقلیم مین سی ہی خان بالغ چھٹی اقلیم مین سی ہی **طول** ایک سو چار درجہ کا ہی **عرض** چھیالیس ۴۶ درجہ کا ہے
خیض تیسری اقلیم مین سی ہی اور کرمان کی مقامونسی ایک مقام ہی خیصین **طول** اٹھانوی ۸۹ درجہ کا ہی **عرض** خمسانہ پانچوین اقلیم مین سی ہے
ختن پانچوین اقلیم مین سی ہی **طول** ایک سو چھ درجہ کا ہے **عرض** بیالیس ۴۲ درجہ کا ہے خجند پانچوین اقلیم
مین سے ہے **طول** پچاسی درجہ کا ہے **عرض** اکتالیس ۴۱ درجہ پچپن دقیقہ کا ہی خرہ تیسری اقلیم
مین سی ہی خوارزم چوتھی اقلیم مین سے ہی **طول** اٹھاسی درجہ بیس دقیقہ کا ہی **عرض** پینتالیس درجہ
چالیس دقیقہ کا ہے خوارزم پانچوین اقلیم مین سی جیحون کے کنارہ پر خرجیان کے شمال کی جانب ہے
اس بات کو تاریخ والون نے لکھا ہے خلان چوتھی اقلیم مین سی ہے خوی چوتھی اقلیم مین سے ہے
طول اونہتر ۶۹ درجہ چالیس دقیقہ کا ہی **عرض** اڑتیس درجہ چالیس دقیقہ کا ہے خراد دوسری اقلیم مین سی ہے
حرف دال دہاکہ دوسری اقلیم مین سی ہے اور بنگالہ کا دار الملک ہی دامغان چوتھی اقلیم مین
سے ہے اور بڑا شہر ہے **طول** اٹھاسی درجہ پچپن دقیقہ کا ہے **عرض** چھتیس درجہ بیس دقیقہ کا
ہے دانیہ پانچوین اقلیم مین سی قال مین ہی **طول** چورانوی درجہ پانچ دقیقہ کا ہے **عرض** اونتالیس
درجہ تیس دقیقہ کا ہے دقہ **طول** تہتر درجہ پچیس دقیقہ کا ہے **عرض** سینتیس درجہ کا ہے
دلوالج بیاسی درجہ بیس دقیقہ کا ہے **عرض** سینتیس دقیقہ کا ہی دمشق تیسری اقلیم مین سے ہے
طول ستر درجہ کا ہی **عرض** اڑتیس درجہ کا ہے دمندان تیسری اقلیم مین سی ہے دمیاط تیسری
اقلیم مین سی ہے **طول** تینسٹھ درجہ پینتیس دقیقہ کا ہی **عرض** اڑتیس درجہ اونسٹھ دقیقہ کا ہے
دیار بکر اد چوتھی اقلیم مین سی ہے دبیل تیسری اقلیم مین سے ہے **طول** بیاسی درجہ تیس دقیقہ کا ہے

طول سینتیس درجہ کا ہی عرض اڑتیس درجہ کا ہی تبت دوسری اقلیم مین سی ہے اور وہ درمیان مین
چین اور ہند کی ایک ولایت ہی تبرزن دوسری اقلیم مین سی ہے تبریز چوتھی اقلیم مین سے ہی طول بیاسی
درجہ کا ہے عرض اڑتیس درجہ کا ہی ترین چوتھی اقلیم مین سے ہی ترکستان پانچوین اقلیم مین سی ہے تبشر
طول چوراسی درجہ تیس دقیقہ کا ہے عرض اکتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہی تفلیس تیسری اقلیم مین سی ہے
تطلیہ چھٹی اقلیم مین سی ہے تعلیس دارالملک بخارا کا پانچوین اقلیم مین سے ہی طول اڑتالیس درجہ کا
عرض چھ درجہ کا ہی تغر پہلی اقلیم مین سے ہی تفلیس پانچوین اقلیم مین سی ہے تکرور پہلی اقلیم مین سے ہے
تکتابا دوسری اقلیم مین سے ہی تکریت تیسری اقلیم مین سی ہے طول ستر درجہ بیس دقیقہ کا ہے
عرض چونتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہی تلسان چوتھی اقلیم مین سے ہے تورز تیسری اقلیم مین سے ہے
تنبلونہ چھٹی اقلیم مین سے ہی تنسرین طول بہتر درجہ کا ہے عرض بتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہے
تولی اقلیمون سی خارج ہی توس دوسری اقلیم مین سے ہی توسن تیسری اقلیم مین سی ہے توف طول بانوے
درجہ تیس دقیقہ کا ہے عرض چونتیس درجہ بتیس دقیقہ کا ہی توقاب پانچوین اقلیم مین سے ہے
تبر مکران کا قصبہ ہی طول اٹھانوے درجہ کا ہے عرض چھتیس درجہ بتیس دقیقہ کا ہی تیکن شانز کا
قصبہ ہی طول ایک سو ایک درجہ کا ہی عرض اڑتالیس درجہ کا ہے حرف جیم جاجرم چوتھی
اقلیم مین سی ہے جابلسا چھٹی اقلیم مین سی مغرب کی جانب ہی جابلقا ساتوین اقلیم مین سی ہے اور جالغ
اور ہوشاش کیطرف مشرق کی جانب ہی طول بیاسی درجہ بیس دقیقہ کا ہے عرض اڑتالیس درجہ
بیس دقیقہ کا ہی جبلہ چوتھی اقلیم مین سے ہی جدرہ پہلی اقلیم مین سی ہے جرمی دارالملک حبشہ کا ہی اور اقلیمون
سے خارج ہی اور بحر ہند مین ہی جزیرہ رانج پہلی اقلیم مین سے دریای اخضر مین ہے جزیرہ حامہ پہلی اقلیم مین ہے
بحر ہند مین ہے جزیرہ سلامت پہلی اقلیم مین سی بحر ہند مین ہے جغانیان طول ایک سو پانچ درجہ
تیس دقیقہ کا ہی عرض اڑتیس درجہ چھ دقیقہ کا ہے جلولد چوتھی اقلیم مین سی ہے جابہ چوتھی اقلیم مین
سے ہی جمکوٹ اقلیمون سی خارج ہے جندنشا پور پہلی اقلیم مین سی ہے طول چوالیس درجہ پانچ دقیقہ کا
ہے عرض چونتیس درجہ پندرہ دقیقہ کا ہے جنوہ پانچوین اقلیم مین سی ہی جندہ چھٹی اقلیم مین سی ہے
جوبین چھٹی اقلیم مین سی ہے جورا تیسری اقلیم مین سی ہی جوزا تیسری اقلیم مین سے ہے جوزجان چوتھی
اقلیم مین سی ہے جمی اقلیمون سی خارج ہے چرفت طول ایک سو پانچ درجہ کا ہی عرض سینتیس درجہ

درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** اونسٹھ درجہ بتیس دقیقہ کا ہے بدخشان **طول** پچاسی درجہ بتیس دقیقہ کا ہی **عرض** سینتیس درجہ دس دقیقہ کا ہی بدلیس چوتھی اقلیم مین سی ہے بربر چوتھی اقلیم مین سے خارج ہے براق تیسری اقلیم مین سی ہے بردسیر تیسری اقلیم مین سے ہی **طول** ستنیالیس درجہ کا ہے **عرض** چالیس درجہ تیس دقیقہ کا ہی برشنوبہ پانچوین اقلیم مین سی ہے برشان چھٹی اقلیم مین سی ہے برزت تیسری اقلیم مین سی ہے بسبم تیسری اقلیم مین سے ہی **طول** چورانوی درجہ کا ہے **عرض** اڑتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہی بست **طول** ایک سو نو درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** سینتیس درجہ دس دقیقہ کا ہے بسطہ پانچوین اقلیم مین سی ہے پشاور **طول** ایک سو چھ درجہ کا ہی **عرض** اڑتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہی بصری تیسری اقلیم مین سی ہے بصرہ چوتھی اقلیم مین سے ہی **طول** پچاسی درجہ کا ہے **عرض** تیس درجہ کا ہے بطن دوسری اقلیم مین سے ہی بطلیوس پانچوین اقلیم مین سے ہی بعلبک تیسری اقلیم مین سے ہی **طول** ستر درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہی **عرض** اڑتیس درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہی بغداد تیسری اقلیم مین سی ہی **طول** اسی درجہ کا ہے **عرض** اڑتیس درجہ بتیس دقیقہ کا ہی بوکرکانہ پانچوین اقلیم مین سی ہے بوکنف ایلاف کا قصبہ ہی **طول** ایک سو ایک درجہ کا ہے **عرض** پچپن درجہ بتیس دقیقہ کا ہے بہلوارہ **طول** بیاسی درجہ تیس دقیقہ کا ہی **عرض** بیالیس درجہ کا ہی بیت المقدس فلسطین مین ہی اور وہ تیسری اقلیم مین سی ہے **طول** چھیاسٹھ درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** اکتیس درجہ کا ہے بروت تیسری اقلیم مین سے ہے **طول** ترانوی درجہ کا ہے **عرض** پینتالیس درجہ کا ہے بیضا تیسری اقلیم مین سے ہی بیاس تیسری اقلیم مین سی ہے بیسار چوتھی اقلیم مین سی ہے بیخیران کا بلستان مین ہی **طول** ایک سو چار درجہ چالیس دقیقہ کا ہی **عرض** بتیس درجہ کا ہے بینوی چوتھی اقلیم مین سے ہے بیورد اچوتھی اقلیم مین سی ہے بیلقان **طول** اڑتالیس درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** اونتالیس درجہ کا ہی بیلقان پانچوین اقلیم مین ہی ہی بیکند پانچوین اقلیم مین سی ہے بیش بالغ چھٹی اقلیم مین سی ہے بیرون ساتوین اقلیم مین سے ہی **حرف تا** تانہ پہلی اقلیم مین سے ہے اور ہند کے شہرون مین کا ایک شہر ہی اور دریا کے کنارہ واقع ہی تاہل چوتھی اقلیم مین سی ہے تافذونہ پانچوین اقلیم مین سی ہے تاتار چھٹی اقلیم مین سے ہی اور بقراط کے شہرون مین کا ایک شہر ہے تاہرت علیا **طول** بتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** اونتالیس درجہ کا ہے تاہرت سفلی افریقیہ مین سے ہے

عرض تیس درجہ تیس دقیقہ کا ہے ارزغات تیسری اقلیم مین سے ہی ازق ساتوین اقلیم مین سی ہے
اساد دوسری اقلیم مین سے ہی اسکندریہ تیسری اقلیم مین سی ہے **طول** کسٹھ درجہ چون دقیقہ کا ہے
عرض تیس درجہ اڑتیس دقیقہ کا ہی استرآباد چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول** اونچاس درجہ پینتیس دقیقہ کا
ہے **عرض** چونتیس درجہ پچپن دقیقہ کا ہی اسفرائن چوتھی اقلیم مین سی ہے اصفیجان ماوراء النہر کی ولایت
مین سے ہے **طول** ننانوی درجہ کا ہے **عرض** اڑتیس درجہ چونتیس دقیقہ کا ہی اسکالند چوتھی اقلیم
مین سی ہے اسکون چوتھی اقلیم مین سے ہی اسبونہ پانچوین اقلیم مین سی ہے اسرورشتہ پانچوین اقلیم
مین سے ہی اشبونہ پانچوین اقلیم مین سی ہے اصطخر چوتھی اقلیم مین سے ہی اشورفان چوتھی اقلیم مین سی ہے
طول ایک سو پانچ درجہ کا ہے **عرض** چونتیس درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہی اعمات تیسری اقلیم مین
سے ہی اغبع دوسری اقلیم مین سی ہے افسوس پانچوین اقلیم مین سے ہی افشنہ پانچوین اقلیم مین سی ہے
افصر دوسری اقلیم مین سی ہی اق پانچوین اقلیم مین سی ہے اقرجہ پانچوین اقلیم مین سے ہی اقرا پانچوین
اقلیم مین سی ہے اورمیہ چوتھی اقلیم مین سے ہی **طول** اوناسی درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہی **عرض**
چونتیس درجہ کا ہی اوزکند **طول** بیاسی درجہ کا ہے **عرض** ستر درجہ کا ہی اوجان چوتھی اقلیم مین
سے ہی اوش چوتھی اقلیم مین سی ہے **طول** ایک سو چھ درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** ستر درجہ کا
ہی اہواز **طول** پچاسی درجہ کا ہی **عرض** چونتیس درجہ پندرہ دقیقہ کا ہی ایہ چوتھی اقلیم مین سی ہے
طول پچاسی درجہ کا ہے **عرض** چونتیس درجہ چالیس دقیقہ کا ہی ایجانع چوتھی اقلیم مین سی ہے
حرف باء باباری دوسری اقلیم مین سی ہے بارام دوسری اقلیم مین سے ہی باجہ تیسری اقلیم مین
سے ہی بابل چوتھی اقلیم مین سی ہے باطیر چوتھی اقلیم مین سی ہے باب الابواب پانچوین اقلیم مین سی ہے
طول ایک سو پانچ درجہ کا ہے **عرض** پچپن درجہ کا ہے باکویہ پانچوین اقلیم مین سی ہے اور وہ
ایک شہر شروان کے نزدیک ہی باقید پانچوین اقلیم مین سی ہے بنارس **طول** ایک سو سات
درجہ تیس دقیقہ کا ہی **عرض** چھبیس درجہ پچپن دقیقہ کا ہے باطق ساتوین اقلیم مین سی ہے اور وہ
ملک روم کا ایک موضع ہے بادعیر **طول** چورانوی درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** پینتیس درجہ
بیس دقیقہ کا ہے بجنہ ساتوین اقلیم مین سے ہی اور وہ بلاد ترک کا ایک موضع ہی بجہ ساتوین اقلیم مین سے
ہی **طول** پینتالیس درجہ کا ہی **عرض** نو درجہ کا ہے بخارا پانچوین اقلیم مین سی ہے **طول** چورانوے

شہرون اور جزیرونکے نامون کی بیانمین

اے عزیز جان کہ مصنف نے ہر شہر اور جزیرے کے طول اور عرض کی وسعت بحساب درجے اور دقیقے کے بیان کی ہے اور ہر درجے کی مقدار مسافت چھیاسٹھ اور نصف میل اور چھ سو چھیاسٹھ گز کی ہوتی ہے اور دقیقے کی مقدار مسافت ایک میل اور چار سو چھبیس گز کی ہوتی ہے اور میل چار ہزار گز کی مقدار مسافت کو کہتے ہین **حرف الف** ابر قوہ تیسری اقلیم مین سے ہے اباس چوتھی اقلیم مین سے ہے السکوت قصبہ جرجان کا چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول** نواسی درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** بانوے درجہ کا ہے آلیہ مدینۃ الحکما ہے **طول** ستیاسی درجہ چالیس دقیقہ کا ہے **عرض** پینتیس درجہ تیس دقیقہ کا ہے ابی **طول** اونہتر درجہ کا ہے **عرض** اکتالیس درجہ کا ہے آلیہ چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول** چوراسی درجہ بیس دقیقہ کا ہے **عرض** تیس درجہ کا ہے ابہر چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول** چوراسی درجہ تیس دقیقہ کا ہے **عرض** اکیاسی درجہ کا ہے ابوجنیس چوتھی اقلیم مین سے ہے ابرقوا پانچوین اقلیم مین سے ہے ابولدہ چھٹی اقلیم مین سے ہے اثقیہ چوتھی اقلیم مین سے ہے اجیم تیسری اقلیم مین سے ہے اور مصر کا شہر ہے اوسکے مشرق کی جانب مین دریای نیل ہے اور مغرب کی جانب مین ایک پہاڑ ہے احسا دوسری اقلیم مین سے ہے احمدابا دوسری اقلیم مین سے ہے اور دارالملک گجرات کا ہے **طول** ایک سو آٹھ درجہ چالیس دقیقہ کا ہے **عرض** اکیس درجہ کا ہے اجمیم دوسری اقلیم مین سے ہے اخلاط پانچوین اقلیم مین سے ہے **طول** چھپتر درجہ نوے دقیقہ کا ہے **عرض** اونتالیس درجہ بیس دقیقہ کا ہے اخلب فرغان کا قصبہ ہے **طول** اکیاسی درجہ بیس دقیقہ کا ہے **عرض** بیالیس درجہ پینتالیس دقیقہ کا ہے ادنہ چوتھی اقلیم مین سے ہے اذربایجان چوتھی اقلیم مین سے ہے ارم اقلیم مین سے خارج ہے در صنعان اور حضرموت ایک شہر ہے طول اور عرض اوسکا دوسو کوس کا ہے ارمنت دوسری اقلیم مین سے ہے ارامق تیسری اقلیم مین سے ہے ارجیم تیسری اقلیم مین سے ہے اربل چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول** چھپتر درجہ بیس دقیقہ کا ہے **عرض** پینتالیس درجہ کا ہے ارجان چوتھی اقلیم مین سے ہے **طول** ایک سو چھ درجہ بتیس دقیقہ کا ہے **عرض** پینتیس درجہ بتیس دقیقہ کا ہے ارزن پانچوین اقلیم مین سے ہے ارتج سیستان کا شہر ہے **طول** نوے درجہ کا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانون نے اور کافرون نے اور جن اور انس نے اور مراد بطریق تکریر اور تاکید کے
وہ ہی جن اور انس ہونگے جو اوس مجلس شریف مین حاضر تھے اور یا جو کوئی کہ زمین پر آدمیون اور پریون سے
تھا اور کہا ہے علمانے کہ سجدۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موافق بجالانے حکم اللہ تعالی کے تھا جو سجدہ کے لیے
ہوا تھا اور شکر گذاری اللہ تعالی کی بڑی نعمتون کی تھی جو اول سورۃ مین پائی گئی ہین اور سجدہ مسلمانون کا بہ
متابعت کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بجالانے مین اور اتیان شکر مین تھا اور سجدہ مشرکونکا
بسبب سنی لات وعزا کے تھا جو اونکے معبود ہین اور اوس سورۃ مین اونکا مذکور ہے یا بسبب ظہور دلیل بینہ
خدائے عزوجل شانہ کی اور چمکنے نور عظمت اور عزت صدق وحقانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس طرح پر کہ اونکے اختیار کی تاب وتوانائی جاتی رہی اور نشان اونکے غرور اور انکار اور تکبر کرنے کا
مٹگیا لیکن جو کوئی کہ شقی زیادہ اوس قوم مین تھا اوس نے ہاتھ مین مٹی لیکر اپنی زشت پیشانی پر
مل لی اور کہا کہ یہی کافی ہے وہ قریش کے اشقیاؤن مین سے تھا اور جہنم مین گیا اور اس جگہ پر ایک قصہ
بنایا ہوا زنادقہ اور اوسکے مقربون کا ہے جسکو اہل سیر نے اور اہل تواریخ نے کہ وہ تالیف کرنیوالے
غریب ذکرون کے اور عجیب قصون کے ہین نقل کیا ہے اور علماء محدثین نے اوسکے وضع کا حکم کیا ہے اور
اوسکا رد اور ابطال کیا ہے وہ یہ قصہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لات اور عزی اور منات کے
ذکر کے وقت زبان حق ترجمان سے اون تینون کی تعریف کی اور فرمایا تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن
لترتجی اور یہ شیطان نے بآواز بلند مشابہ ساتھ آواز مبارک کے اوسکو اپنی طرف سے کہا
اور مشرکین نے اوسکو سنا اور سجدہ مشرکون کا اسی وجہ سے تھا اور کہتے تھے اب تو محمدؐ نے تعریف ہمارے
معبودون کی کی ہمکو اونکے ساتھ کوئی جھگڑا باقی نرہا اور ہم کہتے ہین کہ خالق زندہ کرنے والا اور
مارنیوالا حکیم قدیم اور رزاق ایک ہی اور یہ بت شفاعت کرنے والے ہمارے ہین اور محمدؐ نے خود انکی
شفاعت کا اثبات کیا ہے پس جبرئیلؑ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو القائے شیطان کی
پس غمگین ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی جل جلالہ نے آپکی تسلی کے واسطے یہہ آیت
وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم
یحکم اللہ آیاتہ واللہ الی آخرہ

قصہ کہنے والے کہتے ہین اور مذہب ہمارا اور مذہب تمام مامون کا یہ ہی کہ وجب ہی قاری اور سامع دونون پر مطلقاً ساتھ
شرائط طہارت کے اور وہ ہی مختار ہے اور ہمارے نزدیک قبل سجدہ کے اور بعد سجدہ کے تکبیر کہنا ہی اور یہ مندوب ہین نہ واجب
اور ابن مسعود سے ایسے ہی مروی ہی اور بعضون کے نزدیک سلام ہی ہی لیکن تشہد کسی کے نزدیک نہین اور اگر کہ اٹھ
اور سجدہ کرے تو بہتر ہے اور افضل ہی اور اس سجدہ کی وہ ہی تسبیح ہے جو نماز کے سجدہ کی ہی کہ وہ سبحان ربی الاعلیٰ
ہی کیونکہ نماز بزرگتر احوالون سے ہے اور بلند تر مقامون سے ہے پس تسبیح اوسکے سجدہ کی ہی افضل اور ارفع ہوگی
اور اگر سجدۂ تلاوت نماز کے اندر واقع ہو تو وہ بیشک تسبیح خصوصاً نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے جو دعا نماز مین نہین
پڑھتے ہین بہتر ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ
بحولہ وقوتہ یعنی سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اوسکے جسنے پیدا کیا ہی اوس منہ کو اور بنایا ہی اوسکو اور
کھولے ہین کان اوسکے اور آنکھ اوسکی اپنی قوت اور زور آوری سے اور صحیح حدیث ترمذی کی اور ابو داؤد کی نسائی سے
منقول ہی کہ وہ کہتے تھے کہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قرآن کے سجدون مین بروقت شب کے
اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور بعضون نے کہا ہے یہ دعا پڑھے رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی
اے رب میرے ظلم کیا ہی مینے اپنے نفس پر پس بخشدے تو ہمکو اور بعضون کے نزدیک یہ ہی سبحان ربنا ان کان
وعد ربنا لمفعولا یعنی پاک ہی رب ہمارا یقین ہی وعدہ ہمارے رب کا کیا ہوا اور یہ آیت قرآن مجید کی ہے اور
اسکو سجدہ کرنیوالون نے نقل کیا ہی کہ تلاوت کے وقت سجدہ کرتے تھے اور یہ ہی پڑھتے تھے اور اکثر ہوتا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین یہ دعا پڑھتے اور فرماتے اللھم احطنا عنی بہا وزرا واکتب لی بہا اجرا
واجعلہا لی عندک ذخرا وتقبلہا منی کما تقبلت من عبدک داؤد یعنی اے اللہ میرے اوتار مجھ سے اوسکے
سبب سے بوجھ اور لکھ میرے واسطے بسبب اوسکے ایک اجر اور کردے اوسکو میرے لیے اپنے پاس ایک ذخیرہ اور
پسند کر تو اوسکو میری طرف سے جیسا کہ پسند کیا تو نے اپنے بندے داؤد سے اور ترمذی نے ابن عباس سے
نقل کیا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور اوس نے عرض کیا
کہ آج رات کو مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتا ہون اور جب مین نے سجدہ کیا تو
درخت نے بھی سجدہ کیا اور پڑھا اس دعا کو جسے خواب دیکھنے والے درخت نے نقل کیا ہے اور ترمذی نے
کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہی اور بخاری کی حدیث مین ابن عباس سے آیا ہے کہ کہا ہے اونہون نے
کہ سجدہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم مین کہ اوسکے اخیر کی آیہ مین سجدہ ہی اور سجدہ کیا

اعتبار مین بہت حرج ہی اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ مطلقاً فرماتے ہین خواہ ظن غالب
ایک جانب ہو خواہ دونون جانب برابر ہو بنا یقین پر رکھے اور مشکوہ کی شرح مین اسکی تحقیق کی گئی ہے

فصل سجدۂ تلاوت مین علما نے سجدۂ تلاوت کے حکم مین اختلاف کیا ہے اور ہمارے ائمہ اس بات کے
قائل ہین کہ سجدۂ تلاوت واجب ہی اور امام شافعی اور امام مالک اس بات کے قائل ہین کہ سنت ہی اور سجدۂ
تلاوت کرنا افضل ہی اوسکے ترک کرنے سے اور ایک روایت مین امام احمد سے بھی وجوب اوسکا منقول ہے
اگر نماز مین ہو اور غیر نماز مین وجوب نہین ہی اور ہماری حجت آیتین اور حدیثین ہین جو اوسکے ترک کی مذمت مین
واقع ہوئی ہین اور تاکید اور مبالغہ جو اوسکے روا کرنے مین وارد ہوا ہی اور کہتے ہین کہ سجدہ جزو نماز کا ہے
کہ بسبب تحقیق کی اوسی پر اقتصار کیا گیا ہے پس فرض ہوگا جیسا کہ قیام نماز جنازہ مین ہی لیکن چونکہ دلیلین
اوسکی قطعی نہین ہم اوسکے وجوب کی قائل ہوئے اور دوسرے امامون نے ساتھ حدیث زید بن ثابت کے
تمسک کیا ہی کہ کہا ہے اونہون نے کہ سورۂ نجم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مین نے پڑہی اور سجدہ
نہین کیا ہم نے اوسکا یہ ہی کہ سجدۂ تلاوت فوراً کرنا واجب نہین ہی شاید کہ اونہون نے دوسرے وقت کیا ہو
اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قرأت اوسکی مکروہ وقت مین واقع ہوئی ہو یا سجدہ نکیا ہو واسطے بیان کرنے
جواز تاخیر کے یا یہ مخصوص ساتھ سورہ سجدہ اور نجم کے ہو کہ جسمین اختلاف ہی واللہ اعلم اور طہارت شرط ہی سجدۂ
تلاوت مین اور کسی سے کوئی خلاف اس باری مین منقول نہین ہی لیکن ایک روایت مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
آیا ہے کہ بغیر وضو کے بھی سجدۂ تلاوت کرتے تھے اور کسی عالم نے اس حکم مین اونکی موافقت نہین کی ہی لیکن
شعبی نے اور بیہقی نے ساتھ صحیح سندون کے نافع سے اور اونہون نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ کہا ہی اونہون نے
کہ کوئی شخص سجدہ نکرے بدون طہارت کے اور جمع کیا ہی اون دونون روایتون کو آپمین اسطرح پر کہ مراد طہارت
کبری ہے ساتھ ثانی کے حالت اختیار مین اور اول وقت ضرورت کے ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ کبھی شعبی راہ مین
ہوتے اور اشارہ کرتے ساتھ سجدہ کے بغیر متوجہ ہونے کے طرف قبلہ کے اور بدون وضو کے اور چلے جاتے
اور بعضے اور بھی سلف مین سے اس طرف گئے ہین کہ سجدہ تلاوت کا واجب نہین مگر سنانیوالے پر نہ سننے والے پر
یعنی اگر بغیر قصد کے آیۂ سجدہ کوئی سنے سجدہ واجب نہوگا اور بعضے کہتے ہین اگر قاری سجدہ نکریگا تو سننے والے پر بھی
واجب نہوگا گویا کہ بہ نسبت سامع کے قاری حکم امام کا رکھتا ہی اور اسکو امام مالک نے بھی روایت کیا ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ وجوب سجدہ کا اس تقدیر پر ہے کہ قاری قصد قرات کا کرے نہ بقصد قصہ اور حکایت کے جیسا کہ

اور تردد مین متحیر ہوتے تہے اور حاصل کلام یہ ہے کہ بوجہ استغراق کے اور بسبب متوجہ ہونے کے طرف کسی جانب کے
نسیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور مین آیا ہے لیکن آپکو کبھی شک نہین ہوا ہے اور فرماتے تہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کہ شک شیطان کیطرف سے ہے جیسا کہ بیچ حدیث متفق علیہ کے ہے جو ابی ہریرہؓ سے منقول ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہتا ہے کوئی تم مین سے آتا ہے اوسکے پاس شیطان پس
ملاپ کرتا ہے اوسکے ساتھ اور شبہہ مین ڈالدیتا ہے یہان تک کہ نہین دریافت ہوتا اوسکو کہ کہ رکعتین پڑہی ہین
اور اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مین ہرگز شک نہین واقع ہوا ہے لیکن خاص امت کو اوسکے حکم کی
تعلیم کے لیے فرماتے تہے کہ اگر کوئی شک مین پڑے اور اوسکو معلوم نہو سکے کہ تین رکعتین پڑہی ہین یا چار
رکعتین مثلاً تو چاہیے اوسکو کہ بنا یقین پر رکہے اور شک کو اعتبار نکرے اور بمقتضاے اوس تردد کے اس
صورت مین اسپر قرار دے کہ تین رکعتین پڑہی ہین کیونکہ پڑہنا تین رکعتون کا یقینی ہے اگرچہ چار رکعتین
پڑہی ہون اور سجدہ سہو کا کرے اور امام ابی حنیفہ رح کہتے ہین کہ تحری کرے اور جسطرف کہ ظن غالب ہو بنا اوسپر
رکہے خواہ کم ہو یا زیادہ ہو اور اگر ظن غالب ایک جانب ہو تو بنا یقین پر کرے اور بعض لوگ اس حکم مین
ایسے امام اجل پر طعن کرتے ہین کہ خلاف حدیث کہا ہے کیونکہ حکم کرنیوالا ہے عقل کی بنا پر اور نہین جانتے ہین
کہ ظن غالب پر بنا کرنا شرع مین ایک اصل مقرر ہے جسکو اس حدیث مین ظن کہا ہے جیسا کہ قبلہ کی اشتباہ مین ہے
اور سوا اسکے ہے اور صحیحین مین ہی ابن مسعود سے آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا شک
احدکم فلیتحر الصواب ولیتم علیہ یعنی جب شک ہو تم سے کسی کو پس سوچ لے صواب کو اور پورا کرے اوسپر اور
ایسے ہی نقل کیا شمنی نے اور جامع الاصول مین ساتھ روایت نسائی کے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من اوہم فی صلوٰتہ فلیتحر الصواب ثم لیسجد سجدتین بعد ما فرغ وہو جالس
یعنی جس شخص کو شک پڑجاے اپنی نماز مین پس سوچ لے صواب کو پہر دو سجدے کرے بعد فارغ ہونے کے
دران حالیکہ بیٹہا ہووے اور ترمذی نے کہا ہے کہ بعض اہل علم شک کی صورت مین کہتے ہین کہ نماز کا اعادہ
کرے انتہی اور مذہب امام ابی حنیفہ رح کا یہ ہے کہ اگر پہلی دفعہ شک ہوا ہے یعنی شک کرنا اوسکی عادت نہین ہے
تو پہر سے نماز پڑہے اور اگر ایسا نہو تو تحری کرے اور اگر بعد تحری ظن غالب ایک جانب کو نہو تو بنا عقل پر رکہے
اور امام محمد نے موطا مین کہا ہے کہ اور آثار بیچ باب تحری غالب کے ظن بسیار ہے اور کہا ہے کہ اگر ایسا نکرے
تو دوسری طرح پر نجات سہو اور شک سے دشوار ہوگی اور بیچ اعادہ کے صورت کثرت شک مین اور اوس کے

جسطرح سے تم سہو بجا لاتے ہو اور مذہب امام حنفیہ میں تفصیل اس صورت کی مذکور ہے فقہ خامس میں اور پانچویں باب
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر میں تین رکعتیں پڑہیں اور خانۂ مبارک کی طرف مراجعت فرمائی
صحابہ آپکے پیچھے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس سے آگاہ کیا آپ پھر مسجد میں تشریف لائے اور ایک
رکعت پڑہی اور سلام پھیرا اور بعد سلام کے دو سجدے کیے اور دوسری دفعہ سلام پھیرا اور انہیں پانچ مقاموں
میں آپ نے سہو فرمایا ہے اور مجتہدین نے دوسرے مقاموں کو جو ان پانچوں مقاموں کے سوا ہیں انہیں پر قیاس
کیا ہے اور داؤد طائی جو امام اہل ظواہر کے ہیں اور اصحاب ظواہر ایک فرقہ ہے جو ظواہر نصوص پر عمل کرتے
ہیں اور غیر منصوص کو اوسپر قیاس نہیں کرتے ہیں اور منکر قیاس ہیں کہتے ہیں سجدہ نکرنا چاہیے بجز ان پانچ
مقاموں کے جنمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہے اور ان مقاموں کے سوا میں اگر سہو ہو جائے تو
سجدہ نکرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مقاموں میں سجدۂ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا ہے
اور بعضے مقاموں میں بعد سلام کے جیسا کہ سیاق احادیث سے معلوم ہوا اور امام شافعی رح سب جگہ سجدہ
سہو سلام کے پہلے کرتے ہیں بسبب ترجیح اون حدیثوں کی جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں یا بوجہ ادعای ناسخیت
اور منسوخیت کی اور امام ابو حنیفہ رح کل سجدۂ سہو کے بعد سلام کہتے ہیں ساتھ ترجیح دینے اس حدیث کے اور
حدیثوں پر جو اس بارہ میں وارد ہوئی ہیں اور کتب ستہ میں عبداللہ بن مسعود سے آیا ہے کہ سجدہ کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد اور ایک حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے ابوداؤد اور ابن ماجہ
اور احمد اور عبدالرزاق نے ثوبان سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم یعنی ہر سہو کے
لیے سلام کے بعد دو سجدے ہیں اور قول قوی زیادہ ہے فعل سے جیسا کہ اصول فقہ میں ثابت ہوا ہے
خصوصا وقت متعارض ہونے دو فعلوں کے ساتھ قیاس کے جیسا کہ مذہب فقیہوں کا ہے کہ رجوع کرے
طرف قیاس کے وقت متعارض ہونے دو حدیثوں کے کیونکہ سجدۂ سہو کا مکرر نہیں ہوتا ہے پس بعد سلام کے
چاہیے کرنا تاکہ اگر سہو سلام کا ہی واقع ہو تو اوس سے پورا ہو جائے ایسے ہی کہا ہے شیخنی نے اور یہ بھی کہا ہے
کہ قول سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود اور عمار بن یاسر اور ابن عباس اور ابن الزبیر رضوان اللہ
علیہم اجمعین کا ہے اور شک نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز اس طریق سے نہ ہوتا تھا کہ آپ متردد
ہوتے اور نہ دریافت ہوتا کہ کے رکعتیں پڑہیں اور کسی طرف جزم نکر سکتے اور صورت نسیان میں
جزم رکھتے تھے ایک جانب اگرچہ واقع کے خلاف ہو لیکن اوسکو مقرر فرماتے تھے اور صورت شک

ایسے ہی ہو نہ فی نفسہ آیا ہو اور یہ خبر صادق ہے بلا شبہہ یا کنایہ ہو عدم واقفیت سے یہ سبب کمال استغراق کے
پس گویا کہ فرمایا آپ نے کہ اس وقت مین واقفیت نہین رکھتا ہون مین اور یہی صادق ہو فافہم اور جواب
دوسری اشکال کا یہ ہے کہ سہو سے بات کرنا اور جو چیز کہ منافی ہے اوسکا سرزد ہونا مفسد نماز نہین ہو اور جواز بنا
اور عدم استیناف کو منع نہین کرتے ہین اور پوشیدہ نرہے کہ یہ مذہب جو حنفیہ کا ہے کہ نسیان عذر نہین ہے
نماز مین جاری نہوگا اور یہی کہتے ہین کہ یہ قصہ نماز مین بات کرنیکے نسخ سے پہلے ہوا ہو اور تحقیق یہ ہو کہ اوسکے
بعد ہوا ہے اور بعضے یہ کہتے ہین کہ یہ سب گفتگو اشارہ سے ہوئی تھی نہ بات کرنیکے ساتھ اور یہ بات نہایت
بعید ہو اور یہی کہتے ہین کہ یہ قصہ برخلاف قیاس تھا پس مقتصر بمورد رہے اور شرح کنز الدقائق مسمی بہ بحر الرائق
مین لکھا ہے کہ ہمنے اس اشکال کا کوئی جواب امام شافعی سے نہین پایا ہے اور مذہب امام احمد کا یہ ہے
کہ بات کرنا عمداً اور سہواً مبطل ہے لیکن اوسوقت مین کہ امام تکلم نماز کی مصلحت کے لیے کرے جیسا کہ وہ گمان
کرے کہ نماز مین تمام کر چکا بعد اوسکے معلوم ہوا کہ تمام نہین ہوئی ہے پس پورا کرے نماز کو اور یہ بھی تکلم
ذی الیدین ہو اور بعضون نے کچھ جواب اوسکا نہین دیا ہو اور اس حدیث مین ایک گفتگو طولانی ہو اور
شیخ ابن حجر نے شرح بخاری مین اوسکو پورا کیا ہو اور تیسرے یہ ہو کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی اور جب نماز سے آپ فارغ ہوئے تو ایک رکعت رہ گئی تھی اور جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت
آپ نے فراموش کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کو پھر گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا اونہون نے
تکبیر کہی اور ایک رکعت جو آپ نے فراموش کی تھی پڑہی اور سلام پھیرا اور رجعت فرمائی اور اس حدیث مین
ذکر سجدہ کا مسکوت عنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقام شاید کہ مقتضی اوسکا نہین ہو اور امام شافعی رح کے نزدیک
سجدہ سہو کا واجب نہین ہو بلکہ سنت ہو اور طحاوی نے کہا ہو بعضے حنفیہ کے نزدیک بھی سنت ہو اور شرح ابن الہمام
مین بعضے حنفیہ سے نقل کیا ہے کہ کہا ہو اونہون نے سنت ہو نزدیک عامۂ صحابہ کے واللہ اعلم اور چوتھی بات
یہ ہو کہ دوسری نماز ظہر کی پڑہی اور ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسمین زیادہ فرمائی صحابہ نے
عرض کیا کہ نماز مین ایک رکعت زیادہ ہوگئی ہو فرمایا آپ نے کیا سبب ہو عرض کیا اونہون نے کہ آپ نے
پانچ رکعتین پڑہی ہین اوسوقت آپ نے دو سجدے سہو کے کیے اور سلام پھیرا اور اوسی پر اقتصار کیا اور
اس حدیث کے آخر مین کہ انما انا البشر مثلکم انسی کما تنسون الحدیث یعنی مین بھی بشر ہون تم جیسا بھولتا ہون

کہ جلدی کرے مغرب کی سنت کے لیے منافات نہین رکھتا ہی ساتھ پڑہنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر کے دس بار جیسا کہ کہا گیا ہی کہ اتنی مقدار منافی تعجیل کی نہین ہے اور اگر جی زیادہ
مقدار ہے تعجیل مین تو اس ذکر کو بعد سنت کی پڑہے کیونکہ منافی فرض کی بعدیت کی ساتھ نہین ہے جیسا کہ
گذرا ہے اور جو بعضے لوگ آیۃ الکرسی مغرب کی سنت کے بعد پڑہتے ہین مخالف سنت کے ہے کسواسطے پڑہنا
قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کا سنت ہی **وصل سجدۂ سہو کے بیان مین** آگاہ ہو
کہ سہو و نسیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اون باتون مین جو متعلق ہین ساتھ اخبار اور ابلاغ کے جائز
نہین ہے بالاتفاق لیکن افعال مین جو نماز مین اور غیر نماز مین ہے اوسمین عالمون کا اختلاف ہی اور
اہل حق کے نزدیک مختار جواز اوسکا ہی اور حقیقت مین وہ حکمت بالغہ الٰہی عز شانہ کو شامل ہے بیچ
مشروع کر دینے احکام کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ کے اقتدا کی سعادت پانے مین اور فقط تشریع حکمت
نہین ہے کیونکہ تشریع بغیر اوسکے ممکن ہی جیسا کہ فرماتے تہے جو شخص بھولجائے سجدۂ سہو کو اوسپر لازم ہے
جیسا کہ صورت شک مین آئی گا لیکن یہ نکتہ ساتھ ضمیمۂ دریافت سعادت اقتدا کے تمام ہوتا ہی اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فراموش ہو جاتی ہی مجکو تا کہ سنت کر دونین جو کچہ کہ خبر مین ہی اور جزا اوسکی
مشروع ہو جائے اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ مروی ہی یہ بات کہ پانچ مقام پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تمام عمر مین نماز کے اندر سہو فرمایا ہی اور اسکے سوا ثابت نہین ہوا ہے اول تو نماز ظہر مین کہ تشہد
اول مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور اوٹھ کہڑے ہوئے جب نماز تمام فرمائی تو دو سجدے کیے
پھر سلام پھیرا اور دوسرے یہ ہی کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی یا عصر کی دوسری رکعت مین
سلام پھیر دیا اور بول اوسٹھے بعد اوسکی آپ نے یاد کیا اور تمام کیا اور بعد سلام کے دو سجدے فرمائے بعد دو
سجدون کے سلام پھیرا اس حدیث مین سجدۂ سہو بعد سلام کے تہا اور اسکو حدیث ذو الیدین کہتے ہین
کہ یہ نام صحابی کا ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا یا رسول اللہ کیا کچہ کمی ہوئی نماز مین یا کچہ
فراموش ہوا آپکو فرمایا آپ نے کچہ بہی نہا اور اس حدیث مین دو اشکال وارد ہوتے ہین ایک تو یہ ہی کہ یہ خبار
برخلاف واقع کے ہے اور متفق ہین عالم اقوال اور اخبار مین سہو کے نہ جائز ہونے پر اور خلاف افعال مین
ہی اور دوسرا اشکال ہی تکلم کے واقع ہونے مین اور دوسرے افعال مین جو منافی نماز کے ہین کہ ساتھ اتمام
نماز کے اور عدم استیناف کے اور جواب اشکال اول کا یہ ہے کہ مراد اوس سے یہ ہے کہ میرے اعتقاد مین

سنت کا بعد فرض کے پڑہنا درمیان فرض اور ذکر اور دعاؤن کے جو مذکور ہوئی ہین سبب فصل اور نہ بعدیت
ہونیکا ہوگا یا نہین ہوگا اس جگہ بہی محل نظر کا ہے اور ظاہر یہ بات ہی کہ ہوگا خصوصاً اوس شخص کے قول پر
جو فرض کے ساتھ سنت کی وصل کو سنت قرار دیتا ہی اور فرض کی ادا کرنے کے بعد سنت کے پڑہنے کے لیے
جلدی سے اوٹھنے کو سنت ٹھہراتا ہی اور بیچ حدیث ابن الہمام کے تصریح کی ہی کہ پڑہنا بعضی دعاؤنکا اور ذکروں کا
پیچھے نماز فرض کے جو حدیثون مین وارد ہوا ہے فرض کے ساتھ متصل ہونے کا تقاضا نہین کرتا ہی بلکہ ہونا اونکا
سنت کے بعد بغیر اشتغال اون چیزون کے جو نماز کی توابعات مین سے نہین ہے کفایت کرتا ہی اور اختلاف
عالمون کا ہی سنت کے وصل کرنے کی اولویت مین جو فرض کے بعد ہی بعضے کہتے ہین کہ قیام سنت کا
متصل فرض کے مسنون ہے اور اس درمیان مین نفلون اور سنتون کے ساتھ مشغول سچا ہی ہونا اور
یہ قول مخالف اوس حدیث کی ہے جو وصل کی نہی مین واقع ہوئی ہے اور بیچ سنن ابی داؤد کی ابی امامہ سے
منقول ہے کہ کہا اونہون نے کھڑا ہو گیا ایک شخص جسنے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تکبیر اولی
پائی تہی تاکہ متصل سنت پڑہی حضرت عمرؓ نے اوسکا شانہ پکڑ کر ہلایا اور فرمایا بیٹھ جا کیونکہ ہلاک ہوئے ہین
اہل کتاب اس بات سی کہ ہوتا اونکی نماز مین فصل پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
یہ بات پسند فرمائی پس مختار بعضی دعاؤن اور ذکرون مین فصل ہے لیکن اولی یہ ہی کہ بعضی دعاؤن اور ذکرون مین
جو مختصر ہین فصل کرے اور بعضی ذکر اور دعائین جو طولانی ہین بعد سنتون کی پڑہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے فصل کرنا ساتھ اون ذکرون کے جو ہمیشہ کیے جاتے ہین مسجد مین نہین مثلاً آیۃ الکرسی اور تسبیحات اور جو مثل
اسکی ہین اور حلوائی نے کہا ہی کہ درمیان فرض اور سنت کی وردون کا پڑہنا کچہ قباحت نہین رکہتا ہی اور یہ
اولویت مذکور کے ساتھ منافات نہین رکہتا ہی کسواسطے کہ اس عبارت مین اولویت اوسکے خلاف کی
مشہور ہے اور خلاصہ مین کہا ہی کہ جب سلام پہیرے امام ظہر یا مغرب یا عشا کی نماز کا کہ بعد اوسکی سنتین ہین
مکروہ ہے اوسکو بیٹھے رہنا چاہیے کہ کھڑا ہو جائے واسطے سنت پڑہنے کے اور نفل نہ پڑہی فرض کے مقام مین بلکہ
پہر جائے دہنے طرف یا بائین طرف یا پیچہے سرک آئے اور اگر چاہی پہر جائے اپنے مقام پر کیونکہ افضل ہے
اور جس نماز مین سنتین نہین ہین مکروہ نہین ہے کہ اپنے مقام مین رو بقبلہ بیٹھا رہے یا چلا جائے یا پہر بیٹھے
روبرو قوم کے اگر مقابل مین کوئی مسبوق نہو اور سنت مین سب برابر ہی لیکن افضل یہ ہی کہ پہر جائے اپنے
مقام پر واسطے نفل پڑہنے کے اس سب کو ذکر کیا ہے بیچ شرح ابن الہمام کے اور یہ بات جو وارد ہوئی ہے

اور اگر شب صفین مین آخر شب تک یاد آتا تمام پڑھ لیتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری یہ تعلیم فرمائی کہ جب نماز صبح کی پڑھ چکو کہو لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر دس بار اور بعد نماز مغرب کے بھی دس بار جیسا کہ گذرا ہے اور دوسرے نے ایک مشاہیر سے نقل کی ہے کہ بعد نماز فرض کے آیۃ الکرسی پڑھنا ہے چنانچہ سنن نسائی مین منقول ہے اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد بھی زیادہ کیا ہے اور اس حدیث کے ورد کو حدیث کے حافظون نے ایک دوسری جماعت سے روایت کیا ہے اور تصحیح کیا ہے ابن جوزی نے جیسی کہ اونکی عادت ہے کہ افراط کے سبب سے بغیر تحقیق حدیث پر حکم موضوعیۃ کر دیتے ہین اسکو موضوعات مین نقل کیا ہے اور حدیث کے حافظون نے اونپر اسی وجہ سے طعن کی ہے اور بیچ معجم طبرانی کے آیا ہے من قرء آیۃ الکرسی فی دبر الصلوٰۃ المکتوبۃ کان فی ذمۃ اللہ الی الصلوٰۃ الاخری یعنی جو کوئی پڑھیگا آیۃ الکرسی ہر نماز فرض کے بعد رہیگا خدائے تعالیٰ کی پناہ مین اور اوسکی امان مین نماز آیندہ تک اور اسکو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے منجملہ اونکے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ ہین اور مشکوٰۃ مین حدیث امیر المومنین علیؓ ایسی ہی نقل کی گئی ہے کہ کہا ہے اونہون نے سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اس منبر کی سیڑھیون پر جو کوئی پڑھیگا آیۃ الکرسی بعد ہر نماز کے نہ منع کرینگے اوسکو اندر آنے بہشت کے مگر موت یعنی شرط ہے موت جنت مین داخل ہونے کے لیے کیونکہ بغیر موت کے جنت مین نہین جا سکتا اور جو شخص اسکو پڑھیگا سوتے وقت امان مین رکھیگا خدائے تعالیٰ اوسکے گھر کو اور اوسکے ہمسایہ کے گھر کو اور کتنے دوسرے گھر کے لوگون کو جو اوسکے گرد ہین روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے اور کہا ہے سند مین اسکی ضعیف ہین اور یہی حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰؓ سے آیا ہے کہ فرمایا اونہون نے سید آیات قرآنی اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہے اور حدیث بخاری کی ابی ہریرہؓ سے آیۃ الکرسی کی فضیلت مین جسمین صدق وہو کذب مذکور ہوا ہے معروف ہے **تنبیہ** آگاہ ہو کہ حدیثین متعدد جو قرآن کے باب مین واقع ہوئی ہین کہ بعد نماز کے پڑھے جیسے دعائین مذکور ہین اور آیۃ الکرسی اور معقبات اور سوا اسکے اور مراد بعدیت سے یہ نہین ہے کہ بغیر فصل کے نماز کے ساتھ اتصال کیونکہ ایسا ہے وہ محال ہے بلکہ اوس چیز کا فصل نہونا مراد ہے کہ عرف مین جسکے ساتھ اشتغال کرنے کے مانع ہین اعراض اور نسیان اور تشاغل بغیر ذکر اور دعا کے نہ شمار کرین اور اگر کثرت عرفی کی حد کو نہ پہونچے تو بھی ضرر نہین رکھتا ہے پس نماز سے فارغ ہونے کے بعد جو کچھ اوپر وجہ مذکور کے پڑھے اوسکے بعد اوسکے پیچھے ہے لیکن یہ بات رہی کہ معمولی

نکرو اور غم نہ کھاؤ کیونکہ تم سو برس پہلے دولتمندون سے بہشت مین جاؤگے اور یہ حدیث جزو اوس حدیث کا ہے جو مشکوٰۃ
مین ابی داؤد اور ابی سعید خدری رضؓ سے منقول ہے اور یہ جزو فقرا اور سبکدوشی کی ہے جو فقیرون کو حاصل ہے اور زیادہ
نعمتون کے سوال اور حساب پر موقوف نہ ہونے اور پہلے جنت مین فقیرون کا داخل ہونا منافات ساتھ فضیلت
اور بلند مرتبون دولتمندون کے اور اونکے عملون کے کثرت ثواب سے نہین رکھتا ہے اور بعض عالم کہتے ہین
کہ فقرا مہاجرین کے ساتھ مخصوص ہے جسطرح پر حدیث مین آیا ہے اور بعض حدیثون مین مطلق فقرا واقع ہوئے
ہین واللہ اعلم اور اس ورد مذکور کا پڑہنا سوتے وقت آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ورد کو
اپنی دختر حضرت فاطمہؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ کو سکھایا ہے امام احمد کی مسند مین بروایت ام سلمہ ثابت ہوا ہے
کہ تشریف لائین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دولتسرا مین طلب کرتی ہوئین
ایک خادم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی جاریہ کو تاکہ خدمت کرے روایت کرتی ہین کہ دست مبارک
مین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بہت چکی پیسنے سے اور پشت نازک مین اون ہاتھون کے پانی بھرنے سے
گھٹے پڑ گئے تھے اور گرد روی مبارک کی جھاڑو کے غبار سے اور کھانا پکانے کے دھوین سے میلی ہو گئی تھی
اور جب تشریف لائین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر مین نپایا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو پوچھا کہ میری بیٹی فاطمہؓ کسواسطے آئی تھی حاضرین نے عرض کیا کہ خادمہ کے طلب کرنے کو
تشریف فرما ہوئی تھین پس تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر مین اور حضرت فاطمہؓ
کے سرہانے آپ رونق افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا یا فاطمہؓ خادم طلب کرتی ہو خادم خود ہمارے پاس ہے
اگر کہین سے آئے تو ہمکو خبر کرو تاکہ ہم تمہاری خدمت کے لیے دین بعد اوسکے فرمایا یا فاطمہؓ محنت اور مشقت
دنیا کی سہل ہے ہر طرح سے گذر جاتی ہے اے فاطمہؓ تقوی کرو اور بندگی کرو خدای تعالی کی اور خدمت کرو
اپنے شوہر کی مین تمکو ایک چیز سکھاتا ہون جو بہتر ہے خادم سے تم تسبیح کرو خدای تعالی کی تینتیس ۳۳ بار سوتے وقت
اور حمد کرو اوسکی تینتیس ۳۳ بار اور تکبیر کہو تینتیس ۳۳ بار روایت کیا ہے اوسکو بخاری اور مسلم اور ابی داؤد اور ترمذی نے
اور بعضی روایتون مین ایک امین کا بغیر تعین چونتیس ۳۴ بار کے آیا ہے اور دوسری روایت مین بیچ صحیحین کے
حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ دونون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب
فرمایا اور تعلیم کیا ہے پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس ورد کو ہرگز نہین چھوڑا
اور عرض کرتے تھے حضرت علیؓ کہ جب سے مین نے یہ ورد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مجھسے ہرگز فوت نہین ہوا

اور تحمید کرو بعد ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار اور تکبیر کہو بعد ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار کہا اونہون نے ہان پس کہا اوس
شخص نے کہ اگر ہر ایک کو پچیس پچیس دفعہ پڑہو اور تہلیل کو اوسمین داخل کرو تو بہتر ہو اور جب صبح ہوئی اون
انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین خواب عرض کیا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے ویسے ہی کرو جیسا کہ وہ شخص کہتا ہے اور بسوقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہی اسمین
ہوا تو سنت ہو گیا اور ایک روایت مین بخاری سے آیا ہے سبحان اللہ دس مرتبہ اور الحمد للہ دس مرتبہ اور
اللہ اکبر دس مرتبہ اور ایک دوسری روایت مین بیچ صحیح مسلم کے گیارہ بار سبحان اللہ اور گیارہ بار الحمد للہ
اور گیارہ بار اللہ اکبر آیا ہے اور بعضے عالمون نے کہا ہے کہ یہ روایتین تحقیق تفسیر ہین بعضی روایتون کے
اور حدیث ابی ہریرہ رض کی تسبحون وتحمدون وتکبرون دبر کل صلوٰۃ ثلثا وثلثین ہے یہ بہی تفسیر واقع ہوئی ہے
کیونکہ مراد یہ ہے کہ ہر کلمے کو تینتیس ۳۳ بار پڑہے جیسا کہ اور حدیثون مین منصوص علیہ ہے اور صحیحین مین ان تعقیبات
کے ثواب مین وارد ہوا ہے کہ جو شخص اسکو بعد نماز پڑہے گناہ اوسکے بخشدیے جاہین اگرچہ ہون وہ ہی گناہ
مانند کف دریا کے اور ہی روایت آئی ہے کہ کہا ہے ابو ہریرہ رض نے کہ حضور مین جناب سرور کائنات کے
فقرا مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سے سبقت لیگئے ہین دولت اور ثروت والے
جو مسلمان ہین عالی درجون مین اور نعیم مقیم مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سبب سے عرض کیا
اون لوگون نے کہ نماز پڑہتے ہین وہ جیسے کہ ہم نماز پڑہتے ہین روزہ رکہتے ہین وہ جیسا کہ ہم روزہ رکہتے ہین اور
صدقہ دیتے ہین وہ اور ہم سے نہین ہو سکتا غلام آزاد کرتے ہین وہ اور ہم سے نہین ہو سکتا فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمکو ایسی ایک چیز سکہاؤن مین کہ اگر تم اوسکو کرو تو کسیکو وہ نصیب نہو جو تمکو ہو
پس فرمایا اوس جناب نے تسبحون وتحمدون وتکبرون دبر کل صلوٰۃ ثلاثا وثلثین پس دولت والون نے بہی
یہ حدیث سنی اور اسپر عمل کیا پہر وہ فقرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے دوست جو دولت والے ہین اونہون نے بہی اسکو سنا اور اسپر عمل کیا
اور ہمارے برابر ہو گئے اس عمل مین اب ہم کیا کرین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیجیے ذالک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء یعنی یہ فضل اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے اس حدیث سے غنی شاکر کی
فضیلت فقیر عابد پر لازم ہوئی اور اس بحث نے اپنی جگہ پر تحقیق پائی ہے اور بعضی حدیثون مین آیا ہے
کہ جب اون فقیرون کا دل ٹوٹ گیا اور غمگین ہوئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کن

انی توکلت علی اللہ ربی وربکم بیشک بھروسا کیا مین نے اللہ پر جو پالنے والا میرا اور تمہارا ہی اور قول ہے سبحانہ
تعالی کا وان یکاد الذین کفروا الخ اور یہ مراد کلمات معوذتین مین اور ایک روایت مین معوذتین بھی آیا ہے
پس کوئی مشکل نہین واقع ہوتی ہی اور دس بار قل ہو اللہ کا پڑہنا بھی بعد ہر نماز کے آیا ہے اور یہ بہت بڑی
بزرگی رکھتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رض کو وصیت اس بات کی فرمائی کہ بعد
ہر نماز کے پڑہا کرو اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک یعنی اے اللہ میرے مدد دی تو مجکو اپنے
ذکر پر اور اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادتون پر اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا تعالی کی
مین تجکو دوست رکھتا ہون اے معاذ پس ترک نکرنا اس دعا کا پڑہنا ہر نماز مین اور یہ حدیث معروف ہی درمیان
علما کے اور مسلسل ہے ساتھ واللہ انی لاحبک کے یعنی قسم ہی اللہ تعالی کی بیشک دوست رکھتا ہون
مین تجکو اور یہ فقیر بھی بعض علماء مین کے طریق سی اوس سی مشرف ہوا ہی اور ایک ورد اوراد مشہور مین سے
جو بعد نماز فجر اور مغرب کی ہین آیا ہے وہ یہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی
قدیر یعنی نہین ہی کوئی معبود سوا اللہ کے کہ اکیلا ہی وہ شریک اوسکا کوئی نہین ہی اوسکے لیے سلطنت ہے
اوسکے لیے حمد ہے اور وہ ہی سب چیز پر قادر ہی اور اسکو دس بار پڑہنا لیکن اسکے پڑہنے کے مقام مین دو صورتین
ہین ایک تو یہ ہی کہ بات کرنے سے پہلے پڑہے اور ایک روایت مین یہ ہی کہ قبل اس سی کہ پہرے نماز سی اور سیدہا
کرے پاؤن کو اور یہ ہے ورد نیکیون کی ثابت کرنے اور گناہون کی مٹنے اور درجون کے بلند کرنے مین بہت
بڑی تاثیر رکھتا ہی اور مشہور زیادہ تر وردون مین سی بعد فرضون کے ذکر مقیات ہی جو نام ان کلمون کا ہی کہ آگے
پیچھے ایک دوسرے کے آتے ہین یعنی سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ
تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار پڑہے اور سو کو پورا کرے ساتھ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر کے روایت کیا ہی مسلم نے اور دوسری روایت مین مسلم کے اللہ اکبر چونتیس بار
اور اس سی سو پورے ہوجاتی ہین اور دوسری روایت مین سبحان اللہ پچیس ۲۵ بار اور الحمد للہ پچیس ۲۵ بار
اور اللہ اکبر پچیس ۲۵ بار اور لا الہ الا اللہ پچیس ۲۵ بار آیا ہی اور جامع الاصول مین نسائی سی اور مشکوۃ مین احمد
اور دارمی سی بھی اوزید بن ثابت سی آیا ہے کہ جب صحابہ رض مامور ہوے کہ بعد ہر نماز کے تسبیح کرین تینتیس ۳۳ بار
اور تحمید کرین تینتیس ۳۳ بار اور تکبیر کرین تینتیس ۳۳ بار تو ایک انصاری رض نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص اون سے
پوچھتا ہے کیا حکم فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو کہ تسبیح کرو بعد ہر نماز کے تینتیس ۳۳ بار

ولا ینفع ذا الجد منک الجد یعنی نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہے نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے سلطنت
اور اوسی کے لیے حمد ہے اور وہی سب چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے نہین ہی کوئی منع کرنیوالا اوس چیز کا جسکو تو
دیتا ہے اور نہین ہی کوئی دینے والا اوس چیز کا جسکو تو منع کرتا ہی اور نہین فائدہ دیتی کوشش صاحب دولت کو
تیرے عذاب سے اور جد دونون مقام مین ساتھ فتح جیم کے ہی یعنی بخت اور غنی کے یا بمعنی پدر کلان یعنی غنا اور
نسبت خدای تعالی کے نزدیک کچھ کام نہین آتی عمل چاہیے کرنا اور بعضون نے ساتھ کسر جیم کے بھی پڑہا ہے
یعنی کام صاحب فضل اور رحمت کے ہے کوشش اور شقت علت نہین ہی اور کہا ہے کہ زیر کے ساتھ پڑہنا ضعیف ہے
اور زبر کے ساتھ پڑہنا مختار ہی یعنی اول کے اور کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم + لا الہ الا اللہ وحدہ لا نعبد
الا ایاہ ولہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون یعنی نہین ہے
کوئی معبود سوای اللہ کے اور نہین عبادت کرتے ہم مگر اوسی کی اور اوسی کے لیے نعمت ہے اور اوسی کے
لیے فضل ہے اور اوسی کے لیے ثنا ہے اور خوبی ہی نہین ہی کوئی معبود سوا اللہ کے ہی لگاو بندگی اوسکے لیے
اگرچہ برا مانے کافر اور امام نووی نے کہا ہے بعد سلام پھیرنے کے استغفار کو سب قسمون کے ذکر پر جو وارد
ہوئین مقدم رکھے اور کہا ہی کہ بعد اوسکے اللھم انت السلام اور بعد اسکے لا الہ الا اللہ وحدہ قدیر
تک پڑہی اور ایسے ہی ذکر کیا ہی شیخ ابن حجر المکی نے جو ہمارے شیخون کے شیخ ہین بیچ حدیث مشکوۃ کی شرح مین
اور بیچ حدیث مسلم کے آیا ہی کہ اس ذکر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے پڑہتے تہے اور بعضے عالمون نے
کہا ہی کہ افضل تمام حالتون مین اخفا کرنا ہے بیچ ذکر کے اور دعا مین بھی امام اور اکیلے کو اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا پکار کے پڑہنا واسطے تعلیم کے تہا اگر کسی دوسری جگہ مین امام کے نزدیک پکار کے پڑہنے مین
اور ظاہر کرنے مین کوئی مصلحت ہو تو تعلیم کے قصد سے اظہار کرنا درست ہی بلکہ مستحسن ہی اور معوذات کا پڑہنا
ہر نماز کے بعد آیا ہی اور یہ حدیث نہایت صحیح ہی اور مراد معوذات سے جو ساتھ کسر واو مشدد کے ہی معوذتین ہے
اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہی ساتھ مذہب اکثر کے جمع دو کی آئی ہی اور بعضے
علما سورہ اخلاص بلکہ سورۃ قل یا ایہا الکافرون کو بھی داخل کرتے ہین کیونکہ اوسمین براءت ہی شرک سے
جو استعاذہ کے معنی مین ہی یا مراد اون آیتون سے ہے جو شامل ہین استعاذہ کے معنی کو اور تفویض اور توکل کو
معوذتین اور مثل اوسکے جو ہی شامل رکھتی ہین مثل قول سبحانہ تعالی اکثر قل رب اعوذ بک من ہمزات الشیاطین
یعنی کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے رب پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے شیطانون کے مکر سے اور مثل اوسکے

اور لازم نہین ہے کہ تمام دعائین اور ذکر ہمیشہ پڑہے جائین بلکہ جتنا کہ اوسمین سے کلا اور بعضا پڑہا جاے باعث نگہدار کہنے فضیلت کا اور اتباع سنت کا ہوا اوس طرح پر تصریح کی ہے امام محی الدین نووی نے بیچ دعاؤن استفتاح کے اور مانند اسکے اور ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل بھی اسی طرز پر تہا نہ یہ کہ تمام دعائین سب وقتون مین ہمیشہ پڑہتے تہے اور اسی سبب سے بعضی حدیث کی کتابون مین بعضی چیزین ہین جو دوسری کتابون مین نہین ہین اور صحابہ سے جس کسی نے کوئی چیز اوسمین سے جو وقت مین سنی ہے عمل مین لایا ہے اور روایت کی ہے جیسا کہ تمام نفلون کی دعائین اور مندوبات مین حال ایسا ہی ہے اور باعث اختلاف کا بھی یہی ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ مذہب اور ترغیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ پڑہنے دعاؤن اور ذکر کے عمل کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکے ساتھ لازم نہین آتا اور بعضی دعائین اور ذکر جو مشہور ہین اور کچہ باتین اور نکتہ اوسمین مذکور ہین اس جگہ ذکر کی جاتی ہین پہلے استغفار تین بار اس لفظ کے ساتھ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ یعنی مغفرت چاہتا ہون مین ایسے معبود سے کہ نہین ہے کوئی مگر وہی زندہ اور قائم ہے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے اور بیچ حدیث ترمذی کے مطلق واقع ہوا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تہے تین بار استغفار کرتے تہے اور پوچہا گیا اوزاعی سے جو امام شام کے ہین کہ کیفیت استغفار کی کیا ہے کہا اونہون نے فرماتے تہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ اور بعض نادان تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ استغفار نماز کے بعد وہم دلواتا ہے اس بات کا کہ نماز گناہون کی قبیل مین سے ہوگی جیسا کہ فرقہ گمراہ ہے کہ اونکو معتزلہ کہتے ہین نقل کرتے ہین ناقل کہ وہ بھی فرقہ کہاتا ہے کہ جو کوئی بعد نماز کے کلمہ توحید پڑہے کافر ہوا اور بھول اور چوک جو نماز کے ادا مین واقع ہوتی ہے کافی ہے بیچ مستحب ہونے استغفار کے اور خود بعد وارد ہونے سنت صحیح کے یہ گفتار ساقط ہے بعد اوسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام روایت کیا ہے اوسکو مسلم نے اور بعضون نے بعد منک السلام والیک یرجع السلام بھی زیادہ کیا ہے بیچ اور ادمشائخین کے اس سے بھی زیادہ ترکہتے ہین فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام یعنی زندہ رکھ ہمکو اے رب ہمارے ساتھ سلامتی کے اور داخل کر ہمکو سلامتی کے گہر مین اور بیچ روایات صحیحہ کے نہین آیا ہے مگر اوستد جیسا کہ ذکر کیا ہے شیخ ابن حجر مکی نے مشکوٰۃ کی شرح مین اور کہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت

نہین رکھتی ہین مگر اس بات پر کہ بند فرمانا آنکھون کا دائمی اور ہمیشگی کے ساتھ نتھا اور اس جگہ سے لازم نہین آتا
ہمیشہ اور دائمی کھلا رکھنا چشم مبارک کا اور اگر مقصود یہ ہے کہ تمام نماز مین آنکھین بند نہ رہتی تھین تو یہ دلیلین پوری
ہین لیکن ظاہر یہ ہے کہ مقصود ثابت کرنا دائمی آنکھون کے کھلے رہنے کا ہے کہ ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بند نفرماتے تھے واللہ اعلم اور فقہا کو آنکھون کے بند کرنے کی کراہت مین اختلاف ہے اور ہمارے نزدیک مکروہ
ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حق یہ بات ہے کہ اگر کسی کو نماز مین آنکھین کھولنے سے پراگندگی اور پریشانی
حاصل ہو جیسا کہ اوسکے قبل جانب کو چیز ہو جو مشغول کرنیوالی قلب کی ہو بند کرنا آنکھ کا مکروہ نہین ہے بلکہ
بہت قریب باستحباب ہوگا بنظر عموم دلیلون کی جو رغبت دینی اور نگاہ رکھنی حضور اور خشوع کے وارد ہوئی ہین
اور آنکھ بند کرنے کی نہی صریح نہین وارد ہوئی ہے **وصل پیچ بیان ذکرون اور دعاؤن کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے پڑھتے تھے** ثوبان رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ کہا ہے اونہون نے جب پڑھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے یعنی سلام
پھیرتے تھے تو استغفار فرماتے تھے تین بار اور فرماتے تھے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت
یاذا الجلال والاکرام یعنی اے اللہ میرے تو سلام ہے اور تیرے ہی طرف سے سلامتی ہے برکت دیتا ہے
تو اے صاحب جلال اور بزرگی کے اور کہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نہ بیٹھتے تھے مگر اوتنی مقدار کہ فرماتے تھے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال و
الاکرام روایت کیا ہے ان دونون حدیثون کو مسلم نے اور روایت کیا ہے بخاری نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
کہ کہا ہے اونہون نے جب سلام پھیرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درنگ فرماتے تھے اپنی جگہ مین تھوڑی
اور گمان ہوتا تھا ہمکو کہ اتنی سی دیر کرنا واسطے اس بات کے ہوگا تا کہ پھر جائین عورتین پہلے اس سے
کہ بلین اونکو مرد اور مراد اس سے نفی استمرار جلوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اپنی ہیئت پر قبل سلام
پھیرنے کے فرماتے تھے لیکن اوسقدر جو مذکور ہوا اور بعد اوسکے پھر جاتے کبھی داہنے طرف یا کبھی بائین
طرف اور کبھی صحابہ کے مقابل ہو جاتے تھے ساتھ وجہ شریف کے اور دعا پڑھتے تھے اور ذکر فرماتے تھے اور کہا ہے
کہ مقابل ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوم کی جانب اکثر اس لیے ہوتا تھا کہ جو کچھ قرآن مجید اور احکام
سے نازل ہو وارد ہوتا پڑھتے اور بیان فرماتے اور دعائین اور ذکر بعد نماز کے بہت سی آئی ہین اور کتب
احادیث مین جو اس باب مین آیا ہے مذکور ہے مثل حصن حصین جزری اور اذکار نووی کے اور سوا اسکے

امام ابی یوسف سے روایت کرتے ہین کہ پکار کے رونا جو بوجہ آخرت کے ہوتا ہے اگر اوسکے ضبط کی طاقت رکھتا ہے
مفسد ہوگا اور اگر روک نہین سکتا تو مفسد نہین ہے ایسے ہی ذکر کیا ہے شمنی نے اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حاجت سے کہنکارتے تھے اور بغیر حاجت نہ کہنکارتے اور اسی سبب سے فقہا نے بلا عذر کے کہنکار کو مفسد نماز
قرار دیا ہے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہین ہے اور عذر اور حاجت یہ ہے کہ مضطر ہو اور طاقت پر نہیر کی اور اوس سے
بچنے کی نرکھتا ہو اور طبیعت کے سبب سے یا مرض کی علت سے ہو پس چھینک اور ڈکار کے حکم مین ہوگا اور
اگر واسطے تحسین صوت کے ہو تو بھی مفسد نہین ہے اور اگر مقتدی کہنکارے تو ہدایت اور تنبیہ کرے اپنے امام کو
یا کہنکارے نماز پڑھنے والا تاکہ دوسرے کو پہچنوادے کہ نماز مین ہے تو اوسکی نماز فاسد نہین ہوتی اور ایسے ہی
ذکر کیا شمنی نے اور علمانے بھی کہا ہے کہ مراد تنحنح سے یہ ہے کہ اوس سے حروف پیدا ہون اور ہدایہ مین ایسے ہی
ہے اور نماز مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چشم مبارک کھلی رکھتے تھے اور بند نفرماتے تھے اور صحیح بخاری مین
انس رض سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رض نے ایک پردہ رنگین اور نقش دار تانا تھا جسنے جانب خانہ کو چھپا لیا تھا
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس پردے کو دور کرو کیونکہ ہمیشہ اس پردے کی تصویرین نماز
مین مقابل ہوتی ہین اور مراد تصویرون سے نقش ہین یا یہ امر تصویر بننے کی حرمت سے پہلے ہوا اور کہا ہے
کہ جانب خانہ کے چھپانے سے ساتھ اوس پردے کے مراد یہ ہے کہ ایک پوچنی گھر کی کسی طرف مین رکھتی تھین
کہ اوسکو اوس پردے سے ڈھانپ دیا تھا اور اگر ایسا نہین ہے تو کپڑے سے دیوار ڈھانپنے کی ممانعت واقع
ہوئی ہے اور یہ امر اونکی شان عظیم سے ممکن نہین ایسے ہی کہا ہے ابہری نے مشکوٰۃ کی شرح مین اور مجمع البحار
مین کہا ہے کہ مثل حجلۂ عروس کے پردہ منقش اور مزین تانا تھا واللہ اعلم اور بیچ حدیث متفق علیہ کے
حضرت عائشہ رض سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جامہ نقش دار پہنے تھے نماز مین اوسکے نقشون پر
نظر کی جب نماز سے فارغ ہوئے جامہ اوتار ڈالا اور فرمایا کہ اسکو ابی جہم صحابی کے پاس لیجاؤ کہ یہ جامہ
اونھون نے ہدیہ کی طریق پر دیا تھا اور کملی اونکی میرے لیے لے آؤ کیونکہ اس جامہ کے نقشون نے نماز مین
مجکو دل سے مشغول کر لیا اور بلند مقام خشوع اور حضوری نیچے اوتار آیا اور حقیقت مین یہ تعلیم امت کے لیے
تھا ورنہ ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مبرا ہے واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہے کہ سلام کا
جواب ہاتھ کے اشارہ سے دیتے تھے پس یہ بھی دلیل ہے اس بات پر کہ نماز مین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم چشم مبارک بند نفرماتے تھے اور ایسے ہی کہا ہے علمانے اور پوشیدہ نرہے کہ یہ حدیثین دلالت

پس اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک سے آسمان کیطرف بقصد اوسکے جواب کی روایت
کیا ہے اوسکو مسلم نے اور اور حدیثون مین ہاتھ سے اشارہ کرنا غیر رد سلام مین سے آیا ہے جیسا کہ واسطے
بیٹھنے کے اور صبر کرنیکے اشارہ زمین کیطرف کیا جیسا کہ جابر کہتے ہین کہ مجکو ایک کام کے لیے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا جب مین آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین تھے پس اشارہ کیا
اپنے دست مبارک سے زمین کیطرف یعنی بیٹھنے کا اور ایک بار ام سلمہ نے جاریہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت شریف مین بھیجا تو پوچھے حقیقت حال نماز کی اور اون دو رکعتون کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد نماز عصر کے پڑہی تہین جب جاریہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین تھے پس اشارہ کیا آپ نے
جاریہ کو تا کہ صبر کرے پس اونہون نے صبر کیا بعد اتمام نماز کے جواب دیا کہ وہ دو رکعتین نماز ظہر کی
سنتین تہین جو کہ بسبب اجتماع وفود کے مین پڑہ نسکا تھا پس قضا کیا مین نے اوسکو اور اوائل اسلام مین
سلام کا جواب نماز مین دیتے تھے بعد اوسکے وہ منسوخ ہو گیا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم اور ابی داؤد
اور نسائی کے زید بن ارقم سے آیا ہے کہ کہا اونہون نے تہا مین کہ سلام کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو حالت نماز مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا جواب مجکو دیتے تھے جب نجاشی کے
پاس سے پھر کے آیا نماز کی حالت مین سلام کیا مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب ندیا مجکو میرے
سلام کا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ مین آپکو سلام کیا کرتا تہا اور آپ میرے سلام کا جواب دیا کرتے
تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فی الصلوٰۃ شغلاً یعنی بیشک نماز مین ایک شغل ہے
اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اب حکم کیا کہ کلام کرنا نماز مین
سوا ذکر اللہ تعالیٰ کے نہ ہو اور بعد فراغت نماز کے سلام کا جواب دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین
بہت روتے تھے اور آپکے سینہ سے آواز آتی تہی مثل آواز دیگ مسی کے یعنی گریہ کرتا درون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وجوش کہاتا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک
مین ایک آواز ہوتی تہی رونے سے مثل چکی کی آواز کے اور بیچ فقہ حنفیہ کے ہے کہ اگر بکا آواز سے نہو
تو ہرگز مفسد نہین ہے اور اگر آواز سے ہو پس اگر کسی درد یا کسی بیماری مصیبت کے سبب سے ہو تو مفسد ہے
اور اگر بوجہ امر آخرت کے ہو یعنی خوف اور رجا اور رغبت سے ہو تو وہ بھی مفسد نہوگا بلکہ دلالت رکھتا ہے
اوپر زیادتی حضور اور خشوع کے جیسا کہ بیچ حدیث مطرف کے اونکے باپ سے مروی ہے اور امام محبوبی

علیہما السلام تشریف لاتے اور سجدہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے چمٹ جاتی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اونکے لیے سجدہ دیر تک کرتے اور خاطر شریف کو اونکی طرف متوجہ رکھتے اور اونکے حال کی
رعایت فرماتے اور نماز مین ہوتی اور حضرت عائشہؓ تشریف لاتین اور دروازہ بند ہوتا چند قدم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ جاتے اور دروازہ کھولدیتے اور دروازہ گھر کا قبلہ کیطرف تہا اور مثل انکے کتنی ایک
باتین احادیثون مین آئی ہین اور علمانے اون سبکو عمل کثیر مین قرار نہین دیا ہے اور تفسیر عمل کثیر مین اختلاف
ہے اور مختار یہ ہے کہ جو فعل دونون ہاتھ کا محتاج ہو وہ عمل کثیر ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ موافق جریان
عادت کے وہ عمل دو ہی ہاتھ سے ہوتا ہو اگر اس صورت مین فرضاً اوسکو ایک ہاتھ سے کرے تو بہی
مفسد ہے مثل تعمم و تقمص و تسرول کے یعنی مثل عمامہ باندہنے کے اور کرتا پہننے کے اور پاجامہ پہننے کے
اور جو محتاج ایک ہاتھ کا ہے اگر اتفاقاً دونون ہاتھ سے کیا جائے تو بہی قلیل ہے اور مفسد نہین ہے
اور بعضون نے کہا ہے کہ جو فعل ایسا ہو کہ اوس فعل کو کرنیوالے کو دیکہنے والا نہ نماز پڑہنے والا خیال
کرے وہ فعل کثیر ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ فعل کثیر وہ ہے جسکو نماز پڑہنے والا کثیر سمجہے اور بعضون کے
نزدیک مختار یہ ہے کہ تین فعل پے در پے کثیر ہین اور سوا اونکے قلیل ہے اور اگر کوئی شخص کبہی نماز مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام علیک کرتا تو آپ ہاتھ کے اشارہ سے سلام کا جواب دیتے اس
طریق پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کو پہیلا دیتے اس صورت سے کہ ہاتھ کی پشت اوپر ہوتی
اور اشارہ مین اکتفا اونگلی پر آپ کرتے تہے اور یہ دونون باتین حدیث مین صریحاً واقع ہوئی ہین اور
کبہی سر سے اشارہ فرماتے سلام کے جواب مین اور سلام مین اور ہم نے بیچ جواب سلام کے سر سے اشارہ
کرنے مین کوئی حدیث صریح نہین پائی ہے بجز اسکے کہ بیچ روایت ترمذی کے ابن عمرؓ سے واقع ہوا ہے
کان یرد اشارۃ یعنی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جواب سلام کا دیتے تہے اشارہ سے اسکو شاید
سر سے اشارہ کرنے پر یا مطلق پر حمل کرین لیکن روانی روایات سے جو جامع الاصول مین منقول ہین ظاہر
ہوتا ہے کہ مراد اوس سے وہی ہاتھ کا اشارہ ہے اور بعضے شرح کرنیوالون نے سر سے اشارہ کرنا ذکر
کیا ہے بغیر حدیث لائے اور ضرور ہے کہ کوئی حدیث اس بارہ مین اونہون نے پائی ہو واللہ اعلم
اور غیر رد سلام مین بیچ صلوٰۃ کسوف کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور آپکے گرد لوگ کہڑے تہے اونمین سے ایک نے پوچہا یہ کیا حال ہے

تعالی جلشانہ اوسکی طرف ساتھ وجہ کریم اپنے کے اور جب وہ التفات کرتا ہی کسی طرف اور کسی غیر کی طرف
دیکھتا ہے تو پروردگار تعالی فرماتا ہی اے بیٹے آدم کے کسکی طرف تو دیکھتا ہی تیرا مجھہ سے بہتر کوئی ہے
جو تو اوسکی جانب دیکھتا ہی اپنا منہ میری طرف پھیر اور جب دوسری بار وہ التفات کرتا ہے تو پھر بھی خدا
تعالی فرماتا ہی اور جب تیسرے بار دیکھتا ہی تو حقتعالی جلشانہ اپنا وجہ کریم کو اوسکی طرف سے پھیر لیتا ہے
اور حدیث مین آیا ہی لاصلوٰۃ لملتفت یعنی نماز نہین ہوتی ملتفت ہونیوالے کی اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سفر مین ایک شخص کو دشمن کیطرف بھیجا اور وہ
شخص تمام رات پاسبانی کیا کرتا تھا جب آنحضرت نماز مین مشغول ہوتے تو اوسی راہ کی جانب جہان
اوس شخص کو آپ نے چھوڑا تھا دیکھتے تھے اور التفات اوس راہ کی جوانب کیطرف فرماتے تھے اور یہ قضیہ
بر سبیل ندرت ہی اور نماز نافلہ مین ہو کہ سنت فجر کی ہے جیسا کہ بعضون نے کہا ہے اور اگر فرض بھی ہو
کہ نماز فجر کی ہے جیسا کہ جامع الاصول مین ہی تو واسطے صحت اور مصلحت اہل اسلام کے ہوگا کہ محافظت اور
نگہبانی اہل اسلام کی سلامتی اور جمعیت ہی پس یہ بات تداخل عبادات سے ہے کہ نماز عبادت ہے
اور نظر کرنا اوس شخص کیطرف واسطے مصلحت مذکور کے عبادت دوسری ہے اور نماز خوف بھی اسی قبیل
سے ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے انی لاجہز جیشی وانا فی الصلوٰۃ یعنی
بیشک سامان کرتا ہون اپنے لشکر کا دران حالیکہ نماز مین ہوتا ہون مین اور بخاری نے اپنی صحیح مین
اوسکے لیے ایک باب لکھا ہے بعنوان تفکر الرجل فی الصلوٰۃ یعنی فکر کرنی مرد کی نماز مین اور اسکے
ترجمہ مین قول ابن عمر کا لائے ہین اور پھر باب اس حدیث کی نقل کیا ہے کہ ایک روز حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے اور بعد سلام کے بہت جلد آپ اوٹھے اور اندر تشریف لیگئے اور پھر تشریف
لے آئے اور فرمایا کہ نماز مین یاد آیا کہ گھر مین سونا ہے پس مکروہ جانا مین نے کہ وہ شب بھر گھر مین رہے اور
حکم کیا مین نے اوسکی تقسیم کرنیکا اور اس سبکو تداخل عبادات کی قبیل سے علمانے قرار دیا ہے اور کہا ہے
کہ خطروں کا آنا انسان کی پیدائشی بات ہی اور یہان سے معلوم ہوا کہ بڑے خطرے ہین کہ قبیل عبادات
اور طاعات سے ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لڑکے کے رونے کی آواز سنکر نماز کو کمی کردیتے
تھے تو مان اوسکی قطع صلوٰۃ سے ساتھ زوال خشوع کے فتنہ مین نہ پڑجائے اور اگر کبھی کوئی لڑکا آپ سے
نماز مین چمٹ جاتا تو آپ اوسکو اوٹھا کر اپنے دوش مبارک پر رکھہ لیتے تھے اور کبھی امام حسن اور امام حسین

لیکن نزدیک امام مالک رح کے مقابل وجہ کے ایک سلام ہے اور جو حدیث اسباب مین روایت کی گئی ہے
وہ صحیح نہین ہے اور اگر کبھی ایسا ہوا ہے تو نماز شب مین ہوا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میرے جگانے کے لیے ایک سلام پھیرتے تھے اور محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث معلل
ہے اور اگر معلل نہو تو یہ عبارت صریح اسبات مین نہین ہے کہ سلام دوسری طرف نہین پھیرتے تھے
اور اسکا بیان نہین آیا ہے شاید دوسرا سلام پھیرتے ہون اور آواز بلند نفرماتے ہون کیونکہ اوس سلام
سے مقصود جگانا اہل بیت کا تھا اور وہ اسجگہ سے ظاہر ہوا ہے اور امام احمد سے منقول ہے کہ اونہون نے
ایکطرف سلام پھیرنے کو تاویل کیا ہے کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام
پکار کر پھیرتے تھے واسطے آگاہ کرنے کے اور سلام دوسرا آہستہ سے فرماتے تھے اور بعضون نے کہا ہے
کہ مراد مقابل وجہ سے یہ ہے کہ ابتدا اسلام کی قبلہ کی جانب کرتے تھے بعد اوسکے دہنے اور بائین طرف
التفات فرماتے تھے اور آواز بلند کرتے تھے اوسکے ساتھ اور ایک سلام کے باب مین سہیل ابن سعید سے
بھی ایک حدیث آئی ہے جو مطعون ہے نزدیک محدثین کے اور امام شافعی رح سے بھی نقل کیا گیا ہے
کہ نمازی کو اختیار دیا گیا ہے چاہے ایک طرف سلام پھیرے اور چاہے دونون طرف سلام پھیرے اور نماز
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التفات نفرماتے تھے اور صحابہ کو بھی اوس سے منع فرماتے تھے خصوصاً
فرض کی نماز مین اور معنی التفات کے دیکھنا دہنے بائین طرف گردن پھیرکے پس کنکھیون سے دیکھنا التفات
نہوگا اور مکروہ نہوگا جیسا کہ نہایہ مین ہے اور صحیح شرح ابن الہمام کے لکھا ہے کہ التفات جو مکروہ ہے
اوسکی حد یہ ہے کہ کوئی پھیرے گردن کو یہان تک کہ قبلہ کے مقابل سے الگ ہوجاے اور اگر پھر جاے
تمام بدن سے تو نماز اوسکی فاسد ہوجائیگی پس ایک قسم التفات کی مکروہ ہے اور ایک مفسد ہے جیسا کہ
عمل کثیر منہی ہے اور قلیل مکروہ ہے انتہی اور شمنی نے کہا ہے کہ التفات بعنق بغیر تحویل سینہ کے مکروہ ہے
اور اگر اوسمین سینہ بھی پھر جاے تو نماز جاتی رہیگی اور اگر کنکھیون سے دیکھے تو مکروہ نہین ہے اور
صحیح حدیث ترمذی کے ابن عباس سے آیا ہے کہ کہا ہے ابن عباس نے لحاظ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نماز مین دہنے اور بائین اور کہا ہے کہ ملاحظہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز مین مقتدیون
کے احوال پر اطلاع پانے کے قصد سے ہوتا تھا یا واسطے تعلیم اسبات کے کہ کنکھیون سے دیکھنا نماز کا
کھونیوالا نہین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جب کوئی نماز مین کھڑا ہوتا ہے متوجہ ہوتا ہے پروردگار

اسی امت کی ہے اور معنی اوسکے یہ ہین کہ اعوذ بک لامتی یا بطریق تواضع اور اظہار عبودیت اور لازم کرلینے
خوف الہی اور اوسکی بزرگی جتانے کی یا اظہار اپنے حاجتمند ہونیکا اللہ تعالی جلشانہ کی درگاہ مین ہے
اور اسی نہج پر ہی حال اون لوگون کا جو مقرب بارگاہ ہین کہ ہمیشہ خوف اور دہشت اور گریہ وزاری مین
رہتے ہین اور حال معصومون کا یہ ہی کہ ہمیشہ استعاذہ کیا کرتے ہین اور استغفار پڑہتے ہین دوسرونکا
کیا ذکر ہے اور ان لوگون کو تصور عظمت اور ہیبت درگاہ لا اوبالی اللہ برتر کا اوپر اسبات کے قائم
رکھتا ہے یا کوئی چیز اپنے حال کے موافق پاتے ہین کہ اسکو تقصیرون مین داخل کرتے ہین اور گناہ نام
رکھتے ہین حقیقت سید رسل کی جو پاک زیادہ ہین تمام پاکون سے اور معصوم زیادہ ہین سب معصومون سے
اور جو کچہ کہ ہستی و نیستی سے ہی سب آپکو عطا ہوئی ہے اور امر زہد مین ایسا فرماتے ہین اور کرتے ہین
دوسرون کو کیا کہنا چاہیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہین ساتھ استغفار کے بقول اللہ تعالی
واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات اور استغفار کام تمام عارفون کا ہی اور انبیا اور اولیا کا ہے
حضرت آدم سے تا اینجا اور ایک شاعر نے ایک بات بزبان مجاز کہی ہے اوسی قیاس پر اوس حقیقت مین
بہی کوئی چیز تصور کرنا چاہیے ؎ دیدم کہ خاطرش زمن آزار میکشد ٭ کردم ازو قبول گناہ بنود را ٭
آزار خاطر اس جگہ دعوی نہین اور پاکی کے توہم سے کنایہ چاہیے کرنا اور وجودک ذنبک یعنی وجود
تیرا گناہ تیرا ہے کنایہ اوسی سے ہے اور غفر بمعنی ستر کے ہے چنانچہ کسی عارف نے کہا ہے ؎
از خدا خواہند اہل فضل ستر زار او ٭ این بود ساعت بساعت ستر استغفار شان ٭ کنایہ ہے جگہ فنا فی اللہ سے
کیا ہے بات اس جگہ اصطلاح عالم سے باہر جاتی رہی ہے کہ وضع کتاب کی اوسپر واقع ہوئی ہے اللہم
اغفر لنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے بعد سلام پہیرتے تہے دہنے طرف اور بائین طرف اسطرح
کہ دکہائی دیتی سپیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی اور فرماتے تہے السلام علیکم و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ اور مخاطب اوسکے ساتھ ملائکہ اور قوم کو قرار دیتے تہے اور یہ قیام جانب یمین کی
فضیلتون کی وجہون مین سے ایک وجہ ہے کیونکہ بعد نزول معراج کے قرب اور رجوع مقام شہود انوار اور
دنو کا نماز ہے اور پہلی نظر اوسطرف کہڑے ہونیوالے پر پڑتی تہی اور ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم دونون طرف سلام پہیرتے تہے چنانچہ اوسکو پندرہ آدمیون نے مشہور صحابہ مین سے اور جو اون
بزرگ ہین روایت کیا ہے اور یہی مذہب امام ابی حنیفہ رح اور شافعی رح اور احمد رح اور دوسرے امامون کا ہے

نہ انکار ہے نسبت رحمت کے اور اوسکے اطلاق کرنہین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرتؐ بعد
درود کے دعا فرماتے تہے اور مشہور اسجگہ یہ دعا ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آئی ہے اللھم انی اعوذ بک
من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنۃ المحیا و فتنۃ الممات اللھم اعوذ بک من فتنۃ المغرم والماثم یعنی اے
اللہ میرے ہر آینہ پناہ مانگتا ہون مین تجہ سے عذاب قبر کی اور پناہ مانگتا ہون مین تجہ سے زندگی کے
فتنہ کی اور موت کے فتنہ کی اے اللہ میرے ہر آینہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے گناہون کے
فتنہ سے اور بیچ حدیث ابی ہریرہ کے اور ابن عباس کے بہی واقع ہوا ہے اللھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم
یعنی اے اللہ میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے دوزخ کے عذاب سے اور کہا ہے ابن عباس نے تعلیم فرماتے
تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو جیسا کہ تعلیم فرماتے تہے سورۃ قرآن کی اور حضرت ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ کہا ہے اونہون نے یارسول اللہ کوئی دعا آپ مجکو سکہا دیجیے کہ اوسکو نمازمین
پڑہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ تو اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت
فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم یعنی اے اللہ میرے ظلم کیا مین نے اپنی ذات پر
ظلم کثیر کرکے اور نہین مغفرت کرسکتا کوئی گناہون کی مگر تو پس بخشدے مجکو اوس بخشش کرکے
جو تیرے نزدیک ہے اور رحم فرما مجہپر بیشک تو غفور اور رحم کرنیوالا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
منقول ہے کہ فرماتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان تشہد اور تسلیم کے اللھم اغفرلی ما قدمت
وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت
یعنی اے اللہ میرے بخشدے میرے لیے جو کچہ پہلے کیا ہے مین نے اور بعد کیا ہے مین نے اور جو چہپکے
کیا ہے مین نے اور جو کھل کے کیا ہے مین نے اور جسمین اسراف کیا ہے مین نے اور جو چیز کہ تو اوسکو
مجہ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی اول ہے اور تو ہی آخر ہے نہین ہے کوئی لائق عبادت کے مگر تو اور دوسری
حدیث مین یہ دعا بعد فراغت سلام آئی ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعد سلام کے اور قبل سلام کے دونون
محلون مین پڑہتا رہے اور ان دعاؤن کے ضد ہین اور مثل ان دعاؤن کے ہین گناہون کی مغفرت کی
طلب اور پناہ مانگنا عذاب قبر اور جہنم اور فتنۂ دجال اور مانند اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
منقول ہے علما نے اشکال وارد کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغفور اور معصوم ہین طلب مغفرت
اور استعاذہ کیا معنی رکہتا ہے جواب اوسکا عالمون نے دیا ہے مقصود اس سے تعلیم امت ہے یا سوال واسطے

اور جسنے نماز کو ترک کیا خلل ڈالا مومنون کی حقوق نماز مین کہ وہ گذر گئے ہین اور وہ جو آنیوالی ہین قیامت کے
دن تک بسبب واجب ہونی قول السلام علیہ ما وعلی عباد اللہ الصالحین کی اور تشہد اخیر مین آنحضرت پر
درود بھیجنے کی وجوب وسنت مین گفتگو ہی نزدیک امام شافعی رح کی تشہد اخیر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پر درود پڑہنا واجب ہی اور نزدیک امام ابی حنیفہ رح کی سنت ہی چنانچہ اپنے مقام مین سابق بیان ہوگیا ہے
اور طبرانی اور ابن ماجہ اور دار قطنی کو سہیل بن سعد سی روایت پہونچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی نہین نماز اوسکی جو اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے اور دار قطنی کو مسعود انصاری سی روایت پہونچی ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو شخص جس نماز مین مجہپر اور میری اہلبیت پر درود نہ بھیجے گا وہ نماز اوسکی
مقبول نہوگی اور صلوٰۃ کے صیغون مین متعدد روایتین آئی ہین لیکن کافی اس قدر ہے کہ کہے
اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید واللھم بارک علی محمد
وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ایسی ہی سنا ہی مین نے بعض
مشائخون سی اور ابن مسعود کی حدیث کی آخر مین فی العالمین انک حمید مجید آیا ہے اور اگر اسکو بھی
پڑہے تو بہتر ہے اور بعضی روایتون مین ارحم وترحم کما رحمت وترحمت آیا ہی اور قاضی ابوبکر ابن العربی
نے جو مالکی ہین اور صیدلانی نے جو شافعیہ ہین اسکی صحت ہونیکا انکار کیا ہے اور اسکو بدعت کے
قبیل سی شمار کیا ہے اور کہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو کیفیت صلوٰۃ کی وحی سی تعلیم کی ہی
پس زیادہ کرنا اوسمین کسی چیز کا استدراک ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مواہب مین زخیرہ سے کہ
وہ کتاب ہی حنفیہ کی نقل کیا ہی کہ مکروہ ہے اسواسطے کہ نقص کا وہم پیدا کرنیوالا ہے کیونکہ رحمت اور
ترحم اوس چیز کے کہنے مین اکثر کہتے ہین جسپر سلامت کی گئی ہوتی ہی اور جزم کیا ہے ابن عبد البر نے جو
مشاہیر محدثین سی ہین اور کہا ہی کہ کسیکو جائز نہین ہی یہ بات کہ جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا جائے
اور وہ کہے رحمہ اللہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من صلی علی فرمایا ہی اور نہین فرمایا من ترحم
علی ومن دعا لی اگرچہ معنی صلوٰۃ کی معنی رحمت کی ہین لیکن منصوص ہوگئی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ازروی تعظیم کے اس لفظ کی ساتھ پس عدول نکیا جائے اس لفظ سی طرف دوسری لفظ کے اور قاضی
عیاض نے جمہور علما سی جواز اوسکا نقل کیا ہی اور قرطبی نے کہا ہی صحیح یہی ہے بسبب وارد ہونی حدیثون کے
اس باب مین اور تشہد مین خود آیا ہی ورحمۃ اللہ اور حق یہ ہے کہ انکار خاص اس لفظ کا کہ اللھم ارحم وترحم الخ

واقع ہوا ہے پس ویسے ہی اختیار کیا گیا اور اس تقریر سے حاصل ہوا ہی جواب دوسری سوال کا بھی کہتے ہین
کہ کیا حکمت صیغۂ غائب سے عدول کرنے مین طرف صیغۂ خطاب کی باوجود اسبات کی کہ سیاق لفظ تقاضا
کرنے غیبت کو جیسا کہ التحیات للہ والصلوات والسلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین یعنی اختیار کیا ہے
اوس لفظ کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آئی ہی اور تعلیم کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
اصحابون کو اور صاحب مواہب لدنیہ نے بطریق اہل معرفت کی کہا ہے کہ جب نمازیون نے التحیات سے
باب ملکوت کہولا اجازت دی گئی خاص اون لوگون کو حریم حرم عزت الہی تبارک وتعالی مین داخل
ہونے کے لیے پس چشم بصیرت اونکی روشن ہوگئی اور آگاہ ہوگئے اور معلوم کیا اونہون نے کہ یہ بات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اور آپکی متابعت کی برکت سے ہے پس پایا حبیب کو حبیب کے
مکان مین پھر بوسہ دیا حبیب کو اور کہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی سلام ہی اوپر تیرے
اے نبی اور رحمۃ اللہ اور برکت اوسکی انتہی اور بعض ارباب تحقیق نے کہا ہی کہ یہ خطاب باعتبار سرایت
کرنے حقیقت محمدیہ کے ہے ہر باطن عبد کی کہ وہ زیارت کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نصیب
اوسکو ہوتی ہی حضوری آپکی اور یہ حالت وقت صلواۃ کی کہلتی ہے کہ وہ بزرگتر حالات اور قریب تر مقامونکی
ہے اور کرمانی نے صحیح بخاری کی شرح مین کہا ہے کہ یہ زمانہ حضوری اور حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور صحابہ کی وقت مین اور بعد اونکے ایسا ہی تھا اور ایک روایت مین السلام علی النبی ورحمۃ اللہ علیہ
آیا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشہد مین فرماتے تھے اشہد ان لا الہ الا
اللہ واشہد انی رسول اللہ رافعی نے کہ مذہب شافعیہ کی اماموں سے ہے اوسکو کہا ہی لیکن روایت
اونکی صحیحہ کو نہین پہونچی اور بخاری نے بھی معجزون کی باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کیا ہی کہ ایک سفر مین قوم کے پاس توشہ بالکل نرہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کے لیے
دعا فرمائی چنانچہ تمام بقیہ لشکر کے توشہ سے پر ہوگئی اور یہ بیچ غزوہ تبوک کے ہوا تھا جہان ستر ہزار آدمی
ہمرکاب تھا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واني رسول اللہ اور قول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تنبیہ امت کو اسبات کی کہ ایکحصہ
صلاحیت کا حاصل کرلین تو ساتھہ تسلیم آنحضرت کے اور تمام خلق کے نماز مین مشرف اور محفوظ ہون اور اس
فضل بزرگ سے محروم نہ ہون پس اسجگہ لازم آتا ہے نماز مین جیسا کہ حق خدای عزوجل کا ہے حق مسلمانونکا بھی

اختلاف کیا ہی اور مین اگر حدیثین تمام ذکر کرون تو محض طولانی ہوجائیگا اور وہ اپنے مقام پر مذکور ہین لیکن علماء
مذہب سے کچھ اس باب مین بیان کرتا ہون تاکہ فائدہ ہو اور شمنی کہتے ہین کہ امام ابی یوسف رح نے بیچ امالی کے کہ نام
ایک کتاب کا ہی اوسمین ذکر کیا ہے کہ بند کرے چھنگلیا کو اور جو انگلی اوسکے قریب ہی اور حلقہ کرے بیچ کی انگلیکو
اور انگوٹھے کو اور اشارہ کرے انگشت شہادت سے اور امام محمد رح نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشارہ فرماتے تھے اور جو آنحضرت کرتے تھے وہ مین بھی کرتا ہون اور یہی قول امام ابی حنیفہ رح کا ہے اور شمنی ظہیریہ
سے نقل کرتے ہین کہ جو شروع کرے نماز پڑہنے والا تشہد پہر پہونچے قول اشہد ان لا الہ الا اللہ پر آیا
وہ اشارہ کرے سیدہی ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے یا نکرے اور اگر اشارہ کرے تو پہر کیونکر اوسوقت پر اختلاف
کیا مشائخین نے اوسمین فقیہ ابوجعفر سے اسطرح پر روایت کی گئی ہی کہ چھنگلیا کو اور بیچ کی انگلی کو ساتھ انگوٹھے
کے حلقہ کرے اور اشارہ کرے کلمہ کی انگلی سے اور بیچ مینۃ المفتی کے ذکر کیا گیا ہی کہ اشارہ کرنا مکروہ ہی انتہی اور
ہدایہ کے حاشیون مین کفایہ سے لکھتے ہین کہ محیط مین کہا ہی کہ اونہانا تشہد مین دہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی کا
سنتون مین سے ہے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کے اور ایسا ہی مروی ہی امام ابی یوسف سے اور علامہ
نجم الدین زاہدی کہا ہے جبکہ متفق ہین سب روایتین صحابہ کی اشارہ کی سنت ہونے پر اور کوفیون اور مدنیون
سے ایسا ہی آیا ہے اور بہت سے اخبار اور آثار اوسمین ہین پس ضرور عمل کرنا ساتھ اوسکے اولی ہی انتہی اور
شارح وقایہ نے کہا ہی عقد اور اشارہ ہمارے اصحابون سے آیا ہے انتہی اور خالی ندرت سے نہین ہے جو کہ ہدایہ مین
انگلیون کے کھولنے مین اور عقد کے نفی کے باب مین کہتے ہین کہ وہ روایت کیا گیا ہی بیچ حدیث وائل ابن حجر
کے اور حال آنکہ کتب حدیث مین ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابویعلی اور عبدالرزاق نے ساتھ متعدد
روایتون کے وائل سے اشارہ کرنا ساتھ حلقہ کرنے انگوٹھے کے اوبیچ کی انگلی کی روایت کیا ہے اور شیخ
امام عالم عامل اہل علی متقی رح نے اس باب مین ایک رسالہ تالیف کیا ہے اور روایتین فقہ مذہب حنفی کی
ساتھ اون اختلاف کی جو اوسمین ہی ذکر کیا ہے اور حدیثین صحیح نقل کرکے عقد اور اشارہ کو راجح
قرار دیا ہے اور اوس رسالہ کو مشکوٰۃ اور دونون شرحون مین اور سفر السعادت کی شرح مین ترجمہ کیا ہے
اور بیچ خطاب السلام علیک ایہا النبی کے دو سوال کیے ہین ایک یہ ہی کہ خطاب کرنا بشر سے نماز مین
منہی کیا گیا ہے اور مفسد نماز ہے جواب دیا ہی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص مین سے ہے
اور حقیقت مین یہ دعا ہے بیچ نماز کے اگرچہ صیغہ خطاب کی ساتھ ہے اور جو کہ اصل قصہ معراج کا ایسے ہی

کہ سنت تشہد مین یہ ہی اور سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی تھی بغیر تقیید ساتھ تشہد اولے
یا آخر کے اور مشقت بھی اسصورت مین زیادہ ہے وافضل الاعمال ادومہا یعنی افضل اعمال کا ہمیشہ اون
اعمال کا کرنا ہے اور بعضی حدیثین بھی طریقہ افتراش کے ذکر مین آئی ہین اور بعضی حدیثین جو تشہد آخر مین طریقہ
تورک کی ذکر مین آئی ہین اوسکو حنفیہ حمل کرتے ہین حالت عذر پر یا بڑھاپے پر یا تشہد مین بڑی دعا مین پڑھنے پر
کسواسطے کہ طریقہ تورک مین مشقت بہت کم ہی اور ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف
وقتون مین ہر ایک اس طریقہ سے بھی ظاہر ہوا ہو جیسا کہ سنتون اور نفلون کے عمل مین واقع ہوا ہے
اور ایک نے اصحابون مین سے کہا ہے الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ یعنی سب تعریف ثابت ہی اللہ کے لیے
جسنے دیدی ہی حکم مین وسعت اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشہد پڑھتے تو سیدہی ہاتھ کو عقد کرکے
اشارہ فرماتے تھے اور نزدیک شافعیہ کے عقد پنجاہ اور سہ ہی اور صورت اوسکی یہ ہی کہ اونگلیون کو بند کرلے لیکن
کلمہ کی انگلی کو کھولدے اور انگوٹھے کے کنارے کو نزدیک اسفل انگشت شہادت کی بجانب ہتیلی کے رکھے
اور سند اسکی حدیث ابن عمر کی ہی جو مسلم نے نقل کی ہی اور نزدیک حنفیہ کے عقد تسعین ہی اور صورت اوسکی
یہ ہی کہ چھنگلیا اور اوسکے برابر جو انگلی ہے اوسکو بند کرے اور کلمہ کی انگلی کو کھولدے اور انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر
رکھے اور یہی بیچ حدیث مسلم کے عبد اللہ بن الزبیر سے آیا ہی اور ایسے ہی مختار ہی بیچ مذہب احمد اور شافعی
کے قول قدیم مین اور نزدیک بعضون کے بند کرنا دہنے ہاتھ کی سب انگلیون کا اور کھولدینا کلمہ کی انگلی کا
اور اوسکو حرکت دینا ہی اور خاص شافعیہ کو بیچ کیفیت تحلیق کے ایک وجہ اور ہی اور وہ رکھنا بیچ کی انگلی کا ہی
درمیان انگوٹھے کے دونون پورون کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ کی انگلی کو کلمۂ شہادت مین اوٹھاتے تھے
اور اشارہ کے وقت بعضون کے نزدیک الا اللہ کے کہنے کے وقت ہی اور بعضون کے نزدیک اوسوقت کے
اتمام پر ہے ساتھ کہنے کلمۂ اللہ کے اور مشہور یہ ہے کہ وقت نفی کے انگلی اوٹھائے اور وقت اثبات کے
رکھدے اور چاہیے کہ اشارہ کسی طرف نہو تو بہت وہم نکیا جائے اور چاہیے جاننا کہ باندھنا دہنے ہاتھ کی انگلیون کا
اوپر کیفیت مذکور کے اور اشارہ کرنا کلمہ کی انگلی سے صحیح حدیثون مین واقع ہوا ہی اور جامع الاصول مین کتب
ستہ سے بیچ اس باب کے حدیثین بہت لائی ہین اور بعضی حدیثون مین ذکر عقد کا ساتھ اشارہ کے اور بعضی مین
فقط اشارہ ہے اور یہی مذہب ائمہ حدیث اور فقہاء مجتہدین اور اکثر صحابہ کا ہے اور کہا ہی کہ حق یہ ہی کہ مذہب
ابی حنیفہ رح اور صاحبیہ کا بھی یہی ہی اور اگلے علماء حنفیہ نے اوسکی تصریح کی ہے لیکن پچھلون نے اوسمین

جب اوٹھتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیکتے تہے ہاتھ دونون زانو پر اور درمیان دونون حدیثون کے مطابقت اسطور سے ہوسکتی ہے کہ حدیث مالک بن الحویرث کی کبر اور ضعف پر محمول کیجائے اور اسی بات کے قائل ہین جمہور ائمہ اور جاننا چاہیے کہ جو کچھ اوس جگہ مذکور ہوا خلاف جلسہ استراحت مین تہا اور لیکن جو کہ اسجگہ ذکر کیا گیا خلاف اسبات مین ہے کہ اوٹھنے کے وقت ہاتھ زانون پر ٹیکے یا زمین پر بغیر جلسہ استراحت کے اور نزدیک امام ابی حنیفہ اور امام محمد رح کے سنت یہ ہے کہ دونون ہاتھ گھٹنون پر رکہے اور اوسی پر ٹیک کر اوٹھے بوجہ ایک حدیث کے جو ابوداؤد اور ابووائل بن حجر سے نقل کی ہے کہ دیکہا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوٹھتے تہے اور ٹیکن دیتے تہے زانون پر اور ابوداؤد نے ابن عمر سے بہی نقل کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اسبات کو کہ مرد اپنے دونون ہاتھ پر اعتماد کرے اور کہڑا ہو اور امام مالک رح کے نزدیک جلسہ استراحت نہین ہے لیکن اوٹھتے وقت زمین پر اعتماد کرتے ہین اور ہمارے نزدیک بہی بحکم ضرورت اور بسبب زیادتی مشقت کے بڑہاپے اور ضعف مین اعتماد زمین پر جائز ہے

وصل اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشہد مین بیٹہتے تہے بائین پاؤن کو پہیلا دیتے تہے اور اوسپر بیٹہتے تہے اور سیدہے پاؤن کو کہڑا کرتے تہے اور قول ابی حنیفہ رح کا یہ ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے ایسا ہی ہے قعدہ اولی مین اور اوسکو افتراش کہتے ہین اور قعدۂ ثانی مین تورک ہے اور مذہب انکا یہ ہے جو تشہد کہ بعد قعدۂ اولی کے ہے خواہ یہی ایک تشہد ہو جیسا کہ نماز فجر مین خواہ تشہد دوسرے مین جیسا کہ غیر نماز فجر مین ہے تورک کرے اور صورت اوسکی جیسی کہ بیچ حاوی کے جو کتاب مشہور فقہ شافعی مین ہے کہی ہے کہ نکالنا دونون پاؤن کا داہنی طرف سے ساتہہ ڈالدینے اون دونون پاؤن کے اوپر عادت افتراش کے اور جگہ دینا مقعد کو زمین پر ہے اور دلیل شافعی رح کی حدیث ابی حمید ساعدی کی ہے کہ کہا اونہون نے نزدیک جماعت صحابہ کے مین نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت جانتا ہون اور نزدیک امام مالک کے دونون جگہ تورک ہے اور نزدیک امام احمد رح کے جس نماز مین دو تشہد ہین اوسکے تشہد آخر مین تورک ہے کیونکہ نماز پڑہنے والا تشہد اولی مین مستعد حرکت کرنے پر ہے اور حرکت اور قیام ہیئت افتراش سے بہت آسان ہے اور بعد جلسۂ اخیر کے کوئی عمل نہین ہے پس تورک کہ ہیئت ٹہہرنے اور قرار لینے کی ہے مناسب وہ ہوگا اور ان چارون اماموں کے اس مسئلہ مین چار قول مختلف ہین اور حجت امام ابی حنیفہ رح کی یہ ہے کہ کہا ہے کہ حدیث دوسری مین بہی طریق افتراش مطلق آیا ہے

معلوم ہوتی ہے اور بعض حنفیہ ان دعاؤن کو حرام غیر مفسد قرار دیتے ہین اور عجب کی بات ہے کہ باوجود وارد ہونے
صحیح حدیثون کے آنحضرتؐ کی عمل کرنے مین ساتھ اوسکے حرام کا اطلاق کرتے ہین اور معلوم نہین ہوتا
کہ مطلق نماز مین حرام قرار دیا ہے یا فرض اور نفلون مین اور یہ نہایت بعید ہے یا مخصوص فرضون کے
ساتھ رکھا ہے اور یہی ایسی بنا پر ہے کہ جزماً معلوم ہوتا ہے کہ مخصوص نفلون کے ساتھ ہین اور فرضون
مین قطعاً نہین آئی ہے وذلک محل تردد یعنی یہ مقام تردد کا ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دوسرے سجدے سے سر اوٹھاتے تھے اور دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تھے اسمین دو
قول ہین ایک یہ ہے کہ زمین پر بیٹھتے تھے اور دونون ہاتھ زمین پر رکھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے
اور اسکو جلسۂ استراحت کہتے ہین اور فقیہون کو بیچ حکم اس جلسے کے اختلاف ہے بعضون نے اسکو
سنت پر محمول کیا ہے جیسا کہ مذہب امام شافعی رح کا ہے کہ کہتے ہین سنت وہ ہے کہ بعد دوسرے
سجدہ کے زمین پر بیٹھے ایک نشست سبک پھر اوٹھ کھڑا ہو اور بعض حاجت پر محمول کرتے ہین اور
کہتے ہین یہ بیٹھنا بسبب عذر اور حاجت کی ہوتا ہے کبر سنی مین اور سوا اسکے اور مذہب امام ابی حنیفہ رح
اور مالک کا اور بحساب ترجیح مذہب احمد کے یہی ہے اور بیشک امام شافعی رح کا ساتھ ایک حدیث کے ہے
جسے بخاری اور ترمذی اور نسائی نے مالک بن الحویرث سے روایت کیا ہے کہ دیکھا ہے اونہون نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز مین ہوتے تھے یعنی پہلی رکعت اور تیسری رکعت مین تا وقتیکہ نہ بیٹھتے
تھے آپ زمین پر کھڑے نہوتے تھے اور بخاری نے نقل کیا ہے کہ ابن ابی شیبہ نعمان بن ابی عیاش سے
روایت کرتے ہین کہ دیکھا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کو کہ جب اوٹھاتے
تھے اپنا سر دوسرے سجدہ سے پہلی رکعت مین اور تیسری رکعت مین اوٹھ کھڑے ہوتے تھے بغیر بیٹھنے
کے اور ابن مسعود اور علی اور عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن الزبیر سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے
اور یہ سب اکابر صحابہ مین سے ہین کہ قریب تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور بہت مضبوط تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین اور بہت حاضر رہتے تھے خدمت مبارک مین بخلاف مالک
بن الحویرث کے کہ بیس روز سے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین نہین ٹھہرے ہین پس
واجب ہے تقدیم اون سب کی اپر اور ابوداؤد نے ابن عمر سے نقل کی ہے کہ کہا اونہون نے کہ منع کیا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھنے کے وقت دونون ہاتھ ٹیکنے کو اور بیچ حدیث وائل کی آیا ہے

کہ ٹھہر جائے تو اوسمین پھر اوٹھا تو اپنے سر کو یہان تک کہ برابر کھڑا ہو جاے تو اور ایسا ہی فرمایا سجدہ مین اور امام ابی حنیفہ رح اور محمد رح کہتے ہین کہ حکم کرنا اس مرد کو ساتھ اعادۂ صلوٰۃ کے اسوجہ سے تھا تو نماز بوجہ کراہت اور نقصان کے واقع نہو نہ بوجہ باطل ہو جانے اور فاسد ہو جانے نماز کے تھا اور اگر تعدیل فرض ہوتی تو ہرآینہ سیکھاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہ مکرر ویسی ہی نماز پڑہتا اور مقرر نہ فرماتے اوسکو اوس امر پر آخر نماز تک اور آخر مین اوس حدیث کے ساتھ روایت ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی کے واقع ہوا ہے فاذا فعلت ہذا فقد تمت صلوتک وما انتقصت من ہذا فانما انتقصت من صلوتک یعنی جسوقت کریگا تو یہ ہرآینہ پوری ہو جائیگی نماز تیری اور جب ناقص کریگا تو ایسی یون ہی ہے ناقص ہوگی نماز تیری پس نام رکھا اوسکا ساتھ نماز کے اور وصف کرنا اوس نماز کا وقت جاتے رہنے تعدیل اور اطمینان کے دالالت کرتا ہے اون دونون کے فرض نہونے پر ورنہ فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لذہب وبطل مثلاً یعنی ہرآینہ جاتی رہیگی اور باطل ہو جائیگی نماز واللہ اعلم **فائدہ** جاننا چاہیے کہ نماز کے شروع کرنے مین وہ ہے جیسا کہ گذرا اور رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین دعائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوئی ہین اور سجود مین حکم بھی واقع ہوا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوشش کرو دعا مانگنے مین بیچ سجدے کی حالت کے اور سزاوار ہے کہ سجدہ کرنیوالون کی دعا قبول ہو جائے اور یہ بھی آیا ہے کہ بہت نزدیک ہوتا ہے بندہ خدا سے سجود کی حالت مین اور دعا قرب کے وقت بحکم انہ قریب مجیب کے قبول ہے اور دعا کی دو قسمین ہین ایک دعاے ثنا اور تمجید اور دوسری دعاے طلب اور سوال عالمون نے کہا ہے کہ مدح اور ثنا کرنا بیچ حضرت کریم وہاب کے سوال اور طلب کے شامل ہے اور ساتھ حکم من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین یعنی جسکو باز رکھا ذکر میرے نے سوال کرنے سے دونگا مین اوسکو بہتر اوس چیز سے جو سائلون کو دی ہے حاصل کرنیوالا ہے مطلوب کا اوپر وجہ اتم اور اکمل کے اور جس دعا کی کثرت کرنے کا حکم سجدہ مین فرمایا ہے وہ دونون قسمون مین شامل ہے اور ذکر کی اور دعائین ہی جو روایت کی گئی ہین اس باب مین شامل دونون قسمون کو ہین اور یہین سے ظاہر ہوا کہ حنفیہ جو نماز مین اقتصار ذکر پر کرتے ہین اور دعا مانگنے کو صراحۃً منع کرتے ہین بجا لانے حکم دعا سے باہر اور فارغ نہین ہے اور حقیقت جامعیت کی یہ ہے کہ نفلون مین دعا صراحۃً مانگے اور فرضون مین اقتصار تسبیحات اور ذکرون پر کرے اور بعض حدیثون سے بھی تخصیص ساتھ نفلون اور نماز شب کے

قائل اسی کے ہین اور کہتے ہین کہ حقیقت رکوع کی ویسی ہی ہے اور حقیقت سجود کی رکھنا پیشانی کا زمین پر ہے
اور بیچ مفہوم اونکے کے اجمال نہین ہے تو محتاج بیان کا ہوا پس فرضیت متعلق ساتھ ادنی مقدار کے
ہوگی اور زیادتی باب تکمیل اور پورا کرنے سے ہوگی کہ اوسکے ترک کرنے سے نماز ناتمام اور ناقص ہوجائیگی
اور کرنیوالا اوس فعل کا گنہگار ہوگا اور شمنی نے بعض ائمہ مذہب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص ترک کرے اعتدال
کو سجدہ اور رکوع مین لازم ہوگا اوسپر اعادہ نماز کا اور بیچ شرح ابن الہمام کے آیا ہے کہ پوچھا امام محمد سے
طمانینت کے ترک کو کہا آپ نے ڈرتا ہون مین اوسکے ناجائز ہونے سے اور سرخسی سے آیا ہے کہ جو شخص
اعتدال کو چھوڑ دے اوسپر لازم ہے اعادہ کرنا اور بعضے مشائخون نے کہا ہے کہ لازم ہے اور
واقع ہے فرض ثانی سے اور یہ تقاضا کرتا ہے عدم سقوط کو ساتھ اول کے اور یہ لازم رکن ہے نہ واجب ہے
انتہی اور یہ تعدیل اطمینان رکوع اور سجود مین ہے لیکن قومہ اور جلسہ مین کہتے ہین کہ انتقال ایک رکن
سے ایک رکن کیطرف مقصود بالذات نہوگا پس سر اوٹھانا رکوع سے واجب نہوگا کیونکہ انتقال کرنا
رکوع سے طرف سجدے کے بغیر سر اوٹھانے کے ممکن ہے بخلاف سر اوٹھانے کے سجدہ سے
کیونکہ ممکن نہین ہے دوسرا سجدہ بغیر سر اوٹھائے اور ایک روایت مین امام ابی حنیفہ رح سے آیا ہے کہ
رکوع سے سر اوٹھانا فرض ہے لیکن سیدہا کھڑا ہونا فرض نہین ہے اور دلیل ائمہ کی فعل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ ہمیشہ اور مستمر اس باب مین اوپر ایک نہج اور ایک قرار کے تہا اور وہ حدیث
کہ بخاری اور مسلم اور سوا ان دونون کے ابی ہریرہ سے لائے ہین کہ ایک اعرابی مسجد مین آیا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ مسجد مین تشریف رکھتے تھے پس اوس شخص نے دو رکعتین نماز کی پڑہین اور رکوع
اور سجود کو تمام نکیا پہر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین اور سلام کیا اور آپ نے جواب
اوسکے سلام کا دیا اور فرمایا پہر سے نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہین پڑہی اوس شخص نے سنا اور پہر سے
نماز پڑہی اور دوبارہ خدمت مبارک مین آنحضرت کی حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے جواب اوسکے سلام کا
دیا اور ارشاد کیا جا تو پہر سے نماز پڑہ کیونکہ تو نے نماز نہین پڑہی اور تین بار اسیطرح سے ہوا پس عرض کی
اوس شخص نے کہ قسم ہے اوس خدا کے عزوجل کی جسنے آپ کو بھیجا ہے ساتھ حق کے مین اس سے
بہتر نماز نہین پڑہ سکتا ہون پس سکھا دیجیے مجھے اے رسول خدا کہ کیونکر نماز پڑہون پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے وضو اور رو بہ قبلہ ہونے کا اور قیام اور قرات کا بیان فرمایا اور فرمایا رکوع یہان تک

فاسد ہوتی ہے نماز اور ایک پاؤن اوٹھانے سے مکروہ ہوجاتی ہے ایسا ہی بیچ شرح ابن الہمام کے ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین دونون ہاتھ پہلوون سے اتنی دور رکھتے تھے کہ معلوم ہوتی تھی سپیدی
بغلون کی اور بازؤن کو اور شکم کو بھی اتنا دور رکھتے تھے کہ ایک بکری کا بچہ اونمین سے نکلجائے اور سجدہ مین
سر درمیان دونون ہاتھون کے رکھتے تھے اور قومہ اور جلسہ بھی رکوع اور سجود کے اندازے پر ہوتا تھا
اور کبھی اسقدر آپ اوسمین دیر کرتے تھے کہ بعض کے خیال مین آتا تھا کہ شاید آپ نماز بھول گئے اور صحیحین مین
آیا ہے کہ قیام اور رکوع اعتدال کے ساتھ اور سجدہ اور جلسہ قریب قریب اوسکے ہوتا اور یہ قول حمل کیا گیا
ہے اسبات پر جو قیام طویل ہوتا تو رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب طویل ہوتے اور جو قیام کم ہوتا تو
یہ سب بھی کم ہوتے نہ یہ کہ یہ سب قیام کی مقدار پر ہوتے تھے اور یہ تاویل کیا ہے عالمون نے
اس حدیث کو اور یہ اعتبار غالب ہی اور اندازہ کیا گیا ہے لیکن بعض وقتون مین جیسا کہ نماز خسوف اور کسوف
یعنی چاندگہن اور سورج گہن اور کبھی نماز شب مین رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ قیام کے برابر ہوتا تھا اور رکوع
اور سجود اور قومہ اور جلسہ کے اطمینان اور اعتدال کے باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اور
ذرا سی بات یہ ہی کہ ریڑھ کی ہڈی سیدھی ہوجائے اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدتر
چوریون مین سے چور ہی نماز کی ہے کہا صحابہ نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوری نماز مین کیا ہی
فرمایا آپ نے جو شخص کہ تمام نکرے رکوع اور سجود کو اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے
نماز پڑہی اور تمام نکیا رکوع اور سجود کو جب فارغ ہوا وہ شخص نماز سے حذیفہ نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور
کہا یہ کونسی نماز تھی جو تو نے پڑہی اور بتحقیق نماز نہین پڑہی تو نے اگر مرے تو اس حال پر تو مرے تو غیر
فطرت پر یعنی اور پر غیر اوس دین کے جسکے لیے پیدا کیا ہے پروردگار تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح اور ابی یوسف رح کے تعدیل اور اطمینان کرنا رکوع اور سجود مین اور
قیام کرنا درمیان رکوع اور سجود کے اور جلسہ کرنا درمیان دونون سجدون کے سب فرض ہے اور
ساتھ قول مشہور کے نزدیک امام احمد رح کے رکوع اور سجود کی تسبیح بھی واجب ہی اور ایک روایت
مین فرض ہے اور ایک روایت مین سنت ہی اور نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے اطمینان کرنا رکوع
اور سجود مین بیچ ظاہر روایت کے ساتھ مختار ہونے کرخی سے واجب ہی اور واجب ہوگا اوسکا بھولجانے
سے سجدہ اور ساتھ مختار ہونے جرجانی کے سنت ہی لیکن قومہ اور جلسہ سنت ہی اور بعضے مالکیہ بھی

متعارض ہو قول اونکے کسی مقابل کا پس چارہ نہین ہی اس قول سے جو نسبت دونون فعلون کی ہے یعنی ترجیح دینا ایکجانب کو جیسا کہ کہا ہے واللہ اعلم اور بیچ شرح سفر السعادت کی اس مقام مین اس سے زیادہ گفتگو کی گئی ہے فعلیک بہ اور رکوع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہتیلیون کو زانو پر سخت کرتے تھے اور اونگلیون مین کشادگی کرتے تھے اور کہا ہے کہ اونگلیون کی نماز مین تین حالتین ہوتی ہین کشادہ رہنا اونگلیون کا رکوع کی حالت مین اور ملا رہنا اونگلیون کا سجدہ کی حالت مین اور اونگلیون کو اونکی حالت پر چھوڑ دینا بغیر ملنے اور کشادگی کے احرام اور تشہد کی حالت مین اور کہنیون کو پہلو سے دور رکھتے تھے اور پشت کو سیدھا کر دیتے تھے اور سر کو پشت کے برابر رکھتے تھے نہ زیادہ نیچا اور نہ زیادہ اونچا اور تین بار کہتے سبحان ربی العظیم اور تین بار کہنا کمتر ہے اور کہا ہے کہ کمال یکمتر ہے اگر تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے لیکن زیادہ تر ہو یعنی پانچ بار یا سات بار یا نو بار ہو اور کہا ہے کمال کے انتہا کی کوئی حد نہین ہے بعضون نے دس بار تک کہا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہانتک کہے کہ جہانتک ہو لجانیکا خوف نہو اور بعضون نے کہا ہے قیام کے مقدار کے قریب تک اور یہ سب اکیلے نماز پڑہنے مین ہوگا اور امام کو رعایت مقتدیون کی لازم ہے کہ اونمین بڈہے اور کمزور بھی ہوتے ہین اور انس ابن مالک سے منقول ہے کہ کہا اونہون نے نہین پڑہی نماز مین نے پیچھے کسی ایسے شخص کے جو بہت مشابہ ہو نماز پڑہنے مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مگر یہ جوان یعنی عمر بن عبد العزیز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع بمقدار دس تسبیح کے فرماتے تھے اگرچہ کمتر دس بار سے تسبیح کرتے ہون اور سجدہ بھی اوپر اسی مقدار کے کرتے تھے اور جب سجدہ مین جاتے تھے زانون کو زمین پر ہاتھون سے پہلے رکھتے تھے اور بعد اوسکے ہاتھون کو زمین پر رکھتے تھے اور بعدہ پیشانی اور بینی مبارک کو رکھتے تھے اور بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ ناک ہاتھ سے پہلے زمین پر رکھے کیونکہ ناک قریب تر ہے اور مذہب ابی حنیفہ رح اور شافعی رح اور احمد رح کا یہی ہے کہ زانون کو زمین پر پہلے رکھے اور مذہب امام مالک اوزاعی کا یہی ہے کہ مقدم ہے رکھنا دونون ہاتھونکا زمین پر دونون زانون سے اور امام احمد سے بھی روایت آئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سات عضو سے کرتے تھے یعنی ۱ منہ اور ۲ دونون ہاتھ اور ۳ دونون زانو اور ۴ دونون پاؤن ۵ اور پیشانی اور ۶ بینی اور بیچ اکتفا کرنے کے سجدہ مین اکیلی پیشانی کے ساتھہ اور بینی کے ساتھہ قول ہے لیکن نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے دونون کے ساتھہ سجدہ کرنا مختار ہے اور دونون پاؤن اونہائی مین

ایک شخص کو مسجد حرام مین نماز پڑھتے اور اوٹھاتا تھا وہ ہاتھون کو وقت رکوع کے اور وقت سر اوٹھانے کے
رکوع سے پس کہا ابن الزبیر نے ایسا کیونکہ یہ چیز ایسی ہے کہ کیا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعدہ ترک کردیا ہے اسکو یعنی یہ حکم اوائل مین تھا پھر منسوخ ہوگیا اور مسعود نے کہا ہے کہ اوٹھاتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مین ہی اوٹھاتا تھا اور ترک کردیا مین نے بھی اور ابن عباس رض نے روایت
کی ہے کہ کہا ہے اونہون نے نہین اوٹھاتے تھے ہاتھون کو مگر وقت افتتاح کے اب
معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار رفع یدین اور عدم رفع یدین دونون مین ثابت ہین پس چارہ نہین ہے بجز اسکے
کہ کہون مین رفع یدین اور عدم رفع یدین دونون تھا ساتھ اختلاف اوقات کے یعنی اول رفع یدین تھا پھر
اخیر مین منسوخ ہوگیا اور شیخ کمال الدین ابن الہمام نے کہا ہے کہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ نماز مین بیچ ابتدائے
حال کے قول اور فعل رفع یدین کی جنس سے مباح تھے کہ وہ منسوخ ہوگئے ہین پس بعید نہین ہے کہ
رفع یدین بھی اوسی قبیل سے ہو پس شامل کیا گیا ہوگا خصوصاً ساتھ منسوخیت کے کہ وہ ہی ثابت ہوئی ہے
اوس چیز سے جو خلاف اوسکے ہے ساتھ ایسے ثبوت کے کہ نہین کوئی رد کی صورت اوسکے لیے بخلاف
عدم رفع یدین کے کہ اوسمین احتمال مشروع ہونیکا راہ نہین پاتا کیونکہ وہ اوس چیز کی جنس سے نہین ہے
جسمین عدم مشروعیت معہود ہے بلکہ خشوع اور سکون کی جنس سے ہے جو بالاجماع مطلوب ہی نماز مین
اور روایت کیا ہے ابوحنیفہ نے حماد سے اور اونہون نے ابراہیم سے اسطور پر کہ ذکر کیا گیا نزدیک
اونکے اوائل بن حجر کا کہ دیکھا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹھایا آپ نے اپنے دونون
ہاتھون کو وقت رکوع کرنے کے اور سجدہ کرنے کے پس کہا ابراہیم نے کہ اعرابی نے نماز نہ پڑھی ہوگی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مگر اوسی روز آیا وہ ہے عالم عبداللہ رض سے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اور کیا اوس نے یاد کرلیا ہے اور صحابہ نے یاد نہین کیا ہے اور
تحقیق حدیث کی ہے مجھسے جماعت نے جو حد سے باہر ہے عبداللہ سے کہ وہ نہین اوٹھاتے تھے
ہاتھون کو مگر ابتدائے نماز مین اور حکایت کیا ہے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبداللہ عالم
اسلام کی حدون کا اور اوسکی شریعتون کا ہے اور واقف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال سے
اور ہمیشہ رہا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین بیچ سفر اور حضر کے اور نماز پڑھی ہے
ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے گنتی اور بشمار پس اختیار کرنا اونکے قول کا اولی ہوگا جبکہ

معارض

ہین پڑہتا ہون پس پڑہی ابن مسعود نے نماز اور دونون ہاتھ نہین اوٹہائے مگر واسطے تکبیر افتتاح کے اور
کہا ہے ترمذی نے کہ اس باب مین ابن عذرب سے بہی آیا ہے کہ کہا ہے اونہون نے حدیث ابن مسعود کی
حسن ہے اور بہت سے اہل علم صحابہ اور تابعین مین سے اسکے قائل ہین اور سفیان ثوری اور اہل
کوفہ کا بہی قول یہی ہے اور امام محمد نے اپنے مؤطا مین امام مالک سے کہ اونہون نے زہری سے
اور اونہون نے سالم بن عبداللہ بن عمر اور اونہون نے اپنے باپ سے سنا تہا نقل کی ہے کہ کہا
امام مالک نے سنت یہ ہے کہ تکبیر کہے ہر نماز مین خواہ جہری ہو خواہ سری لیکن رفع یدین بجز ابتدائے
نماز کے ایکبار سے زیادہ نہین تہی اور یہی قول ابی حنیفہ رح کا ہے اور اسمین بہت سی اخبار آئی ہین
بعد اسکے عاصم بن کلیب جرمی سے کہ اونہون نے اپنے باپ سے کہ وہ حضرت امیر المومنین علی بن
ابی طالب کے تابعین مین سے ہین سنا تہا متعدد روایتون کے ساتھ لائے ہین کہ عاصم رضی اللہ عنہ
بجز تکبیر اولی کے کسی مقام مین رفع یدین نہین کرتے تہے اور ابراہیم نخعی سے نقل کی ہے کہ اونہون
نے کہا ہے نہ اوٹہائے دونون ہاتھ نماز مین بعد تکبیر اولی کے اور عبدالعزیز حکیم سے نقل کی ہے
کہ کہا ہے اونہون نے دیکہا مین نے ابن عمر کے تئین کہ اوٹہائے دونون ہاتھ تکبیر افتتاح کے
اول مین اور نہ اوٹہائے بیچ ماسوا اسکے کے اور ثوری نے حدیث ابن مسعود کی بہی نقل کی ہے
کہ روایت کیا ہے اوسکو مجاہد نے کہ کہا ہے ابن مسعود نے کہ نماز پڑہی مین نے پیچہے ابن عمر کے
پس نہ اوٹہایا اونہون نے اپنے دونون ہاتہون کو مگر تکبیر اولی مین اور اسود نے روایت کیا ہے
کہ دیکہا ہے مین نے عمر بن الخطاب رض کو کہ نہین اوٹہاتے تہے اپنے دونون ہاتہ مگر تکبیر اولی
مین اور حضرت عمر رض اور حضرت علی رض اور حضرت ابن مسعود رض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
حاضر رہتے تہے اوسپر کل ان اصحابون کا تہا اور بعد انکے دیکہا مین نے ابن عمر رض کو کہ ایسا ہی کرتے
تہے اور جو کچہ برخلاف اسکے منقول ہے اولی اور احق کے قبول کرنے کے لیے نہین ہوگا اور
بیچ شرح ابن الہمام کے ابراہیم اور علقمہ سے کہ اونہون نے عبداللہ سے سنا ہے منقول ہے کہ کہا
عبداللہ نے نماز پڑہی مین نے پیچہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر کے پس نہ اوٹہایا اونہون نے اپنے دونون ہاتہون کو مگر وقت افتتاح نماز کے اور نہایا
مین جو شرح ہدایہ کی ہے کہا ہے کہ عبداللہ بن الزبیر نے روایت کی ہے کہ دیکہا اونہون نے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قرات سے فارغ ہوتے تھے تکبیر کہتے تھے اور رکوع مین جاتے تھے اور یہ تکبیر قیام کی حالت مین یا حالت انحطاط مین ہے اور اکثر عالم اسطرف گئے ہین کہ حالت انحطاط مین کہون ہے جیسا کہ ہدایہ مین جامع صغیر سے نقل کیا ہے کہ تکبیر مع الانحطاط ہے اور ایسی تکبیر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سر مبارک سجدے سے اوٹھاتے تھے اور حدیث مین آیا ہے کہ کان یکبر فی خفض ورفع یعنی کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تکبیر کہتے جھکنے مین اور اوٹھنے مین اور تکبیر فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز مین جب سر جھکاتے تھے اور اوٹھاتے تھے اور تکبیر رفع یدین کے ساتھ ہے نزدیک شافعی رح اور احمد کے اور سوا انکے ہے اور ہمارے نزدیک بغیر رفع یدین کے ہے اور یہ عجیب اختلاف حنفیہ مین اور شافعیہ مین اور سوا شافعیہ کے ہے اور شافعیہ رفع یدین کی حدیث کی صحت مین بہت مبالغہ کرتے ہین اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے یہ حدیث بسبب کثرت راویون کے متواتر کے مانند ہے اور چار سو نشانیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی اصحابون سے اس باب مین صحت کو پہونچی ہین اور عشرہ مبشرہ نے بھی اوسکو روایت کیا ہے اور ترمذی نے اپنی عادت کے موافق کہ ہر باب اختلاف حدیثون اور اختلاف عمل عالمون کی بحث رکھتے ہین دو باب اسمین بھی لکھے ہین اول باب رفع یدین مین کیا ہے اور اس باب مین حدیث ابن عمرؓ کی لائے ہین کہ کہا اونہون نے دیکھا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب شروع کرتے تھے نماز اوٹھاتے اپنے دونون ہاتھون کو یہانتک کہ مقابل ہو جاتے تھے آپکے دوش مبارک کے اور جب رکوع مین جاتے تھے اور سر اوٹھاتے تھے رکوع سے تب بھی ہاتھون کو اوٹھاتے اسی مقدار تک اور بعض روایتون مین آیا ہے کان یرفع بین السجدتین یعنی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ رفع یدین کرتے تھے درمیان دونون سجدون کے اور اشارہ طرف متعدد ہونے طرق حدیث کی اور صحابہ سے بھی کیا ہے اور عمل بہتیرون کا صحابہ اور تابعین سے اور سوا انکے مجتہدین سے مثل اوزاعی اور عبداللہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے ساتھ رفع یدین کے ذکر کیا ہے اور تصحیح اس حدیث کی کی ہے اور ایک اشارہ اسطرف میلان کا بھی کیا ہے اور دوسرا باب اس بارے مین لکھا ہے من لم یر الرفع الا عند الافتتاح کسی نے نہین دیکھا رفع یدین مگر وقت افتتاح کے اور اس مقدمہ مین حدیث علقمہ کی عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے کہ کہا ہمسے عبداللہ بن مسعود نے کہ تمہارے ساتھ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہرگز نہین کرتے ہین اور نزدیک حنیفہ کے سورۃ کے لیے ایک وقت قرار دیدینا اور معین کرنا سورہ کو مکروہ ہے اور شیخ ابن الہمام طحاوی اور ابو یحیی سے نقل کرتے ہین کہ حکم مکروہ کا اوسی بنا پر ہے کہ ایک سورۃ کو لازم کرلے اور سوا اوس سورت کے دوسری سورۃ کا پڑہنا مکروہ سمجھے لیکن اگر موافق حکم حقتعالی پڑہے فاقرءوا ما تیسر من القرآن یعنی پڑہو جو آسان معلوم ہو تمکو قرآن مین سے یا سبب اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پڑہا ہے تبرکا پڑہے تو کچھ کراہت نہین رکھتا لیکن شرط اوسکے ساتھ یہ کہ اور سورتین بھی کبھی پڑہے تاکہ جاہل گمان نکرے کہ دوسری سورۃ پڑہنا جائز نہین ہے اور صاحب محیط نے بھی نقل کیا ہے کہ کہا ہے اونہون نے مستحب ہی پڑہنا اون دونون مذکورۃ الصدر کا نماز صبح مین جمعہ کے دن اس شرط سے کہ کبھی سوا اوسکے بھی اور سورتین پڑہے تاکہ جاہل گمان نکرے سوا اون سورتون کے اور سورتین پڑہنا جائز نہین ہین اور شیخ ابن الہمام نے کہا ہے تجدید نہین اس عبارت مین بعد علم کے باوجود اسبات کے کہ کلام مداومت ہی انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ نزدیک ابی حنیفہ رح کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مداومت اوسکی ثابت نہین ہوئی ہے اگرچہ طبرانی نے ابن عباس رض کی حدیث سے ساتھ زیادتی لفظ کل جمعۃ کے نقل کیا ہے اور بعضی روایتون مین ابن مسعود کی حدیث مین آیا ہے یدیم ذلک یعنی ہمیشہ کیا گیا ہے یہ واللہ اعلم اور جمعہ کی نمازمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ جمعہ اور منافقون پڑہتے تھے اور کبھی سبح اسم ربک الاعلی اور غاشیہ پڑہتے تھے اور پڑہنا سورۂ جمعہ کا جمعہ کی رات مین بھی آیا ہے اور سیوطی نے سورۂ منافقون کا بھی جمعہ کی رات مین پڑہنا ذکر کیا ہے اور حاصل کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی اور بڑی سورتون مین جو چاہتے تھے وہ پڑہتے تھے ہر نماز مین حسب وقت کی نماز ہو اور پڑہتے تھے موافق مصلحت اور حکم کے جو حسب وقت مین حاصل ہوتا تھا ایسا ہی آیا ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اور جو کچھ کہ مشہور اور معلوم ہوا ہے اور اکثر ائمہ فقہ قائل اسبات کی ہین کہ فجر اور ظہر مین آنحضرت طوال مفصل یعنی بڑی سورتون مین سے پڑہتے تھے اور عصر و عشا مین اوساط یعنی منجھولی سورتون مین سے پڑہتے تھے اور مغرب مین قصار یعنی چھوٹی سورتون مین سے پڑہتے تھے اور اکثر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح پر تھا اور بہت سی اخبار اور نشانیان اس باب مین آئی ہین اور ہدایہ مین ہے اصل اس باب مین کتاب امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی ہے جو ابی موسی اشعری کو لکھی ہے اور بیشک جو کچھ عمر لکھین گے وہ موافق سنت کی ہوگا اور جو روایتین برخلاف اوسکے ہین وہ بھی صحیح ہین لیکن حکم غالب پر ہے واللہ اعلم

پکار کے کہنے مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور مذہب امام شافعی رح کا اور احمد کا یہی ہے اور یہی مذہب امام مالک رح کے تھوڑا سا خلاف ہے اور مذہب امام ابی حنیفہ رح مین آمین آہستہ سے پڑہنا ہے خواہ نماز جہر خوانی نماز ہو اور جامع ترمذی مین آمین کو بلند آواز سے کہنا اور دہیمی آواز سے کہنا دونون وارد ہوا ہے اور حدیث جہر کو ترجیح دی ہے اور بخاری نے ایسے ہی نقل کیا ہے اور عمل اکثر عالمون کا جو صحابہ اور تابعین سے ہین اسپر ہے انتہی اور حضرت عمر بن الخطاب رض سے روایت کیا ہے کہ امام چار چیزین چپکے سے کہے ایک تعوذ دوسرے بسملہ تیسرے آمین چوتھے سبحانک اللھم اور ابن مسعود رض سے بھی ایسا ہی آیا ہے اور سیوطی نے جمع الجوامع مین ابی وائل سے روایت کی ہے کہ کہا اونہون نے تھے عمر اور علی رض کہ پکار کر بسم اللہ اور تعوذ اور آمین نہین کہتے تھے اور شیخ ابن الہمام نے آمین کے آہستہ پڑہنے مین اور پکار کے پڑہنے مین ابی وائل سے روایت کی ہے اور کہا ہے یہ دونون حدیثین معلول ہین لیکن مدار ابن مسعود کی حدیث پر ہے اور جاننا چاہیے کہ بعض روایتون مین بحد صوتہ آیا ہے اور یہ ہمزہ کو مد کے ساتھ پڑہنے کا احتمال بھی رکھتا ہے لیکن صحیح یہ کہ مراد اس سے آواز کا بلند کرنا ہے بقرینہ دوسری روایت کے کہ اوسمین آیا ہے یرفع صوتہ یعنی بلند کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آواز کو اور بعض روایت مین آیا ہے یرتج بہا المسجد یعنی ہلجاتی تھی اوس سے مسجد اور رج ساتھ دو جیم کے ہے ہلنے اور کانپنے کے ہے اور آمین مد الف اور تخفیف میم دونون کے ساتھ ہے اور قصر الف بھی جائز ہے اور مد الف کو ساتھ تشدید کے پڑہنا بعضون کے نزدیک خطا ہے اور مفسد نماز ہے اور بعضون کے نزدیک اگرچہ خطا ہے لیکن مفسد نماز نہین ہے کیونکہ کلمہ قرآن شریف کا ہے اللہ تعالی کے قول مین آمین البیت الحرام اگرچہ اسکے وہ معنی نہین ہین اور بعضون کے نزدیک خطا نہین ہے اور اگر خطا بھی ہے تو ایک معنی رکھتا ہے ایسے ہی ذکر کیا ہے شیخ ابن الہمام نے حلوائی سے نقل کر کے اور یہی کلام شیخ ابو عبد الرحمن اسلمی کے صوفی نے بھی ساتھ اسی معنی کے کہا ہے اور بعد فاتحہ کے سورۃ پڑہتے تھے اور نماز صبح مین قرات کو طول دیتے تھے بقدر ساٹھ آیتون کے یا سو آیتون کے اور کبھی سورۂ قاف اور کبھی سورۂ روم پڑہتے تھے اور کبھی قرات مین تخفیف کرتے تھے اور سفر مین بیچ نماز کے معوذتین پڑہتے تھے اور نماز فجر مین جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ پہلی رکعت مین اور ہل اتی علی الانسان دوسری رکعت مین پڑہتے تھے اور شافعیہ یہ بھی عمل مین ہمیشہ لاتے ہین اور خلاف اسکے

اوقات مین چپکے سے اور ترمذی نے اپنے جامع مین دو باب کیے ہین اول باب بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پکار کر
پڑہنے کے ترک مین ہے اور کہا ہے اسپر عمل ہے اکثر اہل علم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حضرت
ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اونمین سے ہین اور سوا ان صحابیون کے اور جو لوگ بعد
انکے ہین تابعین مین سے اور اسبات کے قائل ہین سفیان ثوری اور عبد اللہ بن المبارک اور احمد اور اسحاق
اور کہتے ہین پکار کے نماز پڑہنے والا بسم اللہ الرحمن الرحیم نکہے اور اپنے نفس مین آہستہ سی کہے
اور دوسرا باب تسمیہ کے کہنے مین لائے ہین اور اوسمین ابن عباسؓ سے لائے ہین کہ کہا ابن عباسؓ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ پکار کے پڑہتے تھے اور کہا ترمذی نے سند مین اس حدیث کی
قوی نہین ہین اور قائل نہین ہین اسکے کتنے ایک صحابہ کہ ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ابن الزبیر اونمین سے
ہین اور بعضے تابعین مین سے بھی اسیطرف ہین اور مذہب شافعی رح کا یہی ہے انتہی اور حاکم نے کہا ہے
یہ حدیث مثل پکار کے پڑہنے کے حدیثون کے ہے اور شیخ ابن الہمام نے ابن عبد البر سے نقل کی ہے
کہ کہا ہے اونہون نے مذہب شعبی اور نخعی اور اوزاعی اور قتادہ اور عمر بن عبد العزیز اور اعمش اور
زہری اور مجاہد اور ابو عبید کا بھی ترک جہر ہے اور بعض حدیث کے حافظون نے کہا ہے کہ کوئی حدیث
پکار کے پڑہنے مین کہلی ہوئی نہین مگر ایسی ہے کہ جسکی سندون مین اہل حدیث کو گفتگو ہے اور یہی
سبب ہے نہین متوجہ ہوئے ہین اوسطرف جو مشہور سندون کے لوگ ہین اور بیان نہین کی اونمین
سے کوئی چیز باوجود ہونے اون ضعیف حدیثون کے محدثین کی کتابون مین اور ابن تیمیہ نے کہا ہے
کہ مجکو دار قطنی سے پہونچا ہے کہ کہا اونہون نے کوئی حدیث تسمیہ کی پکار کر پڑہنے کی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے صحت کو نہین پہونچی ہے اور حاصل کلام یہ ہے جسقدر حدیثین اور نشانیان بسم اللہ کے
ترک جہر مین آئی ہین جو حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین وہ اکثر واضح اور راجح تر ہین جیسا کہ مذہب
امام ابی حنیفہ رح کا ہے پس بعض لوگون مین جو مشہور ہے کہ جہر راجح تر ہے اور مذہب امیر المومنین علی
رضی اللہ عنہ کا جہر تھا وہ صحیح نہین اور تحقیق معلوم ہوا ہے کہ مذہب حضرت علیؓ کا اور مذہب تینون خلفا کا
ترک جہر تھا اور بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ پڑہتے تھے اور فاتحہ کے اخیر مین
آمین کہتے تھے جو نماز پکار کے پڑہنی چاہیے اوسمین پکار کے کہتے تھے اور جو نماز آہستہ سے پڑہنی چاہیے
اوسمین چپکے سے کہتے تھے اور مقتدی بھی موافق کے ساتھ آمین کہتے تھے اور نماز جہری مین امین کے

علیہ وسلم قرآن پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اور درمیان فقیہون اور قاریون کے بھی اختلاف ہی کہ افضل
اعوذ باللہ پڑہنا ہے یا استعیذ باللہ اور شاطبی کی بعض شرحون مین جبیر ابن مطعم سے روایت لائے
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استعیذ باللہ پڑہتے تھے اور فرماتے تھے ایسے ہی پڑہا یا ہے
مجکو جبرئیل علیہ السلام نے اور بیچ حدیث ابی سعید کے لفظ اعوذ باللہ آیا ہے اور ایسے ہی بیچ شرح
ابن الہمام کے ہے اور ہدایہ مین لکھتے ہین اولی یہ ہے کہ استعیذ کہے تو موافق ہو ساتھ لفظ قرآن
شریف کے اور بعد اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پڑہنا تسمیہ کا
اول نماز مین مجمع علیہ ہے اگرچہ نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے جزو نہ فاتحہ کا نہ کسی اور سورت کا لیکن
اول نماز مین فقط پڑہنا ہے کیونکہ نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے وہ کنجی ہے نماز کی مثل تعوذ کے اور ایک
روایت مین ہے کہ ہر رکعت مین تسمیہ کہے اور یہ قول صاحبین کا ہے کہو نا تسمیہ واسطے افتتاح قرآن مجید کے
ہے اور ہر رکعت مین قرات مستقل ہے اور بجہت احتیاط کے باعتبار اختلاف عالمون کے تسمیہ کا فاتحہ
کے جزو ہونے مین اور فاتحہ اور سورت کے نہ جزو ہونے مین مگر نزدیک امام محمد رح کے بیچ صورت خوف کے ہے
اور جاننا چاہیے کہ پڑہنا بسم اللہ کا متفق علیہ ہے لیکن اختلاف اوسکے پکار کے پڑہنے مین اور آہستہ سے
پڑہنے مین ہے اور اون لوگون مین ہی جو تسمیہ کے آہستہ پڑہنے کے قائل ہین امام ابی حنیفہ رح اور ثوری
اور احمد ہین اور حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کیا ہے
حضرت انس نے کہ نماز پڑہی مین نے پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابی بکر اور حضرت عمر
اور حضرت عثمان رض کے اور نہ دیکھا مین نے کسیکو بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کے پڑہے روایت کیا اسکو
احمد اور نسائی اور ابن خزیمہ اور دار قطنی نے اور جامع الاصول نے تسمیہ کے ترک جہر کے باب مین کتب ستہ کی روایت
کی ہے اور دار قطنی نے کہا ہے پکار کے پڑہنا بسم اللہ کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کو نہین
پہونچا ہے لیکن بعض صحابہ سے روایت آئی ہے بعض صحیح اور بعض ضعیف اور امام احمد رح نے کہا ہے
کہ بعضے ائمہ جو مدینہ منورہ مین پکار کر بسم اللہ پڑہتے تھے واسطے سنت کے بیان کے تھا اور بعضے شارحین
حدیث نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ کا پکار کے پڑہنا جو مروی ہے وہ واسطے
تعلیم کے تھا جیسا کہ نماز ظہر مین تعلیم مت کے لیے کوئی سورہ پڑہتے تھے جیسا کہ کہا گیا ہے اور صاحب
سفر السعادت نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات مین تسمیہ پکار کے کہتے تھے اور بعض

سینہ پر رکھنا مذہب شافعی رح کا بیان کیا ہے اور مذہب امام احمد کا موافق مذہب امام ابی حنیفہ رح کے کہا ہے
اور ایک روایت مین ہے کہ نزدیک امام شافعی رح کے سینہ پر ہاتھ رکھنا یا نیچے ناف کے ہاتھ رکھنا
دونون اچھا ہے ترمذی نے کہا ہے نزدیک عالمون کے اسباب مین حکم واسع ہے جو چاہے کرے
جائز ہے بعد اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعاے استفتاح پڑہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک الخ اور
دعائین استفتاح کی بہت ہین مثل انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض الخ یعنی ہر آئنہ پھیرا
مین نے منہ طرف ایسے کے جسنے بنایا آسمانون اور زمین کو اور سوا اسکے ہین شافعیہ کل اور بعض دعائین
استفتاح کی فرض اور نفل کے تمام نمازون مین پڑہتے ہین اور نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے وہ دعائین
مخصوص ہین ساتھ نفلون کے اور نماز شب کی اور فرض مین سوا سبحانک اللھم نہین ہے اور نزدیک
ابی یوسف رح کے تنا اور توجیہ دونون ہین اور مراد ثنا سے سبحانک اللھم ہے اور توجیہ ہے انی وجہت
وجہی ہے اور مختار طحاوی بھی یہی ہے لیکن کہا ہے کہ نماز پڑہنے والا مختار ہے خواہ بعد ثنا کے
پڑہے خواہ قبل ثنا کے اور یہی روایت ہے ابی یوسف رح سے اور مشہور ثنا کے بعد توجیہ ہے اور
جو لوگ نماز اور نیت کے پہلے شروع کرنے سے انی وجہت وجہی پڑہتے ہین موافق سنت کی
نہین ہے اور بیچ سند سبحانک اللھم کے کلام ہے اور طیبی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے اور منقول
ہے بیچ کتاب مسلم کے حضرت عمر بن الخطاب سے اور اختیار کیا ہے اسکو عبد اللہ بن مسعود نے اور
سوا انکے اصحاب مجتہدین نے اور اس طرف گئے ہین بہت سے علما تابعین اور انکے سوا اختیار کیا
اوسکو امام ابی حنیفہ رح نے اور اور عالمون نے اور کیونکر نسبت کیجاے گی یہ حدیث طرف طعن اور ضعف
کے اور بڑے بڑے عالم حدیث کے اس طرف گئے ہین مثل سفیان ثوری اور احمد بن حنبل اور اسحق بن
راہویہ اور سوا انکے اور حقیقت مین جو طعن ترمذی نے کیا اون سندون پر ہے جو خود لائے ہین
نہ اوسکی سب سندون پر اور یہ بات کیونکر ہوگی کیونکہ مشہور عالمون نے جو امام ہین اس حدیث کو نقل
کیا ہے اور اسکو اختیار کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکے استعاذہ کرتے تھے
اور فرماتے تھے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور استعاذہ قرآن شریف پڑہنے سے پہلے مسنون ہے
کیا نماز مین کیا غیر نماز مین نزدیک عامہ سلف کے اور عطا سے واجب ہونا اسکا آیا ہے بہت حکم ظاہر
کے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ یعنی جب پڑہو تم اے محمد صلی اللہ

زبان سے کہنے مین اختلاف رکھتے ہین بعضے اسبات پر ہین کہ یہ بدعت ہی کیونکہ اسکا کرنا نقل نہین کیا گیا ہے
اور بعضے کہتے ہین مستحب ہی اس سبب سے کہ وہ قلب کی نیت کی ظاہر کرنے پر مدد دیتی ہے اور عبادت نسانی
اور قلب کی کہ اسمین جمع کرنیکا موجب ہی اور اصول کے قاعدون اور عقل سے معلوم ہوا ہے اگر دل
زبان کے ساتھ جمع ہو تو پورا اور کاملتر ہو لیکن یہ بات نیت کی مقابلہ مین اور قیاس کرنا تلبیہ اور رکوع
اور سجود کی تسبیحون پر فاسد ہے وقیاس مقابلہ نص کے ہے جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ دونون ہاتھ اوٹھاتے تھے اکثر حدیثون مین ایسا ہی واقع ہوا ہے
اور مذہب ابی یوسف رح کا اور مختار جماعت فقہاے حنفیہ کا مثل طحاوی اور قاضیخان یہی ہے اور رفع
یدین سنت تکبیر کی ہے پس دونون کو آپمین نزدیک ہونا چاہیے اور بعضی حدیثون مین تاخیر تکبیر کی
رفع یدین سے بھی آئی ہے اور مذہب ابو حنیفہ اور محمد رح کا یہ ہے اور عامہ مشائخ اسیطرف ہین اور
ہدایہ مین اسکو اصح کہا ہے اور وہ لوگ کہتے ہین کہ رفع یدین مین نفی کبریائی کی ہے غیر حق جلشانہ کے
اور تکبیر مین اثبات کبریائی کا ہے خاص سبحانہ وتعالی کے لیے اور نفی اور پر اثبات کی مقدم ہوتی ہے
جیسا کہ لا الہ الا اللہ مین اور شرح ہدایہ کے شیخ ابن الہمام نے اس جگہ مین قول تیسرا نقل کیا ہے اور وہ
تقدم کرنا تکبیر کا ہے اوپر رفع یدین کے اور ایک حدیث بیہقی سے ہے سنن کبیر کے حضرت انس رض سے بھی
موافق اسکے لائے ہین پس کل تین قول ہونگے اور جائز ہے کہ وہ سب متعدد وقتون مین فعل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہون واللہ اعلم اور دونون ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوٹھانے مین اکثر
کانون کے برابر ہو جاتے تھے اور کبھی کندہون تک ہوتے تھے اور پہلی بات مذہب امام ابو حنیفہ
کی ہے اور مروی ہے احمد ابن حنبل رح سے اور دلیل لائے ہین وہ ساتھ حدیث وائل بن حجر کے جسکو
مسلم اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور ثانی مذہب شافعی رح کا ہے اور مالک اور احمد سے یہی روایت ہے
اور وہ بھی حدیثون مین واقع ہوا ہے اور بیچ حدیث ابی حمید کے جو آیا ہے کہ ساعدنے درمیان جماعت
صحابہ کے کہا کہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تم لوگون سے حافظ زیادہ ہون ہو سکتا ہے کہ کسی
وقت مین فعل آنحضرت کا ہوا ہو اور بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھتے
تھے سینہ سے نیچے اور ناف کے اوپر نزدیک امام شافعی رح کے ہے اور نیچے ناف کے نزدیک
امام ابی حنیفہ رح کے ہے اور بعضے اصحاب شافعیہ کے ایسا ہی ہے مواہب مین اور ہدایہ مین ہاتھ

اذان کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تکبیر فرمائی اور نماز پڑہی ظہر کی یہ کلام نہایہ کا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ سنت مستمرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی ہے جو معلوم ہے اور پے در پے کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اذان اور تکبیر کو سفر مین جو کہتے ہین وہ بھی تاویل کیا گیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وقوع اوسکا امام ابی حنیفہ رح سے ہمیشہ نہین پایا گیا ہے اور جو منقول ہے وہ ہی نماز مغرب مین ہے کہ کبھی واقع ہوا ہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ امام ابی حنیفہ رح کبھی امام یوسف رح کو امام کر دیتے تھے پس یہین سے ثابت ہوتی ہے یہ بات کہ بھلا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایسا امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مستمرہ کے خلاف کرتا رہیگا اور جو کچھ کہ بیان کیا گیا ہے وہ ضعیف ہے کیونکہ عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اعلی بلانے والے ہین اللہ کیطرف ہمیشہ وہ ہی تھی کہ امامت اور تکبیر اور اذان کو اپنی ذات مبارک کے ساتھ جمع فرماتے تھے اور اذان اور اقامت کی جمع کرنیکی اصل جواز مین کلام نہین ہے لیکن بعضی سنتین اور جیسے قیام امام قوم وقت حی علی الصلوٰۃ کے اور شروع کرنا نیت کا وقت قد قامت الصلوٰۃ کے فوت ہوتا ہے لہذا علماون نے اختلاف کیا ہے کہ بعضونکے نزدیک مکروہ ہے اور بعضون کے نزدیک خلاف اولی ہے اور بعضون نے کہا ہے مستحب ہے اور صحیح کی اس قول کی امام نووی نے شافعیہ سے اور شمس الائمہ نے حنفیہ سے اور صحت کو پہونچا ہے حضرت عمر ابن الخطاب رض کہ فرمایا ہے اگر اذان خلافت ساتھ جمع ہوتی تو مین اذان کہتا ایسے ہی ہے فتح الباری مین اور اگر قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اذان کہنے کا جو مذکور ہوا ہے صحت کو پہونچے تو بات ہو جائے بے کراہت جمع درمیان اذان اور اقامت کی لیکن اوسکو محمول اوپر بیان جواز کے کرینگے اور کہتے ہین کہ شارع سے فعل مکروہ واسطے بیان اصل جواز کے جائز نہین ہے واللہ اعلم وصلی

پنجم بیان افتتاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین کھڑے ہوتے تھے تو فرماتے تھے اللہ اکبر اور تکبیر سے پہلے نیت زبان سے کہنا بدعت ہے اور مکروہ ہے اور نہین کہا ہے اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے کسی صحابہ نے اور مواہب مین ابن القیم سے نقل کیا ہے کہ کہا ہے اونہون نے یہ ایسی بدعت ہے جسکو روایت نہین کیا ہے کسی نے ساتھ صحیح سندون کے اور نہ ضعیف کے اور نہ مرسل کے اور نہ مسند کی اور نہ کسی صحابہ سے ہے اور مستحب نہین کیا ہے اسکو کسی تابعین نے اور نہ چارون امامون نے انتہی اور فقیہ نیت کے

لیکن نہین دیکھا ہے مین نے اس فرشتے کو جسسے کہ پیدا ہوا ہون سو اس ساعت کے پس کہا اوس فرشتے نے
اللہ اکبر اللہ اکبر پھر وہ چلا گیا پیچھے سے آواز آئی کہ سچ کہا ہے میرے بندہ نے انا اکبر انا اکبر پھر ذکر کیا باقی
اذان کے کلمون کو اور تحقیق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی شب مین کلمے اذان کے سنے
لیکن حکم نہوا تھا کہ کلمے اذان سے نماز کے لیے کہو اور آنحضرتؐ مکہ معظمہ مین بغیر اذان کے نماز پڑہتے تھے
پھر مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور صحابہ سے اس باب مین مشورہ کیا اور بعضے اصحابون نے اذان کو
خواب مین سنا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی کہ یہ کلمے آسمان پر سنے تھے زمین پر سنت
ہوئی واللہ اعلم اور عالمون کا اختلاف اسبات مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اذان
کہی ہے یا نہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے اور آپ اور آپکے سب
اصحاب سوار تھے اور پسب کی مینہ برستا تھا اور نیچے کیچڑ تھی اور بسبب کیچڑ اور دلدل کے اوس جگہ اوترنے کی
کوئی صورت ممکن نتھی آنحضرتؐ نے اذان کہی اور سبھون نے سواریون پر نماز پڑہی اور بعضون نے
کہا ہے کہ مراد اس جگہ اذان کہنے سے حکم کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اذان کے لیے بطریق مجاز کے
ہے اور روایت احمد اور دارقطنی مین اسکی تصریح آئی ہے کہ حکم کیا رسول اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے کا
اور ہدایہ مین امام ابی یوسف رح سے نقل ہے کہ کہا اونہون نے دیکھا ہے مین نے حضرت امام ابی حنیفہ رح کو
کہ آپ نے اذان مغرب کہی اور بعد اوسکے بیٹھے اور نہایہ مین شمس الائمہ سرخسی رح نے نقل کیا ہے کہ
کہا ہے اونہون نے بعد نقل کرنے قول ابو یوسف رح کے کہ اس قول مین اشارہ یہ ہے کہ امام ابحنیفہ
بذات خود تکبیر اور اذان دونون کہتے تھے اور کلام سغناتی سے ظاہر یہ ہے کہ امامت بھی خود کرتے
تھے اور کہا ہے مناسب تر یہ ہے کہ مؤذن عالم نماز مین امام ہو بخلاف اوسکے کہ متاخرین کہتے ہین
اچھا یہ ہے کہ امام اذان اور تکبیر کی دوسرے کو اجازت دیدے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی ذات مبارک کے ساتھ اذان اور تکبیر ساتھ امامت کے نہ ملاتے تھے اور شمس الائمہ نے کہا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایسا ہی ہے لیکن ہمارے حق مین اذان کہنا اور امامت کرنا
بذات خود اولیٰ ہے کیونکہ مؤذن بلاتا ہے لوگون کو خدا کی طرف پس جس شخص کا مرتبہ برتر ہو بہتر اوسسے
اذان کہنا ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض وقتون مین جیسا کہ روایت کیا ہے
عقبہ بن عامر نے کہ تھا مین ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین اور جب وقت نماز کا آیا

اذان

کہتے ہین تیسرے سنہ مین اور مشہور یہ ہے کہ مسلمان مشورہ آپسمین کرتے تھے کہ کوئی وقت نماز کا مقرر ہو
کہ جسمین سب مسلمان نماز کے لیے جمع ہو جایا کرین پس بعضون نے کہا ناقوس بجانا چاہیے جیسا کہ نصاری
نماز کے لیے پھونکتے ہین بعضون نے کہا یہودیون کے قرنیے کے مثل ہو بعضون نے کہا کسی بلندی پر
آگ جلانا چاہیے لیکن ناپسند ہوئین سبکو یہ باتین پس عبد اللہ بن زید نے جنکو صاحب اذان کہتے ہین خواب
مین دیکھا کہ ایک مرد آسمان سے اوترا ہے اور اوسکے ہاتھ مین ناقوس ہے عبد اللہ بن زید نے کہا
اے خدا کے بندے اس ناقوس کو تو بیچتا ہے کہا اوس نے کیا کارکرے گا تو اس سے کہا عبد اللہ
بن زید نے بلاؤن گا مین لوگون کو نماز پڑہنے کے لیے کہا اوس نے مین تمکو ایک چیز اس سے بہتر
سکہاتا ہون پس کہا اوس نے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر اذان تک اور کیفیت مخصوص کے اور اسی طرح تکبیر
نماز کی کہی پھر جب صبح ہوئی تو عرض کیا اس خواب کو عبد اللہ بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت شریف مین فرمایا آپ نے انہا لرویا حق یعنی بیشک وہ خواب سچا ہے جا تو اور سکہادے بلال
کو کیونکہ آواز اوسکی بلند اور نرم زیادہ اور ہیبت خوش ہے جب سنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلال کی
اذان اپنی چادر شریف کھینچتے ہوئے دوڑے آئے اور کہا یا رسول اللہ دیکھا ہے مین نے بھی خواب
جیسا کہ عبد اللہ بن زید نے خواب دیکھا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فللہ الحمد پس اگر ایسا ہی
ہے خاص خدا کو حمد ہے اوپر موافق ہونے ان دونون خواب کے یا اوپر رویت تیری کے کہ حقتعالی کیطرف
سے الہام کیا گیا ہے تو ناطق ہے ساتھ صدق اور صواب کے اور بعضون نے نقل کیا ہے کہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی خواب دیکھا تھا اور امام غزالی رحمہ نے وسیط مین فرمایا ہے دس صحابیون
دیکھا ہے اور بعضون نے کہا جو وہ صحابیون دیکھا ہے کہ سات اونمین سے انصار تھے اور بعضی روایتون
مین ہے کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو خبر کرین
فرمایا آنحضرت نے سبق بذلک الوحی یعنی پہلے آچکی ہے اس سے وحی اور ایک حدیث مین حضرت
امیر المومنین کرم اللہ وجہہ سے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے
اور سدرۃ المنتہی تک پہونچے کہ وہ محل خاص کبریاے حق کا ہے ایک فرشتہ وہان سے نکل آیا پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے پوچھا یہ کونسا فرشتہ ہے کہا حضرت جبرئیل نے
قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو ساتھ حق کے بھیجا ہے مین نزدیکتر خلق سے ہون پیچ درگاہ عزت کے

جنمین تاخیر عصر کی واقع ہوئی ہے اور درمیان اون حدیثون کے تعجیل عصر مین ہین کچھ تعارض نہین ہے
جیسا کہ معلوم ہوا ہے اور کہا ہے کہ عصر کو بوجہ اسکے عصر کہا ہے کہ فشردہ ہوتا ہے اوسمین وقت یعنی نیچ کا
وقت ہوتا ہے اور امام احمد حنبل رح سے نقل ہے کہ فرمایا ہے انہون نے کہ ابرد مین جلدی کرنا بیچ نماز عصر کے
افضل ہے اور ایک دلیل تاخیر کی دلیلون مین سے ایک حدیث کی ہے جسکو بخاری اپنی صحیح مین لائے
ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابون کو کہ حال اور مثل تمہاری بنسبت حال اور مثل
اون لوگون کے ہے جو تمسے پہلے تھے مثل اسکے ہے کہ ایک شخص نے تین بیگاری پکڑے ایک کو
دو درہم اجرت کے دینے کو کہے کہ صبح سے ظہر تک کام کر اور دوسرے کو بھی دو درہم اجرت کے مقرر کیے
کہ ظہر سے عصر تک کام کر اور تیسرے کو دو درہم اجرت کے دینے کو کہے کہ عصر سے مغرب تک کام کر جب
اجورہ دینے کا وقت آیا تو ہر ایک سے جو اقرار کیا تھا وہ اوسکو دیا پس کہا اون دو مزدورون نے جنہون
نے صبح سے ظہر تک اور ظہر سے عصر تک کام کیا تھا کہ کیا حاصل ہوا ہمکو کہ ہم نے کام بہت کیا اور مزدوری
کم پائی اور وہ تیسرا مزدور جو ہے کام اوسکا کم ہے اور مزدوری اوسکی بہت ہے کہا اوس شخص نے جو ہمنے
تمسے کہا تھا اور جو اقرار کیا تھا وہ تمکو دیا باقی یہ فضل میرا ہے کہ جسکو جو چاہون وہ دون تمکو اسمین کیا ہے
پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال پہلی یہودیون کی ہے کہ اونکی عمرون کی مدت سب سے
زیادہ ہے اور عمل اونکے بہت کم ہین اور دوسری نصاری کی ہے اور تیسری نمازی حال کے کہ تمہاری
عمرین بہت کم ہین اور نیک کام تمہارے بہت ہین اب اس مقام سے معلوم ہوا کہ جو زمان فاصل درمیان
صبح اور ظہر کے اور ظہر سے عصر تک ہے وہ زیادہ ہے اور اس زمان فاصل سے جو درمیان عصر اور شام کے

ہے اور قرآن شریف کی آیتون سے مثل فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا واذکر اسم ربک بکرۃ
واصیلا یعنی پس تسبیح کرو اے محمد اپنے رب کی حمد کے ساتھ پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے اوسکے
ڈوبنے سے اور ذکر کرو اپنے رب کی نام کا نور کے تڑکے اور شام کو جو عالمون نے اشارہ طرف نماز فجر
اور عصر کے ٹھہرایا ہے راہ مقصد کی جانب پانا چاہیے اور بیان نماز کے وقتون کا اور اوسمین جلدی اور
دیر کرنیکا مشکوٰۃ شریف کی دونون شرحون مین زیادہ کیا گیا ہے اور کتاب مین اتنی پر اقتصار کیا گیا ہے
واللہ اعلم **تنبیہ** پہلے جو امامت حضرت جبرئیل ع کی مین گذرا ہے کہ صحابہ نے ندا دی کہ الصلوٰۃ جامعۃ یہ
اذان کی شریعت سے قبل تھا اور شریعت اذان کی ہجرت کے پہلے سنہ مین بیچ مدینہ منورہ کے تھی اور بعضے

شتر اور دس تک سے اوسکے کرتے تھے اور پکایا جاتا تھا اور کھاتے تھے ہم گوشت پکا ہوا اوسکا قبل غروب
آفتاب کے اس نوع مین تعجیل معلوم ہوتی ہے جو ائمہ کے مذہب کے نزدیک ہی اور گمان ہے کہ بعض اوقات
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تعلیم کے یہ امر کیا ہو اور دلالت اسکی دوام اور استمرار پر ٹھیک
نہین ہے بسبب واقع ہونے اس امر کے بعض مقاموں پر کہ ہرگز دوام اور استمرار کوئی صورت نہین رکھتا ہے
اور محقق حنفیہ شیخ کمال الدین بن الہمام رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ نماز عصر کی قبل تغیر آفتاب کے پڑھنا ممکن
ہے اور باقی وقت عصر ہے غروب آفتاب تک مثل اسی عمل کے ہے اور جسنے دیکھا ہے باورچیون کو
کھانا پکاتے ہمراہ اپنے مالکون کے سفر مین وہ بعید نہین جانتا معنی مذکور کو یعنی ایک جماعت ہو کہ
کچھ اوسمین ذبح کرین شتر کو اور کچھ لوگ گوشت اوسکا بنائین اور دوسری جماعت اسباب پکانے کا مثل
آگ جلانے کے اور سوا اسکے مہیا کرین اور اوسکے اہتمام مین رہین اور ہر ایک ایک کام اختیار کرے
کہ کوئی گوشت شتر کا اوبالے اور کوئی پکائے یہ کام کیا مقدار رکھتا ہے کہ جسمین نماز عصر کا وقت
جاتا رہے اور دلیل لانا ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم یعنی جلدی کرو بخشش چاہنے
مین اپنے رب سے جواب اوسکا یہ ہے کہ جلدی کرنا اسی وجہ پر چاہیے جو موافق حق کے ہووے اور ایسی
جگہ مین جہان تاخیر کرنا مستحب نہووے ایسے مقام مین مثل ایام گرمی کے گرمی مین اور اسفار فجر اور تاخیر عشا کہ
بیچ صحیح حدیثون کے حکم ساتھ اوسکے اور مبالغہ اوسمین وارد ہوا ہے اور ہمارے مذہب کے عالم کہتے ہین
کہ تاخیر کرنا عصر مین کثرت کرنا نفلون کا ہے بسبب مکروہ ہونے نفل کے بعد نماز عصر کے اور کثرت کرنا نفلون کی
افضل ہے نماز عصر کے اول وقت ادا کرنے سے ایسا ہی کہا ہے سغناقی نے بسوطین سے اور حاصل کلام
یہ ہے کہ افضل ہے تاخیر کرنا نماز عصر مین ہمارے مذہب مین آفتاب کی نہ متغیر ہونے تک یعنی آفتاب کے
بلند اور روشن اور تابان ہونے تک جیسا کہ کہا گیا ہے اور حدیث ابن مسعود کی دلالت کرتی ہے اوپر
کہ کہا ابن مسعود نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کی پڑھتے تھے حالانکہ آفتاب سفید اور پاک نہوتا تھا
مقصود اس سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان عصر کی تاخیر ہے آفتاب نہ متغیر ہونے تک اور بیچ حدیث جابر کے
آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز عصر کی حالیکہ آفتاب مین گرمی اور صفائی رنگت کی ہوتی
تھی اور اس حدیث مین ذکر رجوع بحال اور مثل اسکے نہین کیا ہے پس معلوم ہوا کہ جلدی اگر تھی تو بعض
وقتون مین تھی اور شیخ ابن الہمام حدیثین نماز عصر کی تاخیر مین لائے ہین اور کہا ہے میرے نزدیک ان حدیثون

اوسکی رواجب ہی سنت قرار دیتے ہین اور حدیثون مین جو حکم ابراد ظہر کا ایام گرما مین واقع ہوا ہے اور تاکید مبالغہ
اوسکی وارد ہوئی ہے اونکے نزدیک رخصت ہی اور بعضے شافعیہ مین سے ابراد کو حمل کرتے ہین زوال پر اور
یہ تاویل نہایت بعید ہے کیونکہ زوال خود اول وقت ہی ہان وقت آنا ظہر کا بوقت پہونچنے سایہ کے
مثل شخص کے بہت مضبوط ہے جیسا کہ نزدیک ائمہ اربعہ مین کہے اور نزدیک بعضون کے مذہب امام
ابی حنیفہ سے بھی مفتی یہ وہی ہے اور عصر کو شافعیہ اوسوقت پڑہتے ہین جب چوتہائی دن باقی رہتا ہے
اور ایسا ہی حمل کرتے ہین اسفار کو فجر کے نمودار ہونے پر اور یہ بھی معقولیت نہین رکہتا ہے مثل اون
چیزون کے جو بیان کی گئی ہین اور ابراد ظہر اور تاکید اور مبالغہ اوسکا اور تاخیر عشا کی اسطرح پر وارد ہے
کہ ہرگز وہ قابل تعجیل کے نہین ہے لیکن نماز مغرب کی کہ تعجیل کرنا ہی اوسکے اول وقت مین متفق علیہ ہے
اور کسی شخص کو اوسمین کلام نہین ہے اور جبتک کہ آفتاب بلند اور روشن ہے نماز عصر کی پڑہ لینا چاہیے
نہ اوسوقت مین کہ چوتہائی دن باقی ہو جسمین سایہ تین مثل تک ہوتا ہے اون جن حدیثون کو اپنے
مذہب کی دلیل گردانا ہے وہ اوس مذہب پر دلالت نہین رکہتی ہین ایک اونمین سے یہ کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کی پڑہتے تھے اور بعد اوسکے جاتا تہا ایک شخص مدینہ منورہ سے اونچے مکان کو
کہ وہ مدینہ منورہ کی انتہائے آبادی پر واقع تہا اور اوسوقت تک آفتاب مین گرمی ہوتی تہی اور کبہی تغیر
اوسکی رنگت مین نہ آتا تہا اور کہا ہے عالمون نے کہ اسوقت سایہ ایک مثل تک نہین پہونچتا ہے اور
یہ بات بحث کی جگہ ہے اور دوسری حدیث مین بہی اس حدیث کی مضمون سے ملتا ہوا مضمون آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کی پڑہتے تھے اور آفتاب بلند اور روشن ہوتا تہا بعد نماز کے جاتا تہا
چلنے والا مدینہ منورہ کے ٹیکرون کی جانب اور جبتک آفتاب بلند رہتا تہا یعنی بالائے افق ہوتا تہا اور
غروب نہو جاتا تہا فافہم اور بعضے ٹیکرے مدینہ منورہ کی مسافت چار کوس یا مانند اوسکے کے ناقل
ہین اور اس حدیث مین حدیث سابق سے کسی قدر مبالغہ زیادہ ہے لیکن معلوم نہوا کہ کن ٹیکرون کی
طرف جاتا تہا آیا اوس جانب جاتا تہا جو چار کوس ہین یا اوسطرف جو اس سے کم ہین سوار جاتا تہا یا
پیدل تیز جاتا تہا یا آہستہ جاتا تہا یا ضعیف بر ہر تقدیر بے تکلف تین چار گہڑی چلتا ہوگا جیسا
مذہب اونکا ہے کہ چوتہائی دن باقی رہے نماز عصر کی پڑہتے ہین اور سایہ ایک مثل تک ہوتا ہے
اور ایک حدیث مین ہے کہ ہم پڑہتے تہے نماز عصر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے ذبح کرتے

پہلے پچاس وقت کی نماز کا حکم ہوا بعد اوسکے بخاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچاس وقت سے پانچ وقت کی مقرر ہوئی اور حکم ہوا خدای عزوجل کا یہ پانچ برابر پچاس کے ہین کیونکہ نہین بدلتا قول ہمارا **وصل**

پنجم بیان تعین اوقات نماز پنجگانہ کے

وقت نماز کے مقرر ہوئے ہین پید تشریف لے آنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف سے اور مواہب مین محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ جس شب کو معراج ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے صبح کے وقت حاضر ہوئے جبریل آنحضرت کی خدمت مین اور نماز کے وقت آپکو بتائے اور بعضون نے گمان کیا ہے کہ تعین وقت نماز بعد ہجرت کے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ہجرت سے پہلے بیان جبریل سے اور بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے معلوم ہوا ہے بر ہر تقدیر حاضر ہوے حضرت جبرئیل آنحضرت کی خدمت مین پے در پے دو روز ظہر کے وقت پس حکم کیا آنحضرت نے کہ پکار دیا جائے کہ لوگ نماز کے لیے جمع ہون پس جمع ہو گئے لوگ اور امامت کی حضرت جبرئیل نے پہلے دن اول وقت مین پس پڑہائی نماز ظہر کی اوسوقت پر کہ سایہ شخص کا مثل اوسکے تہا اور پڑہائی نماز مغرب کی اوسوقت پر کہ آفتاب غروب ہو گیا تہا اور پڑہائی نماز عشا کی اوسوقت پر کہ شفق ڈوب گئی تھی اور پڑہائی نماز صبح کی اوسوقت پر کہ صبح ہوئی تھی اور دوسرے روز پھر آئے اور امامت کی اور پڑہائی نماز ظہر کی بوقت پہونچنے سایہ شے کے اوس شے کے مثل کے تئین اور پڑہائی نماز عصر کی وقت پہونچنے سایہ کے دو مثل کے تئین اور پڑہائی نماز مغرب کی وقت غروب ہونے آفتاب کے اور اسوقت کی نماز دونون دن ایک ہی وقت پڑہی اور پڑہائی نماز عشا کی تہائی رات گذرے یا آدہی رات گئی یہ شک راوی کا ہے اور پڑہائی نماز فجر کی جسوقت کہ روشنی پہیل گئی اور ایک روایت مین ہے وقت اسفار کے بعد اوسکے کہا جبرئیل نے یا محمد یہ وقت نبیون کے نماز کا ہے جو آپسے پہلے تھے اور وقت نماز شب کا درمیان ان دونون وقت کے ہے چاہیئے ہے کہ نماز کی جلدی کرنے کی فضیلت مین اور اوسکے وقت کے آنے مین اور مبادرت کرنا ساتھہ اوسکے اور نہ سستی کرنا اوسمین اور ٹہہر جانا اخیر وقت تک اس سبب مین کلام نہین ہے لیکن بیچ غیر اوس نماز کے ہوگا جسمین تاخیر مستحب ہی جیسا کہ اسفار فجر اور ابراد ظہر اور تاخیر عشا کے اور سوا اسکے جو تاخیر کہ واسطے کامل کرنے نماز کے اور پورا کرنے ثواب کے ہو اور شافعیہ اول وقت مین کل نمازین پڑہنے کو جیسا کہ اونکے درمیان متعارف ہی افضل جانتے ہین اور وقت کی تمیز کو اور اوسکی تفصیل کو کہ رعایت کرنا

مراد مومن سے ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہر مسلمان کو بھی بطفیل اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق اوسکے ایمان کے ایک حصہ اس مقام سے حاصل ہے اور شریعت مین التحیات اس مقام کے حاصل ہونے پر ایک اشارہ اور ایک دلیل واقع ہوئی ہے اور نماز مین ظاہر اور باطن اور دل اور ہاتھ پاؤن سب بیچ درگاہ قرب حقتعالی کے متوجہ اور مشغول ہوتے ہین اور پروردگار نے نمازیون کی دو رکعتون مین جمع کردیا ہے جو کچھ کہ متفرق کیا ہے تمام فرشتون پر اسواسطے کہ مروی ہے کہ خدای تعالی کے فرشتے ہین جو ہمیشہ رکوع مین رہتے ہین اور جب سے پیدا ہوئے ہین سر رکوع مین سے نہین اوٹھاتے اور قیامت تک بلکہ تا ابد اسی طرح رہین گے اور اسی طرح فرشتے قیام مین ہین اور قرات مین ہین اور قعود مین ہین اور جمع کیا ہے نماز مین عبادت ہین اور عبودیات ایسے جو غیر نماز مین جمع نہین ہین مثل طہارت اور رو بقبلہ اور استفتاح اور تکبیرین اور قرات اور قیام اور رکوع اور سجود اور تسبیح اور دعا اور توجہ اللہ کیطرف اور حضور قلب اور خضوع اور خشوع کے کہ ہر ایک انمین سے ایک عبادت علیحدہ ہے کسواسطے کہ مجموع نماز مشابہ اور ایک نمونہ ہے حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جامع ہے تمام مثوبات اور جمیع برکتون اور کمالون کی اور اسی علاقہ اور مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرۃ العین ہین اور فرمایا ہے حقتعالی جلشانہ نے اور کہا بر تر اپنے حبیب کو اتل ما اوحی الیک من الکتاب واقم الصلوٰۃ یعنی پڑھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز کہ تمپر وحی کی گئی ہے کتاب سے اور فرمایا وامر اہلک بالصلوٰۃ واصطبر علیہا یعنی حکم کرو تم اپنے اہل کو نماز کا اور صبر کرو نماز پر اور اللہ تعالی کے قول مین جو لفظ واصطبر علیہا ہے اشارہ اسبات کا ہے کہ نماز مین تکلیف ہوتی ہے بشر کی ذاتون کو کیونکہ گران ہوتی ہے اون پر وہ نماز اسوجہ سے کہ پیش آتی ہے اونکی لذتون کے وقت مین اور خواہشون مین اور شغلون مین پس طلب فرماتا ہے حقتعالی اون سے اون تمام چیزون سے الگ ہونے کو اور اپنی درگاہ مین حاضر ہونے کے لیے اور ترک ماسوی اللہ کے لیے اور اسی سبب سے فرمایا واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنی مدد طلب کرو تم بوسیلہ صبر اور صلوٰۃ کے لانا لفظ صلوٰۃ کا قریب صبر کے اشارہ اسبات کا ہے کہ نماز متحمل طرح طرح کے صبر کی ہے اسواسطے کہ صبر کرنا پڑتا ہے اوپر لازم کرنے اوقات کے ادا اور اوپر قیام کرنے واجبات کے اور مسنون چیزون کے اور آداب کے اور روکنے قلب کی غفلتون سے اور غیر کیطرف ملتفت ہونے سے اور اسی سبب سے فرمایا ہے حقتعالی نے انہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین یعنی بیشک وہ بھاری ہے مگر اوپر پڑنے والے لوگون کے اور نماز شب معراج مین فرض ہوئی ہے اسواسطے کہ

مطلق واقع ہوتا ہے یا بوجہ قیاس کرنے ڈاڑھی کے اوپر سر کے اور بعضون نے کہا ہے خلال کرنا بالون
مین واجب نہین ہے مگر اسوقت کہ بال کسی چیز سے ایسے چکٹ جائین کہ اونکی جڑون مین پانی نہ پہونچ سکے
اور وضو کرنا بعد غسل کے کچھ اصل نہین رکھتا ہے بلکہ خلاف سنت ہے اور کاتب الحروف کبھی بحیث احتمال
پہونچا نے ذکر کے غسل کے اعضا مین اوسکے بسبب رعایت مذہب شافعی کے احتیاطاً وضو کر لیتا ہے اور
اگر یہ احتمال نہو کچھ حاجت نہین ہے اور کپڑے سے اعضا کے پونچھنے مین اختلاف ہے اور بیچ حدیث میمونہ
کے آیا ہے کہ اونہون نے غسل کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑا دیا تو آپ اوس سے پانی اعضا کا
پونچھہ ڈالین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا نہ لیا اس جگہ سے یہ بات لازم نہین آتی کہ بدن کا
پونچھنا مکروہ ہے احتمال ہے کہ نہ لینا آپکا کسی اور وجہ سے ہو کہ وہ کپڑے کے ساتھہ متعلق ہو یعنی وہ حریر
ملایا میلا ہو یا آپ نے انکسار کیا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ بدن پونچھنا گرمیون مین مکروہ ہے اور
جاڑون مین مباح ہے اور پانی کا ہاتھہ سے جھٹکنا مکروہ نہین ہے اور تمام یہ بحث وضو کے باب مین گذری ہے

نوع دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بیان مین جاننا چاہئے

کہ نماز فاضلہ اور بزرگ تر اور پوری اور کاملہ عبادتون سے ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی ہوجاتی ہین ٹھنڈی آنکھین میری نماز مین اور شادی اور مسرت اور
نورانیت چشم اور خوشدلی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوتی تھی اور جو مزا اور مشہود اسوقت
مین ہوتا تھا کسی عبادت اور کسی وقت مین نپاتے تھے اور قرۃ العین کنایہ ہے فرح اور سرور اور مقصد
کے جان لینے اور غلبہ کے پہچاننے سے اور مشتق قر سے بفتح قاف کے بمعنی قرار اور ثبات کی ہے
کسواسطے کہ آنکھہ محبوب کی نظارہ سے قرار پاتی ہے اور اوسکے دیدار سے آرام ملتا ہے اور کسی طرف
نہین پھرتی اور حالت سرور مین اور خوشحالی مین مسکن اور اپنی جگہ پر رہتی ہے اور محبوب کے غیر کے دیکھنے
سے پریشان اور ہر طرف نگران ہوتی ہے اور حالت رنج مین اور خوف مین ہر جانب پھرتی ہے اور
گرداں رہتی ہے تدور اعینہم کالذی یغشی علیہ من الموت یعنی پھرتی ہین آنکھین اونکی جیسے کہ کسی پر بیہوشی
ہو موت کی یا مشتق ہے قر سے جو بضم قاف ہے اوسکے معنی سردی اور آنکھون کی ٹھنڈک اور لذت پانا
آنکھون کا محبوب کو دیکھنے مین اور جلنا آنکھون کا دشمنون کے دیکھنے سے ہے اور اسی سبب سے
ولد کو قرۃ العین کہتے ہین اور کہا ہے عالمون نے الصلوٰۃ معراج المومن یعنی نماز مومن کی معراج ہے

کیا ہے عالمون نے وجوب دلک مین یعنی ہاتھہ سے ملنے مین اکثر عالمون کے نزدیک واجب نہین ہے اور یہی مذہب ہمارا ہے اور نقل کیا گیا ہے امام مالک رح اور مزنی سے کہ وہ امام شافعی رح کے اصحابون مین سے ہین وجوب ہاتھہ سے ملنے کا اور اجماع کیا ہے دوجاع مین غسل کے نہ واجب ہونے پر لیکن اونکے نزدیک وضو واجب ہے اور نزدیک امام ابو یوسف کے مستحب بھی نہین ہے اور ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کی باعث سے وضو کو واجب ٹھہرایا ہے اذا اتی احدکم اہلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینہما وضوءً یعنی جب کوئی تم لوگون مین کا صحبت کرے اپنی زوجہ کے ساتھہ بعد اوسکے پھر ارادہ کرے صحبت کرنیکا تو وضو کرے درمیان اونمین دونون صحبتون کی روایت کیا ہے اسکو مسلم نے اور بعضون نے حمل کیا ہے اوسکو وضو پر جو معنی لغوی رکھتا ہے اور کہا ہے کہ اوس سے مراد غسل فرج ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج مطہرہ سے کبھی دوبار مباشرت فرماتے تھے اور ایک ہی غسل کرتے تھے اور کبھی دو غسل جدا جدا فرماتے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ یہ غسل صاف کرنیوالا زیادہ ہے اور بہت اچھا ہے اور بہت پاک کرنیوالا ہے اور حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنب مین ہوتے اور چاہتے کہ سو رہون وضو کرتے اور باوضو سو رہتے روایت کیا اسکو بخاری نے اور حضرت شیخ فرماتے تھے کہ یہ طہارت خواب کی ہے اور جو شخص حالت جنب مین ہو اور چاہے کہ سو رہون تو وضو کرے اور طہارت کے ساتھہ سو رہے انتہی اور بعضون نے تیمم کو بجاے وضو کے قرار دیا ہے اور ایک حدیث بھی حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے واللہ اعلم اور ابتدا فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے پہلے ساتھہ وضو کے اور اس وضو مین سر مسح کرنے کی اور نکرنے کی دونون روایتین آئی ہین لیکن افضل یہ ہے کہ وضو پورا کرے جیسا کہ بغیر حالت غسل کے کرتا ہے اور مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وضو مین مسح نکرے اسمین سر کا دھونا کافی ہے اور دونون پاؤن کا پہلے دھونے کے اور بعد دھونے کے بھی دو روایتین آئی ہین اور اکثر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر فرماتے تھے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپ تقدیم کرتے تھے اور عالمون نے کہا ہے تا فیہ اوس صورت مین ہوتی کہ غسل کرنیکا مقام پاک اور صاف نہو اور تقدیم کرنا بر تقدیر نظافت ہے اور عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ بعد وضو کے بالون مین انگلیان ڈال کے اونکی جڑون مین خلال کرتے تھے اور بعد اسکے سر مبارک پر دونون ہاتھون سے چلو بھر بھر کے پانی ڈالتے تھے پھر پانی بہاتے تھے تمام بدن پر اور مراد ساتھہ موے سر کے بال ہین جیسا کہ حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے اور بعضون نے ڈاڑھی کے بال بھی اوسمین داخل کیے ہین یہ دو وجہ سے خالی نہین ہے یا بسبب اسکے کہ حدیث مین اصول الشعر

اور مسلمانون نے کہا برکت ہو تمہین اے آل ابی بکر اور رحمت ہو تم پر خدائے تعالی کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا ہون مین تجھکو اے عائشہ کہ کوئی امر تیرے سبب سے صادر ہوا ہو اگرچہ ظاہر مین مکروہ جانے کوئی مگر ایسا کہ جانتا ہے خدائے تعالی اوسمین ایک کشایش مسلمان کے لیے اور بعد گھڑی بھر کے لوگون نے وہ ہار بھیجے کے نیچے پایا اور حکمت الہی اوسوقت مقتضی اسبات کی ہوئی کہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی چھپایا اور تیمم کی کیفیت مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک تیمم دو ضربہ ہین یعنی دوبار ہاتھ زمین پر مارنا ایکبار منہ کے لیے اور ایکبار دونون ہاتھون کے لیے کہنیون تک اور یہ مذہب امام ابی حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی رح کا ہے اور مختار اصحاب امام احمد کا ہے اور یہ ہے قول علی مرتضی رض اور ابن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور سفیان کا ہے اور بعضے اسطرف گئے ہین کہ تیمم ایکبار ہاتھ مارنا زمین پر اور منہ اور دونون ہاتھون پر ملنا ہے اور بعضی روایتون مین ذکر رو کا بعطف واو ہاتھ کے ذکر پر مقدم ہے اور بعض مین بالعکس ہے اور بعض مین لفظ کفیہ کا مقدم ہے وجہ پر ساتھ عطف ثم کے اور یہ مذہب مشہور امام احمد سے ہے اور قول قدیم امام شافعی کا اور محفوظ اور مختار اونکے مذہب سے وہ ہی پہلا قول ہے اور منقول ہے مکحول اور اوزاعی اور اسحاق اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن خزیمہ اور امام مالک اور اصحاب حدیث کے بیچ ترجیح مذہب ابن حجر کے شرح بخاری مین یہ بات ہے کہ ابن حجر مذہب ثانی کو ترجیح دیتے ہین اور بعضے لوگ انمین سے مذہب اول کی حدیثون کو ضعیف ٹھہراتے ہین لیکن حق یہ ہے کہ حدیث التیمم ضربتان ضربۃ للوجہ وضربۃ للذراعین الی المرفقین صحیح ہے یعنی تیمم دو ضربین ہین ایک ضرب واسطے منہ کے ہے اور ایک ضرب واسطے دونون ہاتھون کے کہنیون تک اور کلام اس جگہ بہت ہے چنانچہ سفر السعادت کی شرح مین ذکر کیا ہے اور حاصل کلام یہ ہے کہ احتیاط پہلے مذہب مین ہے

وصل غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین

غسل زبر کے ساتھ بمعنی دھونے کے ہے اور ساتھ پیش کے فعل اور عین کلمہ اور سکون عین کلمہ کے اسم ہے اور غسل زیر کے ساتھ وہ چیز ہے جس سے سر دھوتے ہین مثل مٹی اور خطمی کے اور مانند اسکے اور اغتسال مصدر ہے بمعنی دھونے کے اور غسول ساتھ زبر کے غسل کا پانی ہے اور تغسل مثل اسی کے ہے اور غسل کی جگہ مغسل ہے زیر کے ساتھ اور غسالہ پیش کے ساتھ پانی ہاتھ پاؤن دھوئے ہوئے کا ہے یعنی مستعمل اور غسیل اور مغسول بمعنی دھوئی ہوئی چیز کے یہ معانی لغوی اس لفظ کے ہین اور حقیقت مین اغتسال بیچ شرع کے دھونا تمام عضوؤن کا اور بہانا پانی کا اوپر ہے اور اختلاف

جسمین رخصت ہی پس اگر پاؤن موزہ سے نکالے اور دھوے بہتر ہے اور اس فعل پر اجر پائے گا اور صاحب ہدایہ کے
نزدیک مختار یہی ہی اور ایک جماعت کہتی ہی مسح کرنا افضل ہے بسبب ظاہر کرنے سنت کے اور رد کرتی ہی
اہل بدعت کو کہ وہ خارجی اور رافضی ہین منکر اوس سے اور اس جماعت کے نزدیک یہ ہی کہ اگر پاؤن مین موزہ نہو تو
موزہ پہنے اور مسح کرے اور صواب یہ ہی کہ مسح اور غسل دونون مشروع ہین اور برابر ہین اور کوئی بہتر اور راجح تر
ایک دوسرے سے نہین ہی اور یہ اوس صورت مین ہی کہ وضو پر وضو کرین خاصہ اور صاحب سفر السعادت
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موزے کے مسح کرنے مین اور پاؤن کے دھونے مین کچھ تکلف نہ پایا بلکہ
اگر وضو کے قصد کے وقت پاؤن مین موزے نہوتے غسل کر لیتے اور مسح کرنیکے لیے موزہ نہ پہنتے اور اگر پاؤن
مین موزہ نہوتا مسح کر لیتے اور موزہ پاؤن سے نہ اوتارتے اور کہا ہی صاحب سفر السعادت نے بہت اچھا ہے
قول کیونکہ موافق عادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے **وصل تیمم کے بیان مین** کتاب
اور سنت اور جماعت سے ثابت ہی کہ تیمم اس امت کے خصائص مین سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جس زمین پر نماز پڑھتے خواہ وہ تپھر ہو خواہ خاک ہو خواہ ریگ ہو تیمم کرتے تھے اور فرق درمیان خاک اور
ریگ کے نکرتے تھے اور امام شافعی رح نے تیمم کرنا خاک کے ساتھہ مخصوص کیا ہی اور سوا خاک کے تیمم دوسری
چیز پر درست نہین رکھتے اور ابو یوسف کہتے ہین سوا خاک اور ریگ کے تیمم اور پر درست نہین ہی اور مذہب
امام ابی حنیفہ رح کا یہ ہی کہ تیمم خاک اور ریگ پر جائز ہے اور جو چیز کہ اوسکے جنس زمین سے ہو اور مراد جنس زمین
سے یہ ہی کہ آگ سے گل نجائے اور خاکستر نہو جائے اور صاف تپھر پر پھر گرد نہین ہوتی لیکن نزدیک امام ابحنیفہ رح
کے درست ہی اور حدیث ابی امامہ مین لفظ ارض کی واقع ہوئی ہی اور حدیث حذیفہ مین تربت اور تراب دونون
لفظین آئی ہین اور تیمم ہر نماز کے لیے چاہیے کرنا جیسا کہ وضو اور یہی ظاہر کتاب و سنت کے موافق ہے اور
نزدیک شافعی رح کے تیمم اور طہارت ضرور ہے واسطے دفع کرنے حرج کے جیسے کہ طہارت صاحب عذر کی اور
صاحب سفر السعادت کہتے ہین کہ کوئی حدیث صحیح ہمنے نہین پائی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطے
ہر فرض کے تیمم کیا کرتے تھے اور ابتدا شریعت تیمم کی یہ ہے کہ کسی لڑائی مین ہار حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کا کھو گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اوسکی تلاش کے لیے مقرر کیا اور آپ وہان
ٹھہر گئے پس نماز کا وقت آیا اور قوم کے ساتھہ پانی نہا کہ سب وضو کرتے پس خفا ہوئے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رض پر کہ تو نے قید کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت آیہ تیمم نازل ہوئی

نہین ہی کیونکہ مسح کرنا موزون کا مثنا یعنی غایۃ کیا گیا ساتھہ کعبون کے بالاتفاق نہین ہی اور امام حسن بصری نے
فرمایا ہے کہ حدیث کیا ہے ستر صحابہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون پر مسح کیا ہی اور ہدایہ مین
کہا ہے مسح موزہ کی بارے مین بہوت پہنچے ہین اور مشہور ہین اور جو شخص اسکا اعتقاد نکرے بدعتی ہوگا اور کرخی نے
کہا ہی خوف ہی مجھکو اوس شخص کے کافر ہونیکا جو موزون کے مسح کرنے پر اعتقاد نکرے اور امام ابی حنیفہ سے
بھی ایسا ہی آیا ہی اور عقائد اہل سنت جماعت مین آیا ہی کہ نرہی مسح علی الخفین یعنی دیکھا ہی ہمنے مسح موزون پر
اور موزون کے مسح کو سنت اور جماعت کی علامتون مین سے شمار کیا ہے اور صحیح اخبارون مین آیا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین اور قیام کے وقت مین موزون پر مسح کرتے تہے اور مدت حضر کی ایک شبانہ
روز فرمائی ہے اور مدت سفر کی تین شبانہ روز جیسا کہ روایت کیا ہی مسلم نے حدیث علی بن ابیطالب سے اور
لفظ حدیث کی یہ ہی جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسح علی الخفین ثلثۃ ایام ولیالیہن للمسافر ویوما ولیلۃ للمقیم
یعنی قرار دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدت موزون پر مسح کرنے کی تین شبانہ روز مسافر کیلیے
اور ایک شبانہ روز مقیم کرنیوالے کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر موزہ پر مسح کرتے تہے یعنی اوپر
پشت پا کے جیسا کہ صحیح حدیثون مین وارد ہوا ہے اور ابو داؤد نے اپنی سنن مین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ
سے بطریق متعدد کے نقل کیا ہی کہ فرمایا حضرت علی مرتضی نے اگر کام دین کا موافق حکم عقل کے ہوتا تو
مسح کرنا زیر پا کا ہی پاس بہتر ہوتا اور تحقیق دیکھا ہے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر موزہ پر مسح کرتے
اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ نیچے موزے کے مسح کرنا بیچ ایک حدیث ضعیف کے وارد ہوا ہے
جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ سے ایک حدیث مین ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ کے آیا ہی کہ کہا مغیرہ بن شعبہ نے
کہ وضو کرایا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین پس مسح کیا آنحضرت نے اوپر موزے کے
اور نیچے موزے کے اور حدیث صحیح نہین ہی اور بیچ اکثر طرق حدیث مغیرہ کے مطلق ہوا ہی کہ مسح علی الخفین
بغیر ذکر اعلا اور اسفل کے اور ترمذی کے اور بعضے طریقون مین ابو داؤد اور احمد کے علی ظاہرہما
بھی واقع ہوا ہے اور امام ابی حنیفہ کے نزدیک مسح کرنا ظاہر موزون پر ہی اور مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے
اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک ظاہر موزہ ہی پر ہے اور نیچے موزے کے مسح کرنا سنت دوسری ہے
جاننا چاہیے کہ عالمون نے اختلاف کیا ہی اسبات مین کہ مسح افضل ہی یا غسل ایک قوم اسطرف ہے
کہ غسل افضل ہے کسواسطے کہ غسل عزیمت ہی اور مسح رخصت ہی اور اختیار کرنا عزیمت کا افضل ہی غسل سے

بچے ہوئے کو وہ بقبلہ کھڑے ہو کر اگر بنیتہ کے پیے تو بھی جائز ہے اور بعد وضو کے دو رکعتون کا پڑھنا اور بہنا
برتن کا نماز آیندہ مین کام آنے کے لیے اور بچائے رکھنا کپڑون کا پانی کی بوندون سے اور ناک چھینکنا بائین
ہاتھہ سے ناک کے پاک کرنے کے وقت اور مکروہ ہے دہنے ہاتھہ سے اور ایسا ہی مکروہ ہے پانی مین تھوکنا
ڈالنا اور اعضا کے دھونے مین تین بار پر زیادتی کرنا اور وضو کرنا اوس پانی سے جو دھوپ مین گرم کیا ہوا ہے
اور اگر شک ہو جائے وضو کے بعض اعضا کے تر ہونے مین فراغت پانی سے پہلے تو رفع شک کرے
اوس عضو سے جسمین شک واقع ہوا تھا اور اگر بعد وضو کے شک ہو تو کچھہ نہ کرے مطلقاً **وصل موزون کے مسح کے بیان مین** جان تو حدیث کی امامون کی کتابون مین کہ وہ کتب ستہ وغیرہ سے ہین ساتھہ
روایتون متعدد اور طریقون مختلف کے آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سفر اور حضر مین موزون کا مسح کرتے تھے
اور تصریح کیا ہے حدیثون کے حافظون مین سے ایک جماعت نے کہ مسح موزون کا پے در پے ثابت ہوا ہے اور شک
اور شبہ کو اوسمین گنجایش نہین ہے اور بعضے عالمون نے اوسکی روایتون کو جو ستر سے زیادہ ہین جمع کیا ہے
اور عشرہ مبشرہ اونہین مین داخل ہین اور سب اونکے قائل ہین مگر امام مالک سو ہے ایک روایت نقل
کرتے ہین کہ وہ قائل نہین ہین موزون کے مسح کرنے کے مقیم کے حق مین اور صحیح روایتین امام مالک سے
مطلق جواز کی ہین اور مشہور اور مقرر نزدیک مالکیہ کے دو قول ہین ایک تو مسح کرنا موزون کو مطلق جائز ہے
اور دوسرے خاص مسافر کے لیے ہے نہ مقیم کے لیے اور یہی ہے مقتضا اون چیزون کا جو کتابون مین اونکی
کی گئی ہین اور اسکے ساتھہ ابن حاجب نے جزم کیا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ توقف کرنا امام مالک کا مسح
مین وقت مقیم ہونے کے خاص اپنی ذات کے لیے ہے لیکن فتوی اونکا جواز پر ہے اور مثل اسی کے نقل کیا گیا
ہے ابو ایوب صحابی سے اور ظاہر امر اوسکا یہ ہے کہ وہ مقیم ہونے کی حالت مین مسح موزون پر نہ کرتے تھے اور اختیار
کرتے تھے غسل پاؤن کا بقصد ثواب کے بسبب نہ حاصل ہونے مشقت کے اس حالت مین نہ یہ کہ اوسکے جواز کے
معتقد نہ تھے واللہ اعلم اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے تھے حکم نہین کیا ہے مین نے موزونکے
مسح کرنیکا جبتک نہین دیکھی ہین مین نے اوسمین نشانیان اخبار کی مثل روشنی روز کے اور امام احمد نے فرمایا ہے
کہ سینتیس آدمیون نے صحابہ مین سے موزون پر مسح کرنیکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
اور ایک روایت مین کہا ہے کہ چالیس لوگون نے صحابہ مین سے حدیث بیان کی ہے مرفوعاً اور موقوفاً
اور جو کہ بعضون نے قرات جر کو وارجلکم مین حمل کیا ہے اوپر مسح کے اور زیر پڑھنے کو دھونے پر خالی ضعف سے

اللہ کے کہ اکیلا ہے وہ نہین شریک ہے کوئی اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندہ ہے اللہ کا اور رسول ہے
اوسکا اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی وضو کے بعد یہ کلمہ پڑہے کہلا جائین دروازے بہشت کے اوسکے لیے اور
کہا جائے اوسکو کہ چلا آجس دروازے سے چاہے تو اور بعضی حدیثون مین شہادتین کے بعد بہی آیا ہے اللھم اجعلنی
من التوابین واجعلنی من المتطہرین یعنی اے اللہ میرے کردے مجہکو اونمین سے جنکی توبہ قبول کی گئی ہے
اور کردے مجہکو پاک لوگون مین سے اور بعضی روایت مین آیا ہے سبحانک اللھم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا
انت استغفرک واتوب الیک یعنی پاک ہے تو اے اللہ میرے اور ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہون
مین کہ نہین کوئی معبود سوا تیرے مغفرت چاہتا ہون مین تجہ سے اور توبہ کرتا ہون مین تیری آگے اور حدیث
مین آیا ہے کہ لکہا جاتا ہے یہ کاغذ کے پرچہ مین اور مہر کیجاتی ہے اوسپر اور نہ کہولا جائیگا وہ مگر قیامت کی
دن اور پڑہنا سورہ انا انزلنا کا جیسا کہ لوگون مین مشہور ہے سنن الہدی مین اوسکے لیے ایک اثر ضعیف
نقل کیا ہے واللہ اعلم **فائدہ** شیخ ابن الہمام نے ہدایہ کی شرح مین آداب وضو کے اکٹھا کیے ہین اور
لکہا ہے کہ آداب وضو کے یہ ہین ترک کرنا پانی کے بیجا صرف کرنیکو اور اوسکے قطرے ٹپکانیکو اور چہوڑ دینا
آدمیون سے کلام کرنیکو اور غیر سے مدد چاہنے کو اور چہونا استنجے کی جگہہ کو کپڑے سے اور پورا کرنا وضو کے
پانی کو بذات خود اور بعد استنجے کے شرمگاہ کے ڈہانپنے مین جرأت کرنا اور حالت استنجے مین اوتار ڈالنا انگوٹہی کا
جسمین نام خدائے عزاسمہ کا یا نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور وضو کے لیے مٹی کا برتن رکہنا اور دہونا
پانی کے برتن کی ٹونٹی کو تین بار اور رکہنا اوسکو بائین ہاتھہ کے طرف اور اگر برتن ایسا ہو کہ جس سے
کوئی پرہیز کرے تو سیدہی ہاتھہ کے طرف رکہے اور رکہنا ہاتھہ کا برتن کی ٹونٹی پر دہونے کے وقت نہ اوسکے
منہ پر اور وضو کر رکہنا وقت نماز سے پہلے اور ذکر کرنا شہادتین کا ہر عضو کے دہونے کے وقت اور رو بقبلہ
ہونا وضو کرنے مین اور سب فعلون مین نیت کی معیت رکہنا اور خبر رکہنا آنکہون کے گوشون سے اور مسح
کرنا اور دہونا اونکو اور اوس سے غافل نہونا اور خبردار رہنا انگوٹہی کے نیچے سے اور یاد رکہنا ذکر کا ہر عضو کے
دہونے کے وقت اور پانی کو منہ پر زور سے نہ ڈالنا اور ہاتھہ پھیرنا دہوئے ہوئے اعضا پر اور آہستگی اور
نرمی کرنا اعضا کے دہونے مین اور ملنا اعضا کا ہاتھہ سے خصوصاً جاڑے مین اور منہ اور دونون ہاتھون
اور دونون پاؤن کی حدون سے بڑہ جانا تو یقین ہو جاے اونکا دہو جانا اور بڑہ جانا اور پڑہنا سبحانک
اللھم وبحمدک اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین کا اور پینا وضو کے پانی

وحدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جدائی ہے کہ کہا اونہون نے تہا خاص کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے ایک ٹکڑا کپڑے کا پانی پوچھنے کو کہ پوچھتے تھے آپ اوس سے پانی بعد وضو کے وہ ضعیف ہے اور بعضون نے
کہا ہے حدیث مسح کرنے کی کپڑے کے کونے سے ضعیف ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ دونون حدیثین
جامع ترمذی مین مذکور ہین لیکن اونہون نے بہی ان دونون کو ضعیف ٹہہرایا ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت سے
اس باب مین کوئی چیز صحت کو نہین پہونچی ہے اور کہا ہے کہ ایک قوم نے اہل علم اور صحابہ اور تابعین اور غیر ان
لوگون مین سے اس بات مین اجازت دی ہے اور بعضے بعد وضو کے اعضا پوچھنے کو مکروہ جانتے ہین اور چہوڑتے
ہین اونکو اوسی طرح پر تا کہ خشک ہو جائین کیونکہ یہی باعث نورانیت اور بھاری ہونے اعمال کے ترازو کا
ہے اور یہ قول روایت کیا گیا ہے سعید بن المسیب اور زہری سے اور بعضی حنفیہ کی کتابون مین آیا ہے کہ اگر
بقصد پاک کرنے اور تکبر کے نہو تو کراہت نہین ہے اور بعض کتابون مین مشکوٰۃ کی شرحون مین سے اظہار سے
منقول ہے کہ اعضا پوچھنے کا ترک کرنا مستحب ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل نہین کیا ہے
اور اگر پوچھے تو اوپر قول صحیح کے مکروہ بہی نہین ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے اور جو حدیثین وضو کے وقت
ذکر کرنے مین وارد ہوئی ہین کوئی چیز اون سے صحت کو نہین پہونچی ہے بلکہ محدثین نے حکم اونکے وضع کا
کیا ہے اور جو کچہ کہ صحت کو پہونچی ہے یہ ہے کہ وضو کے شروع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ فرماتے تہے
اور منقول اگلون سے یہ لفظ ہے بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام یعنی شروع کرتا ہون مین ساتھہ
نام اللہ بزرگ کے اور سب تعریف ثابت اللہ ہی کے لیے ہے اوپر دین اسلام کے اور شیخ بن الہمام نے
شہادتین کو ہر عضو کے دہونے کے وقت مستحبات مین شمار کیا ہے اور بعضون نے وضو کے اعضا
دہونے کو اون مقامون مین سے جنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مستحب ہی شمار کیا ہے اور
نزدیک امام احمد کے باختیار اوس جماعت کے جو اونکے اصحابون مین سے ہے تسمیہ مبتدا سے وضو مین واجب
ہے اور وضو کے صحت کی شرط ہے ساتھہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ
ولا وضوء لمن لم یسم یعنی درست نہین ہے نماز اوس شخص کی جسکو وضو نہین ہے اور نہین ہوا وضو اوس
شخص کا جسنے نہ شروع کیا اللہ کے نام سے روایت کیا اوسکو احمد اور ابو داؤد اور حاکم نے ابی ہریرہ سے
اور وضو کے آخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یعنی گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوا

پاؤن کی اوگلیون مین چھنگلیا سے کرے کسواسطے چھوٹون کو خدمت کرنا بہت مناسب ہی اور کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ خلال کرے ہاتھ کی چھنگلیا سے اور شروع کرے خلال کرنا دہنے پاؤن کی چھنگلیا سے اور ختم کرے بائین پاؤن کی
چھنگلیا پر بجہت رعایت تیامن کے اور ہاتھ کی اوگلیون کو داخل کرنا پاؤن کی ہر اوگلی مین ثابت نہین ہوا ہے
اور ابن ہمام نے کہا ہی کہ ہمیشہ کرنا خلال پاؤن کی اوگلیون مین اوس کیفیت پر جو عالمون نے بیان کی ہے
معلوم نہین ہی اور حرکت دینا انگوٹھے کو اوگلی مین بیچ حدیث کے وارد ہوا ہے اور مذہب حنفیہ مین اوگلی مین
انگوٹھی کی حرکت دینے کو سنت اور مستحبات وضو سے شمار کیا ہے اور ابن ہمام نے زاد الفقیر مین کہا ہی کہ جب
انگوٹھی ڈھیلی ہو تو اوسکو حرکت دینا سنت ہی اور اگر تنگ ہو تو اوسمین پانی پہونچانا واجب ہی اور گردن کے
مسح کرنے مین حدیث آئی ہی کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مسح کرے گدی پر سر کے ساتھ
محفوظ رہیگا روز قیامت کے طوق سے اس حدیث کو مسند الفردوس مین ابن عمر سے روایت کیا ہی اور دوسری
روایت مین بھی آیا ہے اور اوسے شمنی نے ذکر کیا ہی لیکن عالم کہتے ہین کہ سند اسکی ضعیف ہی اور گردن پر مسح
کرنا امام ابی حنیفہ رح کے نزدیک مستحب ہی اور بعض شافعیون کا مختار یہی ہے اور شیخ ابن ہمام اوسکے استحباب کے
ثابت کرنے کے لیے حدیث ترمذی کی اوائل مین ابن حجر سے لائے ہین ثم مسح علی راسہ ثلثا و مسح اذنیہ ثلثا
وظاہر رقبتہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مسح کیا اپنے سر پر تین بار اور مسح کیا اپنے دونون کانون کے تین
تین بار اور ظاہر گردن پر اور ایک حدیث اور لائے ہین کعب بن عمر یمامی سے ساتھ روایت ابو داؤد کے
انہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح الرقبۃ مع الراس تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا گردن پر ساتھ سر کے
اور کہا ہے بعضون کے نزدیک بدعت ہی اور ہدایہ مین بیچ سنتون اور مستحبات کے ذکر نہین کیا ہے لیکن مسح جلقوم کا
بالاتفاق بدعت ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر وضو مین دوسرے شخص کا پانی ڈالنا
بیچ سفر اور حضر کے کبھی ثابت ہوا ہی اور صحیح حدیثین اس بارے مین آئی ہین پس اوسمین دلیل ہی بغیر کراہت کے
جائز ہونے پر کہ ہاتھ پر پانی ڈالنے مین غیر سے مدد چاہی اور موجود رکھنا پانی کا اپنے پاس بطریق اولی بہتر ہوگا
لیکن اسجگہ سے جائز ہونا اعانت کا ساتھ مباشرت کے لازم نہین آتا اور جو بعضے آدمی پیر دوہونے کے وقت
برتن پانی کا اپنے ہاتھ مین لے لیتے ہین کچھ اصل نہین رکھتا لیکن قصد اون لوگون کا رعایت ادب ہی تاکہ
بہت پانی نگر جائے اور آنحضرت کے لیے کوئی رومال نہتھا کہ آپ وضو کے اعضاؤن کو اوس سے پونچھتے لیکن
آپ اونکو یون ہی چھوڑ دیتے کہ وہ خود سوکھ جاتے تھے اور منہ پونچھنا کپڑے کے کنارے سے بھی آیا ہے

بطریق کثرت پایا گیا ہے اور ایسے ہی کہا ہے شیخ ابن ہمام نے اور اکثر روایتون مین دونون پاؤن کا دھونا بغیر
ذکر عدد کے آیا ہے لیکن تنقیہ اور تنظیف کی قبیل سے ہے یعنی خوب پاک کرنا اور صاف کرنا ہے اسی سبب سے بعضے
پاؤن کے تین بار دھونے کے قائل نہین ہین اور ایسا ہی بیچ شرح ابن ہمام کے ہے اور ایک روایت مین نسائی سے
آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھویا دونون پاؤن کو دو بار اور بعضی روایت مین تین بار بھی آیا ہے
اور بعضی روایت مین آیا در ہویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھے پاؤن کو تین دفعہ بعد اوسکے دھویا
بائین پاؤن کو تین دفعہ ظاہر امعلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت مین ساتھ ایک طریق کے واقع ہوا ہے واللہ اعلم
اور ڈاڑھی کے خلال کرنے مین حضرت عثمان اور عمار رضی اللہ عنہما سے حدیث آئی ہے اور محدثین کو اوسکی صحت
اور ثبوت مین اختلاف ہے لیکن قول راجح جانب ثبوت کے ہے اور وہ سنت ہے نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی
کے اور نزدیک امام احمد رح کے بھی اوپر مذہب معروف کے سنت ہے اور نزدیک بعضون کے اونکے مذہب کے
اماموں سے واجب ہے بسبب حدیث انس رضی اللہ عنہ کے کہ کہا انس نے تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جب وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی اور نیچے ٹھڈی کے وہ چلو بھر پانی لے آتے اور خلال کرتے اپنی ڈاڑھی
مین اور فرماتے بہذا امرنی ربی یعنی ساتھ اسکے حکم کیا ہے مجھے میرے رب نے اور کیفیت ڈاڑھی مین خلال
کرنے کی یہ ہے کہ نکالے اونگلیان اپنی داڑھی کے نیچے سے اوپر کی جانب ایسا ہی کہا ہے شمنی نے اور ظاہر حدیث
یہ ہے کہ نئے پانی سے خلال داڑھی مین کرے اور بعضون نے کہا ہے جو منہ پر پانی ڈالے اور وقت خلال کرنیکا
قریب منہ دھونے کے ہے اور امام محمد رح کے نزدیک اچھا یہ ہے کہ وقت منہ دھونے کے خلال کرے یا وقت
مسح سر کے اور نزدیک ابی داؤد کے ابن عمر کی حدیث سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو
کرتے تھے ملتے تھے اپنے دونون رخسارون کو پھر نکالتے تھے اونگلیان اپنی ڈاڑھی کے نیچے سے
لیکن پاؤن کی اونگلیون مین خلال کبھی کبھی کرتے تھے ایسا ہی سفر السعادت مین اونگلیون مین خلال
کرنا نزدیک امام ابی حنیفہ اور امام شافعی رح کے سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے پاؤن کی اونگلیون کا خلال
کرنا مسنون ہے بغیر خلاف کے اور ہاتھ کی اونگلیون کے خلال کرنے مین دو روایتین ہین مشہور زیادہ تو
سنت ہے اور ایک روایت مین نہین ہے کیونکہ ہاتھ کی اونگلیون کی کشادگی خلال کرنے سے پھر جاتی ہے
اور امام مالک نے خلال کرنا مخصوص پاؤن کی اونگلیون کے ساتھ رکھا ہے اور اوسکے بارے مین کہا ہے کہ
اگر ترک کرے تو کچھ اندیشہ نہین ہے لیکن خلال کرنا اچھا ہے واسطے پانی کے در آنے کے لیے اور خلال

توضأ ثلثاً ثلثاً یعنی وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار یہ جو حدیث مین آیا ہے مجمل ہی اور صحیح روایتین جو
مسح کرنے کی عدم تکرار مین آئی ہین بیان کیا ہے کہ تین بار دھونا مخصوص اون اعضاون کے ساتھ ہے جو
دھوئے گئے ہین اور بنا مسح کی تخفیف پر ہی پس قیاس کرنا مسح کا اوپر غسل کے جو بنا کیا گیا ہی اوپر مبالغہ اور
خوب بھگونے پر قیاس مع الفارق ہوگا اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین کہا ہی کہ کسی طریق مین صحیحین سے
ذکر عدد مسح نہین آیا ہے اور اکثر عالم اسبات پر ہین لیکن شافعی سہ تین بار مسح کرنے کو مستحب سمجھتے ہین اور ابو داؤد
نے کہا ہی کہ حدیثین عثمان رضی اللہ عنہ کی کہ وہ صحیح ہین سب دلالت کرتی ہین اسبات پر کہ مسح کرنا سر کا ایکبار ہے
اور ابو عبید اللہ نے مبالغہ کیا ہی اور کہا ہے کہ کسیکو سلف مین سے نہین جانتا ہون کہ تین بار مسح کرنیکے
استحباب کا قائل ہوا ہو مگر ابراہیم تیمی کا لیکن اس قول مین کلام ہے کیونکہ ابن ابی شیبہ اور ابن ابی المنذر نے
انس اور عطا اور سوا ان لوگون کے تثلیث مسح کو نقل کیا ہے اور ابن خزیمہ وغیرہ نے بھی حدیث عثمان رضی اللہ
عنہ مین مسح تین بار کرنے سے تصحیح کی ہے انتہی اور بیج جامع الاصول کے ایک روایت مین حدیث عثمان رضی اللہ
عنہ سے نقل کی ہے کہ تین بار سر کے مسح کا ذکر اوس حدیث مین کیا ہے اور شیخ ابن ہمام نے بیہقی سے نقل کیا ہے
کہ کعبی نے روایت کیا ہی مسح کی تکرار کو بوجوہ غریبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لیکن وہ بسبب مخالفت احادیث
صحیحہ کے حجت نہین ہی نزدیک صاحب علم کے انتہی اور ترمذی نے وائل بن حجر سے نقل کیا ہے ثم مسح علی
اذنیہ ثلثاً یعنی پھر مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون کانون پر تین بار اور جو کچھ اس باب سے آیا ہے
اگر صحت کو پہونچا ہی تو محمول ہے تکرار پر ساتھ ایک ہی پانی کے نہ ساتھ پانی نئے کے جیسا کہ کہا ہی ہدایہ مین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے کانون کا ظاہراً و باطناً یعنی کانون کے باہر ہی مسح کرتے
اور کانون کے اندر ہی اور کان کے اندر مسح کرنیکے لیے دونون اونگلیان ہر کان کے سوراخ مین لیجاتے
تھے اور مسح کان کا نئے پانی سے ہے نزدیک تینون اماموں کے اور امام ابی حنیفہ رح کے اور ایک روایت مین
امام احمد رح کہ مسح کان کا مسح سر کے بچے ہوئے پانی سے کرتے تھے اور اکثر حدیثون مین مسح سر کا اور کانون کا
بغیر ذکر آب جدید واقع ہوا ہی لیکن روانی عبارت حدیث سے کانون کا مسح ظاہر ہوتا ہی ساتھ سر کے پانی کے
اور جو کچھ روایت کیا گیا ہے کہ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کانون کے مسح کے لیے پانی نیا وہ حمل
کیا گیا ہی اسبات پر کہ بعد بھر پور کرنے مسح سر کے باقی نہ رہا تاکہ حدیثون مین مطابقت ہو جائے اور
حاصل کلام کا یہ ہی کہ سر کے پانی سے کانون کا مسح ثابت پایا گیا ہے اور مشہور زیادہ ہی اور بہت صحابہ عظام سے

نئے پانی سے روا ہے اور جامع ترمذی مین کہتے ہین امام شافعی رح نے فرمایا ہے کہ جمع کرنا مضمضہ اور استنشاق کا
ایک چلو مین جائز ہے اور اگر جدا جدا کرے تو مجھکو محبوب زیادہ ہے پس حقیقت مین کچھ خلاف نرہا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کلی کیے اور بے ناک مین پانی لیے وضو نفرماتے تھے اور یہ دونون امر سنت ہین وضو
مین نزدیک تینون اماموں کے اور فرض ہین نزدیک امام احمد کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ
سے ناک مین پانی لیتے تھے اور بائین ہاتھ سے ناک چنکتے تھے اور مسح سر کے مقدار واجب مین اختلاف ہے
امام شافعی رح اور ایک جماعت مقرر بات کی ہے کہ واجب کم سے کم اتنا ہے کہ جسپر اطلاق مسح کا کیا جائے
اگرچہ برابر ایک بال کے ہو اور ایک روایت مین برابر تین بالون کے ہو اور امام مالک اور ایک جماعت
قائل اسکی ہے کہ مسح تمام سر کا واجب ہے اور امام ابی حنیفہ رح کے نزدیک مسح چوتھائی سر کا واجب ہے اور سارے
سر کا سنت ہے اور دلیلین ان مذہبون کی اپنے مقام پر مذکور ہین اور شرح سفر السعادت مین انتہای مسح مین
حتی الوسع قصور نہین کیا گیا ہے اور بعضے عالمون نے کہا ہے مسئلہ مسح مین انصاف ساتھ ہاتھ کے ہے
اور ایسا ہی سنا ہے مین نے اپنے شیخ سے وہ کون ہین علی بن جار اللہ مفتی حرم شریف مکی رحمۃ اللہ علیہ ہین
واللہ اعلم اور مسح کی کیفیت یہ ہے شروع کرے سر کے آگے سے اور گدی تک دونون ہاتھ لیجائے پھر پھیر لائے
دونون ہاتھ اوسی جا پر جہان سے ابتدا کی تھی اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار مسح کرنا سر کا سنت ہے اور شمنی
فتاوای ظہیریہ سے نقل کرتے ہین کہ تین دفعہ مسح کرنا ساتھ پانی جدید کے بدعت ہے اور امام شافعی رح کہتے ہین
کہ مسح تمام سر کا تین بار نئے پانی سے کرنا سنت ہے اور روایت غریب امام ابی حنیفہ سے بھی آیا ہے اور ہدایہ
مین ہے کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سے مشروع ہے اور مروی ہے امام ابی حنیفہ رح سے اور ہدایہ کی بعضی شرحون
مین لکھا ہے کہ روایت احسن مین ہے امام ابی حنیفہ رح سے کہ اگر مسح تین دفعہ ایک پانی سے کرے تو مسنون ہے
اور اکثر حدیثین مسح کے باب مین مطلق آئی ہین اوسمین کئی بار کی قید ہے نہ ایکبار کی لیکن جو کچھ حدیثون سے
صحت کو پہونچا ہے یہ ہے بعضی حدیثون مین مرتین بھی واقع ہوا ہے اور یہ اس معنی پر ہے کہ دونون ہاتھ سر کے
آگے سے پیچھے آخر تک لیجائے اور پھر پیچھے سے آگے لے آئے اور ان حدیثون کو بھی ضعیف جانتے ہین
لیکن تین بار مسح کرنا کسی صحیح حدیث مین نہین آیا ہے مگر اسقدر واقع ہوا ہے کہ وضو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار اور وضو شامل ہے غسل اور مسح دونون سے اور قول شافعی رح کا
تین بار مسح کرنے مین اسی دلیل سے ہے اور ساتھ قیاس کرنے مسح کے اوپر غسل کے جواب اوسکا یہ ہے

کلی کی اور ناک مین پانی لیا تین بار تین چلوون سے اور ناک چھنکی تین بار اور یہ بھی حدیث فصل اور وصل کا احتمال رکھتی ہے
لیکن بعضی حدیثون مین تصریح واقع ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے کلی کی اور ناک مین
پانی لیا اور امام شافعی سے مذہب مشہور یہ ہے اوپر اس وجہ کے جو کہ مذکور ہوئی اور مذہب امام ابی حنیفہ سے مشہور
فصل ہے درمیان کلی کرنے کے اور ناک مین پانی لینے کے اوپر وجہ مذکورہ کے کیونکہ منہ اور ناک ہر ایک
ایک عضو الگ ہے پس ہونا ہر ایک کا جدا جدا ہوگا جیسا کہ حکم تمام اعضا کا ہے اور یہ وجہ حقیقت مین واسطے
ترجیح فصل کے ہے بسبب موافق ہونے اوس وجہ کے ساتھہ قیاس کے جیسا کہ قاعدہ مقرر ہے اصول فقہ
مین نہ تعلیل مقابلہ نص مین جیسا کہ خصم گمان کرے اور دلیل ہماری ابو داود اور طبرانی کی حدیث ہے جیسا کہ
شمنی نے نقل کیا ہے کہ طلحہ بن مُصرِّف کہ مشہور تر امامون تابعی سے ہے اور ثقات تابعینون مین سے ہے اپنے
باپ سے کہ اونہون نے اپنے دادا سے سنا ہے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا
پس کلی کی تین بار اور ناک مین پانی لیا تین بار اور ہر دفعہ پانی نیا لیا اور شافعیہ کہتے ہین یہ حدیث بسبب
اسناد کے ایک ضعف رکھتی ہے اسواسطے دادا طلحہ کا نا معلوم ہے اور صحبت اوسکی ساتھہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی ثابت نہین ہوئی ہے انتہی جامع الاصول مین لکھتے ہین کہ طلحہ بن مُصرِّف مشہور تر تابعینون مین سے ہے
اور اثبات اسکا ہے اور دادا اونکا کعب بن عمرو یا عمرو بن کعب ہے اور شمنی نقایہ کی شرح مین کہتے ہین کہ بیہقی نے
کتاب معرفت مین نقل کی ہے کہ عبد الرحمن بن مہدی نے جو کبار ائمہ محدثین مین سے ہین اور مرتبہ شیخیت
مین امام احمد حنبل کے مقابلہ مین ہین کہا ہے جد طلحہ عمرو بن کعب ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے
مشرف ہوئے ہین اور اپنی سنن مین یحیی بن معین سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا ہے محدثین فرماتے
ہین عمرو بن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور گھر والے طلحہ کے کہتے ہین کہ اونکو صحبت
نہین نصیب ہوئی ہے انتہی اور جب اس شان کے لوگون نے اونکی صحبت کی تصریح کی ہو تو مدعا ثابت ہے
اور نہ واقف ہونا طلحہ کے گھر والون کا اوسکا رد کرنیوالا نہین ہوتا اور ابن سعد نے بیچ طبقون حدیث کی مسح کے
باب مین طلحہ کے دادا سے نقل کی ہے ساتھہ اس لفظ کے رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح ہکذا
یعنی دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے اسطرح پس ثابت ہوا کہ اونکو صحبت ہے اور اسی
کہا شیخ ابن ہمام نے اور شمنی نے فتاوے ظہیریہ سے نقل کیا ہے کہ امام ابی حنیفہ رح کے نزدیک بھی جائز
ہے کہ وصل کرے اور امام شافعی رح کے نزدیک بھی فصل کرنا کلی کرنے مین اور ناک مین پانی لینے مین ساتھہ

حرام نہین جانتا ہون اور اسکو اور صحیح شافعیون کے نزدیک یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور حکایت
کیا ہے دارمی نے ایک قوم سے کہ وہ روایت کرتی ہے شافعیون سے کہ زیادتی تین مرتبہ پر کھودیتی ہے وضو کو
جیسا کہ زیادتی رکعت نمازمین اور یہ قیاس فاسد ہے اور حضرت امام احمد سے منقول ہے کہ زیادتی نمازمین جائز
نہین ہے اور وضو کے تین بار کے دہونے پر یہ قیاس کرنا فاسد ہے اور ابن مبارک نے کہا ہے کہ مین یقین
نہین رہون اسبات سے کہ تین مرتبہ کی زیادتی پر گنہگار نہوگا اور شمنی فتاوای ظہیریہ سے نقل کرتے ہین جو شخص
ایکبار کے دہونے پر اکتفا کرے گا گنہگار ہوگا اور بعضون کے نزدیک یہ گناہ سنت مشہورہ کے ترک سے ہے
اور بعضون کے نزدیک گنہگار نہین ہے بسبب بجالانے اوس چیز کے جسکا حکم حدیث صحیح مین آیا ہے
اور امام محمد رح نے اپنے موطا مین فرمایا ہے تین بار دہونا افضل ہے اور دو بار کفایت کرتا ہے اور ایکبار اگر
اعضاؤن کو پورا تر کرے تو وہ بھی کافی ہے اور کہا ہے قول ابی حنیفہ رح کا بھی یہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کلی اور ناک مین پانی لینا کبھی ایک چلو سے کرتے تھے اور کبھی دو چلو دن سے اور کبھی تین چلو سے
جیسا کہ وضو کے اعضا کے دہونے مین کرتے تھے اور کبھی ایک چلو سے آدہا پانی کلی مین صرف فرماتے
اور آدہا ناک مین پانی لینے مین اور بیچ ہر ایک تینون صورتون کے ایسہی ملا دینے اور جمع کرنے کلی اور ناک مین
پانی لینے کو مذہب شافعی ہے اور اسمین بھی کئی ایک صورتین نکلتی ہین لیکن صحیح یہی ہے کہ ایک چلو سے
کلی اور پھر ایک چلو سے ناک مین پانی لے اور اسیطرح تین بار عملمین لائے اور صاحب سفر السعادت کہتے ہین
کہ کسی حدیث صحیح مین فصل بات مین نہین وارد ہوا ہے کہ ناک مین پانی کلی سے فراغت کرنیکے بعد لے
اور نہ یہ ہے کہ ایکبار یا دو بار یا تین بار کلی کرے اور ناک مین پانی لے اور یہ بھی ہے کہ ان دونون امرمین
سے پانی کا استعمال کرے آتی اور ہم نے حدیثون کی عبارت کو مختلف پایا ہے اکثر حدیثون مین ایسا آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونون ہاتھون کو دہویا پھر کلی اور ناک مین پانی لیا پھر منہ دہویا پھر
دونون ہاتھ دہوئے کہنیون تک اور یہ عبارت احادیثون مین بہت ہے اور ظاہر اس عبارت کا کلی اور
ناک مین پانی لینے کے پہلے پر دلالت کرتا ہے اگرچہ قطعی حکم نہین ہے اور بعض حدیث مین ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونون ہاتھ دہوئے پھر کلی کی پھر ناک مین پانی لیا پھر منہ دہویا اور اس سے
فصل ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ پہلے مین وصل ظاہر ہوتا ہے بلکہ اس سے جو فصل ظاہر ہوتا ہے زیادہ اوسکے
ظہور وصل سے اور مشکوٰۃ مین ایک روایت بخاری اور مسلم سے آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار اور فرمایا ہذا وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی یعنی یہ وضو میرا ہے اور وضو نبیوں کا ہے جو مجھ سے پہلے تھے اور ایک روایت میں ہے وضوء ابراہیم خلیل الرحمن اور کہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے وضو کے اعضاؤں کو تین بار دھوتے اور بعضوں کو دو بار جیسا کہ بیچ روایت بخاری اور مسلم کے عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری سے آیا ہے کہ حکم ہوا مجھکو کہ وضو کر جیسا کہ وضو کیا رسول خدا نے صلی اللہ علیہ وسلم پس منگایا پانی کا برتن اور بہایا پانی اوسمیں سے اپنے دونوں ہاتھوں پر اور دھویا دونوں ہاتھوں کو تین بار بعد اوسکے داخل کیا ہاتھ اپنا برتن میں اور باہر نکالا پر کلی کی اور ناک میں پانی لیا ایک چلو سے اور اس فعل کو تین بار کیا پھر ڈالا ہاتھ برتن میں اور باہر نکال لیا اور دھویا اپنے منہ کو تین بار پھر دھویا دونوں ہاتھوں کو دو دفعہ اور مسح کیا اپنے سر پر اور دھویا دونوں پاؤں کو اور ایسے ہی آیا ہے موطا اور نسائی اور ترمذی کی روایت میں لیکن شمار پاؤں کے دھونے کا مذکور نہیں ہوا اور ایک روایت میں نسائی کے آیا ہے کہ دھویا دو بار اپنے پاؤں کو اور بعضی حدیثوں میں دھونا اعضا کا مطلق واقع ہوا ہے کہ ذکر شمار کا نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ایکبار کا ذکر ہوگا یا مقصود راوی کا اوس مقام میں دھونیکا ہے اور عدد کے بیان میں سکوت کیا ہوا کسی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی صفت میں نہیں آیا ہے کہ آپ نے تین بار سے زیادہ دھویا ہے بلکہ تین بار سے زیادہ دھونے کی ممانعت کی ہے اور فرمایا ہے کہ جس شخص نے تین بار سے زیادہ دھویا اوس نے نقصان کیا اور برا کیا اور ظلم کیا لیکن اب مشکل یہ ہے کہ ظاہر حدیث سے تین سے کم دھونے کی برائی پائی جاتی ہے جواب اوسکا کیا ہے کہ یہ امر نسبتی ہے اسارت تعلق ہے ساتھ نقص کے اور ظلم متعلق ساتھ زیادتی کے ہے اور نسائی کی روایت میں ذکر نقص کا نہیں ہے لیکن اسقدر ہے کہ جس شخص نے زیادتی اوسپر کی برا کیا اور تعدی کی اور ظلم کیا اور صحیح تر ہے اور ابن خزیمہ نے اسکو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور نقصان کے ذکر میں کلام کیا ہے اور راوی نے اوسکی خطا ثابت کی ہے کیونکہ ظاہر حدیث سے تین سے کم کرنے میں برائی پائی جاتی ہے اور حقیقت میں ایسا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کلام میں تقدیر ہے اور مراد من نقص من واحد ہے اور بعضی روایتوں میں تصریح بھی آئی ہے جیسا فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من نقص من واحد او زاد علی ثلاث فقد اخطاء یعنی جسنے کمی کی ایک میں اور زیادتی کی تین پر پس تحقیق خطا کی اور امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ کہا اوسنوں نے دوست نہیں رکھتا ہوں میں اسبات کو کہ زیادتی کرے وضو کرنے والا تین مرتبہ پر اور جو زیادہ کرے تو مکروہ نہیں سمجھتا اسکو اور کہا ہے عالموں نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ

پانی کے اسراف سے روکنے اور منع کرنے مین مبالغہ فرمایا ہے اور ارشاد ہے بطریق دور کرنے وسوسہ کے غالب یہ بات ہے
کہ بعد مین کوئی چیز وسوسہ مین ہی دریافت کیا تو اوسکے دور کرنے مین مبالغہ فرمایا اور فقہ کے مسئلون مین مذکور
ہے اگر وضو کرنیوالا نہر جاری کے کنارے پر ہو تو پانی گرانے مین اسراف نہین ہے جسقدر پانی گریگا پھر اوسی مین
پڑیگا گرد ہوون نہر کے باہر پھینکے اور حقیقت مین نہر جاری کے پانی مین اور دوسرے پانی مین یہ فرق ہے کہ مستعمل
پانی وضو کا باتفاق پاک کرنے والا نہین ہے اور اکثرون کے نزدیک طہور بھی نہین ہے پس اوسکو دوسری جا
استعمال نچانے سے کرنا پس زیادہ حاجت سے صرف کرنا رائگان کرنا ہوگا اور جاری نہر مین اگرد ہوون گرانے
رائگان نہوگا اور مستعمل پانی بھی نرہیگا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلیے مبالغہ فرمایا ہے کہ وہان بھی
حد سے بڑہنا اچھا نہین ہے اور کہا ہے عالمون نے اگرچہ بہت پانی گرانے مین اسراف پانی مین نہو لیکن عمر کا
بیکار صرف کرنا اور وقت کا بیفائدہ کھونا ہے البتہ اور اسی بات سے ملتی ہوئی یہ بات ہے جو بعضے عالمون نے
کہی ہے کہ حدیث مین اسراف سے مراد گنہ ہے یعنی اگرچہ جاری نہر کے پانی مین کثرت بہانے کی کرنا اسراف
و بیکار کھونا پانی کا نہین ہے لیکن اندازۂ شرعی سے بڑہنے مین گناہ ہے واللہ اعلم **وصل** اور کبھی ہوتا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے اعضا واسطے تعلیم امت کے ایک بار سے زیادہ نہ دھوتے تو جان لین کہ اسقدر
کافی ہے اور اس مقدار پر اقتصار کرنا فرض ہے کیونکہ وضو بے اسکے درست نہین ہوتا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا یقبل اللہ صلوٰۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضأ یعنی یہ وضو ایسا ہے کہ نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز
مگر ساتھ اس وضو کے اور صحیح روایت ابوداؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے آیا ہے کہ کہا اونہون نے آگاہ ہو خبر
دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے پھر دھویا ایک ایک بار یعنی وضو کے اعضا کو ایک ایک بار
دھویا اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے ہر عضو کو دو دو مرتبہ دھوتے طہارت کو مبالغہ کے لیے
اور اوس وضو کو نور علی نور کہا ہے اور سبب زیادہ ثواب اور دونے اجر کا قرار دیا ہے جیسا کہ صحیح حدیث عبداللہ
بن زید سے جو راوی حدیث کے ہین آیا ہے کہ دھویا اعضاء وضو کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار
اور فرمایا ہو نور علی نور اور کبھی تین بار دھوتے اور یہ نہایت مرتبہ کی تطہیر ہے اور مبالغہ اسمین ہے اور حدیثون مین
خوب اچھی طرح وضو کرنیکا جو حکم واقع ہوا ہے اکثر عالمون کے نزدیک یہی ہے اور حدیثین صحیح اور حسن جیسا کہ گنتی
اس بارے مین آئی ہین اور بیشک بزرگی اور فضیلت اسمین ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ
عنہم کا اکثر احوال مین عمل ایسا ہی ہوا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ کہا اونہون نے وضو کیا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہانے اور وضو کے پانی کی مقدار مین عالمون نے بیان کیا ہے کہ آپ سیر بھر
پانی شرعی سے نہاتے تھے کہ وہ سیر پانچ رطل کا ہی اور وضو ایک مد سے فرماتے تھے اور دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رطل پانی سے وضو فرماتے تھے اور صاع اور رطل کی مقدار موافق عرف کی زبان
کے جداس دیار مین ہین خالی ایک مثقال سے نہین ہی اور شرح سفر السعادت مین وضو کے پانی کی مقدار کے بیان مین
اور صدقۂ فطر کی مقدار کے بیان مین کچھ کوتاہی نہین ہوئی ہے اور عالمون نے کہا ہی کہ مراد اس حدیث سے
تعیین اوسکا نہین ہی اگر زیادت یا تھوڑا پانی اوس مقدار سے صرف کیا جائے تو جائز ہی اور اصل بات یہ ہے
کہ جتنا پانی وضو کو کفایت کرے اوتنا صرف کرے لیکن حد اسراف کو نہ پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے
پانی کی کمی مین اور اسکے کم بہانے مین مبالغہ فرماتے تھے اور امت کو وضو مین پانی کے اسراف سے اور اوسکے
بہت بہانے مین منع فرمایا ہے اور فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ میری امت مین کچھ لوگ پیدا
ہونگے کہ وضو مین حد سے بڑھ جائینگے اور پانی بہانے مین اسراف کرینگے اور فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم واسطے وضو کے ایک شیطان ہی کہ نام اوسکا ولہان ہے آدمی کے دلمین وضو اور اوسکے پانی
کے اسراف کا خطرہ ڈالتا ہے پس چاہیے کہ اوسکے خطرے کے دور کرنے مین کوشش کرے اور اوسکی
پیروی نکرے جو اجازت ہی اوسکے موافق عمل کرے اور اگر شیطان بہت مزاحمت کرے اور کہے یہ عمل
جو تو نے کیا ہی ناقص ہی اور نادرست ہی اور اللہ تعالی کی درگاہ مین مقبول نہین ہی اوسکے گمان پر کبھی
توجا اور ہم سے اس سے زیادہ نہین ہو سکتا اور مالک ہمارا کریم ہے اور برتر ہی اور پاک ہی جسقدر قبول کریگا
اور فضل اور رحمت اوسکی بہت وسیع ہے اور ایسے ہی نماز مین اور دوسری وسوسون کے مقام مین کہے
اور اصل وسواس کی یہ ہی کہ نقصان عقل اور خلل دماغ سے پیدا ہوتا ہی اور شیطان اسی مین راہ پاتا ہی اعوذ
باللہ من الوسواس اسکے دفعیہ مین نہایت اثر رکھتا ہی کما جاء فی الآثار اور صحیح حدیث احمد اور ابن ماجہ کے عبد اللہ
بن العاص سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن وقاص کیطرف گذر فرمایا اور وہ
وضو کر رہے تھے فرمایا آپ نے لا تسرف یا سعد یعنی بیکار پانی نہ اوٹھاؤ اور ایک روایت مین آیا ہذا السرف
یا سعد یعنی کیا یہ بیجا خرچ ہی سعد نے عرض کیا سعد نے ہل فی الماء اسراف یعنی کیا پانی مین اسراف ہی
یعنی پانی کوئی چیز کمیاب اور نادر الوجود نہین ہی پھر اسراف کیا ہوگا جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان
وان کنت علی نہر جار یعنی اگرچہ تو جاری نہر پر ہو یعنی پانی مین اسراف ہوتا ہی اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اخراج ساتھ خبر کے آیا ہی اور مستحب یہ ہی کہ مسواک اراک کی درخت کی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسی سے
مسواک کرتے تہے اور حکم اوسی کا بھی فرماتے تہے اور انگلی مسواک کے لیے کافی ہی خواہ اپنی ہو خواہ غیر کی اور
کپڑا کہردا تو وہ بھی مسواک کے لیے کافی ہی اور شافعی لوگ جو واسطے ہر نماز کے مسواک کرتے ہین اگر کہردی
کپڑے سے کرتے ہین اور ابو نعیم اور بیہقی نے نقل کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دانتون کی چوڑان پر
مسواک کرتے تہے اور مواہب مین کہا ہی کہ آیا مسواک کرنا دہنے طرف سی اولی ہے یا بائین طرف سی
پس کہا کہ دہنی طرف سی کرے بوجہ حدیث کے کان یعجبہ التیمن فی ترجلہ وطہورہ وسواکہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کہ خوش آتا تہا آپ کو شروع کرنا دہنی طرف سی کنگہی کرنے اور طہارت کرنے مین اور مسواک کرنے مین اور
بنا قائم کی ہے اسبات پر کہ مسواک کرنا پاک کرنے اور صاف کرنے کی قسم سی ہے یا گمن والی چیزون کے
ناپید کرنے کے باب مین سی ہے اگر کہا جاے قسم اول سی ہے تو مستحب ہی کہ دہنے طرف سی ہو اور اگر قسم
ثانی سے ہے تو بائین طرف سی ہو موافق حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ کہا ہے اونہون نے
تہا سیدہا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے طہارت کی اور کہانے کے اور بانیان ہاتھ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے استنجے کے اور جو چیز ایسی ہو کہ جس سے طبیعت کو گمن آتی ہی روایت کیا اوسکو
ابو داؤد نے ساتھ صحیح سندون کے اور بعضے جو حدیث کی شرح کرنوالے ہین کہتے ہین کہ مراد تیمن سی بیچ مسواک کے
یہ ہی کہ شروع سیدہی طرف سی کرے جیسا کہ کنگہی کرنے مین اور جوتا پہننے مین پس دلیل لانا ساتھ اوسکے
اوپر مسواک کرنیکے سیدہی ہاتھ سے درست نہوگی اور کہا ہی علمانے کہ ظاہر یہ ہی کہ مسواک دور کرنے کراہیت
والی چیزون کے باب مین سی ہے جیسا کہ ناک چھنکنا اور مانند اسکے پس بائین ہاتھ سی مسواک کرنا ہوگا
قرطبی نے امام مالک سی حکایت کی ہے کہ مسواک مسجد مین کرنا نچاہیے کیونکہ یہ مسواک دور کرنی گمن والی چیزونکے
باب مین سے ہے یہ کلام سب مواہب کا ہی چہپا رہے کہ مسواک کرنا سیدہے ہاتھ سی مشہور اور رائج ہے
اور بانیان ہاتھ کہ واسطے دور کرنے کراہت کی چیزون کے معین ہی اوپر اس بنا کے ہے کہ دور کرنا ایسی
چیزون کا ہاتھ سی ہوتا ہے بغیر اور آلہ کے جیسا کہ ناک چھنکنے مین اور مانند اسکے اور کراہت مسواک کرنی کی
مسجد مین اوپر اس بنا کے ہے کہ جو چیز منہ سی نکلتی ہے وہ مسجد مین نہین پھینکی جاتی بان ہاتھ سے مسواک
کرنا جاری ہے اور مسواک اگر چوب سی یا مانند اوسکے ہو تو مستحب یہ ہی کہ دہنے طرف سی شروع ہو اور حاصل
کلام یہ ہے کہ اس کلام سابق سی معلوم ہوتا ہے کہ بعضون کی نزدیک بائین ہاتھ سی مسواک کرنا مختار ہے

کردیا مین اونپر مسواک ہر نماز کے لیے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرنا منہ کو طاہر ہونیکا سبب ہے
اور حق تعالی کی رضامندی کا باعث ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین آئے میری پاس جبرئیل ہر گز مگر
اسبات کو کہ امر کیا مجھکو مسواک کرنیکا تحقیق پوچھا مین نے کہ ملون مین اور جبکاون مین پیش دہن اسکی تینون
اور ایک روایت مین آیا ہے لثہ کے تین اور لثہ ساتھ زیر لام کے اور ثا و ثلثہ مخففہ کے دانت کی جڑ مالکو گوشت
ہی اور حدیث عبداللہ بن حنظلہ کی جو گذری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہونا مسواک کا ثابت کرتی ہے
لیکن اسکی صحت مین کلام ہے اور خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ثابت ہوتی مگر ساتھ دلیل
صحیح کے اور بیچ حدیث طبرانی اور بیہقی کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ مجھپر فرض ہین اور امت کی حق مین سنت ہین ایک وتر دوسری مسواک تیسری
نماز شب اور دوسری حدیث مین آیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا واسطے مسواک کی یہانتک
کہ ڈر مین فرض نہو جائے مجھپر اور اس سے مسواک کے نہ واجب ہونے کی تصریح پائی جاتی ہی شاید یہ حدیث قبل
وجوب مسواک کے واقع ہوئی ہو اور امت کی حق مین اجماع ہے کہ واجب نہین ہی بلکہ سنت موکدہ ہی وقت
وضو کے بالاتفاق اور وقت ارادہ نماز کے اور وقت جاگنے کے نزدیک شافعی کے سنت موکدہ ہی چنانچہ
صحیحین مین حدیث حذیفہ سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب شب کو اوٹھتے تھے تو آپ ملتے تھے
اور پاک کرتے تھے مسواک سے دہن مبارک کو اور ظاہر یہ ہی کہ مراد قیام لیل سے نماز شب ہی اور مسواک سے وضو واسطے
نماز کے ہے اور وضو جاگنے کے وقت نہین واسطے نماز شب کی ایک سنت الگ ہی اور واسطے قرآن شریف
پڑہنے کے اور وقت سونے کی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تھے اور وقت تغیر دہن کی خواہ
خوشبو کی تغیر سے خواہ دانتون کے رنگ کی تغیر سے ہو آپ مسواک فرماتے تھے اور مکان مین تشریف لانے کے
وقت بھی استعمال مسواک فرماتے تھے اور حدیث مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لاتے تھے گھر مین پہلے جو کام آپ کرتے تھے مسواک کرتے تھے اور ظاہر یہ ہی کہ وضو نماز کا بھی فرماتے
تھے اور ایسا ہی کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبالغہ فرماتے تھے مسواک کرنے مین جیسا کہ بیچ صحیح
کے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسواک اسقدر کرتے تھے کہ آپ کی دہن مبارک سے آواز اغ اغ کی
آتی تھی اور یہ ساتھ ضم ہمزہ کے اور زبر اور سی ہمزہ اور عین کے ہی گویا کہ قے کرتے تھے اور بعضی روایت مین
بغیر معجمہ ہے اور بیچ روایت نسائی کے اعا اعا آیا ہی اور بیچ روایت ابی داؤد کے اہ اہ اور بیچ بعضی روایت کے

اسبات پر کہ غسل جنابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مین فرض ہوا ہی جیسے کہ فرض کی گئی نماز اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہر گز نماز بدون وضو کے پڑہتے نہ تہی اور کہا عبد البر نے یہ وہ چیز ہے نا واقف نہین ہی اس سی کوئی
عالم اور کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہ اوس شخص پر رد ہو سکتی ہی کہ جو منکر ہے ہجرت کا قبل وضو کے واجب ہونے سے
نہ اوس شخص پر جو قائل ہی ہجرت سی وضو کے واجب ہونیکا اور حاصل اس تقریر کا یہ ہی کہ واجب ہونا اس آیت
مذکورہ سے ہوا اور یہ منافی اسبات کی نہین ہی کہ وضو قبل ہجرت کی ہو لیکن واجب نہوا اور چھٹکارا نہین ہی اس
مشکل پڑی ہوئی سی لیکن اسبات کی ساتھ کہ وضو قبل ہجرت کی مندوب تہا نہین واجب ہی مگر اس تقدیر پر
لازم آتا ہی کہ نماز بے وضو جائز ہوا اور یہ خلاف اجماع کے ہے اور ممکن ہی کہ کہا جائے نزول آیت واسطے
وجوب وضو کے ہے وقت نماز پڑہنے کی اور انتم محدثون کو تقدیر نکرین جیسا کہ بعضون نی کہا ہے کہ ابتدا
مین وضو فرض تہا مطلقاً نماز پڑہنے کے وقت پہر آخر مین منسوخ ہو گیا اور حدث کی پائے جانے کی ساتھ
مقید ہوا لیکن سورۂ مائدہ کی احکام کی منسوخ ہونے مین کلام ہے فافہم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ہر
نماز کے لیے وضو فرماتے اور کسی وقت مین ایک وضو سی کئی فریضہ ادا فرماتے مسلم نے بریدہ رضی اللہ
عنہ سی روایت کیا ہے کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وضو کرتے ہر نماز کی لیے اور پڑہین کئی نمازین فتح
کی دن اور ایک روایت مین ہی پانچ نمازین ایک وضو سی پس عرض کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی یا رسول
اللہ آج آپ نی ایسی بات کی جو کبھی نہ کی تہی فرمایا آپ نی عمداً کی مین نی یعنی تو جان تو کہ وضو ہر نماز کی لیے
فرض نہین ہے اور بخاری اور ترمذی اور ابو داؤد حضرت انس سی روایت کرتے ہین کہ کہا انس رض نی تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وضو فرماتے تہے ہر نماز کی لیے پس پوچہا انس سی سے تم کیا کرتے ہو عرض کیا
اونہون نی کفایت کرتا ہی ایک وضو ہمکو جبتک حدث نہین ہوتا اسی مقام سے کہا ہی کہ وضو ہر نماز کی
واسطے حضرت نبویہ کی خصائص مین سی ہے اور بیچ روایت احمد اور ابی داؤد کی حدیث عبد اللہ بن بحالہ
عامر غیل سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کی واسطے وضو کرنی کی مامور تہی خواہ آپ طاہر ہون
یا نہون اور جب تکلیف ہوئی آپکو تو حکم ہوا مسواک کرنیکا ہر نماز کی وقت اور معاف کیا آپکو وضو مگر نہ وقت
حدث کی اور مسواک مشتق ہے سوک سی بمعنی دہن ملنے کی اور مسواک ساتھ زیر کی بمعنی چوب دندان مال کی
سی ہے اور مسواک مثل اوسکی ہی اور حدیثین مسواک کی مستحب ہونی کی فضیلت مین بہت ہی واقع ہوئی ہین
فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر خوف امت کی مشقت کا نہوتا تو حکم کرتا مین اور واجب

کردیتا ہین اونپر مسواک ہر نماز کے لیے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرنا منہ کو طاہر ہونیکا سبب ہے
اور حق تعالی کی رضامندی کا باعث ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیکن آئے میری پاس جبرئیل ہر گز نگر
اسبات کو کہ امر کیا مجھکو مسواک کرنیکا تحقیق پوچھا مین نے کہ ملون ہین اور جبکا دن مین پیش دہن اسکی تین
اور ایک روایت مین آیا ہے اثنہ کے تین اور اثنہ ساتھ زیر لام کے اور ثا و ثلثہ مخففہ کے دانت کی جڑ کا گوشت
ہی اور حدیث عبداللہ بن حنظلہ کی جو گذری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہونا مسواک کا ثابت کرتی ہے
لیکن اسکی صحت مین کلام ہے اور خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ثابت ہوتی مگر ساتھ دلیل
صحیح کے اور بیچ حدیث طبرانی اور بیہقی کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ مجھپر فرض ہین اور امت کے حق مین سنت ہین ایک وتر دوسری مسواک تیسری
نماز شب اور دوسری حدیث مین آیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا واسطے مسواک کے یہانتک
کہ ڈر امین فرض نہو جائے مجھپر اور اس سے مسواک کے نہ واجب ہونے کی تصریح پائی جاتی ہی شاید یہ حدیث قبل
وجوب مسواک کے واقع ہوئی ہو اور امت کے حق مین اجماع ہے کہ واجب نہین ہی بلکہ سنت موکدہ ہی وقت
وضو کے بالاتفاق اور وقت ارادہ نماز کے اور وقت جاگنے کے نزدیک شافعی کے سنت موکدہ ہی چنانچہ
صحیحین مین حدیث حذیفہ سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب شب کو اوٹھتے تھے تو آپ ملتے تھے
اور پاک کرتے تھے مسواک سے دہن مبارک کو اور ظاہر یہ ہی کہ مراد قیام لیل سے نماز شب ہی اور مسواک سے وضو واسطے
نماز کے ہے اور وضو جاگنے کے وقت نہین واسطے نماز شب کی ایک سنت الگ ہی اور واسطے قرآن شریف
پڑہنے کے اور وقت سونے کے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تھے اور وقت تغیر دہن کی خواہ
خوشبو کی تغیر سے خواہ دانتون کے رنگ کی تغیر سے ہو آپ مسواک فرماتے تھے اور مکان مین تشریف لانے کے
وقت بھی استعمال مسواک فرماتے تھے اور حدیث مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لاتے تھے گہر مین پہلے جو کام آپ کرتے تھے مسواک کرتے تھے اور ظاہر یہ ہی کہ وضو نماز کا بھی فرماتے
تھے اور ایسا ہی کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبالغہ فرماتے تھے مسواک کرنے مین جیسا کہ بیچ صحیح
کے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسواک اسقدر کرتے تھے کہ آپ کے دہن مبارک سے آواز اغ اغ کی
آتی تھی اور یہ ساتھ ضم ہمزہ کے اور زبردستی ہمزہ اور عین کے ہی گویا کہ قے کرتے تھے اور بعضی روایت مین
بغیر عین معجمہ ہے اور بیچ روایت نسائی کے اعا اعا آیا ہی اور بیچ روایت ابی داؤد کے اہ اہ اور بیچ بعضی روایت کے

اسبات پر کہ غسل جنابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مین فرض ہوا ہی جیسے کہ فرض کی گئی نماز اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہر گز نماز بدون وضو کے پڑہتے نہ تہی اور کما عبد البر نے یہ وہ چیز ہے نا واقف نہین ہی اس سی کوئی
عالم اور کما شیخ ابن حجر عسقلانی کے کہ یہ اوس شخص پر رد ہو سکتی ہی کہ جو منکر ہے ہجرت کا قبل وضو کے واجب ہونے سے
اور اوس شخص پر جو قائل ہی ہجرت سی وضو کے واجب ہونیکا اور حاصل اس تقریر کا یہ ہی کہ واجب ہونا اس آیت
مذکورہ سے ہوا اور یہ منافی اسبات کی نہین ہی کہ وضو قبل ہجرت کی ہو لیکن واجب نہوا اور چسکا رانہین ہی اس
مشکل پڑی ہوئی سی لیکن اسبات کی ساتھ کہ وضو قبل ہجرت کی مندوب تہا نہین واجب ہی مگر اس تقدیر پر
لازم آتا ہی کہ نماز بے وضو جائز ہوا اور یہ خلاف اجماع کے ہے اور ممکن ہی کہ کہا جائے نزول آیت واسطے
وجوب وضو کے ہے وقت نماز پڑہنے کی اور انتم محدثون کو تقدیر نکرین جیسا کہ بعضون نی کہا ہے کہ ابتدا
مین وضو فرض تہا مطلقاً نماز پڑہنے کے وقت پہر آخر مین منسوخ ہو گیا اور حدث کی پائے جانے کے ساتھ
مقید ہوا لیکن سورۂ مائدہ کی احکام کے منسوخ ہونے مین کلام ہے فافہم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبہی ہر
نماز کے لیے وضو فرماتے اور کبہی وقت مین ایک وضو سی کئی فریضہ ادا فرماتے مسلم نے بریدہ رضی اللہ
عنہ سی روایت کیا ہے کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وضو کرتے ہر نماز کی لیے اور پڑہین کئی نمازین فتح
کے دن اور ایک روایت مین ہی پانچ نمازین ایک وضو سی پس عرض کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی یا رسول
اللہ آج آپ نی ایسی بات کی جو کبہی نہ کی تہی فرمایا آپ نی عمداً کی مین نی یعنی تو جان تو کہ وضو ہر نماز کی لیے
فرض نہین ہے اور بخاری اور ترمذی اور ابو داؤد حضرت انس ہی روایت کرتے ہین کہ کہا انس رض نی تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وضو فرماتے تہے ہر نماز کی لیے پس پوچہا انس رض سے تم کیا کرتے ہو عرض کیا
اونہون نی کفایت کرتا ہی ایک وضو ہمکو جبتک حدث نہین ہوتا اسی مقام سے کہا ہی کہ وضو ہر نماز کے
واسطے خصوصیت نبویہ کے خصائص مین سی ہے اور بیچ روایت احمد اور ابی داؤد کی حدیث عبد اللہ بن بکالہ
عامر غیل سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے واسطے وضو کرنی کے مامور تہی خواہ آپ طاہر ہوون
یا نہوون اور جب تکلیف ہوئی آپکو تو حکم ہوا مسواک کرنیکا ہر نماز کی وقت اور معاف کیا آپکو وضو مگر نہ وقت
حدث کی اور مسواک مشتق ہے سوک سی یعنی دہن ملنے کی اور مسواک ساتھ زیر کی یعنی چوب دندان مال کی
ہے اور مسواک مثل اوسکی ہی اور حدیثین مسواک کی مستحب ہونی کی فضیلت مین بہت سی واقع ہوئی ہین
فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر خوف امت کی مشقت کا نہوتا تو حکم کرتا مین اوسکو واجب

روش پر پیروی ہوا و سبی ہدایت کی اور فرمایا حق سبحانہ نے ثم اوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراہیم یعنی پھر وحی کی ہم نے
تجھکو کہ پیروی کرو ملت ابراہیم کی پس اگر قبل بعث کے بھی عمل اوسکے ساتھہ ہو تو کیا عجب ہی جواب اوسکا یہ ہے
کہ مراد بہ اتباع سے ایمان باللہ ہی اور توحید اور اصول دین کے ہین جو متفق علیہ ہین سب کے درمیان ہین نہ فروع اور
شریعتین جو مختلف ہین اور خود ممکن نہین ہی اتباع اوسکے ساتھہ بوجہ اختلاف کے اور وہ بھی منسوخ ہوگئی ہین اور جب
منسوخ ہوگئین تو بھی نہین پس اس مقام پر دلیل نہین ہوسکتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء سابق کی شرع
کے ساتھہ عبادت فرماتے تھے تو کہین کہ جو بعد بعث کے متعبد ہین قبل بعث کے بھی ہون ہان احتمال اسبات کا
ہوسکتا ہے کہ ساتھہ کسی انبیا کی شریعت کے عبادت نکرتے ہون اور اگر ہون تو شریعت حضرت ابراہیم کی
بہتر زیادہ اور مناسب تر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام قریب تر ہین واللہ اعلم اور اس جگہ ایک
نکتہ ہے جو وہم کیا جاسکتا ہی یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیا علیہم السلام کے پیرو اور مقتدی ہوے تو افضل
آپکا اون سب پر کیونکر ہوگا پس اس وہم کو اسبات سے دفع کرتا ہون کہ جو مقتدی اور پیرو سب کا ہوگا کمال سبکے
اوسمین جمع ہوجائین گے اور وہ سب سے کامل زیادہ ہوگا فافہم باللہ التوفیق اور صاحب مواہب نے عبادت کی
فصلون کو سات قسمون پر ترتیب دیا ہی مین بھی اوسی طرح سے مقرر کرتا ہون نوع اول طہارت دوم صلوٰۃ
سوم زکوٰۃ چوتھی روزہ مین پانچوین حج مین چھٹی دعا مین ساتوین تلاوت مین **نوع پہلی طہارت کے**
بیان مین اور اوسمین چند وصلین ہین **وصل** پہلی وضو اور مسواک اور وضو کے پانی کی مقدار مین
وضاءت کے معنی حسن اور پاکیزگی کے ہین اور پیش کے ساتھہ مصدر ہی اور زیر کے ساتھہ یعنی وضو کے پانی کے ہے
اور بعضون نے کہا ہی کہ دونون لغتین ایک ہین کبھی مصدر کے معنی مین آتی ہین اور کبھی وضو کے پانی کے معنی مین
کذا فی القاموس عالمون نے وضو کے واجب ہونے کے وقت مین اختلاف کیا ہی بعضے کہتے ہین کہ مدینہ مین
وضو واجب ہوا ہے ساتھہ قول اللہ تعالی کے اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم الخ یعنی جب کھڑے ہو نماز
کے لیے دھولو منہ اپنا اور یہ آیت سورہ مائدہ مین ہی اور مدنی ہے لیکن حدیث مین آیا ہی کہ جبرئیل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور جتا دیا نماز اور وضو کو ابتداے وحی مین اور حدیث مین آیا ہے کہ
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روتی ہوئین حاضر ہوئین اور عرض کیا
کہ آپکے قتل کرنیکا قریش نے عہد کیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی وضو کا لاؤ پس وضو کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ مکہ مین واقع ہوا ہے اور اسکو عبد البر نے نقل کیا ہی اور اتفاق اہل تفسیر کا ہے

ہوتی ہے بیبات بالکل حقیر ہوجاتی دنیا اوسکی نظرون مین اور جب حقیر ہوجاتی دنیا تو اوسوقت آسان اور سہل ہوجاتا ہے
دل پر دنیا کا جاتا رہنا اور پاجانا پر نہین گھبراتا اوسکی ہونے سے اور نہین خوش ہوتا اوسکے ملنے سے پس مرد ہوجاتا ہے
رنج اور غم جو گرفتار ہوجائے کسی مکروہات مین اور لپکتا ہی اپنے خداوند کی اطاعت کی طرف گویا کہتا ہے
واجب ہی مجھپر عبادت تیری خواہ تو مجکو آرام دے خواہ مکروہات مین پھینک دے پس ہوجاتی ہے سختی اور
بڑہ جاتی اوسکو امیدواری فرمایا ہی اللہ جلشانہ نے فاعبدہ واصطبر لعبادتہ یعنی پس پرستش کر واللہ کی اور
صبر ساتھہ عبادت اوسکی کے اس جا ہوسکتا ہے کہ کوئی فرقہ یہ بات کہی کہ جب حاصل ہوئی بندہ کو محبت حق
اور قرب الہی تو جاتا رہا حکم ظاہر عملون کا اور چھپکارا ملا اوسکو عمل سی اور ساقط ہوگئی اوس سی تکلیف عبادت کی
جواب اوسکا یہ ہے بندہ درگاہ الہی کا مسافر ہے اور سیر اوسکی منقطع نہین ہوتی جبتک کہ زندہ ہی پس عبادت
سے مستغنی نہین ہی اور ہر چند قریب تر عبادت اوسکی بزرگ زیادہ اور ہیبت ہو ایک شخص نی جو بحث کرنیوالا تہا
عمل کے ساقط ہونے مین مجلس مین حضرت جنید کی ایک حرف کہا فرمایا آپ نی کہ یہ بات میری نزدیک بدتر زنا
سے اور شراب پینے سے ہی اور اختلاف کیا ہے عالمون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل بعثت کی عبادت مین
اسطرح سے کہ آیا آپ عبادت کرتے تھے ساتھہ کسی شریعت کی شریعتون مین سے جو پہلے آپ سی تہین یا نہ
جمہور اسطرف ہین کہ آنحضرت پیرو نہ تھے کسی چیز کے اون شریعتون مین سی بلکہ عبادت کرتے تھے جو کچھہ اللہ کی
طرف سی دلمین آتا تہا اوس چیز کے ساتھہ جسکی آپکی حکم کرتی تہی اور بعضون نے توقف کیا ہی اس مسئلہ مین اور
یہ بہی اختلاف کیا ہی علمانے کہ عبادت آپکی ساتھہ ذکر کے تہی یا ساتھہ فکر کے تہی مختار یہ ہی بذکر تہی اور دونونکا
ہونا بہی ہوسکتا ہے کیونکہ ذکر کی نورانیت سے فکر صاف ہوتی ہی اور جان لیتے تھے آپ علوم اور حقائق کیمتعلق
واللہ اعلم جیسا کہ مولانا نے روم مثنوی مین فرماتے ہین ؎ این ہمہ گفتیم باقی فکر کن ٭٭ فکر اگر جامد بود در وذکر کن
اور پایہ مرتبہ بلند ہی جو بغیر واسطے کے اتصال ساتھہ ذات حق کے حاصل ہوتا ہے اور فیض پہونچتا ہی اور فکر مین
تعلق نفس کو ساتھہ ہی اور ساتھہ اون معلومات کی جو ذہن مین پیدا ہوتے ہین اور ترتیب اوسکی اوپر وجہ مخصوص کے
حاصل ہوتی ہی اور بعضے عالم قائل اسبات کے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ شریعتون انبیا کے خصوصاً
ساتھہ شریعت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل فرماتے تھے وہ دلیل لاتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم مامور ہین قرآن شریف مین بعد بعثت کے انبیا علیہم السلام کی پیروی اور اتباع کے ساتھہ جیسا کہ فرماتا ہے
تعالی اولئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ یعنی وہ لوگ ایسے تھے کہ ہدایت کی اللہ نی اونکو پس اونکی

بشم کما بعشتی اور نبیون پر بھی درود اور سلام بھیجتے ہی اور شیعہ اس مسئلہ ہی مخالف ہو کے اور اہل بیت نبوی کے
درود اور سلام بھیجنے لگے بالاصالت اور یون تو تبعیت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائز ہے بدون خلاف
کے اور اگلی کتابون مین سلام نسبت اہل بیت کی ساتھہ شمول ازواج مطہرہ علیہ السلام کی دیکھا جاتا ہی واللہ اعلم
اور پچھلے لوگون مین بعضی اصطلاحین اور پیدا ہوئی ہین عرب کی ملک مین واسطے تمام مشائخون کی رحمۃ اللہ علیہ
کہتے ہین اور صاحب ہدایہ واسطے اپنی اوستاد کے کہتا ہی قال رضی اللہ عنہ اور طریقہ صوفیہ ساتھہ نام نیکے
قدس اللہ سرہ العزیز یا قدس سرہ ساتھہ اس فرقے کی جوان دونون عبارتون مین ہی اور بعضے قدس اللہ روحہ
بھی لکھتے ہین اور بعضے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھتے ہین اور موافق قاعدہ نحویون کے بدون دخول حرف جر کے
اوپر لفظ آلہ کے درست نہین ہی اور بعضے جب استعمال لفظ صلوٰۃ کا ساتھہ اور نبیون کی کرتے ہین تو لفظ نبینا
وعلیہم اوسمین زیادہ کر دیتے ہین تو صلوٰۃ تبعیت اور بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر واقع ہوا اور اکثر ملک
عرب اور جو حاکم ملک عرب مین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی ساتھہ صلی اللہ علیہ کا اور اور
نبیون کے ساتھہ علیہ السلام کا رواج ہے اور اکثر جا کلام مین عجمی لوگون کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم علیہ السلام واقع ہوا ہے اور بہتر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صلی اللہ علیہ وسلم ہے

دسوان باب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتون کی قسمون کے بیان مین

شک نہین ہے کہ خلق کے پیدا کرنے ہی خالق مطلق کو عبادت مقصود ہی جیسا کہ فرمایا ہے وما خلقت الجن
والانس الا لیعبدون یعنی نہین پیدا کیا مین نے جنون اور آدمیون کو مگر واسطے عبادت کرنیکے یعنی کل
عالم کو اپنی عبادت ہی کے لیے مین نے پیدا کیا ہے اور سیدہی راہ حقتعالی کے قرب اور وصول کی عبادت
ہے جیسا کہ فرماتا ہے ہذا ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ ہذا صراط مستقیم یعنی تحقیق اللہ رب میرا ہی اور رب
تمہارا ہے پس پوجو اللہ کو یہی راستا سیدہا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون
فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین یعنی ہر آئنہ جانتا ہون مین کہ تحقیق دل
تنگ ہوتا ہی تمہارا اس چیز سے کہ لوگ کہتے ہین پس پاکی بیان کرو ساتھہ حمد رب اپنے کی اور ہو جاؤ سجدہ
کرنیوالون مین سے اور عبادت کرو اپنے رب کی یہان تک کہ آجائے تمکو الیقین اور مراد الیقین سے موت ہی بسبب
اس بات کی کہ وہی موت امر یقینی ہی اور سبب دل کی تنگی کھو دینے اور رنج اور غم مٹا دینے کا عبادت اوس پروردگار کی
ہے کیونکہ جب انسان عبادت الہی مین مشغول ہوتا ہے کہلجاتی ہین کیفیتین عالم ربوبیہ کی اور جب حاصل

نہ کہا جائیگا ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم وعلی صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ معنی کی راہ سے صحیح ہے جیسا کہ سبحانہ وتعالی مخصوص ہے ساتھ تنزیہ اور تقدیس کے پس نہ کہا جائیگا قال محمد عزوجل اگرچہ عزیز ہین اور جلیل ہین اور ایسی ہی واجب ہے تخصیص نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیا علیہم السلام کے ساتھ صلوٰۃ اور سلام کی اور شریک نکیا جائے کوئی شخص ساتھ انبیا علیہم السلام کے اس امر مخصوص ہین اور جو کتاب اور سنت مین واقع ہوا ہے ٹھہرایا گیا دعا کے معنی پر نہ بوجہ شعار کے ہے اسی وجہ سے جائز نہین ہے مثلاً آل ابی اوفی کے شعار کر لیا جائے لفظ صلوٰۃ اونکے لیے اور جہان ذکر اونکا ہو لفظ صلوٰۃ استعمال کیا جائے اور چاہیے ذکر کے لیے وہ لوگ جو غیر انبیا علیہم السلام ہین ساتھ طلب معرفت اور رضا کے جیسا بیچ قول سبحانہ تعالی کے ہے ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان * یعنی ای اللہ میرے بخشدے ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جنھون نے پہل کی ایمان لانیکی اور فرمایا حقتعالی نے * رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ * یعنی راضی ہے اللہ اونسے اور راضی ہین وہ اللہ سے اور کہا عالمون نے نہ تھا پہلے لفظ صلوٰۃ کا استعمال کرنا ساتھ غیر نبی کے بلکہ نکالا ہے اس بات کو بعضے بدعت والے لوگون نے کہ استعمال کیا لفظ صلوٰۃ کو اپنے امامون کے ساتھ اور شریک اونکو برابر کر دیا ہے اونہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور واجب ہے پرہیز کرنا اونہین بدعت والون کی طریقے سے اور ذکر آل اور ازواج اور ذریہ کا بوجہ تبعیت اور اضافت کے ہے نہ بالذات اور اسمین کچھ کلام نہین اور تحقیق فرمایا ہے پروردگار نے * لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم الخ یعنی نہ پکارو رسول کو اسمین جیسا پکارتا ہے بعض تم مین سے بعض کو پس واجب ہے کہ ہو دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف اور ونکی دعا سے اور ایسی ہی ہے بحث سلام مین چنانچہ شیخ ابو محمد نے جوینی کہ باب امام حرمین شریفین کے ہین کہا ہے کہ سلام کے معنی صلوٰۃ کے ہین پس سلام استعمال نکیا جائے غائب کے لیے اور غیر انبیا کے لیے اگلے مین لیکن حاضر خطاب کیا جائے ساتھ اوس سلام کے مثل سلام علیک وعلیک السلام کے اور کہا ہے یہ بات متفق علیہ ہے اور اسپر اجماع ہے اور کہا ہے عالمون نے کہ یہ طریق سالم تر اور قریب تر ہے ساتھ احتیاط اور نگاہ رکھنے آداب جناب نبوی کے اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ بیشتر اختلاف کیا ہے اون لوگون نے جو مانع صلوٰۃ اور سلام مطلق کرنے کے تھے اس بات مین کہ غیر نبی پر صلوٰۃ اور سلام بھیجنا حرام ہے یا مکروہ ہے یا کراہت تنزیہی ہے کیونکہ یہ بدعتیون کا شعار ہے واللہ اعلم **تنبیہ** معلوم ہو کہ یہ بحث پہلے نہ تھی بلکہ مومن حکم کیے گئے تھے درود اور سلام بھیجنے کے ساتھ اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بحکم آنحضرت کے کہ فرمایا آپ نے صلوا علی الانبیا فانی قبلی فان

اور سفیان ثوری سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے اور ابن عباس سے بھی دوسری روایت مین آیا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاینبغی الصلوٰۃ علی احد الا النبیین یعنی نہین سزاوار ہے درود بھیجنا کسی پر سوا نبیون کے اور فرقہ دوسرا کہتا ہے کہ صلوٰۃ یعنی رحم کرنیکے ہی اور دعا ہے حقتعالی جلشانہ سے رحمت نازل کرے اپنے بندہ پر اور یہ مطلق ہی مگر یہ کہ اطلاق کسی حدیث صحیح سے یا کسی اجماع قطعی سے کوئی منع کرے تو وہ ثابت نہین ہوا ہی اور خود حقتعالی نے خطاب مین ایمان والون کو کہا ہے ہوالذی یصلی علیکم وملائکتہ یعنی وہی اللہ ایسا ہی کہ رحمت نازل کرتا ہے تمپر اور فرشتے اوسکے اور شان مین صبر کرنیوالون کے فرمایا اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ یعنی وہ لوگ ایسے ہین کہ اونپر رحمتین نازل ہوتی ہین اونکے رب کی طرف سے اور حق مین صدقہ دینوالون کے فرمایا ہے خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا وصل علیہم یعنی لو اونکے مالون مین سے صدقہ تو پاک کردے اونکو اور صاف کردے تو اونکو ساتھ اوس صدقہ کے اور رحمت بھیج اونپر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ دینوالون پر نزول رحمت طلب فرماتے تھے جسوقت وہ حاضر کرتے تھے صدقے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی اللہم صل علی آل ابی اوفی وصل علی فلان وعلی فلان یعنی اے اللہ میری رحمت نازل کر اوپر اولاد ابی اوفی کے اور اوپر فلانے شخص کے اور دوسری حدیث مین یہ ہی اللہم صل علی عمرو بن العاص اے اللہ میرے رحمت نازل کر اوپر عمرو بن العاص کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہ صدقہ خوب لاتے ہین اور جس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہی اوس مین علی آلہ وازواجہ وذریتہ بھی واقع ہوا ہے اور مروی ہی کہ ابن عمر رض درود بھیجتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت ابی بکر رض وحضرت عمر رض پر ذکر کیا ہے اوسکو مالک نے موطا مین اور ابن وہب نے حضرت انس رض سے روایت کیا ہے کہ کہا اونہون نے مین دعا کرتا تھا اپنے یارون کے لیے جب غائب ہوتے تھے اللہم اجعل منک علی فلان صلوٰۃ قوم ابرار الذین یقومون باللیل ویصومون بالنہار یعنی اے اللہ میرے کر تو اپنی طرف سے اوپر فلان شخص کے نزول رحمت ایسی قوم پاک کی جو شب بیداری کرتی ہے اور روزہ رکھتی ہے اور قاضی عیاض مالکی نے کہا ہی جو کچھ علماء محققین مواہب سے کہتے ہین بہت عالم اسطرف گئے ہین اور اختیار کیا ہے اوسکو بہت فقہائے متکلمین نے وہ یہ ہی کہ جائز نہین ہے اکیلے کسی غیر انبیا پر درود بھیجنا کسواسطے کہ یہ درود وہ چیز ہے کہ خاص کیے گئے ہین ساتھ اوسکے انبیا علیہم السلام اور اونکی توقیر اور تعظیم کا شعار ہے پس

ان لا تشوی خلقی بالنار ثم نورک فہدیت فلک الحمد جلک فعفوت فلک الحمد بسطت یدک فاعطیت فلک الحمد ربنا وجہک اکرم الوجوہ وجاہک اعظم الجاہ وعطیتک افضل العطیۃ فلک الحمد ربنا فنشکر ونعصی ربنا فنغفر وتجیب المضطر وتکشف الضر وتشفی السقیم وتغفر الذنب وتقبل التوبۃ ولا تجزی بآلائک احد ولا یبلغ مدحتک قول قائل یارسول اللہ علمنی شیئاً ادع اللہ بہ فقال سل ربک العافیۃ فمکثت ایاما ثم جئت فقلت یارسول اللہ علمنی شیئاً اسالہ ربی عزوجل فقال یاعم سل اللہ العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ **اللھم** صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید **اللھم** بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید **اللھم** صل علیہ کلما ذکرہ الذاکرون **اللھم** صل علیہ کلما غفل عن ذکرہ الغافلون وسلم تسلیما کثیرا **اللھم** لحقہ عندک ارفع الخلق منازل یہم ولا تسلط علیہم من لا یرحمہم فقد حل بہم ما لا یرفعہ غیرک ولا یدفعہ سواک **اللھم** فرج عنا یا کریم یا ارحم الراحمین **فصل** اختلاف کیا ہے علما نے بیچ درود شریف پڑہنے کے اوپر غیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر تمام انبیا علیہم السلام کے اور مجموع جو کچھ کہ کلام قوم سے معلوم ہوتا ہے تین قول ہین ایک گروہ اسبات کا قائل ہی کہ درود بھیجنا اوپر غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز نہین ہے شفا مین ابن عباس رض سے روایت کی گئی ہی کہ کہا ابن عباس رض نے جائز نہین ہی درود پڑہنا غیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مواہب مین منقول ہے کہ ثابت ہوئی ہی یہ روایت حضرت ابن عباس رض سے اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے بطریق عثمان عکرمہ سے کہ سنا تھا اونہون نے حضرت ابن عباس رض سے کہ کہا اونہون نے نہین جانتا ہون کہ درود بھیجنا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک پر سزاوار ہوا ور سند اسکی صحیح ہے اور حکایت کی گئی ہے حضرت امام مالک سے بھی کہ کہا اونہون نے جائز نہین ہے کہ درود پہونچاوے کسی ایک پر نبیون مین سے بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عمر بن عبد العزیز سے بھی منقول ہے کہ مشہور مذہب امام مالک سے نہین ہے بلکہ اونہون نے مبسوط مین کہا ہی مکروہ جانتا ہون مین درود بھیجنا اوپر غیر انبیا کے اور کہا ہی نہین لائق اور سزاوار ہے ہمکو کہ بڑہ جائین آگے اوس چیز سے جسکے ساتھ حکم کیے گئے ہین اور قول دوسرا اس باب مین ہی کہ درود پڑہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خاص نہین کیا گیا ہے کسواسطے کہ حدیث شریف مین آیا ہی فرمایا رسالت پناہ نے صلوا علی الانبیاء فان اللہ بعثہم کما بعثنی یعنی درود بھیجو اوپر انبیا کے جو پہلے مجھ سے ہین کیونکہ تحقیق اللہ تعالی نے مبعوث کیا ہی اونکو جیسا کہ مبعوث کیا میرے تئین پس درود بھیجنا مخصوص ہی نبیون کے ساتھ اور غیر انبیا پر جائز نہین ہے

وتسعین وارایسہ یا الہم **فی بیان الاستغفار** وتقدم سید الاستغفار انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم سبعین مرۃ اکثر من سبعین مرۃ مائۃ توبوا الی ربکم فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ ما اصبر من استغفر وان عاد فی الیوم مائۃ مرۃ والذی نفسی بیدہ لو اخطاتم حتی تملاء خطایاکم ما بین السماء والارض ثم استغفرتم اللہ یغفر لکم والذی نفس محمد بیدہ لو لم تخطئوا لجاء اللہ بقوم یخطئون ثم یستغفرون فیغفر لہم من استغفر اللہ غفر اللہ لہ من احب ان تستر صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار ما من مسلم یعمل ذنبا الا وقف الملک الموکل باحصاء ذنوبہ ثلاث ساعات فان استغفر اللہ من ذنبہ ذلک فی شیء تلک الساعات لم یوقف علیہ ولم یعذب یوم القیمۃ ان ابلیس قال لربہ فبعزتک وجلالک لا ابرح اغفر لہم ما استغفروہ فقال وعزتی وجلالی لا ابرح اغفر لہم ما استغفروہ وتقدم حدیث الرجل الذی جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال واذنوباہ ما من حافظین یرفعان الی اللہ فی یوم صحیفۃ فیری فی اول الصحیفۃ وفی آخرہا استغفار الا قال تبارک اللہ تعالی قد غفرت لعبدی ما بین طرفی الصحیفۃ من استغفر للمومنین والمومنات کتب اللہ لکل مومن ومومنۃ حسنۃ و تقدم من لزمہ الاستغفار ومن اکثر منہ جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا الا بحدیث وتقدم حدیث الرجل الذی جاءہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ احدنا یذنب قال یکتب علیہ قال ثم یستغفر قال یغفر لہ یقول اللہ تعالی یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک یا ابن آدم لو اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ ان عبدا اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفرہ لی فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثلاثا فلیعمل ما شاء ملوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا وتقدم حدیث الذی شکا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرب لسانہ فقال این انت من الاستغفار **جامع الدعاء** اللہم نسالک من خیر ما سالک منہ نبیک محمد ونعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہم انی اسالک ایمانا لا یرتد ونعیما لا ینفد ومرافقۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی اعلی الدرجات الجنۃ والخلد اللہم انی اسالک مفاتیح الخیر وخواتمہ وجوامعہ واولہ وآخرہ وظاہرہ وباطنہ والدرجات العلی من الجنۃ آمین اللہم انی اسالک ان ترفع ذکری وتضع وزری وتصلح امری وتطہر قلبی وتحصن فرجی وتنور قلبی وتغفر لی ذنبی واسالک الدرجات العلی من الجنۃ آمین یا من انظر الجہبل وستر علی القبیح یا من لا یواخذ بالجریرۃ ولا یہتک الستر یا عظیم العفو یا حسن التجاوز یا واسع المغفرۃ یا باسط الیدین بالرحمۃ یا صاحب کل نجوی یا منتہی کل شکوی یا کریم الصفح یا عظیم المن یا مبتدی النعم قبل استحقاقہا یا ربنا یا سیدنا یا مولانا ویا غایۃ رغبتنا اسالک یا اللہ

اللھم عندک احتسب مصیبتی واجرنی فیھا وابدلنی منھا خیرا انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلفنی خیرا منھا واذا خاف احدا اللھم اکفنا بما شئت صحیح رواہ ابو نعیم فی المستخرج علی مسلم اللھم انا نعوذ بک من شرورھم وان خاف سلطانا او ظالما فلیقل اللہ اکبر اللہ اعز من خلقہ جمیعا اللہ اعز مما اخاف واحذر اعوذ باللہ الذی لا الہ الا ھو الممسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ من شر عبدک فلان وجنودہ واتباعہ واشیاعہ من الجن والانس اللھم کن لی جارا من شرھم جل ثناءک وعز جارک ولا الہ غیرک ثلاث مرات اللھم انا نعوذ بک ان یفرط علینا احد منھم او ان یطغی اللھم الہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وآلہ ابراہیم واسماعیل واسحق عافنی ولا تسلط احدا من خلقک علی شیئ لا قبل لی بہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن حکما وامانا وان خاف شیطانا او غیرہ فلیقل اعوذ بوجہ اللہ الکریم وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر کل طارق الا طارق یطرق بخیر یا رحمن **ما یقول عند صعوبۃ الامر** وان استصعب علیہ امر فلیقل اللھم لا سھل الا ما جعلتہ سھلا وانت تجعل الحزن سھلا اذا شئت **ما یقال عند رای المبتلی** ومن رای المبتلی فلیقل الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا لم یصبہ ذلک البلاء **ما یقال عند الطیرۃ** اذا رایتم من الطیرۃ شیئا تکرھونہ فقولوا اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذھب بالسیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک **ما یقال عند اشتکاء الالم** ومن اشتکی الما او شیئا فی جسدہ فلیضع یدہ الیمنی علی المکان الذی یالم فلیقل بسم اللہ ثلث مرات ولیقل سبع مرات اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر **فی بیان التعزیۃ** وکتب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی معاذ التعزیۃ فی ابن لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر والھمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر فان انفسنا واموالنا واھلینا واولادنا من مواھب اللہ عز وجل الھنیۃ وعواریہ المستودعۃ متعنا بھا الی اجل معدود ویقبضھا لوقت معلوم ثم اقرض علینا الشکر اذا اعطی والصبر اذا ابتلی فکان ابنک من مواھب اللہ الھنیۃ وعواریہ المستودعۃ متعک بہ غبطۃ وسرورا وقبضہ منک باجر کثیر الصلوۃ والرحمۃ والھدی ای احتسبت فاصبر وہ یکبط جزعک اجرک فتندم واعلم ان الجزع لا یرد شیئا ولا یدفع حزنا وما ھو نازل فکان قد والسلام **فی بیان لا حول ولا قوۃ الا باللہ** قل لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانھا کنز من کنوز الجنۃ باب من ابواب الجنۃ غرس من غراس الجنۃ وتقدم انھا دواء من تسعۃ

من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا و
لا تقتلوا ولیدا انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ لا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا ولا صغیرا ولا امراۃ
ولا تغلوا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین فاذا مشی معہم قال انطلقوا علی اسم اللہ اللہم عونہم واذا
اراد سفرا قال اللہم بک اصول وبک احول وبک اسیر وان خاف من عدو او غیرہ قصرارۃ لایلاف قریش
امامن کل سوی مجرب **مایقال عند دخول المنزل** واذا انتزل منزلا اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق فانہ لم یضرہ شئی حتی یرتحل واذا امسی واقبل اللیل یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شر
وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ باللہ بعقرب ومن شر ساکنی البلد ومن والد وما ولد
مایقال عند نزول الغم والکرب ومن نزل بہ غم وکرب او امر مہم فلیقل لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم
لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم
ثم یدعو بعد ذلک لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ وتبارک اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان رب السموات السبع ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین **اللہم** انی
اعوذ بک من شر عبادتک اصح السند لابن ابی عاصم فی کتابہ الدعا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اللہ اللہ ربی
لا اشرک بہ شیئا اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا ثلث مرات اللہ اللہ ربی لا اشرک بشیئا اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ
شیئا توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی
من الذل وکبرہ تکبیرا **اللہم** رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت یا حی یا
قیوم برحمتک استغیث وکبر ہو ساجد یا حی یا قیوم لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین لم یدع بہا رجل
مسلم فی شیئ قط الا استجاب اللہ لہ وقال عبد اصابہ ہم او حزن **اللہم** انی عبدک وابن عبدک وابن امتک
ناصیتی بیدک الخیر وفی قضائک اسالک بکل اسم ہو لک سمیت بہ نفسک او انزلت فی کتابک او علمتہ احدا
من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی ونور بصری وجلاء حزنی وذہاب ہمی
الا اذہب اللہ ہمہ وابدل مکان حزنہ فرجا من قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ کانت دوا من تسعۃ وتسعین
دواء الیسر یا **اللہم** من کرم الاستغفار من اکثر من الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا
ورزقہ من حیث لا یحتسب وتقدم ما یقول من نزل بہ کرب او شدۃ عند سماعہ المؤذن وان توقع بلاء او امرا مہولا
او وقع فی امر عظیم قال حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا وان اصابتہ مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون

انک حمید مجید اللھم صل علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید
اللھم صل علی محمد علی عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم صل علی
محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد کما بارکت علی ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید
اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد النبی الامی کما بارکت علی ابراہیم
انک حمید مجید اللھم صل علی محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وبارکت علی ابراہیم انک حمید مجید ✤
اقبل رجل حتی جلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فقال یا رسول اللہ السلام علیک
فقد عرفناہ فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا علیک فی صلاتنا صلی اللہ علیک قال فصمت حتی احببنا
ان الرجل لم یسالہ ثم قال اذا صلیتم علی فقولوا اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد کما بارکت علی
ابراہیم وعلی آل ابراہیم ربنا انک حمید مجید من صلی علی محمد وقال اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ
وجبت لہ شفاعتی **جو کھانا کھانے کے وقت کہا جائے اور سکے بیان مین**
فان افطر عندقوم قال افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ واذا نسیتہ اثنیتہ
اول الطعام فلیقل بسم اللہ اولہ وآخرہ وان اکل مع مجذوم او ذی علۃ قال بسم اللہ ثقۃ باللہ و
توکلا علیہ الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی
فی بیان خطبۃ النکاح ولما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا فاطمۃ دخل البیت فقال لفاطمۃ ائتینی
بماء فقامت الی قعب فی البیت فاتت فیہ بماء فاخذہ ومج فیہ ثم قال لہا تقدمی فتقدمت فرضح بین یدیہا
وعلی راسہما وقال اللھم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ثم قال ادبری فادبرت فصب بین کتفی
علی وقال اللھم انی اعیذک وذریتہ من الشیطان الرجیم ثم قال ادخل باہلک بسم اللہ والبرکۃ واذا ادخل
باہلہ واشتری رقیقا فلیاخذ بناصیتہا ثم لیقل اللھم انی اسالک من خیرہا وخیر ما جبلتہا علیہ واعوذ بک من
شرہا وشر ما جبلتہا علیہ **ذکر المسافر** واذا خان سفرا صافح وقال استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم
عملک واقرء علیک السلام ویقول لمن یودعہ استودعک واستودعکم اللہ الذی لا تخیب ولا تضیع ودائعہ
ومن قال لہ ارید السفر فاوصنی قال لہ علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فاذا اولی قال اللھم اطو لہ
البعد وہون علیہ السفر زودک اللہ التقوی وغفر ذنبک ویسر لک الخیر حیث ما کنت جعل اللہ التقوی زادک
وغفر ذنبک ووجہ لک الخیر حیث ما توجہت واذا امر امیر اعلی جیش او سریۃ اوصاہ فی خاصیۃ تقوی اللہ ومن معہ

زمرۂ یاران ترا بندہ ایم گشتہ ابوبکر عمرؓ را مطیع ساختہ عثمانؓ و علیؓ را شفیع مہر حسنؑ در دل و حب حسینؑ
این دو محبت بر ما فرض عین تربت اصحاب تو پر نور باد روضہ صفت جلوہ گہ حور باد نفرست تحفہ صلوات ازمیان
جان ✤ بر روضۂ مقدس مقصود انس و جان ✤ گر بایدت ز دوزخ سوزان امان جان ✤ در دل درخت دوستیٔ
مصطفےٰ نشان ✤ نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم تا زور ✤ از ما ہمین درود و صلوٰۃ ست والسلام ✤ صلوات اللہ
وسلامہ علیہ وعلی احب الناس الیہ وعلی سائر اصحابہ الکرام وآلہ العظام الی یوم القیام والحمد للہ ملک العلام

فضل دعا کے بیان مین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا عبادت ہی پھر آپ نے
پڑہا وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ من فتح لہ فی الدعاء منکم فتحت لہ ابواب الرحمۃ فتحت لہ ابواب الاجابۃ
فتحت لہ ابواب الرحمۃ وما سئل اللہ شیئا احب الیہ من ان یسئل العافیۃ لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر
الا البر لا یغنی حذر من قدر والدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل وان البلاء لینزل فیتلقاہ الدعاء فیعتلجان الی
یوم القیمۃ لیس شیئ اکرم علی اللہ من الدعاء من لم یسئل اللہ یغضب علیہ لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یہلک
مع الدعاء احد من سمع ان استجیب اللہ لہ عند الشدائد والکرب فلیکثر الدعاء فی الرخاء الدعاء سلاح المومن
وعماد الدین ونور السموات والارض مر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوما مبتلین فقال اما کان ہولاء یسالون اللہ
العافیۃ ما من مسلم یصیب وجہ اللہ تعالی فی مسئلۃ الا اعطاہا ایاہ اما ان یعجلہا لہ واما ان یدخرہ لہ

واسم اللہ تعالی الاعظم

الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی اللہم انی اسالک بانک
الحد لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک الحنان المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی
یا قیوم واسم اللہ تعالی الاعظم فی ہاتین الآیتین والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم
اور شروع مین آل عمران کی ہے الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم

تقال عند دخول البیت

فلیقل اللہم انی اسالک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وبسم اللہ خرجنا علی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اہلہ
واذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اللہ عند
دخولہ واذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال الشیطان ادرکتم المبیت والعشاء

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی کیفیت کے بیان مین

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل
ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس درود پہونچتا ہے کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھپر درود بھیجے مین خود سنتا ہون اور جو دور سی مجھپر درود بھیجے اوسکو
فرشتے میرے پاس پہونچاتے ہین اور ایسا ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدای تعالی کے چند فرشتے ہین کہ وہ زمین مین پھرتے ہین اور
سلام امت کا مجھکو پہونچاتے ہین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جو مجھپر سلام بھیجے حقتعالی میری روح کو مجھ مین داخل فرماے کہ مین اوسکے سلام کا جواب دون
صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ علیک سلام اللہ یا خیر مرسل علیک سلام اللہ یا اشرف البدر علیک سلام اللہ
یا صفوۃ الوری علیک سلام اللہ یا عافی الذکر علیک سلام اللہ یا صاحب اللوا علیک سلام اللہ یا طیب المنشر
علیک سلام اللہ یا نخل ہاشم علیک سلام اللہ یا معدن البر علیک سلام اللہ یا علم الہدی علیک سلام اللہ
یا شافی الذکر علیک سلام اللہ یا قمر الدجی علیک سلام اللہ یا مستضی الفجر علیک سلام اللہ الفی بالہدی
علیک سلام اللہ ارقی بالعلی علیک سلام اللہ امحو بہ وزری علیک سلام اللہ اسمی بنورہ علیک سلام اللہ
اقضی بہ امری علیک سلام اللہ ارجو ثوابہا علیک سلام اللہ بزکوبہ اجری فما خاب من یرجوک ذخر الدین
ودنیاہ فی اعلان امر وفی سری الحمد للہ الذی جعلنا من امتہ واد خلنا بہ فی رحمتہ وافضل صلوات اللہ وتسلیماتہ
علی افضل من صلی علیہ واکمل من اوحی الیہ الفاتح لکل مغلق الخاتم لکل سابق العاثن للحق بحق الدین المامون
الخازن للعلم المخزون مقدم اہل الصدق والصفا محمد النبی الرسول المصطفی وتقبل شفاعتہ الکبری وارفع درجتہ
فی العلیا وآتہ سولہ فی الآخرۃ والاولی وعلی جمیع اخوانہ من الرسل والانبیاء وآلہ النجباء وصحبہ الاتقیاء وسائر
واللہ المسئول المرجو للاجابۃ المامول منہ اقتران المسئول بالاضافۃ ان یجعلنا من اہل متابعتہ الموصل الی لقائہ
او یحشرنا فی زمرۃ رفقائہ ویتعنا بہا یوفقنا لاقتفائہ ویقیم لنا فی اقتفائہ والیدع البرہ وتعاطیہا ولہ الحمد علی نعمہ
حمدا یوافیہا **مثنوی** ای زکلامت بخجل آب حیات خاک درت تاج سر کائنات چرخ زگنجینۂ تو حقۂ
اطلس مہر از علمت شقۂ خسرو تعلیم رسالت توئی صف شکن اہل ضلالت توئی کون و مکان ہر دو طفیل تو اند
جان و جہان نیز ز خیل تو اند بالبشر آئین سجود از تو یافت دست کرم پایۂ جود از تو یافت
شمع شبستان فلک نور تست شمسۂ ایوان ملک نور تست طور مناجات تو عرش آمدہ بلکہ ترا عرش چو فرش آمدہ
غم نخورد ہر کہ شفیعش توئی پایہ وہ قدر رفیعش توئی جز تو ندارم بجہان پناہ ہای بجا گر نشوی عذر خواہ
ما کہ بمین نفس زندہ ایم

اوسی دم پکارینگے یا احمد یا احمد آنحضرت رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم جواب دینگے اور فرمائینگے
لبیک یا ابا البشر حضرت آدم علیہ السلام کہینگے کہ اے محمد یہ شخص تمہاری امت مین سی ہے دیکھیے اوسی دوزخ مین
لیے جاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہینگے شریف بانده اون فرشتون کے پیچھے جو اوس شخص پر موکل
ہونگے جھپٹینگے اور فرمائینگے اے پروردگار کے بھیجے ہوئے ٹھہرو وہ عرض کرینگے کہ ہم بہت شدت
کرنیوالے فرشتے ہین نافرمانی نہین کرینگے جو ہمین حکم ہوا ہے اوسی بجا لائینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم اونسے ناامید ہونگے اور اپنی ریش مبارک کو بائین ہاتھ سی تھام کے سیدھی ہاتھ سی اشارہ فرمائینگے
اور عرض کرینگے کہ اے پروردگار کیا تو نے مجھ سی وعدہ نہین کیا ہے کہ مجھے میری امت کے بارے مین مخزو
اور غمگین نفرمائیگا عرش کے حجاب مین سی اون فرشتون کو جو بہت شدت کرنیوالے تھے ندا آئیگی کہ
محمد کی اطاعت کرو اور فرمانبردار ہوجاؤ وہ فرشتے اوس بندے کو اوسکے مقام پر لے آئینگے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سی ایک انگل بھر کاغذ کا ٹکڑا لینگے اور اوسکو میزان کے اوس
پلے مین جسمین نیکیان تولی جاتی ہین رکھینگے اور بسم اللہ ارشاد فرمائینگے اوس بندے کی نیکی برائی پر غالب
ہوجائیگی پھر آواز دینگے کہ نیکبخت کون ہے اور کسکی نیکی کا پلہ بھاری ہے اوسکو بہشت مین لیجائینگے
وہ بندہ نیک کہیگا اے پروردگار کے فرمانبردار فرشتو توقف کرو کہ مین اس بندہ گرامی سے جو تمہارے
جل جلالہ کے نزدیک ایسی بزرگی رکھتا ہے ایک بات عرض کرلون پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور پرنور مین حاضر ہوگا اور عرض کریگا کہ میرے ماں باپ تجھپر سے نثار ہون تو کیا خوب نیک رو اور
خوش خلق ہے کہ مجھکو اس تنگی سے رہائی دلائی اور میرے اس حال زبون پر نظر رحمت فرمائی آپ
ارشاد فرمائینگے کہ مین تیرا پیغمبر محمد ہون اور یہ تیرا درود تھا جو تو نے مجھپر بھیجا تھا جسوقت مین تو اوسکا
محتاج تھا اوسنے تجھ سی وفاداری کی نتیجہ درود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت ہی اور یہ مرتبہ سب درجون
اور مرتبون سے افضل اور برتر ہی کیونکہ آنحضرت کا قرب پروردگار جلشانہ کے تقرب کا باعث ہی اور عبداللہ
ابن مسعود نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نزدیکترین اور بہترین روز قیامت
مین وہ ہوگا جو مجھپر درود اکثر بھیجتا رہے **نقل** ایک بزرگ نے ایک بزرگ کو خواب مین دیکھا لباس بہشتی
پہنے اور ایک جڑاؤ تاج سر پر کہے بہشت مین داخل ہے اونسے پوچھا کہ تم نے یہ مرتبہ کسطور سے پایا
اوس بزرگ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے یہ منزلت پائی اور آن حضرت

منہ پر سے سرکایا اوسکی صورت مثل گدہی کی صورت کے دیکھی اس حال بد کے دیکھنے سے نہایت تشویش
اور غم مجکو پیدا ہوا کہ اس حال کو لوگون سے کیونکر کرون اور اسی اندوہ وغم مین میری آنکھ لگ گئی خوابمین
کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آیا اور میرے باپ کی نزدیک گیا اوسکے چہرہ پر سے کپڑا ہٹاکے دیکھا اور پھر
ڈھانپ دیا اور مجھہ سے پوچھا کہ تو اتنا غمگین کیون ہے مین نے کہا کیونکر غمگین نہون کہ میرا باپ ایسی مصیبت
مین گرفتار ہوا ہے اوسنے کہا تجھے بشارت ہو کہ حضرت عزت نے تیرے باپ کی یہ سب مصیبت دائل کی
جب مین نے یہ مژدہ سنا خوشی سے پھول گیا اور باپ کے منہ سے کپڑا اولٹ دیا دیکھتا کیا ہون کہ نہ وہ صورت ہے
اور نہ چہرہ سیاہ ہے مثل چاند کے دمک رہا ہے نہایت خوشی سے مین نے پوچھا اے مرد خدا تجھکو خدا کی
قسم ہے سچ بتا تو کون ہے جو ایسا مبارک قدم اور نیک ذات ہے اوسنے فرمایا کہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہون مین یہ بات سنکے نہایت خوش ہوا اور ردائے مبارک کا کونہ ہاتھہ سے پکڑ لیا اور عرض کیا کہ بحق خدائے
عزوجل اے رسول اجل مجکو اس حال پر ملال اور قصہ پر غصہ سے آگاہ فرمایئی آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ
سود خوار تھا اور خدای تعالی کا حکم یہ ہے کہ سود خور کی صورت دنیا یا آخرت مین گدہے کی صورت ہو جائے
مگر تیرا باپ ایک عادت اچھی رکھتا تھا کہ ہر شب کو سوتے وقت سو بار مجھپر درود بھیجتا تھا جب وہ اس محنت و
مصیبت مین گرفتار ہوا اوسوقت اوس فرشتے نے جو میری امت کی اعمال مجکو پہنچاتا ہے یہ خبر مجھے دی
مین نے اللہ تعالی جلشانہ سے اوسکی شفاعت کی اور وہ قبول ہوئی جو ہین مین بیدار ہوا اپنے باپ کا
منہ کھولا دیکھا کہ منہ اوسکا چودہوین کے چاند کے مانند نورانی اور روشن ہے پروردگار کا شکر کیا
اور اوسکو کفنا کے دفن کر دیا اور ساعت بھر اوسکی قبر کے سرہانے بیٹھا کچھہ غنودگی آگئی اوس خواب و
بیداری مین مین نے سنا کہ ہاتف کہتا ہے کہ تو جانتا ہے کہ تیرے باپ کی حال پر جو یہ عنایت ہوئی ہے
اسکا سبب کیا ہے مین نے کہا نہین پھر آواز آئی کہ سبب درود اور سلام ہے جو تیرا باپ محمد صلی اللہ علیہ و
سلم پر بھیجتا تھا جب سے مین نے عہد کر لیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجون اور جواہر مین عبداللہ
بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام قیامت کے دن دو کپڑے سبز پہنے پروردگار جلشانہ کے
عرش کے نیچے کھڑے ہونگے اور قد اتنا بلندی مین مثل ایک لمبے درخت کے ہوگا اور اپنی اولاد پر نظر ڈالین گے
کہ کسے دوزخ اور کسے بہشت مین لیجاتے ہین اسی اثنا مین کہ آپ اپنی اولاد کو دیکھتے ہونگے کہ آپکی
نظر جا پڑیگی کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین سے ایک شخص کو دوزخ مین لیجاتے ہین حضرت آدم

کہ ایک عورت حضرت شیخ حسن بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری
ایک لڑکی تھی اوسنے وفات کی مین چاہتی ہون کہ اوسکو خواب مین دیکھون شیخ بزرگوار نے فرمایا چار
رکعت نماز عشا کے بعد پڑھ اور ہر رکعت مین ایکبار سورہ فاتحہ اور ایکبار الہاکم التکاثر پڑھ بعد اوسکے
درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیج پھر سورہ اوس عورت نے ویسے ہی کیا خواب مین اپنی لڑکی کو
دیکھا کہ عذاب مین گرفتار ہے بدن مین ٹاٹ کے کپڑے ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین آگ کی زنجیرین
پڑی ہین خواب سے چونک اوٹھی ڈرتی کانپتی شیخ کے حضور مین حاضر ہوئی اور اپنے خواب کی سب
کیفیت بیان کی شیخ نے ارشاد کیا اوسکے لیے کچھ صدقہ دے شاید اللہ تعالی اوسکو بخشدے
پھر حضرت شیخ بزگوار نے خواب مین دیکھا کہ بہشت کا ایک مرغزار ہے اور ایک مقام پر ایک اونچا تختہ
جڑا ہوا ہے اور ایک عورت حسین وجمیل اوسپر بیٹھی ہے اور ایک زرکا تاج اوسکے سر پر رکھا ہے حضرت
شیخ سے اوسنے بات کی اور کہا اے حسن مجھکو پہچانتے ہو مین نے کہا نہین اوسنے کہا مین اوس
عورت کی بیٹی ہون کہ جسکو آپ نے حکم کیا تھا کہ چار رکعت نماز پڑھے اور حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیجے شیخ نے فرمایا کہ تیری ماں سے کچھ اور بیان کیا تھا تو اس منزلت اور مرتبہ کو کیونکر پہونچی اوسنے کہا
کہ اے شیخ ہم پانسو پچاس آدمی ایک مقبرے مین تھے اور ایک روایت مین اسی ہزار آدمی ہین ہر اس
عذاب وسختی مین گرفتار ہوئے تھے جب میری ماں نے آپ سے خواب کی کیفیت بیان کی ایک مرد صالح
میرے پاس آیا اور اوسنے ایکبار درود پیغمبر بابرکت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا اور اوسکا ثواب مجھکو بخشا
اللہ تعالی نے اوسے قبول فرمایا اور مجھکو اوس عذاب سخت سے نجات دی اور یہ جو کچھ آپ نے دیکھا اوس
مرد نیک کے درود پڑھنے کی برکت سے مجھکو نصیب ہوا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ والاخر منا من جزیل نوالہ

نقل ایک بزرگ معتبر سے منقول ہے کہ مین حرم محترم مین تھا ایک شخص کو دیکھا کہ طواف اور عرفات
اور منی کے ہر مقام مین اور اور مقامون مین سید کائنات علیہ افضل التحیات پر درود بھیجتا ہے اور کچھ
دعائین پڑھتا ہے مین نے اوسی سے کہا کہ ہر مقام کے لیے ایک دعا معین ہے تجکو کیا امر واقع ہوا ہے کہ اون
دعاؤن کو نہین پڑھتا اور سب جگہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اوسنے کہا کہ مین حج کو
خراسان سے نکلا اور میرا باپ ساتھ تھا جب مین کوفہ مین پہونچا میرا باپ چلنے سے بہت تھک گیا
اوسی جگہ وفات پائی اوسکو مین ایک کپڑا اوڑھا کے کسی کام کے لیے چلا گیا جب پھر کے آیا کہ اوسکو

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا بھیجنا ہر گناہ کا
میٹ دیتا ہے جسطرح سے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا غلام ونکے
آزاد کرنے سے بڑھکے ہے اور درود شریف کے فضائل بیحد وحصار ہین اور دین ودنیا مین فائدے
اوسکے بیشمار ہین اور اخبار وآثار مین بھی آیا ہے کہ بعض بزرگون نے درود شریف کا اثر دیکھا ہے
حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص میرے ہمسایہ کا مرگیا
مین نے اوسے خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدائے تعالی نے تیرے ساتھ کیا کیا اوس نے کہا اے شبلی
مجھپر ایک واقعہ ہولناک گذرا کہ منکر نکیر کے سوال کے وقت میری زبان بند ہوگئی جواب سے عاجز ہوا
مین نے اپنے جی مین حیرت سے کہا کہ مین تو اہل توحید اسلام سے تھا اور عمر میری ختم اسلام پر ہوئی
پھر زبان میری کیون بند ہوگئی اسکی کیا وجہ ہے اور حال میرا ایسا کیون ہوگیا اسی کیفیت مین غیب سے
ندا ہوئی کہ یہ جزا اوسکی ہے کہ تو نے دنیا مین اپنی زبان کو نہین روکا تھا قبر کے فرشتون نے عذاب کا
قصد کیا تھا کہ فورًا ایک مرد خوبصورت خوشبو مین مہکتا ہوا میرے اور اون فرشتون کے بیچ مین حائل
ہوا اور مجھکو کلمۂ توحید یاد دلایا مین نے منکر نکیر کو جواب دیا اوسوقت اوس مرد حسین سے مین نے کہا
تو کون ہے اللہ کی رحمت تجھپر ہو اوس نے کہا کہ مین وہ کثرت درود ہون جو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
پڑھتا تھا مجھکو اوس درود سے پیدا کیا ہے کہ تیرے ہر غم واندوہ مین یار ومددگار ہون **نقل**
ایک بزرگ فرماتے تھے کہ مین نے اپنی ذات پر یہ امر لازم کر لیا تھا کہ ہر شب کو جب خوابگاہ مین جاتا تھا
چند بار جو معین کر لیا تھا درود شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجتا تھا ایک شب کو درود شریف
پڑھنے کے بعد بالاخانہ مین جہان میرا مسکن تھا سو رہا خواب مین دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس بالاخانہ سے قدم مبارک اندر رکھا اور بالاخانہ آپکے تشریف شریف لانے سے
منور اور نورانی ہوگیا آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور یارون سے ارشاد کیا کہ یہ شخص مجھپر درود بہت
بھیجتا ہے مین چاہتا ہون کہ اسکو چوم لون مجھکو شرم آتی تھی کہ دہن اپنا آپکے دہن مبارک سے
ملاؤن مین نے اپنا منہ پھیر لیا آپ نے میرے چہرہ پر بوسہ دیا اوس خوف اور رعب سے فورًا مین
جاگ اوٹھا اور اپنی بی بی کو جگایا اور اوس مقام سے مشک کی بو آتی تھی اور جس جگہ کہ میرے چہرہ پر
آپ نے بوسہ دیا تھا آٹھ روز تک وہ جگہ مشک کی بو سے مہکا کی اور قرطبی کے تذکرہ مین مذکور ہے

لیے کمال توجہ و اخلاص اور صدق نیت اور طعام حلال چاہیے تو اترد کہائے قبول ہو مراد بر آئے اور
خصائص مین اسی راوی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شب جمعہ کو دس بار
پڑہے یا دائم افضل علی البریۃ و یا باسط الیدین بالعطیۃ یا صاحب المواہب السنیۃ صلی اللہ علی محمد خیر الوری
بالسنۃ واغفر لنا یا فی ہذہ العشیۃ اللہ تعالی اوسکی لاکہہ نیکیان لکہے اور لاکہہ برائیان مٹادے
اور لاکہہ درجے اوسکے بڑہادے اور کتاب جواہر مین جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے جسکے معنی اسطرف راجع ہین کہ جو بعد نماز صبح و شام کلام کرنے سے پہلے مجہپر سو بار
درود بہیجے اللہ تعالی اوسکی تیس حاجتین دنیا مین اور ستر عقبی مین روا فرمائے حاضرین نے عرض کیا
یارسول اللہ ہم کسطرح درود پڑہین آپ نے فرمایا اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم پڑہے یہانتک کہ
سو کے مرتبہ کو پہونچ جائے اور بعضے عالم اسبات کے قائل ہین کہ اللہم صل علیہ وسلم پڑہے کہ آیت
قرآن شریف کے موافق ہو جائے اگر نہو سکے ایکبار لفظ وسلم اوس درود کے ساتہہ کہے اور خصائص
مین حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجہسے ارشاد فرمایا کہ جب مین وفات پاؤن مجہپر درود شریف کی کثرت کرین مینے عرض کیا یارسول اللہ
جب آپ ہماری نظرون سے چہپ جائین گے درود ہمارا آپکو پہونچے گا آپ نے فرمایا کہ حقتعالی نے
انبیاء کے گوشت کہانیکو زمین پر حرام کیا ہے اور مین خدای تعالی کے نزدیک بزرگتر ہون کیونکہ زمین کو
مجہپر قابو دیگا اور حضرت عزت جلت جلالہ نے ایک فرشتہ صلصائیل نامے بصورت مرغ خمیدہ میری قبر پر
موکل فرمایا ہے جسکے پر عرش برین کے نیچے ہین اور دونون پاؤن اوسکے زمین کے ساتوین طبقہ کے
نیچے ہین اور اوسکے دو بازو ہین ایک مشرق مین ہے اور ایک مغرب مین ہے اور جب بندہ مجہپر درود
بہیجے اوس درود کو میرے پاس پہونچائے اور ایک روایت مین ہے کہ جب بندہ اللہم صل علی محمد و علی آلہ
وسلم کہے وہ فرشتہ اوس درود کو اوسکے منہ سے لیلے جسطرح مرغ دانہ کو چن لیتا ہے پہر مجہسے کہے
اے محمد فلانے فلانے کے بیٹے نے فلانے مقام پر آپ پر درود بہیجا ہے اور وہ فرشتہ اوس درود کو
نور کی بیاض پر خالص سفید مشک سے لکہے اور میرے سرہانے رکہدے کہ مین روز قیامت مین اوسکے
سبب سے اوس شخص کا شفیع ہون اور اوسکے بیس ہزار درجے بلند ہون اور اوسکی بیس ہزار نیکیان لکہین
اور بیس ہزار برائیان میٹ دین اور بیس ہزار درخت حوض کوثر کے کنارے بوین حضرت ابو بکر صدیق

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ہر جمعہ کے دن مجھپر چالیس بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ جلشانہ اوسکے چالیس برس کے گناہ میٹ دے اور جو ایک مرتبہ مجھپر درود بھیجے اور وہ درود اخلاص اور صدق سے ہو اور مقبول ہو اور پروردگار عالم اوسکے اسی برس کے گناہ معاف کردے اور جواہر مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بروایت قرطبی مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو جمعہ کے دن مجھپر ایکبار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اوسپر ہزار ہزار مرتبہ درود بھیجین اور تعالیٰ اوسکی ہزار نیکیان لکھے اور ہزار برائیان میٹ دی اور ہزار مرتبہ بہشت مین اوسکے بلند فرمائے اور جواہر مین ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو جمعہ کے دن مجھپر سو بار درود بھیجے اوسکے دوسو برس کے گناہ عفو ہون اور جواہر مین سہل بن عبداللہ سے مروی ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن نماز ظہر کے بعد اسّی بار درود پڑہے اوسکے اسّی برس کے گناہ بخشدیئے جائین حاضرین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ درود کونسا ہے آپ نے فرمایا اللھم صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی اور سہل بن عبداللہ سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن نماز ظہر کے بعد اور حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑہے اور قبل اسکے کہ اوس مقام سے اوٹھے اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وسلم تسلیما اسّی مرتبہ پڑہے اللہ تعالیٰ اوسکے اسّی برس کے گناہ بخشے اور اسّی برس کی عبادت اوسکی لکھے اور جواہر مین جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شب جمعہ کو ہزار بار صلی اللہ علی محمد النبی الامی پڑہے مجھکو خواب مین دیکھے اور جو مجھے خواب مین دیکھے اوسکی بہشت نصیب ہو اور جواہر مین بروایت حضرت انس نضر حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے کہ جو جمعہ کے دن مجھپر ہزار مرتبہ درود بھیجے جبتک اپنی جگہ بہشت مین نہ دیکھے نہ مرے اور مثل اسی حدیث کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مومن شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑہے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس بار قل ہو اللہ احد پڑہے اور سلام پڑہنے کے بعد صلی اللہ علی محمد النبی الامی ہزار بار پڑہے دوسرا جمعہ تمام نہونے پائے کہ وہ مجھے خواب مین دیکھے اور جو مجھے خواب مین دیکھے خدائے تعالیٰ اوسکے گناہ بخشے اور ابوموسیٰ مدنی نے یہ حدیث روایت کی اور شیخ ابوموسیٰ ابوالخیر سے منقول ہے کہ مین نے تجربہ اسکا کیا ویسا ہی ہوا اور جواہر مین مذکور ہے کہ ان پیغمبر کے

اور خصائص سمرقندی مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کبار فرماتے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجے اللہ تعالی اوسپر دس رحمتین نازل فرمائے اور جو دس بار مجھپر درود بھیجے اوسپر حقتعالی ہزار رحمتین نازل فرمائے اور جو ہزار بار درود مجھپر بھیجے شانا اوسکا میرے شانہ سے بہشت مین نہایت قرب اور غایت نزدیکی سے متصل ہوا اور جواہر مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کیا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے حقتعالی جاشانہ اور فرشتے اوسپر ستر بار درود بھیجین اور ترتیب و ترغیب منذری مین بروایت براء بن عازب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو مجھپر ایکبار درود بھیجے اوسکے لیے دس نیکیان اللہ تعالی لکھے اور دس برائیان اوسکی میٹ دے اور اوسکے دس مرتبے بلند فرمائے اور دس غلامون کے آزاد کرنیکا ثواب دے اور جواہر مین ایک حدیث بروایت حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے جسکا حاصل مطلب اس بات کی طرف راجع ہے کہ خلق مین حق نے چند فرشتے نور سے پیدا فرمائے ہین اور وہ سوائے روز جمعہ کے زمین پر نہین اوترتے ہین اور اونکے ہاتھون مین زر کے قلم اور نور کے کاغذ ہین اور وہ فرشتے اوسپر درود جو مجھپر پڑہا جاتا ہے لکھتے ہین اور مخصوص جمعہ کے دن درود شریف کے پڑہنے کی فضیلت مین کئی طریق کی عبارتون سے صحیح حدیثین وارد ہین منجملہ اوسکے حافظ ابو القاسم بروایت حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ حلیہ شریف مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لائی ہین کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو مجھپر جمعہ کے دن درود پڑہے وہ قیامت کے روز میرے ساتھ ہوا اور اوسکے ساتھ ایک ایسا نور ہو کہ اگر اوس نور کو تمام خلائق پر تقسیم کرین سبکو پہونچ جائے اور درود شریف جس عبارت سے حدیث مین وارد ہوا ہو اوسکے پڑہنے مین اختیار ہے اور ثواب اوسکا بیشمار ہے لیکن جس محل مین جو درود شریف ایک صورت معین سے ہے سوا اوس درود شریف کے دوسرا اوسکے قائم مقام نہوگا مثل اسکے جو حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو ہر روز تین بار درود شریف اس عبارت سے بھیجے صلوٰۃ اللہ و ملائکتہ و انبیائہ و رسلہ و جمیع خلقہ علی محمد وہ بیشک تمام فرشتون کے عدد درود کے موافق درود بھیجتا رہے اور قیامت کے دن اوسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرہ مین اوٹھائین اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا ہاتھ تھام لین یعنی اوس شخص کو اپنے پاس بٹھالین کہ اوسکو بہشت مین لیجائین اور کتاب جواہر مین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

روشن ہوجائینگی اور جواہر مین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب نے
فرمایا ہے کہ پوشیدہ نرہے کہ میرے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ بیشک اللہ تعالی جل جلالہ نے اپنی نہایت
نوازش وعنایت سی وہ بات مجھے عطا فرمائی ہے جو سوا میرے کسی نبی کو عزت نہین کی اور مجھکو افضلیت
دی ہے اور اوسنے برتر کیا ہے اور مجھپر جو درود بھیجتا ہے بڑے بڑے درجے اور مراتب عالی دیے ہین
اور میری قبر پر ایک فرشتہ منطروس نامی معمور فرمایا ہے جسکا سر عرش برین کے نیچے ہے اور پاؤن زمین
کے ساتوین طبق کے نیچے ہین اور اوسکے اسّی ہزار بازو ہین اور ہر بازو کے نیچے اسّی ہزار بڑے بڑے
پر ہین اور ہر پر کے نیچے اسی ہزار چھوٹے چھوٹے پر ہین اور اوس ہر پر کے نیچے ایک ایک زبان ہے
جس سے پروردگار جلشانہ کی تسبیح اور تقدیس کرتا ہے اور میری امت مین سے جسنے مجھپر درود پڑہا ہے
اوسکے لیے اوسکے زمانہ مرگ تک استغفار کرتا ہے اور جواہر مین حضرت مقاتل بن سلیمان سی منقول ہے
کہ اللہ تعالی جلشانہ کا ایک فرشتہ نیچے عرش عظیم کے ہے جسکے سر پر اسقدر بڑے بڑے بال ہین جو عرش عظیم کو
چارون طرف سے گھیرے ہوے ہین اور اوسکے سر کا بال کوئی ایسا نہین جسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا نہو
جب بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اوسکا کوئی بال ایسا نہین ہے جو اوس درود خوان کی مغفرت
اور آمرزش کی طلب نکرے اور جواہر مین بروایت طبرانی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سی مذکور ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مین نے یہ بات کہی کہ جو شخص حج کرے اور بعد اوسکے جہاد کرے
اوسکے لیے اوس جہاد کے عوض مین چار سو حج کا ثواب لکھا جاتا ہے جو لوگ جہاد و حج پر قادر نہ تھے اونکے
دل ٹوٹ گئے اور غمگین ہوے اللہ تعالی نے مجھپر وحی نازل فرمائی کہ جو شخص تجھپر درود بھیجے گا اوس درود کے
عوض مین چار سو جہاد کا ثواب اور ہر جہاد کے بدلے مین چار سو حج کا ثواب لکھا جائیگا اور کتاب جواہر مین
شیخ سالک نے اوس مقام پر جہان ذکر کیا ہے کہ درود شریف خلائق کا تہلکون سے نجات دیتا ہے
انس بن مالک سی روایت کیا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھپر ایک روز
مین سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالی اوس درود شریف کے عوض مین ہزار ہزار نیکیان لکھے گا اور اوس سے
ہزار ہزار بدیان کہو دیگا اور اسکے لیے صدقہ قبول کا ثواب تحریر فرمائیگا اور جو شخص مجھپر درود بھیجیگا بعد اسکے
کہ جب وہ درود میرے پاس پہنچیگا مین دعا تنزل رحمت کی اوسکے لیے مانگونگا اور جسکے لیے کہ مین دعا نزول
رحمت مانگونگا اوسکو میری شفاعت نصیب ہوگی اللھم صل علیہ ولا تحرمنا شفاعتہ وقربنا الیہ

اور

زمانہ سے اور جبتک کہ آپکو مبعوث رکھے ایک فرشتہ آپکا موکل بنایا ہے اور فرمایا کہ جو شخص تجھپر درود پڑہے وہ
فرشتہ اوس سے کہے صلی اللہ علیک یعنی حقتعالی تجھپر رحمت نازل فرمائے اور کتاب جواہر مین ابی کامل نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری محبت اور دوستی اور
شوق و آرزو سے ہر روز اور ہر شب تین بار مجھپر درود پڑہے حقتعالی کو سزاوار ہے کہ اوسکے گناہ بخشدے
اور ایک سال جرم عفو فرماوے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مین اپنے تمام اوقات تجھپر درود بھیجنے مین صرف کرون تو کیسا ہے آپنے
ارشاد کیا کہ انشاء اللہ تعالی تیری مشکلین دنیا اور آخرت کی آسان ہوجائین گی اور جواہر مین حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے حق کی
تعظیم سے درود مجھپر بھیجے گا اللہ تعالی اوسکے درود سے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمائیگا کہ ایک پاوں مشرق
مین ہوگا اور ایک پاوں مغرب مین اور خدای تعالی اوس فرشتے سے ارشاد کرے گا میرے بندے پر درود
بھیج جسطرح سے وہ میرے پیغمبر پر درود بھیجتا ہے پھر وہ فرشتہ قیامت تک اوسپر درود پڑہے گا یعنی
حضرت پروردگار سے اوسکے گناہون کی مغفرت طلب کریگا حضرت پروردگار سے فرشتونکو اوس شخص کے
لیے اس امر کا امیدوار ہونا چاہیے کہ اوسنے جو درود سید کائنات پر بھیجا ہے اوسکی برکتون سے پروردگار
جلشانہ لباس غفران کا اوس بندۂ درود خوان کو پہنائیگا اور جواہر مین بروایت عمار مذکور ہے کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقتعالی نے ایک فرشتے کو میری قبر پر مقرر فرمایا ہے اور وہ
فرشتہ تمام خلائق کے نام جانتا ہے اور میری قبر پر قائم ہے جب مین انتقال کرونگا اور میری امت مین سے
جو شخص مجھپر درود بھیجے گا وہ فرشتہ اوسکے اور اوسکے باپ کے نام کا ذکر کریگا اور کہے گا کہ فلانے اور
فلانے کے بیٹے نے آپ پر درود بھیجا ہے اور یہ بات قیامت تک جاری رہے گی اور رب العالمین
اوسکے ہر درود کے مقابل مین دس رحمتین اپنے رحمت اور کرم سے مرحمت فرمائیگا اور حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی بندہ ایکبار
مجھپر درود بھیجے گا ایک فرشتہ اوسکے لیے آسمان پر جائیگا اور جناب باری کی بارگاہ عالی مین عرض کریگا
کہ یہ درود فلان شخص کا حاضر ہے اور پروردگار جلشانہ ارشاد فرمائیگا جا اور یہ درود میرے بندے کی قبر پر
لیجا وہ فرشتہ اوس درود کو پہونچائیگا اور اوس درود خوان کے لیے استغفار کریگا اور اوسکی آنکھین اوس سے

متفکر ہوا حق سبحانہ تعالی نے آگ برسائی اوسیوقت اسکے پر و بال جل گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حضرت جبرئیلؑ سے کہا یہ گناہ قبول توبہ کی قابلیت رکھتا ہے حضرت جبرئیل نے عرض کیا جبتک حقتعالے
سے نہ پوچھون مین نہین جانتا ہون پھر اوسی وقت حضرت جبرئیلؑ گئے اور پھر آئے اور عرض کیا یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حقتعالی جلّ وعلا نے ارشاد فرمایا ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے آپ نے فرمایا اوسکی توبہ
کیونکر ہوگی حضرت جبرئیلؑ گئے اور پھر آئے اور التماس کیا کہ اوسکی توبہ یہ ہے تجھپر دس مرتبہ درود بھیجے پس درود
عالم اوسکے پاس تشریف لیگئے اور خوشخبری سنائی جسوقت اوسنے درود بھیجا اوسی وقت جیسا تھا ویسا ہی
ہوگیا اوڑا اور اپنے مقام پر پہونچا درود شریف کی فضیلت مین صحیح حدیثین کئی طریق کی روایتون سے
وارد ہوئی ہین اور اوسکی برکت اور مبارک ہونے اور مزاولت کرنیمین صریح قول شاہد ہین حضرت امیرالمومنین
علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد یعلیہ الشرف التحیۃ الابدیۃ فرماتے ہین کہ جو شخص مجھپر دس بار درود
بھیجتا ہے حقتعالی جلشانہ اوسپر دس رحمتین نازل فرماتا ہے اور جو درود اور سلام بھیجتا ہے میرے پاس
اوسکے پہونچانے مین وہ دونون فرشتے بہت کوشش اور سعی کرتے ہین اور کتاب وفا مین ایسی ہی ابی طلحہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش تھے اور سرور کے آثار آپکے
روے مبارک پر ظاہر تھے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آج آپکے روے شریف پر عجیب بشاشی معلوم
ہوتی ہے آپ نے فرمایا ہان سچی ہے اسوقت ایک فرشتہ میرے پاس پروردگار جلشانہ کی درگاہ سے آیا
اور اوسنے کہا جو شخص تجھپر ایکبار درود بھیجے اوسی کو حقتعالی تیری امت مین لکھے گا اور اوس کے سبب سے
دس نیکیان عطا فرمائے گا اور دس برائیان اوسکی میٹ دیگا اور اوسکے مرتبہ کے دس درجے بلند فرمائیگا اور مثل
اوسکے دس رحمتین نازل فرمائے گا اور حضرت ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا دیکھا کہ آپکے روے مبارک پر نورانیت ہے اور برق کے مانند
چمک رہا ہے مینے عرض کیا یارسول اللہ آج آپسے زیادہ شاد اور شگفتہ رو اور خوش طبع نہین دیکھتا آپنے
فرمایا مین اسوقت کیون نہ ایسا شاد و بشاش ہون کہ ابھی جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ جو شخص آپ پر
آپکی امت سے ایکبار درود بھیجے گا اللہ تعالی اوسکی برکت سے اوس شخص کی دس نیکیان لکھے گا اور دس
برائیان اوسکی نیست و نابود کردیگا اور اوسکے دس درجے بڑہا دیگا اور ایک فرشتہ اوسی کے مانند درود
اوسپر بھیجے گا مین نے کہا اے جبرئیلؑ وہ فرشتہ کونسا ہے جبرئیلؑ نے کہا کہ حقتعالی جلشانہ نے آپکے خلق

ہوا ہے اور ان جملہ ایک روایت یہ ہے کہ حضرت ابی ہریرہ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آستان فیض نشان کے خادم تھے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اوس شخص کی ناک زمین پر گھسی جائے یعنی خوار اور ذلیل ہو کہ جسکے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے اور راستہ بہشت کا اوسکے لیے چھپا دیا جائے اور کتاب جواہر مین حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکے روبرو میرا ذکر آئے اور وہ مجھپر درود نہ پڑہے بدبخت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے مین سستی اور تغافل کرنا شقاوت اور بدبختی ہے اور اوسی مقام مین ابی ذرؓ سے بھی مروی ہے کہ ایک روز مین گھر سے نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا آپ نے فرمایا ای لوگون مین تمکو خبر دون کہ زیادہ بخیل کون ہے سبھون نے عرض کیا یارسول اللہ فرمائیے آپ نے ارشاد کیا کہ جسکے روبرو میرا ذکر ہوا اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے سب لوگون مین بڑا بخیل ہے اور کتاب شرف النبوت مین مذکور ہے کہ ایکروز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شب کے وقت کوئی کپڑا سیتی تہین اور آپکی سوئی گر پڑی اور کہو گئی اور چراغ بجھ گیا جب وہان پر حضرت رسالت خورشید جلالت جلوہ افروز ہوئے آپکی چہرۂ منور کی روشنی سے سوئی ملگئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا متعجب ہوئین اور عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان روے مبارک کی کیا خوب روشنی ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس شخص پر افسوس ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپکو اوسدن نہ دیکھے گا آپ نے فرمایا وہ بخیل ہے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ کیسا بخیل ہے آپ نے فرمایا جو شخص میرا نام سنے اور مجھپر درود نہ بھیجے اور بیہقی کی شعب الایمان مین حضرت ابی سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جو قوم آپ سے باہم بیٹھے اور پھر اوٹھے اور مجھپر درود نہ پڑہے اونکو قیامت کے دن حسرت ہوگی اگرچہ وہ بہشت مین داخل ہون اور آنحضرت بابرکت علیہ افضل التحیۃ پر درود بھیجنا ہے قید گناہ سے چھٹکارا ملتا ہے مرتبہ سابق ہاتھ آتا ہے درود شریف نے دونا اثر دکھایا ہے نقل ہے کہ شب معراج مین جب نور الٰہی مبدء رسالت پناہی رسول اکرم مظہر اتم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے دیکھا کہ ایک فرشتہ پر و بال سوختہ پڑا ہے آپ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہے حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ حقتعالی جلشانہ نے ایک مقام کے لوگون کی روح قبض کرنیکو اسے بھیجا تہا جب یہ وہان پہونچا ایک عورت کو دیکھا اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے اوسکو رحم آیا دم بھر توقف کیا اوسکے حاملین

بوستان وجود کا پھول ہے باغ جود کا سرو فرح حکمت کا موتی ہے چشم عالم قدرت کا نور مایحسن و ملاحت آرایش عروس صباحت ہے تمام موجودات کی ایجاد سے اوسی کی ذات مقصود ہے لولاہ ما خلقت الافلاک ای موسی اگر اوسکا جمال باکمال نہوتا عالم مین آدم اور آسمان اور فرشتے نہوتے اور جواہر مین مروی ہے کہ جس زمانہ مین موسی علیہ السلام چاہتے تھے کہ دریا سے اوس پار ہوجاوین اور فرعون سے چھٹکارا پاوین تیس مرتبہ اپنا عصا دریا پر مارا راستہ نہوا جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا دریا مین راستہ پیدا ہوا اور صحیح سلامت اوس پار پہونچ گئے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی کی تفسیر سے سوال کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تعالی نے دو فرشتے پیدا کیے ہین جب مجکو لوگ کسی بندے کے سامنے یاد کرتے ہین اور وہ بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے دونون فرشتے کہتے ہین خدای تعالی اوسکو بخشے پھر اللہ تعالی جلشانہ اور فرشتے آمین کہتے ہین اور جب کوئی مجکو کسی بندے کے روبرو یاد کرتا ہے اور وہ بندہ مجھ پر درود نہین بھیجتا ہے دونون فرشتے کہتے ہین خدای تعالی جل جلالہ اوسکو نہ بخشے فرشتے آمین کہتے ہین درود شریف کا شغل کرنا اہل سموات کی موافقت اور پروردگار کے حکم کی اطاعت ہے کلام مجید مین حقتعالی نے مومنون کو اسکا حکم کیا ہے جیسا سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہ جلشانہ کی طرف سے صلوۃ کیا ہے رحمت نازل کرنا ہے اور فرشتون کی جانب سے دعا مانگنا ہے جیسے کہ اللہم اغفرلہ وارحمہ اور مومنون کی طرف سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بزرگی اور منزلت کی ترقی اور زیادتی طلب کرنا ہے کوئی دعا درود کی رہبری کے بغیر آسمانون پر نہین پہونچتی بقول حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے کہ دعا بغیر درود کے مابین آسمان اور زمین کے ٹھہری رہتی ہے آدمی کو چاہیے کہ دعا کی ابتدا اور ختم درود پر ہو کہ وہ دعا کارہبر ہوجائے قبولیت کے مقام مین پہونچادے اور درود شریف نماز کی صحیح شرطون سے اور نماز اسلامی کے ارکان سے ایک رکن اعظم ہے اور کوئی نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل بغیر درود شریف صحیح نہین ہے اور جو شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سنے اوسپر پہلی بار مین درود پڑہنا واجب ہے اور اوسکا تارک ماخوذ ہے اور جو ایک بار آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اوسکی گناہ اور خطائین سب معاف ہوجائین اور اکثر درود شریف پڑہنا مستحب ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سنکے درود بھیجنے مین سستی کرنا بہت برا ہے اوسکی مذمت حدیث نبوی مین کئی طریق کی روایتون سے وارد

۱۲ جو درود نہیں پیدا ہوتا تمام آسمان و زمین پیدا ہوتے ۱۲ ۱۲ فضیلت ہے اللہ اور فرشتے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہین تو اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اور سلام بھیجو خوب سلام کرنا ۱۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاو وضو کرو اور دو رکعتین نماز کی پڑہ بعد نماز کے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ
مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِیَقْضِیَ لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ عثمان بن حنیف فرماتے ہین کہ وہ
شخص محفل شریف کے باہر گیا اور ابھی مجلس برخاست نہین ہوئی تہی اور اسی طرح اصحابون سے بھری ہوئی
تہی کہ وہ ہی شخص پھر آیا دیکہا تو معلوم ہوتا تہا کہ اسکی آنکھین ہرگز اندہی نہ تہین بعض اگلے لوگون سے منقول ہے
کہ اون لوگون نے بیان کیا ہے کہ ایکبار ایک جماعت کے ساتھہ کشتی مین سوار تھے کہ یکایک ایک ہوا
چلی کہ جسکو قلاینہ کہتے تھے اور ملاحون مین یہ بات مشہور تہی کہ اس ہوا سے کشتی کم نجات پاتی ہے دفعتاً
اون لوگون نے جو اوس کشتی مین سوار تھے غرق کے خوف سے غل مچانا شروع کیا اور ایک دوسرے کو
رخصت کرنے لگا اتفاقاً ہمسے ایک شخص پر نیند کا غلبہ ہوا اوسکی آنکھہ لگ گئی خواب مین پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ ارشاد فرماتے ہین کہ اس کشتی کے لوگون سے کہدے کہ اس درود کو ہزار بار پڑہین
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ
السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
جب وہ جاگا اوسنے اپنے تمام واقعہ سے لوگون کو خبر دی سب اسکے پڑہنے مین مشغول ہوئے ہنوز تین سو
بار پڑہنے کی نوبت نہ آئی تہی کہ وہ ہوا ٹہہر گئی اور خلاص پائی امام محمد قرطبی نے روایت کیا ہے کہ جسوقت
حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کو زیبائی اور رعنائی سے دیکہا اور آپکی نظر اونکے جمال باکمال پر پڑی
شہوت آپ پر غالب ہوئی قابو سے جاتی رہی چاہا کہ ہاتھہ بڑہائین اور حضرت حوا کو آغوش مین کہینچ لین اور
اونکی صحبت سے لذت اوٹہائین ملائکہ نے شور مچایا کہ اے آدم ٹہہر دست درازی نکر حضرت آدم نے فرمایا
مین ایسا امر کیون نکرون حقتعالی نے اوسکو میرے لیے پیدا کیا ہے فرشتون نے کہا جبتک اوسکا
حق نہ ادا کرو اور مہر اوسکا نہ دو اوسوقت تک ہاتھہ نہ لگاو حضرت آدم نے فرمایا اوسکا مہر کیا ہے فرشتون نے
کہا کہ مہر اوسکا یہ ہے کہ تین بار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو حضرت آدم نے پوچہا کہ محمد کون ہے فرشتون
نے جواب دیا وہ تیری اولاد مین سے پیغمبر آخر الزمان ہے اگر محمد نہوتا تمام مخلوق نہ پیدا ہوتی اور اسطرح
موسی کلیم اللہ علیہ السلام آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے لیے مامور ہوئے چنانچہ بعض
معتبر کتابون مین مذکور ہے کہ حقتعالی نے اوسے خطاب کیا کہ اے موسی اگر تو چاہتا ہے کہ میری تجھکو
کمال رضا حاصل ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور اوس سے منہ نہ پہیر وہ ہمارا برگزیدہ ہے

اور استدراج وہ ہے کہ گمراہ لوگون سی اونکے غرور اور گمراہی کی کثرت کے لیے اونکے مطلب اور مرضی کے موافق صادر ہو جیسے کہ دجّال سے ظہور مین آئیگا اور اہانت وہ ہے کہ گمراہ لوگون سے اونکے رسوائی اور زیان کے لیے برخلاف اونکے صادر ہو جیسے مسیلمہ نے دعوی کیا تہا کہ میری تصدیق پر فضل گواہی دیگا اور فضل نے اوسکے جہوٹے ہونے کی گواہی دی

سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہنے کی فضیلت کے بیان مین

العزیز آنحضرت اطہر اور جناب افضل و برتر کی محبت اور پیروی کے تمام علامات اور نشانیون سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح پر درود بہیجنے کو اپنا شعار کرلے دم بہر اس سعادت سی غافل نہو اور جان و دل سے ہمیشہ اپکی یاد مین مشغول رہے کیونکہ اپکا کمال محبت خود اسبات کو مستلزم ہے اور جسطرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور بہتر ہین اور سختیون کے کہونیوالے اور درجات کی ترقی کے باعث اور گناہون کے مٹانے والے اور عالی درجون سی واصل اور سب صفتون مین کامل ہین اسی طرح آپکا ذکر بہی مجلسونکی زینت اور آرایش اور اہل محفل کے راحت اور آسایش ہے اوسکی وجہ سے آدمی کو دین و دنیا مین کوئی نقصان و ذلت اور کسی طرحکی حسرت و ندامت حاصل نہین ہوتی چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسی کوئی قوم نہوگی جو میری یاد کے بغیر مجلس سے اوٹھے مگر اوس قوم سے وہی شخص بغیر مجہے یاد کیے اوٹھے گا جو ناسپاس و ناشکر ہوگا جبکہ نام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان پر جاری ہو اور وہ مجلس معطر اور خوشبودار ہو جائے پہر وہ دل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے بہرا ہے اور وہ جان جو جمال باکمال کی آرزو مین از خود رفتہ ہے اوسکو کیا کچہ دولت و بزرگی حاصل نہوگی اور انبیا اور رسول جو سیدہی راہ بتاتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرتے ہین جب اونہون نے اپنے سرانجام کار اور مقصد اور مطلب براری کے لیے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنے کو اختیار کیا ہے اوسوقت اپنی مراد و مطلب بہر پایا ہے جسطرح کہ آدم صفی نے جو صفوت و برگزیدگی کے خلعت سی آراستہ تہے اور جرعہ نوش بادۂ محبت مصطفی تہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہین بہیجا حضرت حوا کی صحبت سی محروم رہے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سی ثابت ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک روز ایک شخص نابینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین چاہتا ہون کہ حقتعالی آپکے وسیلہ سے میری آنکہین روشن کردے آن سرور صلی اللہ

اور ساتون آسمانون اور ملکوت اور عرش اور کرسی اور حجابون اور سدرۃ المنتہی اور درخت طوبی کی سیر کرنا
اور مرتبہ قاب قوسین پانا اور تہائی شب مین پھرآنا مشہور و معروف ہی کعبہ شریف کے بت آپکو سجدہ کرتے
زہرآلود بکری کے بچے نے آپسے باتین کی ہین آپکا سینہ مبارک فرشتون نے چاک کیا اور دھویا اور ایمان
اور علم و حکمت سے بھردیا پھر برابر کردیا آپکی شب ولادت مین کسرا کے محل کے کنگرے گر پڑے اور سلوہ کا
دریا سوکھ گیا فارس کا آتشکدہ جو ہزار برس سے سلگ رہا تھا بجھ گیا آپکی انگلی کے اشارے سے چاند
دو ٹکڑے ہوگیا آپکی دعا سے سورج ڈوبنے کے بعد طلوع کرآیا و دودھ پیتے بچے نے آپکے پیغمبر ہونے کی
خبر دی اور آپکے بڑے معجزون مین سے ایک بڑا معجزہ قرآن عظیم ہے کہ عرب کے فصیحون مین سے کوئی
فصیح اوسکی چھوٹی سی چھوٹی سورہ مثل دو تین آیتین نہ بنا سکا اور وہ ہمیشہ دنیا مین باقی رہیگا الغرض
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ کے معجزون مین سے تیمناً و تبرکاً اختصار سے اسقدر بیان ہوے ہین اور
آپکے معجزات تو اسقدر ہین کہ انسان کی طلاقت لسان اور قوت بیان سے باہر ہین **خوارق کی**
قسمون کے بیان مین العزیز جتنی خوارق عادت کتابون مین ڈھونڈھنے سے معلوم ہوئین
سب بارہ قسم کی ہین کیونکہ منشاء خارق عادات کا یا اعمال مخصوصہ ہین یا نہین ہین پہلی قسم کی چھ قسمین
ہین سحر غرمیت دعوت طلسمات نیرنجات جفر سحر وہ ہے کہ بعضے عجیب غریب کامون کے
حادث کرنیمین نفوس سے استعانت کرین اور غرمیت وہ ہے کہ روحانیون کی قوتون سے استعانت
کرین اور دعوت وہ ہے کہ اجرام فلکیہ سے استعانت کرین اور طلسمات وہ ہین کہ ارضی و سماوی قوتون کے
ملانے سے استعانت کرین اور نیرنجات وہ ہین کہ ریاضت نصب سے استعانت کرین اور دوسری
قسم کی بھی چھ قسمین ہین معجزہ ارہاص کرامت معونت استدراج اہانت معجزہ وہ ہے کہ خرق عادت
موافق تحدی نبی سے صادر ہو یعنی بغیر کسی کے مقابل ہونے کے نبوت کے دعوی کی ثبوت کے
لیے ہو جیسے زندہ کرنا مردے کا پہاڑ کا ناپیدا ہوجانا انگلیون سے پانی کا جاری ہونا چاند کا دو
ٹکڑے کرنا اور کرامت وہ خرق عادت ہی جو ولی کے ہاتھ سے ظاہر ہو اور بعضون نے کہا ہے
کہ کرامت معجزہ کے برابر نہین ہوتی ہے جیسے بے باپ کے لڑکے کا پیدا کرنا جماد کو حیوان بنانا
اور ارہاص وہ ہین جو نبی کی نبوت سے پہلے ظہور مین آئین جیسے واقعہ فیل اور شق صدر اور معونت
وہ ہے جو تمام مسلمانون سے صادر ہو اور حقتعالی نے اوسکے صدور کی وجہ سے اونکے سب مقصود

اور پیشانی مبارک پر پسینا آیا ہوا تھا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک شیشے مین اوس پسینے کو بھر لیا
اور وہ مدینہ منورہ مین مشاطہ تھین ایک عروس کی اوس عرق خوشبودار کو ملا اوسکی خوشبو کا اثر اوس زمانہ
سے آخر عمر تک رہا اور جب وہ عروس غسل کرتی تھی اوسکے بدن مین خوشبو زیادہ ہوجاتی تھی اوس گھر کا
نام اسی سبب سے بیت العطار ہی ہے ؎ کوثر عرقیست از جبینت ٭ طوبیٰ ورقی ز پوستینت ٭
در عارض تو عبیر مضمر ٭ عالم ز نسیم تو معطر ٭ از زلف تو مشک عاریت خواہ ٭ زان محترمست بوش و لخواہ ٭

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُعَطِّرِ الرُّوحِ وَآلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ مُعَطِّرَیْ بِہِمَا فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کے بیان مین

اے عزیز اللہ تعالیٰ تجکو نیکبخت کرے جاننا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے بیحد و بیشمار ہین مگر جو معجزے کہ حق تعالیٰ جلشانہ نے ذات عالی کے ساتھ مخصوص کردیے ہین کہ آپکو تمام انبیاء علیہم السلام کا فخر کیا ہے اور وہ یہ ہین قیامت کے دن آپکے جھنڈے کے نیچے ہونگے اونمین کے چند معجزے یہ ہین کہ آپ ختنہ کیے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے اور جب آپ پیدا ہوئے سجدہ کیا اور انگشت شہادت اوٹھائی اور کلمہ شہادت پڑہا اور جسوقت آپکی دایہ کسی کام مین مشغول ہوتین ہنڈولنا آپکا خود بخود ہلتا اور آپ انگشت مبارک چوستے اور دودہ اور شہد کا مزا ملتا آپکا پاخانہ اور پیشاب کوئی نہ دیکھتا احتلام آپکو نہوتا آپکی چشم سر سہ ساغواب مین ہوتین اور دل باصفا آپکا بیدار رہتا اور آپ پشت کی جانب سے ویسے دیکھتے جیسے کہ روبرو سے دیکھتے ہین آپکے جسم مطہر پر مکھی مچھر کبھی نہ بیٹھتا تھا اور آپ جس چوپائے پر سوار ہوتے اگرچہ وہ کیسا ہی ضعیف و ناتوان ہوتا سب چوپایون سے آگے ہوجاتا آپکے زیر ناف بال نمودار نہوتے تھے آپ جس سے کشتی لڑتے وہ کیسا ہی قوی ہوتا گرادیتے پتھر کے ٹکڑے آپکے دست شریف مین تسبیح کرتے تھے کنکر پتھر درخت و جانور آپسے سلام علیک کرتے آپ جس جا تھوکتے وہ خوشبودار ہوجاتی مسجد کا ستون آپکے درد جدائی سے نالان ہوتا جب گلے سے لگاتے چپ ہوجاتا درخت اپنے مقام سے آپکے حکم سے چلے آتے جب حکم فرماتے وہین پلٹ جاتے آپکے سر مبارک پر سفر مین بادل سایہ کرتے آپکی انگلیون مین سے اسقدر پانی نکلتا کہ تمام لشکر سیراب ہوجاتا بدر کی لڑائی مین مٹھی بھر خاک سے کافرون کے لشکر کو بھگادیا اور آپ تمام پوشیدہ باتون کی خبر دیتے تھے حدیث غار اور جو کچھ اوسمین مذکور ہے عالم مین مشہور ہے گوہ اور ہرن آپسے باتین کرتے تھے آپکا شب معراج مین براق پر سوار ہوکے آسمان پر تشریف لیجانا

٭ یا الٰہی درود بھیج محمد پر جسکی روح معطر ہے اور روح کو اسکے درود سے اور دونون کو اسکی آل پر جو آپکی اور اسکی خوشبو سے معطر ہوئے ہین ٭

رکھتے تاہم تقسیم مین سراپا عدل تھے معاملونمین سب سے پہلے موجود ہوتے قتال مین جوانمرد تھے آپکی ذات پاک شریف تھی آپکی صورت رعب دار و پاکیزہ و لطیف تھی ذکر الہی آپکا بہت تھا فکر عالی آپکی درست تھی ہنسی آپکی خوش کلام آپکا دلکش تھا دست کرم آپکا کشادہ تھا لطف بزرگ آپکا ہر دم موجود تھا روے انور مدور تھا طبیعت پاک آپکی اچھی تھی عالم کے زیب و زینت ہدایت کے چراغ تھے تمام صفات کاملہ سے آراستہ سراسر عنایت ہمہ تن رحمت تھے آپکی سخاوت کا فیضان اس امت کے ساتھ مخصوص تھا نہ کسیکو بہت بھلا کہتے نہ برا کہتے نہ حریص نہ بہت طامع تھے نہ بخیل تھے نہ خیر کو مانع تھے نہ مکر کرتے نہ فریب دیتے نہ کسی پر احسان جتاتے نہ کسی مصیبت مین بے صبری فرماتے نہ کاہل تھے نہ پرخور نہ بہت باتین رمز و کنایہ مین فرماتے نہ کام مین بیجا عجلت کرتے نہ مزاج شریف مین حسد تھا نہ کسیکو ضرر پہونچاتے نہ غدار تھے نہ حیلہ گر نہ متکبر تھے نہ جفاکار نہ فخر کرتے تھے نہ تعلی فرماتے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کے بیان مین

حضرت انس رض نے جو حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ عالی کے خادم تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ کے جسم مطہر کی خوشبو سے بڑھکر کسی مشک و عنبر کی خوشبو نہین سونگھی اور کوئی ریشمی کپڑا اور حریر آپکے دست شریف سے نرم و ملائم زیادہ نہین دیکھا جسطرف سے آپ گذر فرماتے خوشبو پھیل جاتی اور لوگ اوس جانب سے آپکا تشریف لیجانا جان جاتے اور جو کوئی آپسے مصافحہ کرتا دن بھر اوس روز اوسکے ہاتھ سے خوشبو آتی اور جب آپ رفع حاجت فرماتے زمین پھٹ جاتی اور فضلہ شریف نگلجاتی اور اوسمقام سے مشک کی بو پھوٹتی اور جو شخص وہان جاتا اوسکا دماغ خوشبو سے معطر ہو جاتا ابو ہریرا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنی لڑکی کی شادی کرتا ہون آپ کچھہ مدد فرمائیے آپ نے ارشاد فرمایا مین اسوقت کوئی چیز نہین رکھتا ہون مگر کل ایک شیشی جسکا مُنہ بڑا ہو اور ایک لکڑی یا ٹکڑا لا جب اوسنے موافق آپکے فرمانے کے وہ دونون چیزین حاضر کین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لکڑی سے بازوے مبارک کا عرق اوس شیشی مین بھرنا شروع کیا اور وہ شیشی بھر گئی آپ نے فرمایا کہ تو اپنی لکڑی سے کہنا کہ خوشبو لگانیکے وقت اس لکڑی سے عرق نکالے اور اپنے بدن مین ملے چنانچہ جب وہ دختر ایسا عمل مین لاتی تھی دماغ اہل مدینہ کا اوس سے معطر ہو جاتا تھا اور اوس گھر کا نام بیت المطیبین رکھدیا تھا اور یہی روایت کیا ہے کہ ام سلمہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوئین آپ اوسوقت خواب فرمانے

جسکے آگے چاہتے کھڑے ہوجاتے کبھی ایسا ہوتا کہ اپنی ردائے مبارک بچھاتے لوگونکو اوسپر بٹھاتے
شرم وحیا مین ناکہ خدا عورتون سے بڑھکر تھے ہرگز نظر بھرکے کسیکو نہ دیکھتے جو کسیکی کراہیت کی بات دیکھتے
اوسکو اشارے اور کنایہ سے آگاہ فرماتے ہمیشہ شگفتہ رو خوشخو نرم سخن رہتے آپکے قول وفعل مین کوئی
سختی نہوتی بدگوئی عیب جوئی طبیعت شریف مین نہین رکھتے تھے جود وسخاوت مین ایسے تھے کہ جو
کوئی جو چیز آپسے مانگتا اوسکے جواب مین نہین نفرماتے اور دیدیتے چنانچہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
لوگ درخواست بکریون کی کرتے تو آپ اسقدر بکریان اوسکو عطا فرماتے کہ دو پہاڑ بھر جاتے ہمت عالی
یہ تھی اگر دیسب کچھ بخشش فرماتے احسان نجتاتے اکثر ایسا ہوتا کہ کسیکو سو شتر مرحمت فرماتے جیسے کہ
ایک غزا صفوان کو تین سو اونٹ دیدیے اور حضرت عباس کو اسقدر مال عنایت فرمایا جسکے اوٹھانے کی
اونہین طاقت وقدرت نہتی ایکبار لوگ نوّے ہزار درم لائے آپ نے سب صرف فرمائے ہرگز آپ کی
عادت شریف نہتی کہ کچھ کل کے واسطے رکھ چھوڑتے جو آپ پر احسان کرتا اوسکا بدلا فرمادیتے شفا مین ذکر
ہے کہ مفرد بن عقر انے ایک طبق خرمے کا اور چند بکریان خدمت شریف مین بھیجین حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے مٹھی بھر سونا بھیجدیا مجلس شریف آپکی علم وحیا صبر وامانت آداب وخیرات سے آراستہ رہتی تھی
رونق افروزی مین تمکین اور وقار آپکا سب سے بڑھکر ہوتا اکثر اوقات رو بقبلہ بیٹھتے نشست آپکی اسطرح تھی
کہ دونون دست مبارک دونون ساقون کے گرد رکھتے جہان کہین آپ تشریف رکھتے آواز بلند نفرماتے
عیب کسیکا بیان نکرتے لوگونکی پردہ پوشی فرماتے بزرگی کرتے چھوٹون پر رحم غریبون کی جانب داری فرماتے
اونکی باتون کا تحمل کرتے کسیکی تعریف مین افراط نفرماتے جو کوئی باتین کرتا آپ خاموش سر جھکائے
بیٹھتے اور سنتے نشست وبرخاست آپکی بے یاد حقتعالی کے نہتی دل حقیقت منزل آپکا مہر سراسر مہر موے
مبارک خوشبودار عطا بیحد وقیاس سے انتہا مسکراہٹ کم محنت زیادہ سینۂ مبارک وسیع حیا پوری خندہ آپ کا
نادر رونا آپکا از خوف بزرگ رجا قوی عقل وفضل کامل علم وحلم وافر آپکے عہد مین ہر شخص آپکے وعید سے
ڈرتا آپکے وعدے پر اعتماد کرتا جو آپکی عیادت کی پیروی مین کوشش کرتا تھا وہ آپکی طاعت مین
سرگرم تھا جو آپکی رضا کا طالب تھا وہ آپکی لقاے مبارک کا راغب تھا آپ تمام شہونون کے قاطع تھے
سختیون کے جھیلنے والے تھے بیچارون کے فریادرس تھے دریاے لغزش کے ڈوبون کے
دستگیر کل نیکون کے وحسنات مین ثابت قدم تھے صلی اللہ علیہ وسلم مصاحبت مین سراسر آسانی

کرم و سخا مروت و وفا حلم و تواضع بخشش و احسان مین تمام مخلوق سے بہتر تھے سب مین پاک اخلاق
مین پسند خلائق عہد کے پورے مناظرت مین معروف امانت مین مشہور تھے سب کاموں مین سب سے
بڑھکر تمام شغلون مین مستعد لڑائی مین بہت جوانمرد اسے مین درست قتال کی شدت مین سبکے پشت پناہ
صاحب مرتبہ بے تکلف تھے دراز گوش کی ننگی پیٹھ پر سواری فرماتے اسپ و شتر پر سوار ہوتے
مگر سب حالتونمین ایک ہی نعت رکھتے تھے براق کی سواری پر غرور کی چھاؤن نہ آنے دیتے خچر کی
سواری سے عار نفرماتے اپنی شان و شکوہ کی گھٹتی نسمجھتے سواری کو بے تکلف ہنکاتے اور کبھی ایسا
ہوتا کہ اپنے ساتھ کسیکو بٹھا لیتے اگر آپکے مخلصون سے کوئی دعوت کرتا قبول فرماتے اور
اس بات مین غنی اور فقیر آپکے نزدیک برابر ہوتا اگر کوئی ایک ٹکڑا گوشت کا بھی ہدیہ کرتا تو آپ بے تکلف
قبول فرماتے اور اوسکا عوض اور مکافات بھی کر دیتے اور جو شخص آپکو پکارتا اوسکے جواب مین لبیک
فرماتے اگرچہ آپکے اہل بیت مین سے ہوتا خالی زمین پر بیٹھ جاتے اوسی جگہ کھانا نوش کرتے اور خواب
فرماتے اہل بیت کی خود خدمت کرتے بکریون کا دودھ دوہتے خود شتر باندھتے اوسکو چارہ کھلاتے
اگر کسی خادم کے ساتھ سفر مین جاتے آٹا خود گوندھتے گھر مین جھاڑو دیتے بازار جاتے سودا خریدتے
گھر لیجاتے کفش مین پیوند لگاتے کپڑے سیتے اور کوئی چیز جمع نکرتے اپنے اصحابون کی دلجوئی فرماتے
غائبون کے حق مین دعا فرماتے بیمارون کو پوچھنے جاتے بعد مسافت کی عیادت مین عذر نفرماتے
اور ان سب باتون سے عار نرکھتے عذر قبول کر لیتے مزاح پر بھی فرماتے سچی ہی بات ارشاد فرماتے
اصحاب کے ساتھ اختلاط کرتے لڑکون کو گود مین اوٹھا لیتے اور اونسے باہم کھیلتے لوگونکی بزرگی کرتے
تواضع آپکی عادت شریف تھی ایک درم فقیر سے انکسار کی وجہ سے قبول فرما لیتے جو کچھ آپکے پاس ہوتا
اگر سب کسی درویش کو دیتے اوسپر احسان نرکھتے ادنی یتیم سے اسطرح سے راز کی باتین کرتے جیسے
حضرت جبرئیل سے راز کی باتین ارشاد فرماتے غریب کے ساتھ بے تکلف جلوہ فرماتے کبھی اپنی بزرگی کا خیال
نکرتے ایک ضعیفہ کی میہمانی مین تشریف لیجاتے اگر مرتبہ مین عرش سے بڑھ جاتے کچھ تعلی نفرماتے
بیوہ عورت کی تواضع سے منہ نموڑتے مسکینون کے ساتھ زانو سے زانو ملا کر بیٹھتے اور جبرئیل آپکے
روبرو باادب بیٹھتے آپ رحم دل نیک عہد وعدے کے پورے تھے اصحابون کی توقیر فرماتے اونکے
آگے قدم مبارک نہ پھیلاتے ہم سایہ کی رعایت مہمان کی خوب عزت اور توقیر کرتے دوستونکو عزیز رکھتے

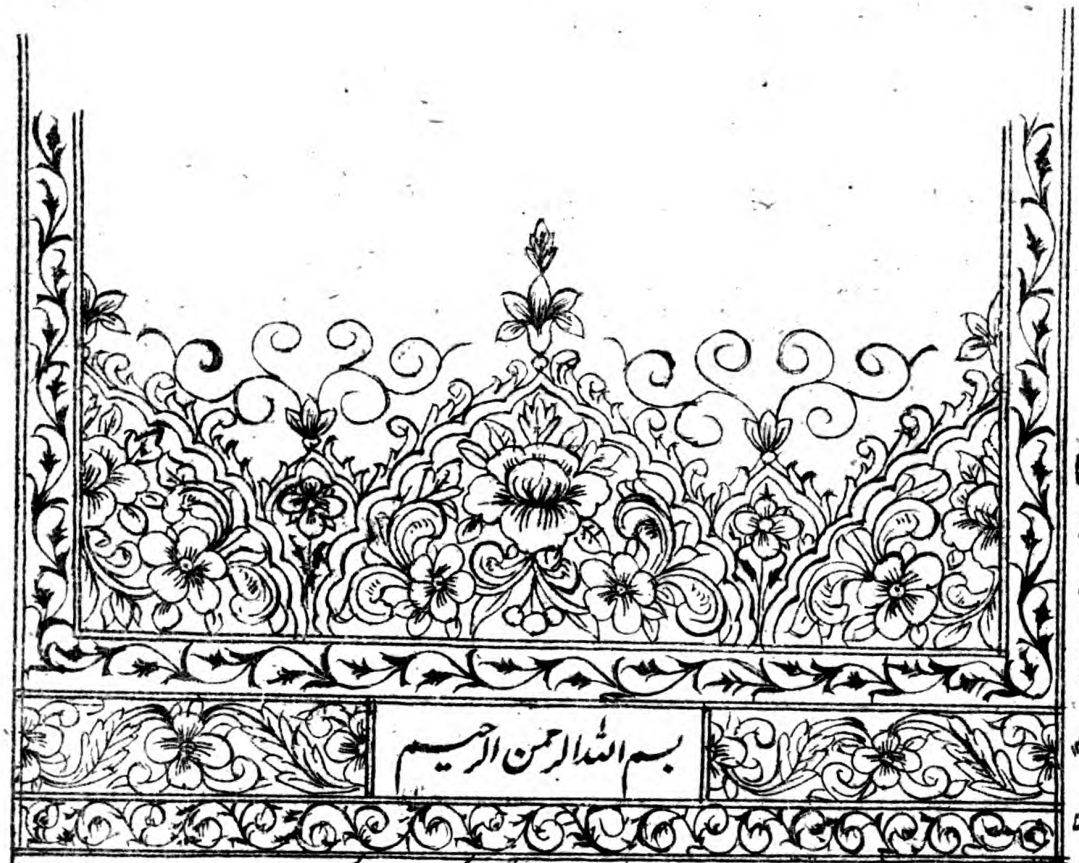
شکم مبارک کے برابر نہ بلند نہ پست تھا اور ایک بالون کی سیلی سینہ مبارک سے ناف شریف تک متصل تھی
سینہ اور شکم مبارک کے اطراف مین کوئی رویان بھی نتھا بالکل صاف اور شفاف تھا اور استخوان شریف قوی تھے
اور دوش مبارک چمکتے ہوے کشادہ تھے اور اعضاے لطیف کے مناسب اور دونون بازوی شریف
اور اوپر کے جانب سینہ باحفاظ کے اور دونون دوش مبارک پر کچھ بال تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیک خلق
اور خوش خلق اور خوبصورت تھے اور بازوی شریف آپکے چوڑے اور کف مبارک کشادہ تھے اور استخوان
پاے مبارک قوی اور سیدھے تھے اور بلوے آپکے ابھرے ہوے خمیدہ تھے اور دست و پاے
شریف کی انگلیان بہت پتلی پتلی نہ تھین اور قدم شریف چلنے کے وقت جلد اوٹھاتے تھے اور آپکے سایہ نتھا
اور چلنے مین آپ بیخبر نہوتے تھے اور جب تشریف کمین لیجاتے تھے صحابہؓ کو آگے بڑہا دیتے تھے
اور آپ پیچھے چلتے تھے اور اپنے پس و پیش کو ملائکہ کے واسطے خالی فرما دیتے تھے اور رفتار مبارک
آپکی ایسی تھی جیسے کوئی بلندی سے نشیب کی طرف آتا ہو اور اپنے دہنے بائین دیکھتے چلتے تھے اور ہمیشہ
نیچی نظرین رکھتے تھے اور اکثر نظر زمین کی طرف رکھتے تھے اور کنکھیون سے آپ دیکھتے تھے اور گوشہ
دہان سے ابتدا اور ختم سخن فرماتے تھے کلام آپکا مختصر ہوتا تھا معنی بہت اور الفاظ کم ہوتے تھے اور
خاص و عام سے ابتدا سلام کی کرنا آپکا شعار تھا نعمت کی تعظیم فرماتے جو تھوڑی ہو خواہ بہت ہو اور جو چیز
درحقیقت بری ہوتی اوسکی بھی مذمت نفرماتے تھے اگر خواہش ہوتی نوش فرماتے اور اگر رغبت نہوتی
چھوڑ دیتے سواے حق کچھ نفرماتے تھے نہ بر خلاف بات کے کسی پر غصہ کرتے تھے اور پورے
ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے اور جب آپکو کچھ تعجب لاحق ہوتا دست مبارک پھیر لیتے بات کرنیکے
وقت بائین ہاتھ کے انگوٹھے کو دہنے ہاتھ کی ہتیلی پر مارتے تھے اور غصہ مین تیوری چڑہا لیتے تھے
اور منہ پھیر لیتے تھے اور خوشی کے وقت آنکھین جھپکاتے اور بہت ہنسی مین لب مبارک کہلجاتے تھے
اور جب بنشستہ دہان مبارک سے نور ظاہر ہوتا تھا اور ہرگز قہقہہ نمارتے تھے اور روے درخشان چمکتا
پسینہ آتا موتیون کے دانون کی کیفیت دیکھا تا تھا گلاب سے بڑھکر خوشبو جمیل تھی حسن خلق اور خوش خلقی
مین کوئی آپکا ایسا نتھا جس چیز مین لوگ مختار کرتے آپ آسان چیز کو اختیار فرماتے جسکو ذلیل و خوار
نہ سمجھتے تکبر آپکے جسم مطہر پر نہ بیٹھتی تھی جو بن آپکے لباس فاخرہ مین نہ پڑتے تھے آپکی ذات بابرکات
تمام اوصاف حمیدہ کا گھیرا کیے تھی اور نفس شریف کل پسندیدہ خصلتون کا چشمہ تھا صورت و سیرت

اور شمائل کے بیان مین جو کہ بڑے کامون مین سے بڑا کام جسکی تحصیل مین اہل تکمیل اہتمام
بلیغ کرتے ہین پہچاننا صفات ذات بابرکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تحقیق آپکے اخلاق
اور شمائل کے جسے لازم ہوا کہ آپکے بعضے اوصاف شریف اور صورت اور روش لطیف کا اس
کتاب مین جسمین ابتدا سے انتہا تک اوسکی بحث کرنا چاہیے بیان کیا جائے کہ سامعین کو اوسکے
سننے سے لذت ملے اور ابدان عشق نشان کو راحت والتوفیق من اللہ وہ عروس حجلہ صعود
اور طاؤس جلوہ گاہ شہود ممالک ملک وجود محبوب معبود جسکا مادہ خلقت اور نقش خلعت نور ہے اور
وہ خود نور علی نور ہے اوسکے روے مبارک مین نور رحمت ہے اور چشم سرمہ گین مین نور غیرت ہے
اور زبان صدق بیان مین نور حکمت ہے اور درمیان کتف شریف کے نور نبوت ہے اور کف دریا نوال
مین نور سخاوت ہے اور قدم مستقیم مین نور خدمت ہے اور موے مشکین مین نور جمال ہے اور
خوے شریف مین نور تواضع باکمال ہے اور سینۂ باصفا مین نور رضا ہے اور سر بزرگ مین نور صفات
ہے اور ذات عالی مین نور طاعت ہے اور طاعت مین نور توحید ہے اور توحید مین نور معرفت ہے
معرفت مین نور قربت ہے اقبال رخسار پر جمال کا خال ہے قبلۂ اقبال ہے کعبۂ آمال ہے عنصر فضائل
مایہ مثال نبوت مین بیحال رسالت مین بیمثال برگزیدۂ لایزال ستودہ خصال پسندیدہ افعال حبیب
رب ذوالجلال حسن وجمال مین یکتا صفات حمیدہ بے انتہا عیوب سے مبرا نقائص سے منزہ
عزیز دل ہیبت وقار رفعت مرتبت مین تمام مخلوق سے کامل قد مبارک اعتدال کے ساتھ یعنی
نہ کوتاہ نہ طویل بلکہ میانہ قد بغایت حسین وجمیل ظاہر باطن روشن خلقت انسانی خصلت روحانی
روے عالم آرا نور ودرخشان موے عنبر سا معطر مشک افشان کان کی لو سے ملی ہوئی بنی سر
مبارک مدور طول وعرض مین مساوی رنگ شریف سفید اور صاف پیشانی مبارک وسیع ابروے
شریف کشیدہ آنسین ملی ہوئین درمیان اوسکے ایک رگ تھی غصہ کے وقت اوبھر آتی تھی بینی مبارک
بلند اور باریک اور منور تھی ریش شریف سیاہ و معطر تھی رخسار مبارک تابان اور فرحت افزا تھے دہان
لطیف فراخ دلکشا دندان شریف آبدار سفید وصاف زبان شیرین وقت گفتار کردن شریف لطیف و
ہموار چشم مبارک نہایت خوب بدل مرغوب سیاہی چشم کی بہت سیاہ سپیدی خوب سپید سرخ
ڈورے پڑے ہوئے اور دونون شانۂ مبارک کے درمیان مین مہر نبوت تھی سینہ باسکینہ چوڑا

تحقیق ہین اور سوا اسکے دقت اور تکلیف متصور ہو سکی تھی پس لفجواے من اراد التسہیل بغیر ارادۃ نفسہ کے
اس نسخۂ جامعہ مین جو شہرون کے بیان کو شامل ہے اور بندہ کا تالیف کیا ہوا ہی ہے بترتیب حروف
تہجی کے حروف اول ثانی کی رعایت کے ساتھہ درج کیے اور جزیرے کہ خالدان کے ہین اون کے
طول کا ذکر مغرب سے مشرق تک اور عرض کا بیان قطب جنوبی سے قطب شمالی تک کیا جیسا کہ طور
صاحب زیج کا ہے اور تھوڑا سا اظہار علم طب کے اصول کا اور کچھہ اخلاق کریمہ کا اور بعضے آنحضرت
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا جنکا شمار اور پایان نہین ہے اور چند دعائین ماثورہ کا
تبرکاً اور تیمناً اور فائدون کا بھی جو بادشاہان ہند کی بارگاہ مین دستور العمل ہین لوازمات سے شمار کرکے
سعی اور کوشش خوب اور بہتر کی اور **معلومات الآفاق** اس نسخۂ مؤلفہ کا نام رکھا واللہ المستعان
علی ما تصفون پوشیدہ نرہے کہ حروف تہجی منجمون کی اصطلاح مین اس طرز پر ہین آ ب ج د ہ و ز
ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ اور ان حرفون سے عدد ونکو
مرکب کرتے ہین اور جسکے عدد زیادہ ہوتے ہین اوسکو آگے رکھتے ہین اور جو عدد کمتر ہوتا ہی اوسکو
پیچھے رکھتے ہین مثلاً **یا** جسکے گیارہ ۱۱ عدد ہین **کب** جسکے بائیس ۲۲ عدد ہین **لج** جسکے تینتیس ۳۳ عدد
ہین **قمہ** جسکے ایک سو پینتالیس ۱۴۵ عدد ہین **غذ فظ** جسکے اکیہزار سات سو نواسی اور دو ہزار کے
عدد کو دونا کرین تو دو عدد والے حرف کو حرف **غ** پر جسکے ہزار عدد ہین مقدم کرین جیسا کہ **بغ**
جسکے دو ہزار عدد ہین **قغ** جسکے لاکھہ عدد ہین **خلمغذ لجنشد** جسکے چھہ سو تیس اور پانچہزار اور سات سو
اور تین ہزار اور تین سو اور چونسٹھہ ہوتے ہین اور اس قیاس پر جہانتک چاہے لکھہ سکتا ہے اور
جہان کہ عدد نہون اسصورت کا ایک صفر جیسے (ہا) لکھدین اے عزیز تجکو اللہ تعالی نیک کرے
جو کہ ابتداے کلام لائق اس انتظام کے ہے کہ نعت اور صفات اوس ذات اول کی جو بیحاجت
عالم کا علت غائی ہے اور وصف اوس خاتم نبوت کا کہ جسکی مہر نبوۃ مالک ملک بقا کی ہے اور سمین
سراسر موجود ہو کہ خاص و عام کی نظرون مین نیک اور مزین دکہائی دے لہذا حضرت نور العالمین
اشرف الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الطیبین الطاہرین کے ذکر اخلاق کریمہ اور معجزات
بزرگ اور احادیث عظیمہ کو اس مختصر کا فتح الباب ٹھہرا کے دونون جہان کی سعادت حاصل کرتا ہے

حضرت سرور عالم مظہر اتم صلوات اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور صفات

جنگلون اور دریاؤن اور چاہون کے اور جو کچھ پہاڑون مین ہے مانند جواہر اور کانون کے اور جس قدر روے زمین پر نباتات سے ہے اور جو صحرا اور بحر مین رنگ برنگ کے حیوانات سے ہے علی الخصوص انسان جو شریف ترین خلقت ہے طرفہ معجون بوقلمون ہے کہ طرح طرح کے رنگ کے ساتھہ ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک صفت اور صنعت کے ساتھہ ظہور پاتا ہے سچ تو یہ ہے کہ نفس انسانی کو جسے نفس ناطقہ کہتے ہین ہر ایک کو ایک اہم اور نقش کے ساتھہ موسوم اور منقوش کیا ہے کہ وہی نفس کبھی ملکی اور مطمئنہ کے ساتھہ موسوم ہوتا ہے اور کبھی اوسکو لوامہ کہتے ہین اور کبھی امارہ کے ساتھہ نامور ہوتا ہے اور کبھی چاہتے ہین تو ایک کو اعلی علیین کے درجات پر پہونچاتے ہین اور دوسرے کو اسفل السافلین کے درکات مین جھونک دیتے ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین والحمد للہ رب العالمین اور جو کچھہ زمین اور آسمان مین بدلی اور باران اور رعد اور برق اور قوس قزح سے ہے اور جو آثار اور علامات اوس سے جلوہ گر ہوتے ہین بقول اللہ تعالی جلشانہ کے اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض وما خلق اللہ من شیء یہ سب حقتعالی جلشانہ عز نعمائہ کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کی کھلی ہوئی نشانیان ہین غرض کہ بیحد اور بے انتہا کا کہانتک شمار کر سکے **شعر** الحمد للہ ذی الانعام والکرم ✤ حمداً کثیراً یوادی کثرۃ النعم ✤ ✤ ثم الصلوۃ علی خیر خلقہ ✤ محمد سید الانبیاء فی الکرم ✤ لولاہ ما خلق الافلاک خالقہا ✤ لولاہ ما خرج الانسان من عدم ✤ ارسلہ بالہدی للناس اجمعہم ✤ ارسلہ ربہ بالحلم والحکم ✤ بقہرہ فتح البلدان قاطبۃ ✤ بلطفہ ملک الآفاق والکرم ✤ وصلی اللہ علی اشرف المخلوقات وافضل الموجودات محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وصل کذلک علی جمیع الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین بعد حمد پروردگار جلشانہ اور درود نامعدود حضرت محمد محمود صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الطیبین والطاہرین کے بندۂ ناچیز **امین الدین خان** پسر سید ابو المکارم امیر خان مرحوم حسینی ہروی کہتا ہے کہ اس تمہید اور شمار کا باعث یہ ہے کہ اکثر شہر ساتون اقلیمون مین داخل ہین اور تھوڑے سے جو اون اقلیمون سے خارج ہین اور خط استوا سے ہین اون ولایتون کے شہرون اور پہاڑون اور بڑے دریاؤن اور ندیون اور نہرون اور چھڑانون اور جزیرون اور جنگلون اور تپہرون اور درختون اور عجائبات اور غرائبات متفرقہ کی تعداد زیج میرزا الغ بیگ گورکان کے رسالہ ربع مسکون اور منتخب التواریخ مولانا یوسف گنجی وغیرہ سے اور اور نسخون مین سے جنمین بالتقضاے ذکر ہر مقام کے متفرق تھے اور ڈہونڈنیوالے کو جہان کہین کہ چاہیے اوسکی تحصیل اور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

یعنی کریم کرم فرمانے والا خلق پر رحمت نازل کرنے والا کہ جسکی ربوبیت کی نشانیون کا ہر ذرہ ترجمان و نشان ہے اور ہر حقیقت کا بیان ہے زمین و آسمان مین اوسکی نعمتونکا پایان اور نہایت نہین ہے اور اوسکے فضل برکا اختتام اور غایت نہین ہے اوسکی شانون مین سے ترشان ہزارون حکمت بیپایان کے ساتھہ ہے اور اوسکی صنعتون مین سے ہر صنعت لاکھون رحمت فراوان کے ساتھہ ہے **بیت**

ای ماہ و آفتاب ز صنعت نمونۂ ✤ وز گونہائے حکمت اوعرش گونۂ ✤ لا احصی ثناء علیک کما اثنیت علیٰ نفسک **نظم** سبحان من تحیر فی ذاتہ سواہ ✤ فہم خرد بکنہہ کمالش نبرد راہ ✤ از ما قیاس ساحت قدسش بود چنانکہ ✤ موری کند مساحت گردون بقعر چاہ ✤ کیونکہ جو چیز موجود ہے سب اوسی کی صنعت ہے اور تمام عجائب اور غرائب اوسی کے ہین کوئی ذرہ وہ آسمان و زمین کا نہین ہے جو زبان حال سے اوسکی تسبیح اور تقدیس نکرے وان من شئی الا یسبح بحمدہ ولاکن لا تفقہون تسبیحہم اوسکی قدرت باکمال اور اوسکا علم بے نہایت و لازوال ایسا ہے کہ اگر تمام روے زمین کے دریا روشنائی ہوجائین اور سب درخت قلم بنین اور کل مخلوق کاتب ہو اور ایک عمر دراز تک لکھے اوسپر بھی جو کچھہ کہین تھوڑا ہو قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الآیۃ اور اوسکی آیات بزرگ مین سے عرش و کرسی اور فرشتے ہین اور اسی طرح سے چاند اور سورج اور ستارے اور زمین ہے اور جو کچھہ زمین پر ہے مثل پہاڑون اور

۱ مین تیری تعریف کو شمار نہین کر سکتا جیسا کہ تو نے اپنی آپ تعریف کی ہے ۱۲

۲ جو چیز تسبیح الٰہی کی کرتی ہے اوسکی حمد کے ساتھہ لیکن اوسکی تسبیح نہین سمجھتے ہین ۱۲

۳ کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر سب دریا روشنائی بن جائین ۱۲ پروردگار کی باتون کے لکھنے کے لیے ۱۲

* * *
* * * *

INDIA INSTITUTE

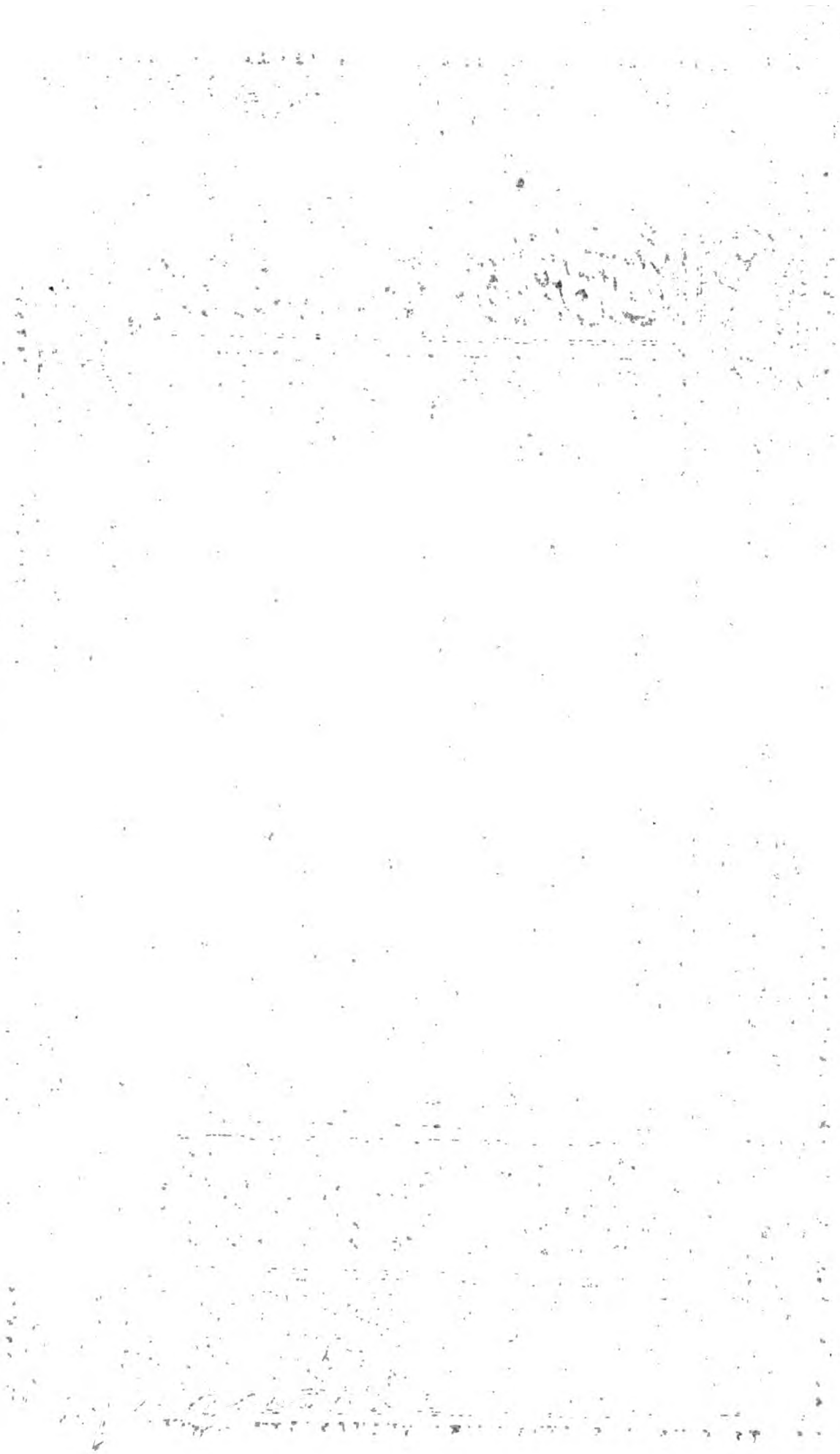
به عون صنایع مکین و مکان وفضل خلاق زمین و آسمان

مطلع العجایب

ترجمه

معلومات الآفاق

در مطبع نامی منشی نولکشور طبع مزین و مقوی ان جهان شد



INDIA INSTITUTE

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

مطلع العجائب

و مجمع الغرائب

در مطبع نامی منشی نولکشور بمطبع مزین و مقوی چهاپ شد

Maṭla' al-'ajā'ib.